

۱۳۹	دست مبارک کا معجزہ	۱۰۹	قرآن مجید کی نصاحت و بلاغت کا بیان
۱۴۰	پشت مبارک کا معجزہ	۱۰۱۱	تلاوت قرآن مجید کی فضیلت و آداب کا بیان
۱۴۱	قدم مبارک کا معجزہ	۱۱۳	بعض آیات و سورتوں کی فضیلت کا بیان
۱۴۱	لباب مبارک کا معجزہ	۱۱۷	قرآن مجید کے آداب تلاوت کا بیان
۱۴۲	دندان شریف کا معجزہ	۱۲۱	معجزات عقلی کا بیان
۱۴۲	دمان شریف کا معجزہ		نوع اول معجزات عقلی سے
۱۴۳	جسم معظم کا معجزہ	۱۲۶	نوع دوم
۱۴۴	معجزات خارجیہ کا بیان		نوع سیوم
۱۵۰	اختتام کتاب	۱۲۷	نوع چہارم
۱۴۷	قصیدہ سلام	۱۲۵	نوع پنجم
		۱۲۷	نوع ششم
			اخبار غیب کے معجزات جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں
		۱۲۸	معجزات جسم جو حضرت کی ذات بابر کا مقرر تھے
		۱۳۶	سر مبارک کا معجزہ
			موئے شریف کا معجزہ
			چہرہ شریف کا معجزہ
		۱۳۸	چشم مبارک کا معجزہ
			گوش مبارک کا معجزہ

تاریخ طبع از طبیر از جناب ابن سید عبدالعزیز صاحب قادی مہر سرائین

قابل سیر یہ باغ سیر	فیض پاویں گے مسلمان اکثر
مالک مطیع فردوسی نے	اسکو چھپوایا بطرز خوشتر
مدعا اس سے ہی اونکا ہو	تھیلے یہ حال شفیق عشر
اتیان اسکو زمین اور سمجھیں	اجروارین میں کوٹین کیر
مہر سے مع تو کیا ہو و رقم	خوبیان اسکی ہن ظاہر ہے

پرکھی کلمہ کے فوراً تاریخ
اب چھپا چھا ریاض الازہر

۷۹ ۱۲

تاریخ طبع از طبیر از جناب شی محمد قاسم صاحب غسم دام کریم

چھپ گیا حال شافع عشر	دینداروں کو فیض ہو کیر
کہہ دیا غم نے سال طبع کتاب	چشم بد دور ہی ریاض الازہر

تاریخ طبع از زندہ درگاہ صد حافظ سید محمد ہشتم مطبع فردوسی

فائدے اسکے ہن سب پر اظہر	کہوں نہ عالم کے ہو منظور نظر
چھپ گیا خوب تو تاریخ کئی	کہ ہوا چھپا یا ریاض الازہر

۷۹ ۱۲

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

وكتبه الفضيل بن مناقب حضرت خير البشر صلى الله عليه وسلم



وغيره من جناب السيرة المصنفة للنا مولانا عبد الحی صفا و عظمی

مطبع دار الفکر مطبعی طبرستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 جسکے ہر ایک حرف کے گل سے مدام
 مصحف اشرف نایہ عنوان ہیں جان
 زینت قرآن یہ عنوان ہیں
 حرف یقین اسکے جو انیس ہیں
 اور جو ہیں تعذیب سقر کے ملک
 جو کہ تہ ہے اسکو بلا ارباب
 جو تہ ہے اسکو، مخلوص تمام
 بحر معانی کو نہیں اسکے حد

روضۂ اسرار قدم کا نسیم
 اہل حقایق کے معطر مشام
 یعنی یہ سرنامہ قرآن ہی جان
 ہو نہی حدیث شہ اکوان ہیں
 جانئے سب مایہ تقدیس ہیں
 وہ ہے بھی ہیں انیس ہی یاد رکھ
 اسکو وہ انیس کا نام عذاب
 نارسق ہو نیکی اس پر حرام
 انجسم تفسیر کوئے اسکے حد

روایت

شیر خدا یعنی علی ولی
 گو لکھوں تفسیر میں اسکی بچار
 یوں ہی روایت کہ شہ انسان چار
 سید ثقلین حبیب خدا

بولائی اسطرح نشان جلی
 ہو ویگا ہفتاد شتر اسکا بار
 باعث ایجاد زمین و زمان
 سرور کو بین دلیل ہدا

فی رسل خاتم پیغمبران
 کہ شب معراج میں از حکیم رب
 نہر نظر آئے میرے تین چہار
 پانی کی یک دودھ کی تھی دوسری
 چاروین تھی شہد کی پاکیزہ تر
 جسکے مقابل بہہ تمامی جہاں
 پوچھا میں جبرئیل سے اُمّی خبر
 بولا وہ کوثر کو چلے ہیں یقین
 کیجئے درگاہ خدا سے سوال
 ایسے میں وہاں ایک فرشتہ عظیم
 اسکی جسامت و بزرگی بجائے
 اُکے کیا جلد میرے تین سلام
 اپنے قدم رکھے میرے بازو اُپر
 میں نے رکھا بازو اُسکے قدم
 جب کہ کیا ایک ہی لمحہ گزر
 جھکو دسیا ایک شجر وہاں ترا
 قبتہ وہ ایسا تھا بترال کلام
 آویگا اسطرح سے بیشک نظر
 سبز زبرجد کا تھا ایک انکوباب

اپنے صحابہ سے کیا یوں بیان
 شیر کو جنت لے گیا تین نے جب
 ذکر یہ آیت میں ہی جتنا اُمّی یار
 پاک ظہر کی تھی یقین تیسری
 اور تھی ہر ایک بڑی اسقدر
 ایک ہر سوزن کے ہونامند عیار
 آئے کہاں سے بے چلے ہیں کہ مہر
 جھکو خبر آئی کہاں سے نہیں
 عرض میں کرنے کا کیا تب خیال
 کہ تھا بترال ہی وہ قوی و حسین
 کوئی نہ جانے ہی خدا کے سوا
 اور میرے ساتھ کیا یہ کلام
 چشم بھی اپنے تو ذرا بند کر
 پس وہ فرشتہ نے اُتر اُسی ہم
 کھول کے اکھوں کو کیا میں نظر
 قبتہ دُر اُسکے تلے ایک تھا
 اُسپہ رکھیں گر یہ جہاں کو تھکا
 بیضی یک مرغ ہو جیوں کو وہ پر
 قفل زبرجذ کا اُمّی کامیاب

پس ہی جسے سے وہ نہرین چار
 قصد پٹنے کا کیا و مان سے میں
 اسکے اندر چل کے نظر کیجئے
 میں نے کہا فضل ہی اسکو لگا پڑ
 کیلی بھی اسکی ہی ترے ماتھاب
 بسم اللہ الرحمن الرحیم
 میں نے پڑھا فضل وہین کمال گیا
 چارو بھی کو نوں سے یقین اسکے جان
 قصد پٹنے کا کیا پھر کہ میں
 غور سے کچھ اور بیان دیکھئے
 کو نے پیک نظر کیا جا و میں
 دوسرے اندر لکھا ای سیدم
 یم سے اُس بسم کے اکی کامیاب
 اسے وہ اندر کے روان نہرین
 بھی تھی روان شہد کی نہر نظم
 قدرت حق میں نے مجھ دیکھا ہوتا
 جو کہ باخلاص تیرا امتی پڑ
 چارو بھی نہرون سے یہہ سکتین
 شکر کرو بھائیوں خلاق کا

بادی تھے از قدرت پڑور کار
 تب وہ فرشتہ نے کہا میر تین
 تاکہ بسبھی اسکی حقیقت کیلے
 تب وہ فرشتہ نے مجھے یوں کہا
 پوچھا میں کہا ہی وہ کہا مجھ کو تب
 اسکی ہی بے شبہ کلید عظیم پڑ
 اسکے اندر جانے نظر میں کیا
 چار طرف چار تھے نہرین روان
 پھر وہ فرشتہ نے کہا میر تین
 نظر نال سے بہت کیجئے پڑ
 بسم نعام قوم و مان ہالی میں
 ترے پڑ رحمن بچھا ریم
 حکم سے تھے خفا روان جواب
 یم سے رحمن کے خیرای خیر
 حکم سے خالق کے زیم رحیم
 مجھکو ہوا حکم زور گاہ رب
 یاد کرے مجھکو یہہ کلے سستی
 حشر میں سیراب کرونگا یقین
 اسکے یہہ الطاف کا اشفاق کا

سیرور عالم کے تصدق سے سب
امتی اس شہادہ کے حکو کیا
بارگہ حق کا وہ محبوب بھی
حق کا ہے جہاں ہمارا بی
جب کہ ہو جہاں مظہر عزیز
ایسے پیٹ کے ہو جب تابعدار
احمد مرسل کے بدل ای کریم
اُسکے ہی امت میں ہیں رکھ سدا
اُسکی رکھ امت میں ہیں تاحیات
شرع پور رکھ اسکے ہمیں مستقیم
کیجئے ہمیں اُسکی زیارت نصیب
خاص یہ احقر کو تو ای کار ساز
آہ میری عمر کے ہیں تیس سال
بخش کرم سے مگر جرم و خطا
حُب پیٹ میں تیرے جاو دل
ہم سے ہزاروں سے سلام درو
آل و صحابہ پہ بھی اسکے تمام
خاص ابوبکر نبی کا وزیر
حضرت فاروق معظّم دگر

ایسے غایات کیا ہم پورب
جو ہی شہر کل ملک و انبیاء
حق کو رضا جسکی ہی مطلوب بھی
ہم بھی اعلان میں طفیلی بھی
ہو وے طفیلی بھی مقرر عزیز
پیروی اسکی ہی کرو جاو دل
جب تو کیا ہم یہ یہ فضل عمیم
اسکی محبت میں ہیں کرفدا
اسکی ہی ملت پہ ہیں حکمت
پیروی دے اسکی ہیں ای کریم
دنیا و عقبیٰ میں شفاعت نصیب
جلد زیارت سے نبی کے نواز
جرم و گنہ میں ہی ہوئے پا حال
راہ ترے قرب کی محکو بتاؤ
شروعیاں رکھے مجھے جانفشان
روح مقدس یہ کرا سکے و رُو د
جس سے لیا دین نبی انتظام
بعد رسل جسکا نہیں کوئی نظیر
دین نبی جس سے ہوا مشہر

حضرت عثمان غنیؓ
 اور چہارم وہ وصی رسول
 تخت جگر جسکے حسین حین
 بنت نبیؐ حضرت خیر النساء
 جسکے ہی اولاد مقدس مجھار
 خاص کھستان ولایت کا گل
 جسکو عطا حقلی ہی محبوبیت
 نائب مختار شدہ انبیا
 جسکے خلیفے ہیں شیوخ جلیل

کان شرف منبع حلم و خیا
 حضرت کراہی زوج قبول
 بحر شہادت کے در بے ثمن
 والدہ پاک ہی جلی بجاء
 کتل اقطاب جو بے شمار
 رہبر نقیین دلیل سبیل
 اور دو عالم کی اسے غوثیت
 غوث جہاں بادشہ اولیا
 اپنے زمانے میں ہر کیلے دلیل

روح سید بن جلیلین مرشدین کاملین مکملین شیخ اجل شیخ اول
 مولانا مولوی حافظ حضرت سید عبد اللطیف محمد الدین قادری مظلوم

خاص میر شیخ فرید الدھر
 کان کرم شیخ شیوخ زمین
 بحر ہدا وارث شرع رسول
 حامی دین حافظ قرآن ہی
 بحر حقان کا در بے نظیر
 قدوہ ارباب شریعت ہی
 اسکے یقین عصر کے سب عارفین
 چرخ ولایت کا ہی وہ آفتاب

مخزن عرفان وحید العصر
 فاتح ابواب رموز کہن
 شمع شبستان علی و قبول
 متقی و عالم ذی شان ہی
 ملک معارف کا امیر کبیر
 زندہ اصحاب طریقت ہی وہ
 اسکے ہی خرمن کے ہیں بحر شہین
 اوج کرامت کا ہی وہ مانتاب

جامع شرفین لطیفین ہی	حاجی حرمین شریفین ہی
مادری حسنی ہی وہ فرزندہ	سید نقوی حسینی ہی او
نیر برج شرف بو الحسن	شیخ محقق خف بو الحسن
محی دین ہی عرف لقب ای شریف	اسم شریف اسکا ہی عبداللطیف
فیض رساں اسکور کے شاد شاد	سند ارشاد بہ رب العباد

و شیخ ثانی عالم ربانی مرشد حقانی واقف اسرار حقنی و جلی جناب مولانا
سید محمد علی واعظ نقشبندی و حضرت شیخ الشیوخ قطب الاولین سید احمد قدس

عالم ربانی جمیل الشیم	شیخ دوم گنج رموز قدم
حامل اخبار رسول ہدایت	حافظ اسرار کلام خدا
صاحب دل جاذب ترویج	فخر زمان واعظ شیرین زبان
منبع تذکیر رفیع القدر	صاحب تاثیر سریع الاثر
حلم و فتوت کے شجر کا ثمر	نوع بشر اصل ملائیکہ سیر
دین و شریعت کا تھما کر بن	برونق اسلام و میر مسلمین
نوح کی کشتی کے شبیہ کا شمول	ایہ تطہیر کے گلشن کا پھول
مظہر قال خلف کا ملین	مرآت حال بلف صالحین
وہ نہیں محتاج بیان ای جنیر	وعظ کی تاثیر ہی اسکی شہیر
سید حسنی و گرامی حب	سید سادات صبیح النسب
جمع اسرار محمد علی	مطلع انوار محمد علی
فوج مجاہد کا امام و امیر	سید احمد ہی یقین جسکا پیر

راہِ رخایت سیر و سلوک
 اپنے زمانے کا عجب دعاوہ
 بحرِ صفا عارفِ ذیِ جد و جلال
 قطبِ زمان و اہلِ موصل تھاوہ
 جس سے یک عالم کو ہدایت ہوئی
 غرق تھا بدعات میں ہندوستان
 ویسے زمانے میں خدا گتین
 سنتِ نبوی کو وہ زندہ کیا
 خُبِ نبی کا مٹہ صا دقہ
 اُس کے خلیفے کئے ذوالمرتب
 دہلی کی تاریخ میں بون ہی لکھا
 عالمانِ حرم کے اور عارفان
 اور اجابت کے مقامات میں
 اسکو کفر کر کے کرائے دعا
 خواب میں کھلوا یا اسے مصطفیٰ
 جب ہوا بیدار وہ اس خواب سے
 غسل دیا اسکو علی در منام
 روح شریف شبِ بیدان سے
 حالتِ بیداری میں وہ محترم

جسکے تجھے دربارِ امیر و ملوک
 مرشدِ آفاقِ مجدد تھاوہ
 منظرِ اوصافِ جلال و جمال
 کامل و اکمل بھی مکمل تھاوہ
 دورِ عجب جس سے فداست ہوئی
 نام تھا سنت کا نہیں تھا شیطان
 اُسکے کیا ماتھے سے تہجدِ دین
 قانع بد عادتِ طالت ہوا
 وہ کیا تعلیم پرور فائزہ
 پائے ہیں فردائیت و قطبیت
 ذکرِ صنادیدِ جسم میں بجا
 اُس سے لئے فیضِ عیان و نہان
 اور فضیلت کے مکانات میں
 کہتے تھے آمین وے سب باہقا
 تین کچھ اپنے دمان میں بٹکا
 دانت میں خرمیکے تھے ریزے لگے
 فاطمہ پہرا ئی لباسِ حظام
 اور بہت ارواحِ سنئے اقطاب
 پایا تھی بے شبہ فیوضِ اتم

<p>اُنکے مقامات و کرامات میں ولیوں کا منکر ہی دو جگہں شقی کہو و یگا سر ماہ وہ برکات کا رکھئے موقوف شکر ولیوں اب اُنسے ہمیں رکھئے سدا فیض یاب</p>	<p>کُل ولیوں کے یہ حالات ہیں انکار انکار تو کرا ہی تلقی ہو و یگا منکر جو کرامات کا احقر عاصی کو ای عالم کے رب خیر جزا دیجے انھیں سحاب</p>
--	---

سبب تنظیم این رسالہ و وجہ التبعظیم و التکریم

<p>ہم ہی تصنیف کا ترقیم کا تھوڑے فضائل شہ عالم کے ہیں شرح کیا صاف تقاریر سے ہو گئے متاثر و محفوظ سب عاشق بچان رسول خدا منسلک رشتہ تنظیم کر لایا ہوں میں قید میں تحریر کے عاشق این نسخہ رہے وہ سدا ہو و یگا اس نسخہ یہ وہ جانثار چار حمن چار رسالے لکھا ہی وہ مقلب بچان التکریم فیض کے گل اس سے چنے مرزوں ذکر پیوستہ کے جو تھے جانثار</p>	<p>وجہ رسالے کی یہ تنظیم کا محفل تذکیر میں یک دن یقین بعضے احادیث و تفاسیر سے بزم کے حضار سنے اسکو جب بعض مجاہد رسول خدا بولے یہ مضمون کے مقدس گھر پس جو مطالب تھے وہ تذکر کے جو ہی محبت میں نبی کے خدا ہجر پیوستہ سے جو ہی بے قرار میں نے باحوال رسول خدا دفتر اول ہی وہ ای بانہر جب ہوئی مشہور وہ چار حمن بعض مجاہد و یانست شعار</p>
--	--

پھر ہوتے باعث کہ میں بیاب ہم
 دفتر اول یہ جنان السیر
 دفتر ثانی بھی لکھا اسکا سلیس
 وزن بھی ہر ایک کا ہو جدا
 آیا ہے جب ذکر شریف رسول
 ذکر فضائل میں ہی کے آئی بار
 بار اسو ستہ سن بچری تھا جب
 اسکو ہی گلزار اول بے قرار
 باقی سے گلزار کو بھی بالضرور
 اس میں کتب یہ ہیں یہ مستند
 از فن تفسیر و حدیث و سیر
 پہلے نفا سیر میں ای با تمیز
 پس از تفسیر حدائق بہار
 اور احادیث میں ای نیک خو
 اور سیر میں عزلی معتبر
 اور دو کتب فارسی ہیں بیان
 کیا احباب سلوک ای خیر
 اس میں ضرورت میں جہاں پاؤں کا
 ای سیر خالی میرے مالک تو اب

اس سیرت میں ہیں سیراب ہم
 چون تو لکھا مستند و معتبر
 اس کے بھی ہوں جاری نسخے میں
 خیر جزا دیو کا بھگو خدا
 میں بسرو چشم کیا وہ قبول
 عزم ہی گلزار لکھوں اب
 نسخہ اول یہ لکھا تھا میں تب
 در گہ مولاسے ہوں امیدوار
 جلد عطا حق سے ہو تو تک ظہور
 عمدہ ہوتے اولہ معتد
 اور تواریخ و سلوک آی پسر
 بقوی ہی اور دوسری فتح الغریر
 جو تھی ہی تفسیر دارک پیمان
 شرح ہی مشکوٰۃ و موطا کے دو
 پہلے شفا اور مواہب دگر
 یعنی معارج و مدارج ہر جان
 اور سوا اسکے کتب ہیں کثیر
 انکا حوالہ میں و ماں لاؤں گا
 کیجئے روا میرے مرادات سب

لطف سے تصنیف میں اسکے خصوص
 بدر بنا دے یہ منور ہلال
 کیجئے مقبول جناب رسول
 اسے یک عالم کو تو بلہا کر
 بخش دے اُن سب کو کرم سے یقین
 نور یہ نسخہ کا بھی رکھ تب تلک
 تو ہی ہو ہر کام میں میرا معین
 حُب نبی میں بھی ترے رہنا
 اُسے تصدق سے مجھے پاک کر
 اُسکے یقین شمع کا پروانہ کر
 پیروی میں اُسکے مجھے کروی
 از پئے حسین و علی فاطمہ
 نسخے کا کرتا ہوں یہاں ابتدا

دیجئے ہر کام میں مجھ کو خلوص
 جلد دے انجام اُسے بالکمال
 فضل سے کر اپنے اسے تو قبول
 اُسکو مسلمانوں کا گلہا کر
 جو کہ ترے اسکو سننے اہل دیں
 نور مہر رہے جب تلک
 تو ہو میرا مجھ کو تیرا کر یقین
 مجھ کو محبت میں ترے کر فنا
 راہ میں بس اُسکے مجھے خاک کر
 اُسکے ہی بس ذکر کا دیوانہ کر
 اُسکے سننے کی دیکھ مجھے پیروی
 کر تو شہادت پہ مرا خاتمہ
 ختم دعا کر کے بعون خدا

پہلا گلہا میں بشارات معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

سبز روایت کا لیا یوں حسن
 سدرہ تلک جبکہ ہی پہنچا یقین
 کہنے لگا اُسکو رسول خدا
 عرض کیا وہ نہیں طاقت مری
 اس لئے ناجا ہوں قیل و قال

راوی اخبار رموز کہیں
 در شب معراج رسول امین
 روح امیں شہ سے ہوا ہی جدا
 کہوں تو کیا ترک رفاقت مری
 مجھ کو نہیں پیش روی کا مجال

حق سے مرا مسکن و ماوا یہی
 تیرے رسوا کوئی ملک یا نبی
 ایک قدم بھٹک کر آگے چلوں
 ایک روایت ہے کہ وہ شاہدین
 کہ کوئی حاجت ہی تیری بولے
 عرض کیا شاہ سے تب جبریل
 کہ تری امت کو قیامت میں
 حکم مجھے دیوے تو میں اپنے پر
 تاکہ تیری امت عالی و قار
 مار سفر کا نہ اثر اُن کو ہو
 مطلب دل اور مرا دعا
 ہمیں ہی روایت کہ شہر انبیا
 بہت عجائب و غرائب سے
 تسرچن میں بچان التیر
 جبکہ غرض سب سے ہوا چیدا
 نور کے ہفتاد حجاب عظیم
 پہنے ہیں وہ نور کا ہر یک حجاب
 حق کی اعانت سے یقین شایہیں
 عظمت و اجلاس سے حق کی تری

اور مرا مامن و ملجا یہی
 آگے نجاوے نہ گیا ہی کبھی
 حق کی تجلی سے جلوں تملوں
 تب کہا اس طرح بروح امین
 تائیں کروں عرض بدرگاہ رب
 مانگ پیہ آئی شاہ زرب الجلیل
 پل پہ گزرنے کا کرے حکم رب
 کھول بھجا دیوے یقین پل اُتر
 پل سے گزیر جاوین وہ بجلی کے سار
 خلد میں تاجلد گزر اٹکو ہو
 خایت مقصود یہی ہے مرا
 آگے چلا جب کہ بفضل خدا
 لکھنے کو اُن سبکے سطاقت کہے
 شرح میں کچھ اسکی لکھا کر نظر
 کوئی ملک شہ کے نہ ہمارا دنا
 باقی تھے تاد رگہ رب کریم
 مثل نہ دوسرے کے تھا بے ازیاب
 قطع کیا سار حجابوں کتیں
 اسہ تب یک دہشت و حیرت ہوی

جسو تے صدیق کے رب الورا
 سننے ہی اُصوات کے دہشت کنی
 شاہ کہا حکم کیا پس خدا ہو
 یوں ہی ہوا حکم مجھے تین بار
 اور کیا حق نے مرے سے سوال
 پس بد قدرت کو وہیں آئے
 سینے میں تب آپنے پایا ہوئیں
 محکوم دیا علم ہمہ اولیں نہ
 اور کئے علم سکھایا مجھے
 اُنسے ہی یک قسم کا وہ علم جان
 کہ نکرون فاش کسی پر اُسے
 علم ہی وہ دوسرا ای باخبر
 غیر شبہ حضرت پروردگار
 علم ہی شریع کا وہ تیسرا
 جو کہ میں امت کے میر خاص عام
 میں نے کیا عرض کہ اُی کردگار
 جلد ابو بکر کے آواز سا
 محکوم ہوا اُس سے تجشب
 میں نے کیا قصد کروں جبکہ بات

ایک منادی سے کرایا ندا
 خاطر اشرف کو قتل ہوئی
 اُی میرے محبوب تو نزدیک
 قرب و دُنی محکوم دیا کردگار
 دینے جواب اُسکا نپایا مجال
 حق نے رکھا میرے دو شانوں میں
 راحت و آرام و تسلی یقین
 حق نے مرا علم ہمہ آخیں
 علم کے اسرار دکھایا مجھے
 مجھ سے لیا عہد خدائے جان
 اسکے نہیں حل کی طاقت کسے
 جسکے چھانے و بتانے پھر
 محکوم یقین بخش دیا اختیار
 حکم کیا باب میں جسکے خدا
 سبکو وہ پہنچاؤں یقین لا کلام
 جبکہ ہوا میں نے اول بے قرار
 کان میں پہنچی میری گنگ ندا
 حق نے دیا محکوم پہ سنکر جواب
 واوی امین میں وہ موسیٰ کے سا

اسکو بہت دُخت و دُخت ہوئی
 اسکی نسل کے لئے میں کہتا
 ذکر عصا سے اُسے اُنست ہوئی
 یوں ہی میں چاہا کہ ترے پار کے
 ایک ہی طینت سے چُخت تری
 دونوں جہاں میں وہ نہراؤں میں
 ایک فرشتے کو میں پیدا کیا
 تاکہ گفت پری ابو بکر کے
 ہو کہ وہ آواز سے اُنست تجھے
 ہم سے اُس حیر کے چاہا جو میں
 بعد کہا اُسکے مجھے توں خدا
 میں نے کہا تجھے نہیں وہ نہاں
 حق نے کہا میں نے کیا ہوں قبول نہ
 اُنکے لئے دوست رکھیں جو تجھے

اسکو تکلم کی نہ طاقت رہی
 سدھے ترے ہاتھ میں ہی بول کہا
 اُسکی وہ بہت دُخت و دُخت ہوئی
 صحت سے تسکیں تجھے تلط
 اور ترے بار ابو بکر کی نہ
 رنج میں حسرت میں تیرا بھلیس
 شکل پر مدین کے آی مصطفیٰ
 ایک نڈا تجھ کو یہاں وہ کر
 ہو کہ اُس حال میں دُخت تجھے
 تجھ کو وہ دُخت نہو مانع کہیں
 حاجت جبریل وہ ہی بول کہا
 تو ہی یقین واقف تر و عیاں
 عرض وہ جبریل ہی بھی آی رسول
 اور تری صحبت سے شرف ہوئے

دورِ اکل ہاں میں عرض ہوا ان کی سید کائنات علیہ السلام والصلوات والتسلیما کے
 درگاہ میں محبوب الدعوات کے اور جوابات اُس خالق بریا کے جل جلالہ و عظم لوالہ

کل علماء مفسر قدیم
 آیہ ادھی کی معانی میں ہے
 کہ کہا اُس طرح مشہر با کمال

محم اسرار کلام کریم
 اپنے تفسیر میں ایسا لکھے
 میں شب معراج میں کتنے سوال

حضرت نماز چہاں سے کیا
 پہنچا یا عرض کہ اسی داد گرد
 اُس کے مقابل تو مجھے کیا دبا
 پاس سے ایک تیرا موٹر
 کھولے اگر اپنے ہر اس جبریل
 اپنے گیسوئے مبارک مگر
 اپنی امت کی شفاعت لئے
 شرق سے تا غرب جو ہیں عاصیا
 پس سے نزدیک بزرگ و جلیل
 ایسے شرف کا شرف اسی میں
 احقر عاصی کو بھی آی کار ساز
 پھر نہیں کیا عرض زرب الودود
 اُس کے مقابل بھی مجھے کہا دیا
 نور مقدس ہی تیرا جلوہ گر
 اصل میں بیشک تو ہی سجود تھا
 کہا وہ سجود اصل میں آدم کو ہی
 نور محمد کے بدل آی غفور
 تاکہ تیری ذات ہی شہود ہو

مجھ کو اب اس کے مذاںب دیا
 تو دیا جبریل کو تھے تاکہ پیر
 مجھ کو تب ارشاد خدا یوں کیا
 اُس پر شش لک سے ہی ہر دوسر
 شرق سے تا غرب ہی ہواں خلیل
 روز قیامت میں تو کھولے اگر
 اہل معاصی کی اعانت لئے
 انکو میں بخشو نگا بغیر گماں
 کیسو تر سے یا ہیں پر جبریل
 بال و پر روح این کو کہاں
 اُسکی شفاعت کے شرف کے نواز
 ہو گئے آدم کو ملائک سجود
 مجھ کو کہا حضرت رب الورا
 تھا یقین آدم کی پشانی پر
 وہ تھا وسیلہ تو ہی مقصود تھا
 دیکھے یا نور معظّم کو ہی
 دینو مرے چشم بصیرت کو نور
 غیر تیرا نظر سے مفقود ہو

سجدہ اطلاق سے وہ آدمی خلیل
 کہ کرے اب سجدہ بشر کو بشر
 ہو کہ ملک سجدہ بشر کو کہے
 ہر دو نہ یک جنس تھے وہ آدمی سجدہ
 آدم و اطلاق بھی آدمی اہل جن
 سروریدوں کو کہتے پہلا نہ
 بلکہ کئے منع خدا و رسول و
 منع میں آیات ہیں قرآن کے
 سنگ و شجر اور بہائم عیاں
 دیکھ صحابہ بھی اُسے بار بار
 سنگ و شجر اور بہائم سب جانور
 پس ہیں احق بتوفیق لا کلام نہ
 ان کو تب ارشاد کیا شاہ دیں
 جانور بلاشبہ نہیں ہی روا
 حکم میں عورات کو کرنا تمام
 ہو کہ تبرا مرد کا حق ہی سُنو
 ہیں بہت اس خبر کے جان بواپان
 جب نہ لیا سجدہ شہ باوقار
 اکتل اقطاب بھی جو ہو گئے

ہونہ کے شرعی ہرگز دلیل
 پیر ہو یا کوئی بزرگ دگر
 آدمی آدم کو نہیں جانتے
 یحان قوم ہی یک جنس ہی سرورید
 سجدہ کے مامور تھے حق سے نفس
 حکم پہ سجدہ کا کہاں حق کیا
 غیر کے سجدے سے پس تو یہ ہوا
 اور حدیثین شہ اکوان کے
 کرتے تھے سرور کو سجدہ ایمان
 عرض کئے آدمی شہ عالی وقار
 سجدہ تجھے کرتے ہیں شام و صبح
 سجدہ بجلا دیں تجھے صبح و شام
 حق کے سوا سجدہ کسی کے میں
 ہوتا نہ اگر کسی حق کے سوا
 سجدہ کریں مرد و نگو اپنے دام
 فقہ عورات پر آدمی مومنو
 اور بہت اُس کے طرق ہیں بچان
 کون ہو پھر سجدے کے استوار
 اپنے مریدوں سے نہ سجدہ لئے

<p> اور سوا اسکے جو تھے مکملین اور توحید کا حرام و قبیح کفر ہی لکھتے ہیں کئے عالمان سجدہ الگو ٹھہون پو بھی کرنا حرام بحث یہ تو دیکھ مفصل ہی سب لے گیا آدم کو تو جنت بھار لے گیا باہر بھی لے آیا اُسے جنت ماوا میں جب ہو دخول نابا ابد اسمین ہی رکھوں یقین خلدین یجائے سرور کے سات بولا ہی اس طرح یقین باشر میں نے کرب سے کیا التجا سجدہ فرشتوں کر آیا اُسے اُس سے بھی بہتر بیان وہاں مرے یقین نام معظم کے پاس میں نے لکھا عرش ابر آشکار جھکو فرشتوں نے بچھائے ہنر تب اور بھی جنت کے ہر یک باب پر قصر یہ ہر ایک لکھا سیرا نام </p>	<p> حضرت محبوب خدا محی الدین سجدہ عبادت کا ہی کفر صریح بلکہ توحید کا بھی سجدہ عیان نکد زمین پر بھی ہی رکھنا حرام شرحین مشکوٰۃ کے ای باب پھر میں کیا عرض زبردگار حق نے تب ارشاد کیا یوں مجھے جھکو بھی امت کو سترائی رسول پھر کھو باہر نہ میں لاؤں یقین احقر عاصی کو بھی ای پاکذات حضرت عباس کا نیکو خلف کہ کیا ارشاد شفیع الورا تو یہ قدرت سے بنایا اُسے حق نے کہا جھکو دیا نعمتان یعنی ترا نام ای سالارِ یاس آگے بھی آدم کے برس و ہزار نام و نشان بھی تھا آدم کا جب سارے سموات کے ابواب پر اور سداوق و جہ پر تمام </p>
---	--

نام پیسہ کا ترے آئی خدا
 یوں ہی سر دل سے وہ دو نام کو
 ناما ابد کر نہ جدا اسی قدیر
 پھر کہ کہا میں زخا اے جہان
 حق نے کہا اُس سے بلندتر مقام
 یعنی ہوا عرش پر تیرا عروج
 قربت تو میں بھی پس اسی حبیب
 سہری بھی امت کے بڑی جاہلین
 اور بہت آفات بھی اسی باشر
 اگرچہ وہ ادریس کو عالی مقام
 پر مین کیا ذکر کرتے بلند
 میں سے اُس ذکر کے اسی مہربان
 چھ کہ کیا عرصہ میرے مین
 سدہ طوفان مین بچا یا ہی تو
 حق نے کہا تجھ کو دیا مین برق
 عرش سے نافرش تو لے بھر
 اور مساجد تیری امت کتین
 جب ہو سفر حشر مین شعلہ فتن
 امت اطہر کو ترے آئی رسول

نام سے اپنے نہ کیا جوں جدا
 کلمہ طیب کے سر انجام کو
 اُس پر میرا ہوئے کلام اخیر
 تو دیا ادریس کو عالی مکان
 میں دیا تجھ کو یقین لا کلام
 اور آدن مینی کی پایا تو بوج
 خاص ہی تجھ ہی کو بستر غریب
 میں دیا بخش بہت نعمتین
 مین کیا امت سے ترے بر طرف
 جس سے مین اسکے دیا لا کلام
 یہ کہان ادریس کو درجے بلند
 ذکر مین رکھ اسکے مجھے روز شب
 فوج و بھیر کی وہ کشتی کتین
 لطف سے پائی پہ چلا یا ہی تو
 طہ کیا تو جس سے پہ نیلی رواق
 مشرق سے مغرب کیا ہی گذر
 عالم دنیا مین دیا ہوں جو مین
 قلم آتش ہو بہت موج زن
 انکے مساجد مین ہی دیوں غول

اور مساجد کو یقین انکے نسب
 قلم دوزخ پر کرونگا روان
 صدمہ طوفان عذاب و بلا
 انکو نہ پہنچے گا یقین بے گمان
 کیا یہ تری یا ہی تری وہ نجات
 احمد مرسل کے بدل ای کریم
 مسجد نبوی میں یقین و حل
 پھر میں کیا عرض کہ ای دادگر
 سرد تو گلزار کیا ہی بے شیل
 حق نے کہا میں تری امت پر
 گرچہ کیا اسکو میں اپنا خلیل
 کیا وہ براہیم کی حلت تری
 اور براہیم کو ای مصطفیٰ
 اور تری امت کو زبیر گناہ
 معنے کریں بعد گنہ تو بہ جب

نوح کی کشتی کے ہی مانند
 برق سے زائد و کینکے دوان
 شعلہ امواج ہم استلا
 انکو یہ طوفان سے دیوان
 یہ ہی کہاں اور کہاں وہ تیا
 شرع کی رکھ پل پر مجھے مستقیم
 حشر کر پار وہ پل سے مجھے
 آتش نمرود براہیم پر
 اور کیا اسکو تو اپنا خلیل
 آتش دوزخ کو کیا سرد تر
 مجھ کو کیا اپنا حبیب جمیل
 یا یہ محبت کی فضیلت تری
 بعد عبادت کے نبوت دیا
 درجہ محبت کا دیا بے شاہ
 دوست بہت انکو میں رکھتا ہوں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ التَّوَّابِينَ

جو ہی گناہوں میں سراپا بھرا
 توبہ کیا ماحصہ پر انکے نجان نہ
 اپنے محبوبوں میں کر اسکا شمول

بندہ احقر یہ ترا ای خدا
 ترے پیغمبر کے جو ہیں ناسباں
 توبہ یہ کر اسکا کرم سے قبول

توبہ کی فضیلت کی حدیثیں

<p>بھلا ہوں جب تک کہ مغرب سے سورج ہو نیکا مقبول وہ نزد خدا توبہ میں کرنا ہوں بستر و چار اُس کے گناہوں کو خدا کے جہنم جلد بھلا تاہی کرم سے یقیں وہ بھی بھلا دو کہ نہوتا گواہ جرم پہ کوئی اُس کا گواہ نایہ ہے پھر نہ کرے قصہ گنہ تو کبھی پیر و بخشش کے دن نزدیک جو کرے توبہ تو یقیں ہو قبول بخشش کا کہ اس کو خدا رحمت چھوڑے میں اس کی توبہ و سیاهی جان بعد بدی کیجیو نیکی وہیں بھول نہ یہ بات کو ہرگز کبھی</p>	<p>بولائیں یوں شافع روز تصور توبہ گنہ سے جو کرے بالحق بھی کہا ہر روز میں بعد اوبار بھی کہا توبہ جو کرے اہل ایم کاتب اعمال ملک سے وہیں اور جو اعضا سے کیا ہو گناہ حق سے وہ بندہ نہ جب اگر طے اور کہا توبہ ہی گنہ سے یہی اور کہا اعمال کو بندوں کے رب عرض و کرنے میں ایک نہ قبول حق سے بھی جا بیگا جو کوئی سحر دل میں جو جس کے کبست ہو نہان اور یہ ارشاد کیا شاہ دین جو کرے نیکی وہ بدی کو بھی</p>
--	--

روایت

<p>عرض یہ ہے کہ اگر کیا کیا مرا اب ہو نیکا توبہ قبول نہ ہو گیا پھر کہ وہ ہو جائی</p>	<p>نقل ہے ایک شخص جو بستی تھا میں نے کیا جرم بہت اسی رسول بولادہ اللہ قبول ہو نیکا</p>
--	--

آہ کہ جب کہ وہ نہیں لے کیا
 شہ بہان دیکھتا تھا وہ یقین
 آہ یہ سُن ایک وہ نعرہ کیا
 وز گہ مولا کے جو نہیں خاصگان
 گرچہ گناہوں سے وہ بس دور تھے
 ایسے ہی توبہ کی فضیلت میں جانا
 خوف ہی نسخے کے یہ تھوڑے سے
 پھر یہ مہمیدان سے عمان قلم
 کہ کہا شہ عرض میں حق سے کیا
 فدیہ بھی بھیجا تو اُسے کر پسند
 حق نے کہا اسکو میں زمرم دیا
 احقر شہ کو بھی آی بے نیاز
 صاحب آن زمرم و کوثر بدل
 گرچہ دیا فدیہ اُسے گو پسند
 ایک یہودی و نصارا کتیں
 فدیہ بنا بھیجوں بنابر حجم نہ
 فدیہ بتر اکو نساہتی دیکھئے
 پھر میں کیا عرض کہ ای کبریا
 حق نے کہا تجھ کو مدینہ دیا

دیکھتا تھا مجھ کو مرا کیا خدا
 اُس سے کوئی چیز بھی نہ مان نہیں
 گر کے زبیں ہری نبھی جان یا
 خوف سے یوں خفکے دیتے ہیں جان
 خوف سے پرانے دلان پور تھے
 اُسے ایجاد بیت امی میان
 اُس لئے قاصر ہوں میں تفصیل سے
 مطلب سابق ہی کروں رقم
 تو نے ذبیح اشد کو زمرم دیا
 جنت ماوا سے یقین گو پسند
 تجھ کو عطا کوثر اطہر کما
 زمرم و کوثر سے دو جگہیں نواز
 کلا
 د اُسے جنت میں مقام و محل
 روز قیامت میں لطف و دہند
 امتی یک یک کے بدل تیر کیش
 اور تری امت کو بدار نعیم
 یہ ہی بٹرایا وہ بٹرا جائے
 صالح پیغمبر کو تو ناقہ دیا
 نقد سعادت کا خزانہ دیا

اور کیا مال غنیمت حلال
 میں سے اس شیرینی کے ای
 موت مجھے اُسکے مدینے میں دے
 پھر میں کیا عرض وہ دربار میں
 اُمت حابہ کے دیاتنی نجات
 تجھ کو بھی محفوظ رکھوں غار میں
 احقر عاجز کو بھی ای کر دگار
 غار میں بھی قبر کے بس ہر زمان
 صحر میں کیا عرض یہ معبود سے
 جس سے ہو خوار سبھی کا فون
 حق نے کہا روزِ قیامت پھر
 قعرِ جہنم سے جلاؤنگا باد
 کافو گمراہ کو سفر میں گرا
 فائدہ کس بار میں پس ہی زیاد
 پھر میں کہا تو کیا موسیٰ سے بات
 بات کیا اُس سے یقین طور پر
 تہی جیل طور پر وہ بات جان
 پھر میں کیا بے مرے انجا
 حق نے جواب اُسکا مجھے یوں دیا

جب تری اُمت کے دیا دل میں دل
 کرو اجابت یہ مری عرض اب
 جتن و سکون اُسکے کیسے میں دے
 لوط پیغمبر کو شب تار میں
 جھک کر کہا خالق کل کائنات
 شر سے شریوں کے شب تار میں
 پہنچا تو اُس غارتگ ایک بار
 سنگی و عذیب سے دیکھے امان
 باد کو تابع تو کیا ہوو کے
 راحت و آرام لئے مومنان
 آویگے جب خلق سبھی پل ابر
 باد سے برباد ہو بے پناہ
 ہمارے مسلمانوں کو کرے وہ آزاد
 باد یہ محشر کا وہ دنیا کا باد
 حق نے کہا جھکوں اب ای نیکذا
 تجھ سے کیا بات سرِ نور پر
 باب یہ ہے رتب ہی در لامکان
 اُسکو تو تو ریت عنایت کیا
 تجھ کو تو میں آیت کرسی دیا

میں نے کہا ہجرت تو اس کتین
 انکے قدم کو نہ لگا اُس کا آب
 امت اظہر کا ترے جب گذر
 دامن ترانکا نہ خشک ہوئیگا
 احقر عاصی کو امی رب کریم
 آیت کرسی کے سے برکات سے
 اور خم دنیا سے چلا یوں اُسے
 میں نے کہا اسکو دیا تو عصا
 حق نے جواب اُسکا دیا یوں مجھے
 جس سے قیامت میں ہزاروں گنا
 پھر میں کیا عرض کہ امی کبریا
 باراجہرے ہوتی تھی جس سے روں
 محکمو کہا حق نے یقین روزِ حشر
 اور بے بے تاب رہیں شہید
 اور طے انکو زجنت شتاب
 کیا یہ مشارب بہنِ معظم ترے
 حرمت نبوی سے ای رب العلا
 پھر میں کیا عرض زرب الغفور
 حق نے یہ ارشاد کیا تب مجھے

قوم سمیت اُسکے اتارا یقین
 حق نے دیا مجھ کو تب ایسا جواب
 ہووے قیامت میں تفرکے اُپر
 اُس سے مسرت تو بت لیوئیگا
 رکھ تری توحید میں بس مستقیم
 اُسکو بچا شرک کی آفات سے
 کہ نہ قدم آئے اُسکے بھگے
 جس سے سحر اہل سحر کا گیا
 درجہ شفاعت کا دیا میں تجھے
 ہو تری امت کے فنا اور تباہ
 اُسکو تو یک سنگ عنایت کیا
 بار اقبیلوں کے لئے بیگم
 لاکھوں گنہ گار اُتھینگے ز قبر
 کو شریاک انکو چلاوے تو سب
 شہر و شہد آب و خمر بے حساب
 یا بہنِ تبرے سنگ کے باراجہرے
 اُسکے مجھے عشق کا کوثر پلا
 تو دیا داؤد نبی کو زبور
 سورۃ انعام دیا یوں تجھے

نرم کیا ماتھ میں اسکے کہا
 اُسکو زمین کا مین خلیفہ کیا
 حرمت انعام سے ایسی بڑب
 تیری عبادت میں مجھے گرم کر
 پھر مین کیا عرض دیا اسی کریم
 حق نے کہا مجھ کو بصد مرتبت
 دیکھ سلیمان کی وہ دولت کیا
 پھر مین کیا عرض زرت الورا
 ایک شب و روز میں وہ بے شاہ
 حق نے کہا تجھ کو بدوش ملک
 راہ کیسے لاکھ برس کی لجا
 سب سلیمان کو یہ عمت کہا
 احقر مادیان کو بھی اسی خدا
 سیرالی اللہ و فی اللہ دے
 مین کہا یونس کو بچایا ہی تو
 حق نے کہا سب تیری امت کتن
 پل کی بھی آفات سے لو نکالیا
 بندہ احقر کو یہ آئی پاک ب
 شکم سے جلد اسکے تو ماہر نکال

نرم بھی امت پہ تیرا دل کیا
 سب تری امت بھی مین خلفا بجا
 دے مجھے انعام تیرا فضل ب
 دل کو مسرور سے تیرا نرم کر
 تو نے سلیمان کو ملک عظیم
 تجھ کو مین جنت کی دیا ملک
 دارِ جنان کی یہ ریاست کہا
 باد کو تو اُس کا سُتو کیا
 کرنا قاطن ایک حسینے کی راہ
 مین نے بٹھا مارے ملک یک ملک
 پھر کہ کھر فروش پہ لایا بجا
 اوریہ رفعت بھی یہ قربت کہا
 یمن سے اُس سیر نبی کے سدا
 سیر مع اللہ و بالہ دے
 چہت سے ماہی نکالا ہی تو
 قبر کی اور شرکی آفت سے مین
 داخل جہات کرونگا بجا
 گئی ہی نکل ماہی گناہوں کی
 دودا سے عفو کا دے اپنے بال

عوض یہ پھر میں نے خدا سے کیا
 اُسکے بدل مجھے کو دیا کیا ہے اب
 جنت ماوا میں تجھے آئی خلیل
 چشمہ حیوان کہاں نہ کہاں
 قلب کو احقر کے بھی آئی پاکد آت
 ذکر میں بھی اپنے اُسے زندہ رکھ
 پھر میں کیا عرض جناب خدا
 حق نے کہا لطف سے تب یوں مجھے
 یمن سے اُس سورہ اخلاص کے
 سار عبادات میں اعمال میں
 پھر یہ کیا عرض کہ تو کر پسند
 مجھے کو کہا حضرت پروردگار
 ساتھ میرا نام کے بس در اذان
 آئی نبی اس بات سے رہ فوج مند
 جسم کی پایا یہی بلند ہی مسیح
 دیکھتے عیسیٰ کی وہ نعمت کہا
 یمن سے اُس پانچ اذان کی آئی رہ
 اپنی عبادت میں ہی مضرو رکھ
 پھر میں کہا باندہ اُسکو دیا

خضر کو تو چشمہ حیوان دیا
 مجھے کو جواب اسکا دیا ہی یہ رہ
 دیونگامین چشمہ خوش سلسیل
 یہ ہی حیات ابدی بیگمان
 فضل کا ونے اپنے آجیات
 نور کے ہی ذکر سے تابندہ رکھ
 عیسیٰ کو انجیل مقدس دیا
 سورہ اخلاص دیا تھوں تجھے
 بندہ احقر کو بھی اخلاص کے
 اور سب اخلاق میں افعال میں
 لے گیا عیسیٰ کو بحر بلند
 صبح و مسام نام تراویح بار
 ان بلند آواز سے لیتے ہیں جان
 ذکر کو نیم تیرے کئے ہیں بلند
 اسم کی ہلکی یہ بلندی صریح
 اور یہ رفعت کی فضیلت کہاں
 پانچ حواس احقہ عاصی کا اب
 خیر کے کاموں سے مالوف رکھ
 حق نے یہ ارشاد مجھے تب کیا

مائدہ فضل و کرامت یقیناً
 حشر لیسے میں تھے ذخیرہ کیا
 مائدہ وہ عالم دنیا کا ہی ہے
 مائدہ احقر کو بھی تو عرفان کا
 میں نے کہا آل سرائیل کو نہ
 سر پہ انھیں ابر کا سایہ دیا
 حق نے کہا تجھ کو یقین آجی حبیب
 نعمت دارین دیا ہوں بہت
 اور قیامت میں بھی دیوں یقین
 احقر عاصی کو بھی ای ذوالجلال
 بہرہ نبی فضل کا سایہ تر
 اور کہا آل سرائیل میں
 پیسے کیے بہت وہ گنہ بے کران
 کہ تری امت سے گنہ ہم یقین
 مسخ نہ دنیا میں کرو نگاشتاب
 دل کو بھی احقر کے باوصاف ہے
 اور یہ ارشاد کیا حق مجھے
 جس کا نہیں کوئی کتب میں مثال
 تین کو یقین اس کے بغیر کلام

واسطے امت کے سرائی امین
 نعمتیں ایسی نہ کسی کو دیا
 مائدہ فضل یہ عقیقہ کلی ہے
 دیکھی خدا قوت ہوتا جان کا
 فضل سے اپنے وہ بیابان میں تو
 اور میں و سلوئی بھی عنایت کیا
 اور تری امت کو بھی کر خوش نصیب
 فضل و عنایات کیا ہوں بہت
 سایہ مجدد و مجدد ہرین
 درخشاں بلا واسطہ دیتے حلال
 رکھ دو جہاں شیخ تو سر پر
 مسخ کیا لوگ کے میں صورت میں
 خاک کے بندہ زکے ہنسے صورتان
 شامت عصیان سے انہوں کے تین
 لیون مگر حشر میں آئے حساب
 ہر نبی مسخ نکر آئی جند
 سورۃ الحمد دیا ہوں تجھے
 اسکو ترخے جو مخلص کہاں
 آتش و ترخ تیرے کرونگا حرام

دور بھی مانبا ہے اُسکے سباب	فضل سے مخفی کر دیا عذاب
تن پہ بھی لاحقر کے ای رباب نام	فضل سے کر آتش دوزخ حرام
اُس کو بھی مانبا ہے اُسکے نجات	دیکھ جہنم سے تو رحمت کے ساتھ
جنت ماوا میں عطا کر دخول	بہر رسول و علی و بتول دا

روایت

اور شب معراج میں رب العورا	وحی وہ سالار اتم پر کیا
خلد میں جنگ نکرے تو حرام	سار رسولوں پہ پی جانا حرام
جاو نہ جنگ تری امت تمام	سار اتم پر بھی پی جانا حرام
اور یہ ارشاد خدا نے کیا	بین تری امت کو بہت میں دیا
تانا قیامت میں بہت ہو سب	دلوں کا جنت میں بہت کچھ سب
عمر دراز ان کو دیا بھی نہیں	دل نہو دنیا پہ پی محکم کہیں
انکو نہ دی مرگ مفاجات بھی	ماوے بلا تو بہ مرین ناکہیں
اور کیا ان کو اخیس ارم	قبر میں تاملت رہے انکا کم

روایت

کہتی تھی یوں حضرت نہرا بتول	خبر دیا مجھ کو جناب رسول
میں نے کیا بخشش امت طلب	حق کہا یک ثلث دیا بخشش اب
بخشونگا دو ثلث قیامت بھر	اور کہا حضرت خیر البشر
حق نے کہا مجھ کو تو چہا تھی کہا	میں نے کہا بخشش امت بجا
مجھ کو کہا لطف ہے پروردگار	بخشا ترے واسطے ستر تر

<p> عرض کیا بخشش امت طلب اور دیا بخشش میں ستر ہزار یا مائین امت ہی زرب العلاء بخشش دیا امت ستر ہزار ایسے خطاب آئے یقیناً بخشش امت ہی زور گاہ رب کتب تلک ایسا ہی تو مانگے پہلا بخشش والا ہی جس انکسین بخشش اگر آج ہی امت کو سب اور یقین عزت و حرمت تری جمع تو رکھ دل کیتں امی رسول </p>	<p> اور کہا تلک چو چہا ہی اب فضل سے پھر تجھ کو کہا کردگار حکم ہوا اور تو چہا ہی کیا اور ہوا حکم زور و کردگار راوی نے کہنا ہی کہ سرور کو تو شاہ نے ہر بار کیا ہی طلب حق نے تب ارشاد میر تم کیا میں نے کہا مانگنے والا ہوں میں تجھ کو تب اس طرح سے بولا ہی رب تا ہو عیان بخشش و حرمت تری بخشش کا کر نری شفاعت قبول </p>
--	---

روایت

<p> عرض کیا میں بحضور خبہ کہ میں تجھ کو مل ہوا تب خطاب پھر میں کہا عرض ہوا شمول حق مجھے اس طرح دیا تب خبر تجھ کو بھی اس وقت میں ارشاد ہو یقیناً امی میر پیغام بند میر یہ کس طرح کروں گا عیان </p>	<p> اور کہا سرور اہل ہدایت حشر میں امت کا حساب کیا میں نے کیا عرض کو میر قبول حشر میں امت کو فضیلت نہ کر لیونگا اس طرح انھوں کا حساب انکے نہ اعمال قبیح سے خبر جب ہو عمل انکے ترے سے نہا </p>
---	---

روایت

حضرت فاروق نے کی التماس حق سے جو معراج میں نہیں ہو شاہ کہا حضرت رب اور ا کہ وہ گنہ کرتے ہیں خلوت میں جا لیکھ گنہ انکے چھپاتا ہوں میں	انکہ در خدمت سالار ناس اُن کے کچھ ای شاہ تو فرمائے یہ مری امت کی شکایت کیا اور عبادت مری جلوت میں آ بخش ہی دیتا ہوں کرم یقیں
--	--

روایت

عرض کیا شہ سے جناب علی حق سے ہوئے جو کہ کلام نہاں اسکو تب ارشاد کیا مصطفیٰ جگہ گناہ کرتے تھے اگلے اُمم شامت عصیان سے اُنھوں کنہیں قوم کتیں عاد کے جوں کے کہاں اور تری امت کے گناہوں کتیں صورتیں ہیں امت داؤد کے ای نبی امت کے ترے بد عمل اگلے امم جب کہ گناہ کئے اور تری امت یہ یقیں ای رسول یمنے و جب حرم سے تو بہ کریں	خازن اسرار حنفی و جلی آپ سے معراج میں کیجے بیان حق مجھے اس طرح کرم سے کہا آتے تھے تب انہ عذاباں بہم میں نہ دہساتا تھاز میں یقیں جلد زمیں بیج دہسایا ہوں جا دیکھہ زمیں بیج دہسانا ہوں میں منہج کیا شومنی اعمال سے کرنا ہوں حسنات سے آخر دل سر پہ پتہ انکے ہیں سر گئے بعد گنہ ہوتی ہیں رحمت نزول بر سے یقیں اُن پہ مگر رحمتیں
---	--

روایت

حضرت صدیقہ قدسی مآب	شاہ سے کی ان کہ عرض جناب
لہ شب معراج کے اسرار سے	بول تو آئی بشر کوئی نکتہ مجھے
شاہ کہا مجھ کو کہا ہی خدا	کہ کہ گنہ امتی کوئی برابر
ہوئے اگر لایق ناریس قدر	تو وہ یقین پاس کرے خط
امت سابق کے بہشتی سے بھی	افضل و بہتر ہی کہاں جنتی

گلدستہ بیان میں سر کرنے انحضرت کے کلماتِ نشت ہیں

شاہ کہا حکم یہ فرمایا رب	مجھ پہ بھی امت کے آپر سب
فرض ہی پنجاہ عازیں دوام	سال میں چھ ماہ کے بے حکم
عرض کیا میں نے کھی کے لئے	فرض ہی عیس عازوں ہوئے
تین مہینے کے بھی روزے بجا	پس کہا اس طرح مجھے رب مرا
کہا تو کیا اسکو قبول ائی قبول	میں نے کما عرض ہی مجھ کو قبول
میں نے کہا جو مجھے جانے گا ایک	شرک سے ایسے کو چھاپ ٹک
ایکے لئے جنت ماہ اپنی گھر	جو کہ کرے شرک ہی اسکو سحر
آئی ہی تو جائے رحمت مری	غصے آپر میری سبقت کئی
نہ ہی مرے پاس گرامی زیاد	خلق سے سب مجھ کو بیوم التناد
ایسے یقین دیو کا میں نعمتیں	خلق اسے دیکھ تعجب کریں
تیرے لئے اور قری امت لئے	نعمتیں جو ہم نے مہبت لئے
کہا تو اسے دیکھنا چاہتا ہی اب	میں نے کیا عرض کہ ماں میر رب

حکم کیا حق نے سرافیل کو
میرے محمد کو جنت لجا دیا
پس مجھے جسیریل لے آ گیا
پانسو برسوں کا لگا اسکو باب
اسکی درازی تھی رہ انفصال
برس ہو چکا ہزار اسکی
اسپہ کر گیا تو دسے بالفرو
میخ زمرہ کے بھی موتی کے جان
حلقہ یاقوت بھی تھا اسپہ ایک
اور ہریک قہر میں ہے پرہیز
اور ہریک لنگر سے میں باصفا
نور کے خلیے کے عجب دو طبقہ
پوچھا میں حال انکا کہا جبریل
آگے ہی آدم کے برس یک ہزار
بس ہی خدمت پہ مقرر کیا
بھیجگا جب خلد کو بامرتبت
ان پہ کریں جلد پہ طبعیں شمار
روح نے پس در کو بلایا جب
روح ایس اسکو دیا میری خبر

بول دیا جلد تو جبریل کو
وٹاں کے عجائب و غرائب دیکھا
جا کہ میں جنت میں تاشا کیا
تھا وہ زر سرخ کا بی اریاب
خانہ بالا بھی تھا یکے کے مثال
قبر سے اٹھ جب کوئی ہومنگاہ
اور نظر آوینگے حور و قصور
چار سو اُس در کو لکے تھے عیان
قصر تھے چالیس ہزار اسپہ نیک
کنگرے چالیس تھے پرزیر و زین
ایک ورشتہ نے کھرا تھا بچا
تا تھے میں ہریک تھے از فضل حق
کہ یہ ورشتہ نکوشت جلیں
کر کے ہویدا یقین پروردگار
تا تیری امت کو بروز جزا
کر کے ادا تب یہ ملک تہنیت
عزت و شان ہو و انھیں کار
پوچھا ہی رضواں کہ ہی کون تب
بولادہ احمد کی نبوت کا عصر

آیا ہے کہا بول ای روح ایس
 سن کہ وہ رضوان نے تحمید بول
 کر کے بہت فرح سے جھکو سلام
 تیرے بھی انت کے بھی ترے لئے
 آت حلیفے تھے رضوان کہ وہاں
 تابع تھے ہر یک کے ملکات لاک
 سیر وہ جنت کا دکھانے لگا
 نعمتیں جو اُس کے ہیں انکابیاں
 جائے جنت کے جو دیوار تھیں
 سہنی کی ایک اینٹ تھی کچھ کی ایک
 لوہے بیضا کی درخت تھی
 مشک کے کافور کے کچھ سے ہی
 اسکی جو چوڑائی ہی وہ در شمار
 ایسے وہ شفاف بنایا ہی سب
 اور مکانات میں دیکھا وہاں
 لکڑے اُس قصر کے سب پر بنایا
 بعضے مکاں روپے کے اُچھے تھے
 بعض مکاں سرخ جواہر کے تھے
 بعض محل انکے تھے جون افتاب

روح کہا ماں کہ ہی اما بقیں
 جلد وہ جنت کے دیا در کو کھول
 بولا بشارت ہو تجھے امی ہمام
 اکثر جنت ہی خوشی کیجئے
 در پہ تھا جنت کے وہ ہر یک بچان
 پس مجھے مکرم سے رضوان پاک
 اور بشارت سنانے لگا
 گر کروں تا عمر نہ آخر ہو جاں
 واہ عجب مطلع انوار میں
 سرخ تھی باقوت کی یک شتیک
 سبز زبرجد کی بھی تھی دوسری
 اُسکے وہ دیوار بنے ہیں سمجھو
 راہ یقیں برس کی ہو سہی ہزار
 ارض و سما غرض سے جہمیں سب
 سرخ تھا باقوت کا کوئی مکان
 لوہے بیضا کے تھے جس شٹا
 سرخ تھے مہنے کے اُسے لکڑے
 سبز زمرہ کے اُسے کنکڑے
 لکڑے گویا تھے اُسے تاجاب

بعض کائنات تھے مثل ہند
اور سرائے ستر ہزار
حجرت تھے اتنے ہی ہر یک ہرا
اور ہر یک خانے میں یک تخت تھا
اور کہیں بوقی کا ہر یک تخت پر
فرش ہر یک تخت پر ستر بچھا
خود ہر یک فرش پر فرش شعار
رنگ وہ طے کا ہر یک تھا جدا
پوست سے وہ گوشت دے سرسبز
ٹاڑ سے تھا مغز نمایاں یقین
نہیں بھی جنت میں میں دیکھا چھا
اور ہر یک قصر میں ستر ہزار
رنگ میں کا فور سے زاید سفید
مشک سے خوشبو میں زیادہ تھے
ایک ریشم اور دوم سلسبیل
دیکھا بڑا ایک شجر آشکار
تیز رواں ہو گا ہفتاد سال
بشر ز سرخ کے اشجار کے
برگ تھے سندس و دیباچ کے

لکڑے خورشید سے تھے اس پر
قصر میں ہر یک تھے ای نامدار
خانے بھی ہر حجرے میں اتنے بجا
زر کا کہیں اور کہیں یا قوت کا
خیمہ زربفت کھڑا پاک تر
اور ہر یک فرش نئی طرح کا
طے وہ پہنیں ہوئی ستر ہزار
پوست وہ شفاف تھا یوں جو کا
گوشت سے وہ ٹاڑ بھی آوے نظر
باج مرصع تھے بے ان کتیں
شیر و شہد آب و خمر آشکار
بن مصفا تھے رواں خوشگوار
شہد سے شیرین بہت آبی بارید
اور پیہر شمع بھی میں دیکھا ہوں
پیشی نسیم بھی اور زنجبیل
سائے میں گرائے کوئی یک سوار
پہنچے نہ آخر تلک آئی باکمال
ڈالیاں یا قوت زبر زجہ کے تھے
اور وے پتے بھی تھے ایسے برے

ایک ہی پتے سے یہ ساری جان
 اور ہر اک میوہ ہست مجھار
 اور ہر یک چوکے والے کے جا
 جتنی جب خواہش میوہ کرے
 گو کہ تجو ہو وہ ایسا سرا
 ہو کہ ہر یک سو میں لذت عجب
 ستر کے مقدار طور جناب
 چاہیگا جب کوئی ہشتی شتاب
 یا س ہشتی کے تہی آئیگا
 آٹھے جنات وے آئی پاکتن
 جنت ماویٰ ہی کیوم آئی غم
 با نچوہں ہی جنت دار السلام
 ساتوہں جنت ہی وہ دارالظہار
 دارعدن سج بہت مہاربان
 روح کہا ہی یہ فلاں کا محل
 سب ماں برا قمر محاصدین کا
 دیکھا ہوں کہ قصر عظیم عمر
 نہر میں بھی جنت میں نہر دیکھا ہوں
 عرش معظم سے جو تھے روان

جانتے وہب جاگلی بس بیگان
 ذائقے ہفتاد رکھا کر دکار
 بیعتی تھی یک حور جناب باسفا
 شاخ شجر منہہ لگ اسکے جھکے
 طول رہ الف رس ہو بجا
 کہانے سے بس جس کے ملے لب
 شاخوں اُس پر بولتے خوشی لیاں
 ہو کے وہیں مرغ ہو اید کیاب
 کھاتے ہی یہ حیرتاز یہ آرزو جاں
 ایک تو فردوس ہی دوسرا ملک
 اور چارم ہی ہشت نعیم
 جتنوں میں سچ دار جلال اہام
 آٹوہں ہی غلہ سچ اشکار
 مہر صحابہ ہی دیکھا عیان
 اور یہ فلاں کا ہی دریہ بدل
 جروفا منبع نصرتی کا
 کو شک عثمان و علی پاک تر
 شیر و قہد آب و خمر کے عجب
 بولانی دعوان کہ یہ کو شری جان

حق نے کیا ہے وہ ترے میں عطا
 اسکے کناروں پہ عجیب شہما
 روح ایسے مجھ کو دیا تب نشان
 اور کہا شاہ کہ جنت میں آ
 اور کیا مجھ کو ادب سے سلام
 اور اُسے میں نے کہا مرحبا
 سختی سکرات سے پایا نجات
 کاش خلائق کی یہ سکرات
 اور تری امت کے بھی دیدار
 میں نے کہا بولئے اس کا سبب
 میں کروں جس قصر کے جانب گذر
 ایک ندامت مجھ کو پہہ ہوتا ہے تب
 کہونکہ یہ حصہ ہی حسنِ عمل
 اور یہ اور پس دیا ہے خبر
 کہتے ہیں حمت کا جبل اسکی ہیں
 مشک بھی عبیر سے بنا ہی تمام
 ستاروں کے دروازے ہیں بار بار
 برق سے مرکب پہ کوئی ہو سوار
 پہنچے نزدیک در سے دوم درتیں

ہستے ہیں ہر باغ میں جنت کے آ
 خیمہ یا قوت کھڑے تھے بنا
 یے ترے ازواج کے خوش مکمل
 میرے سے اور پس ملائی ہوا
 میں نے دیا اسکو جواب اُنی تمام
 ایسے مکاں بیچ تو پہنچا ہے آ
 ہوں وہ لگا کہنے تو تب میرا ساتھ
 دیکھتا میں اُنکے صعوبات سے
 ہوتا مشرف تو بھلا تھا مجھے
 میرے سے اور پس بولا ہے تب
 اور کروں حور اُپر جو نظر
 جلد یہ جگہ سے چلا جا تو اب
 امت احمد کا رُوز ازل
 کہ میں کیا ایک جبل پہ نظر
 سر ہی لگا اُس کا بعش بریں
 اور میں لے اسکو درِ سیمِ خام
 اتنی مسافت ہی دو در کے مجھار
 پانسو برسوں ہو دو ابرق و آ
 اسکو غرض دیکھ کہ پوچھا ہو غیاث

لوٹ پیسیر کا جیل یہ کہو حکم ہوا انھیں کسی کا نہیں امت احمد سے جو کوئی بانیاز ساتھ جماعت کے کرے گا آدا کاش اگر میں ای شفیع الورا انکے ہی زمرے میں ہو محشور	یا کوئی صدیق و ملک کا ہی او بلکہ یہ ہی پاک جیل اس کنیں جو کی بے شبہ دو رکعت نماز ہی یہ جیل اسکو بفضل خدا دیکھتا امت کو ترے بے مرا خدا میں پاتا یہ جیل کو یقین
--	--

نماز اور جماعت کی فضیلت حدیثیں

اوس صحابی نے روایت کیا فرض جماعت کو جو جاوے گا چل جاوے گا جو نفل جماعت کتنے اُنسی اُنس سے یہ روایت ہے جان ساتھ جماعت کے پڑا ہو نماز ایک برات اسکو لکھیں از اتفاق احمد و مسلم نے زعمان یقین پاکو جماعت سے عشا جو ہمام صحیح جماعت سے کیا جو آدا اور کیا ہی یہ روایت عمر کوئی نمازوں کو تیر جا پا کذات رکعت اولیٰ نماز عشا	خبر مجھے شاہ رسالت دیا حج کا اُسے اجر ملے بے خلل عمرے کا ایک اجر وہ پاوے یقین تا یہ جیل روز کوئی ای مہمان چھوڑے نہ تکیر اول بانیاز دوسری برات آگ سے آئی وفاق لائے روایت کہ کہا شاہدیں رات کیا نصف وہ گویا قیام گو با وہ سب رات عباد کیا کہ کہا اس طرح سے خیر البشر ساتھ جماعت کے ہی حالیں فوت بھی زہار نہیں وہ کیا
--	---

اسکے سبب اسکو خدا سے کریم
 اور بخار عین و سلم میں جان
 کہ میں کیا عزم یہی تم سنو
 انکے مکانوں کو لگا دیوں آگ
 کوئی بن عباس سے ایسا کمال
 کوئی رکھے دن کو ہمیشہ ضیاء
 پر نہ جماعت سے ترے وہ نماز
 بولا جواب ایسے اگر وہ مرے
 نقل ہی یک روز عمر با صفا
 ہو گئی تھی عصر کی آمدن نماز
 جلد وہیں آئے انا ترے
 باغ کو جانے سے میرے آج ہی
 میں نے کیا صدقہ سا کین پو
 تاکہ وہ کفارہ ہو ای اہل دین
 ناشری اس طرح حکایت کیا
 مدت چالیس برس تک کبھی
 بلکہ وہ تکبیر اول بھی یقین
 آہ مری ماں نے ہی جس دن نبوی
 میں وہیں پچیس نمازیں ترے

لکھے ہی آزادی زنا رحیم
 ایک حدیث آئی ہی یوں ایمان
 کہ نہیں آویں گے جماعت کو جو
 بھائیو اس جرم سے ہو خوفناک
 آن کہ اس طرح کیا ہی سوال
 شب سے بیدار ہمیشہ تمام
 ویسے کا کیا حکم ہی ایسے فراز
 اپنی جگہ نار سقر میں کرے
 باغ کتب اپنے جا کر پھرا
 اسکو جماعت نہ ملی بانیاز
 رونے لگا اور وہ ایسا کہا
 عصر کی میرے جماعت گئی
 باغ کو وہ مومنو شاہد رہو
 ترک جماعت کے گنہ کا یقین
 ابن سماعہ سے سن ای با صفا
 ترک جماعت نہ میرے ہوئی
 ترک میرے ہی کبھی ہوئی نہیں
 میرے تکبیر اول فوت ہوئی
 تاکہ بدل اسکا ہو ای با وفا

کوئی مرے خوابیں تب آکھا
 لیکہ بتائیں ملک آئی فلاں
 مادر مکتوم کا بیٹا بصیر
 آکھ کیا عرض کدای شاہیں
 رہے ہیں موزی و درند گشت
 اور بہت دور ہی میرا مکاں
 پاس نہ رہتا ہی مگر وہ سدا
 کہ ہر گھر میں ہی تبرہوں میں نماز
 کیا تجھے آتا ہی اذان کا ندا
 شاہ کہا تیرے لئے آئی امیں
 بھائی تو تم غور کرو یہاں کثیر
 جو کہ حقیقت میں نہ معذور مول
 پاویں گے کیا شہر میں رنج و غذا
 اور کہا ہی شہر عالم نواز
 جمع گئے اسکے ملک کر کے سب
 اور وہ کرے جبکہ رکوع و سجود
 اور پہ پہ جارہے رواست کیا
 ہر کے مانند یہ پانچو نماز
 غسل جو پنج بار ہمیشہ کرے

کرچہ تو چکیس نمازیں پتر عجا
 تو نہ ملا اجروہ یاد کے کہاں
 جو کہ تھا عبداللہ صحابی شہیر
 شہر مدینے میں ہر یک جاغیر
 میں تو ہوں معذور و ضعیف و بصیر
 اور جو قائد ہی مرا ایک یہاں
 آئی بنی اب مجھ کو یہ رخصت سی کیا
 سب کے یہ پوچھا ہی شہر سرفراز
 عرض کیا ماں آئی رسول خدا
 آہ یہ رخصت نہیں پاتا ہوں میں
 پاؤں جب آہ یہ رخصت بصیر
 شرف جماعت کو وہ جب دور ہوں
 ترک جماعت سے کرو اجتناب
 کوئی کھڑے جگہ برائے نماز
 موندھوں اور سر پہ رکھیں تب
 کرتے ہیں سب اسکے گناہاں ہر دور
 کہ کہا اس طرح بنی الورا
 گھر پتھر کھارہی رواں اہل دار
 میل گناہوں کا نہ باقی رہے

<p>اور کہا بڑ کو ہنسی تو بہ ضرور آئے جماعت کی فضیلت محترم اور کیا بو نہیں و مسطورہ میں مومن ہنسیا رکو وہ ہنسی جان لایا بہ ارشاد عباد انکو سب دوسرے میدان میں کیا تھا خرام عمرہ مقصود یہ لاؤں سے</p>	<p>غیر کہا بڑ ہو کنہ سار کے دور ایسے احادیث بہت آئی سپر اپنے مواضع میں و مذکور ہیں جو ہوئے مذکور یہاں فسن ہنسی جان میں جو احادیث لکھا ہوں اب خامہ رہوار مرا تیز گام ہو اب رہ سابق یہ پھر اؤں سے</p>
---	---

روایت

<p>قہر تھا یا قوت کا یک سرخ تر خانہ تھا یک اسکے اندر دوسرا ایک تھا صدوق و ثاں پاکتر خبر مجھے روح امیں یہہ دیا ایک یہہ صدوق میں ہی آئی ^{حبیب} خود ہی وہ صدوق میں کھل گیا جانشے تھا داخل صدوق نیک خرقہ ہی یہہ فقر کا بے ارتباب حکم ہوا مجھ کو زور گاہ رب اور تری اُمت سے اُسکتیں دوست جو بند کیو بہت میں رکھوں</p>	<p>شہ کہا جنت میں کیا میں نظر کھول کے دروازہ میں اندر کیا کھول کے اُسکو بھی گیا میں اندر پوچھا میں جبریل سے ہی اسمیں کیا حق کے سرائے سے ہی تیر عجیب چائیں دیکھوں تو بحکم خدا حلے میں سچیدہ عجب خرقہ ایک مجھ کو ہوا درگاہ حق سے خطاب میں نے کیا اُسکو خدا سے طلب خرقہ یہہ تیرے ہی لئے ہی یقین غایت منت سے عنایت کروں</p>
---	---

<p> اور کیا میں نے بہشت نظر حاصل نہ کیا کہ وہ درمیان بولا ہی تب روح ابن میری ساتھ سات قدم تک کہیں لیجا نیگا میں نے کیا عرض ای رب الود حق کہا بے شبہ تو پہنچا ہے صبح کو جو خواب سے ہو ہوشیار اور وضو کر کے بغزو و بنا زرع خلد میں جا اتنی ہو اس کتیں </p>	<p> ہفت عدد کو شک دل کش و کر شرق سے ہو غرب تک بے گمان کہ اگر اندھے کا پن کوئی ہاتھ کو شک دلکش ہو وہی پائیگا شردہ یہ امت کو میں پہچاؤں کیا اور یہ بشارت بھی دکر دے طیب کو ترھے سات بار بخز کی پھر تلک گذارے غار شرق و مغرب کو وہ گھر ہے </p>
--	---

روایت

<p> دیکھا میں رضاں کتیں تخت پر شرط وہ تعظیم کیا لایا بجا نہ بولنے کہا ہی مری امت کا حال قسم خدا میں کیا خلد کے اُنکے سوا جو کہ ہیں دسر اہم اور ہشتوں کے جو ہیں گنجیاں میں نے کہا کیسے ہیں یہ وہ کہا کلمہ طیب کو ترھے درجہاں بھر کہ خدا قفل لگا دے اسے </p>	<p> برد کترے اُنکے ملائکہ دکر پوچھا میں رضاں کو اسی باطن بجا کو وہ یوں کہنے لگا باکمال قسم دو امت کے لئے ہے قسم سیوم انلوہی ای محترم رو برو رضاں کے دھر تھے وہاں اتنی جو صدق دلی سے ترا قصر بنے اُنکے لئے یکہاں گنجی کرے اُنکی حوالے مرے </p>
--	---

حشر کے دن جبکہ اٹھیں مہیاں قبروں سے میں ہوا انھیں گنچیاں

روایت

سرور عالم نے کہا خیر سے
فضل سے میں جھکے لیا جب فراغ
حق نے کیا مجھ کو خطاب ایسی
اپنی خواہش کے توڑیکھا تمام
میں نے کیا عرض ای رتبہ الورا
ہندہ نہ کیوں ہو گیا ہوا خوش
حق نے کہا مجھ کو وہیں از کرم
جو ہیں دل بوجھ سے سر دوتاں
اور جو دشمن میں ہر زشت فام
اب ترے اعدا کے مکانات کو

گلشنِ حشر کے سب سے
حاضر درگاہ ہوا باغ باغ
آج مقامات عجیب و غریب
رہ تو مرست سے سدا شاد کام
میں ترابند ہوں تو مولیٰ میرا
اپنے وہ صاحب سے کہوں شرس
عزت و عظمت کی مریخ شمس
انکے مقامات ہیں یہ بے گمان
ان میں و پاک مقامان حرام
و نہی دوزخ کے عقوبات کو

درکات دوزخ ملاحظہ فرمائیے کیا بیان

سرور عالم نے کہا جب سب
لے گیا پس مالک دوزخ کے پاس
زیر قدم اپنے نظر کر یہاں
جلد نظر آئی جیسے تب نہیں
اور جہنم کے بھی درکات سب
شہ ہو گیا اسکا مفصل بیان

مجھ کو افسرمان نہ اپنی خلیل
کہنے لگا مجھ کو وہ ای حق ثنا ہیں
میں نے بچایا تو پہتا آسمان
ہیت مقدس بھی و سیات یقیں
مجھ کو و اہل عقوبات سب
وسرگنا ہوں میں ہی نہ کو رحمان

طول تک اس واسطے آئی باصفا
 نعلین بولا وہ شہر بحر و بر
 ایک فرشتے کو زمین کی عجیب
 ارض سما کے تھا کھڑا دریاں
 یک سر وزن کے ہی مقدار پر
 ہو گئی شوق پہلی زمین بے گماں
 حیرے گئی بعد زمین دوسری
 طوق بھی زنجیر تھے وہاں آئین
 جو تھی زمین بھٹ گئی پھر اڑا
 کافرو مشرک کے جیسے جو ساغر
 بھٹ گئی بعد اسکے زمین پانچویں
 کائیں وید کا رو نکور روز شمار
 بھٹ گئی اب اسکے جمی چھوٹی زمین
 نامہ اعمال بہت آئی بیاں
 حشر میں وہ انکو دیکھ جائینگے
 کافرو مشرک کے بھی ارواح تمام
 حیرے گئی پھر کے زمین ساتویں
 اس کے سے اُس سے دریا جبر
 دیکھتے یہ تجھ کو نہ امکان بواب

ایک دود وایت پہ کروں اکتفا
 میں نے کیا جب کہ سفر پر نظر
 کہ وہ نہایت تھا طویل و صیب
 ناقص بن اٹھا اٹھالے عیاں
 کھولا ہی مالک نے جہنم کا در
 دیکھا میں جہنم کی خلقت وہاں
 بھٹ گئی بعد اسکے زمین سیری
 دو زخیوں کو جو پناہ میں تھیں
 اس میں پہاڑ ان تھے پتھر کے کلاں
 نامہ کھو ان کو سفر سے نجات
 اس میں بہت سانپ بچھو تھے تھیں
 نہر ہے ان کا برس کی ہزار
 نام جو سب جہنم کی جس کائیں
 اہل جہنم کے دھڑکتے وہاں
 دیکھ کے وہ روئے کیا اینگے
 رہتے ہیں جہنم میں ہی لاکھ نام
 نام جو عجیب ہی جسے آئی ابیں
 مالک دو رخ نے کہا تب مجھے
 کہو کہ یہ امت کے گنہ گار سب

<p>پاویں پہ طبقے میں ہی رنج و کمال اک جہنم کی وہ آئی نظر اور نظر آئے بھی دوزخ کے در فاصلہ دو در کے وہ درمیان آہ میں در اول پہ کیا جب نظر</p>	<p>کھولا ہوا ہے ایک سرسوزن شمال تھی شب تاریک سے تاریک تر بعضے تو نیچے تھے بعضے اُپر پانسو برسوں کی تھی بے شبہ راہ آیت قرآن یہ لکھی اس اُپر</p>
<p>یعنی کہا حق نے آی فرخندہ پی اپنی نمازوں سے غافل رہیں دوسرے دروازے اُپر ای ایس</p>	<p>ایسے غازی کو یقین دلا ہی وقت پہ نا پڑھکے وہ سستی کریں ویل ہی مرقوم تھا للمشرکین</p>
<p>یعنی جو کوئی شرک کریں با خدا تیسرے دروازے پہ دیکھا بھی</p>	<p>پاویں وہ دوزخ میں خدا باں آیت قرآن یہ مرقوم تھی</p>
<p>یعنی وہ احکام خدا اور رسول انکو وہ دوزخ میں خدا باں شدید باب چہارم کے اُپر ای ایس</p>	<p>آہ جو جھٹلائے ناک قبول دیو یگا بے شبہ وہ رب الوحید آیت قرآن یہ لکھی تھی یقین</p>
<p>یعنی جو کوئی مانپ میں یا قول میں لیون زیاد آپ خریدیں و جب</p>	<p>حق سے نہ ڈر کر کم دزائد کریں دیویں بھی کم و دسرو کو بخیر و جب</p>

تولیں وہ آتش کے بہاڑاں میں دیوے سماں کو نہ اُس سے رب آیت قرآن یہی تھی رقم	ڈالے وہ دوزخ میں خدا کی کشتیں سخت عذابوں میں ہیں دوش پانچویں دروازہ دیکھا بہم
---	---

وَقِيلَ لِكُلِّ هَمَزَةٍ

اور اُخار کے سے بھی تمام دیں سخت عذاب انکو رہے بے شمار آیت قرآن یہ مسطور تھی	یعنی جو کوئی ملعونہ و کناہ کریں ڈالے وہ دوزخ میں انھیں کہ نگار اور دیششم کے اُپر آئی زک
--	---

قَوْلٍ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبِهِمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

ذکر الہی سے ہیں و کافلاں کام میں دنیا کے ہی برباد ہیں پاویں عذاب آسمان کیلین و نہار آیت قرآن مغفلتسم یہی	یعنی رہیں سخت جنموں کی دلاں ذکر سے بولا کے و کجے یا وہیں انکو وہ دوزخ میں رکھے کہ نگار اور در ہفتم کے اُپر تھی لکھی
---	--

قَوْلٍ لِّلَّذِينَ يَكْمَنُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ

ہاتھ سے اپنے ہی ضلالت لے لیا دیتے ہیں عالم کو دغا بیع و نام حق کی کتابوں میں تبراہ و کتبنا انکو وہاں پہ عذابوں کی کما تھ کہ کیا ارشاد شدہ مرسلین پردہ جہنم کا اٹھا یا بنی جب	یعنی جو لکھتے ہیں خدا کی کتاب خلق سے کہتے کہ یہ حق کا کلام یعنی یہود اور نصارا اسکا کرتے تھے منسوب اُسیے حق کے ساتھ اُنہی ہی بہم دسری وہ ایت یسن مالک دوزخ نے ہر فرمان رب
---	--

اہل جہنم کے عذاب و عقاب
 ٹاویہ جو اسفل درکات ہیں
 دوسرے درکات کے جو ہیں عذاب
 پہلے یہ درہی کہ دیا محکوم جب
 لوگ یہ منزل کے تو کہہ کون ہی
 اور ہی ناماں لیں اسکے سات
 کا فر غر و دبھی مغضوب رب
 اور تری امت کے منافق تمام
 طبقہ ششم جو ہی سچیں یقین
 طبقہ ہفتم تھا جیم آی میاں
 طبقہ چہارم تھا مقرر سعیر
 اسکے بھی اتباع و محسوس لیں
 طبقہ سیوم ہوا حطہ نمود
 طبقہ دوم تھا لفظی آی این
 طبقہ اولیٰ کا جہنم ہی نام ہو
 دوسرے درکات میں جو تھے عذاب
 بحر برے آگ کے ستر ہزار
 ایک میں گہفت زمیں و سما
 دھندوہ و دھوند گاہیں ہزار

اور سب حالات دسے ہیں تناب
 اور جو و ماں سخت عقوبات ہی
 سخت ہیں ان سب سے و مانے عقاب
 مالک دوزخ سے میں پوچھا ہوں
 وہ کہہ ایہ منزل فرعون ہی
 جو تھا وزیر اسکا شقی بد صفت
 مائدہ عیسیٰ کے لوگاں بھی سب
 پاویگے اس جاک عذاباں دوام
 بولا رہیں اس میں بھی مشرکین
 بولا رہیں اس میں یقین صابیاں
 منزل ابلیس لیں شیر
 اور بھی اشد شاہ اعدا کے یقین
 بولا کہ سب اس میں رہنے جہود
 بولا رہیں اس میں نصار العین
 میں نے نظر اس میں کیا لا کلام
 اسکے بہ نسبت تھے یہاں کم عقاب
 ایسے نظر آئے مجھے آشکار
 دال کے گر بولے ملک کو خدا
 پاؤ نہ وہ اسکا نشان زمیناں

جوش خروش اس کا بدیا کر
 میں کہا کون اُمیں رہیں شتاب
 سر کو جھکا پاتنی بہن پر ملال
 بولا ہی مالک نے روح امیں
 آی نبی مالک ہی یہاں غر خولہ
 میں کہا کیا حال ہے کبھی بیاں
 مالک دوزخ نے یہ سنکر وہیں
 عاصیاں امت کے تر آئی دھول
 کچھ امت کو نصحت ضرور
 حشر کے دن جانے بر عاصیا
 پاس ہو وہو نکا یقیں میں دھروا
 جب یہ سنا من نے ہوا بے قرار
 درگہ حق میں بہ نیاز و خضوع
 اپنی اُمت کی رمانی شرت
 روح امیں اور ملا یک جی سب
 درگہ والا سے تب آیا خطاب
 تیری شفاعت میں کرو مخا قبول
 بخشونگا بھانگ تیری امت کو میں
 الغرض وہ شاہ کہا میں نے جب

کو سے نہ چھینا رہے کوئی پیر
 اُسکا نہ مالک نے دیا کچھ جواب
 پھر کہہ کیا اُس سے مہی میں سوال
 روح امیں نے کہا میرے تیاں
 وہیں سکنا ہی جواب اُسکا آہ
 اُسکا تدارک ہو مگر آج یہاں
 بولا ہی ناچار میرے حزن
 جو میں یہاں ہو یگا انکا نزول
 مار کھیں اپنے کو جہنم سے دور
 میں نہ کروں رحم یقیں کے گماں
 اور نہ جوانوں پہ شفقت کروں
 جلد وہیں سے عمامہ اتار
 گر بہ و فریاد کیا میں شروع
 مانگنے لاگا ہوں خدا بھت
 میرے موافق ہی ہو جلد تب
 اُمی نبی ہی تیری دعا مستجاب
 دیکھو نہ کہ اسنے حزیں و ملول
 کہ نوبدل ہو یگا راضی یقیں
 دیکھ کے دوزخ کے و کورکات سب

حاضر درگاہ الہی ہوا
ای بنی سب جنت و دوزخ حال
میں نے کیا عرض ای ربا العزیم
نعمت جنت کو نہیں ہی حساب
جانے ہی تو ہی و دو نو کا شمار
حق کہا اب جا کہ تو دنیا بھتر
جنت و ایماں یہ ترغیب دے
پس مجھے رخصت ہی کیا کردگار
حق نے بہت مجھ کو تسلی دیا
عرش کے نزدیک میں آیا ہوں
پوچھا کہ کیا فرض کیا ہے خدا
میں کہا پچیس غازاں دوام
وہ کہا امت ہی تری ناتواں
میں نے کیا پھر کے بدرگاہ رب
کم ہو تب پانچ غازاں ای سلیم
یہ بھی زیادہ ہیں تو کچھ کم کرا
کم ہو پھر پانچ غازاں ای رشاد
یونہی میں کہنے بار گیا بانیاز
یک مہ رمضان کے مبارک صیام

حق نے یہ ارشاد مجھے تب کیا
کہا تو بھجایا ہی تمام و کمال
دیکھا میں دو نوں کے عذاب و نعیم
یونہی جہنم کے ہیں بے حد عذاب
تو ہی بجاوے زعقوبات نار
خلق کو و دو نوں سے آگاہ کر
آتش نیران سے تربیب دے
میں نے ہوا پھر سے بس بے قرار
پس مجھے درگاہ سے روانہ کیا
میرے سے موسیٰ نے ملا آگے تب
اب تری امت کے اُپر کہہ سکا
تین مہینے کے برس میں صیام
ماگئے تخفیف زحق بے گماں
عمر سے تخفیف کیا جب طلب
مل کہ کہا پھر کہ برسے کلیم
پھر کہ میں جا عرض خدا کیا
پھر کہا موسیٰ کہ ہی یہ بھی زیاد
تاکہ ہوئے فرض یہی پنج غازا
فرض کیا فصاح سے رب الانام

پہنچائیں پہلے کہ حرم کو تبھی
جنت کو جب اسکا کیا میں جاں
جب کہ یہ تصدیق بدل وہ کیا

فرش مرا گرم تھا بے سکہ امی
پہلے ابو بکر قسب لایجان
تب سے بعد تیق ملقب ہوا

دوسرا کل بیان جس میں تو نے جو اس امت مرحومہ کے مغفرت کے بشارت میں آئے ہیں

اور احادیث مبشر صحیح
بخشش عصیان کے ہیں اکثر خیر
ولسے احادیث بہت آئے ہیں
کہ کیا ارشاد خدا کا نبی
جانو یہ امت کا یہی جو عذاب
حشر میں ہر مومن دو القدر کو
بولینگے خدیجہ ہی تیرا بہتہ بنار
بھی کہا تب آو جو مومن کہیں
پس اُسے حصہ ہی ہے گمان
اور اُن نے یہ روایت کیا
کہ مری امت کا حساب اسی خدا
نا کسی امت کے مسلمان کے ساتھ
حق نے کہا اُنکو آی میرے نبی
سب سے زیادہ اندہ مہربان ہوں
اور کہا حشر کے دن یاد رکھو

حق میں یہ امت کے جو آئے صریح
رحمت خلاق جہاں نے بشیر
محور سے یہاں سے یہ لگتا ہوں
امت مرحومہ ہی امت مری
زلزلہ و فتنہ دنیا شباب
واسطے یک کا فو ملوں کو دے
پس وہ مسلمان کو ہوجنت قرار
ہی وہ اثر نار سقر کا یقین
آتش دوزخ سے یہ دنیا پر جان
حق سے پیمبر نے کیا اللہ جا
کر میرے پرستے کے موافق بجا
ہو و مساوی و دہ آئی پاکذات
بیں تری امت کے بندے بھی
انکا مساوی نہ کروں کس کنڈ
لاویں مسلمان کو یہ امت سے یک

<p> اُسکے ہونوؤ کے اُپر نوں تمام اُوکھ نظر جاوے جہاں تگ نظر پوچھیکا یوں حق نے آئی بند میر ظلم سے کہا کوئی فرشتہ لکھا واقعی میرے ہیں گناہاں بے سبب بولیکا کچھ عذر بھی پار نہیں جھکو جہنم میں ہی جانا ہی اب نیکی تیری یک ہی مرے پاس ماں لاوینگے یک رقعہ فرشتے ہیں دیکھ وہ بندے نے کیے آئی خدا رقعہ یہ کہوں اُسکے برابر ترے ظلم میں تجھ پہ کروں زینہار اور وہ دسکریں دفاتر آئی نیکی ہویکا بھکاری تو ہی تلمہ نقی </p>	<p> نامے گناہوں سے بھرا ہی تمام اور ترے ہوینگے وے اسقدر سارنگی ہوں کو بنا کر اُسے اب تو کسی جرم کا مسکر ہی کیا بولیکا کچھ ظلم نہیں ہی آئی رب پوچھیکا کچھ عذر ہی تجھ کو یقین جانے گا اس طرح وہ بندے تب بولیکا حق ای میرے بندے پچھاں ظلم ترے پر نہ کرونگا یقین کلیہ شہادت کا ہوا سب لکھا جرم کے ہیں میرے دفاتر ترے بولیکا اس طرح سے پرودگا رقعہ رکھیں تہ میزان میں ایک رقعہ جو تلے میں رہے آئی امیں </p>
--	---

روایت

<p> سرورِ عالم سے یہ سائل ہوا رہتا ہوں رمضان کے روزِ سدا مجھ پہ نہیں فرض ہی حج و زکوٰۃ کس کے میں ہمراہ رہوں گا یقین </p>	<p> نقل ہی کب تو کوئی شخص آ کرتا ہوں میں پانچ غارین آدا اور نہ عمل نیکی ہی کچھ اُسکے ساتھ حشر کے دن بولے ای شاہدین </p>
---	--

شاہ نے یہ سکوڑا اور کہا
دل کو حسد سے بھی کپٹے اگر
انکھ کٹیں اپنے زلف حرام
ساتھ مر جلد میں لو آگیا
یسے پت بچھو رکھو ٹکا عزیز
اور کہا کلمہ طیب نہیں
اور جو پڑھے اسکو بوقت اخیر
پاؤ گیا جو شرک سے بچ کر ممت
اور کہا میری شفاعت نہیں
انکھ لئے میں نے ہوں باقی رکھا
تم یہ سب سمجھیں وہ شفاعت کہیں
بلکہ کنگہ گاروں کے خاطر ہی وہ

کہ تو میرے ساتھ بیٹھا بچا
جھوٹھ سے غیبت سزناں بھر
دور امانت سے بھی راکھے رام
اپنی پتلی میں لکھے دیون جا
تو رہے خوشحال بس اسی بامعز
جو کہ پڑھے جاوے جلد پڑیں
آتش دوزخ سے بچے وہ خیر
آتش دوزخ سے وہ پاؤ نجات
جو میری امت کے گنہ گار ہیں
ناکہ بٹے ان کو وہ دوزخ جزا
واسطے نیکوں کے ہی ہو نہیں
انکو عقوبات سے سارتی ہے

عرض احوال ناظم سید بجاہ حضرت خاتم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ای بڑے الطاف کو غایت نہیں
ای نری ملت بزمن و زمان
ای بڑی ہستی ہے جہاں کا وجود
نور سے تیرے ہی جہاں کا ظہور
واسطے تیرے ہی ہمہ کل کائنات
لوح و قلم حور و ملک و عرش پاک

تیری عنایت کو نہایت نہیں
ای بڑا احسان بر بکین و مکان
ارض و سماکون و مکان کا وجود
قدرت مولا کے نشان کا ظہور
شمس و قمر خلد و سفر و لیل و نال
سائر اکوان بھی تافرش خاک

واسطہ ہوتا نہ تیرا گریبان
 اور کوئی موجود نہ کہتم عدم
 رہتے سبھی عزت اعیان
 علت غائی ہی جہاں کا توئی
 سرسری لولاک کا خوش تلج ہی
 رحمت عالم ہی تری ذات پاک
 خلق پر رحمت ہی تری بالعموم
 ای تری رحمت پہ یہ امت فدا
 خاک مبارک تری نعلین کی
 ہو یہ امت کے دل و جان کام
 اور کبھی اپنے کرم سے خدا
 ای تری امت ہی بفضل خدا
 ای تری امت ہی اخیر ام
 یہ تری امت ہی کہ نامی ہوئی
 تیری غلامی سے خدا کریم
 تیری غلامی سے خدا تعین
 دیکھ کے حیران ہیں انکو خواص
 احقر غاصی بھی ای شاہ نام
 امتی اونا ہی تیرا ہی رسول

عالم امکان کو ہوتا نشان
 عرصہ ہستی میں نہ کفنا دم
 آئے نہ اکوان کے میدان میں
 واسطہ ہی شروع عیان کا توئی
 ملک نبوت میں تجھے راج ہی
 ہیں ترے بے حصر عتاپاک
 خاص یہ امت پہ بجائی ہی دھوم
 ہو تری قربان یہ امت سدا
 کرمہ اس امت کی ہوعینین کی
 نعل کے تیرے ہی شرک و زمام
 ناکرے امت کو ترے سے جدا
 ہو گئی رشک ملک و انبیا
 خیر ام اور امیر ام
 تیری غلامی سے گرامی ہوئی
 ایسی دیا انکو ہی شان عظیم
 جو کہ کیا ان کو عطا کرتیں
 کہ نہ کسی کو یہ ملا اختصاص
 تیرے غلاموں کا ہی دنا غلام
 لطف سے امت میں اسے قبول

پھوڑے در کو وہ جاو کہاں
 اگرچہ وہ نیکی نہ کیا یک رتی
 بس یہی وہ دین میں اکو شرف
 کچیرے ہیں بس اہلو سرا پا گناہ
 انہی شفاعت تو اسی شاہ ہذا
 وہ بھی گنہ کار گنہ گار ہی
 سوں ہی دریائے مامت میں
 منہ کتیں اسنے خدا کو دکھائے
 بس تری دامن میں شفاعت کیلئے
 تو تو ہی محبوب خدا کدیر
 در گہہ خلاق میں ہی بچکوناز
 عرض تری پاس ہی کھٹکے قبول
 عرض کر از بار گہہ کار ساز
 ساتھ لجا اپنے بخلد برس
 بس یہی مطلب ہی یہی التجا
 کر نظر از را و عنایت کنے
 از نفست بوی و فانی حیات
 تاکہ بود دو رفک را دوام
 ہم ہمہ عمرت و یاران تو

پاوے کہاں تیرے سوا وہ اہل
 پر ہی دل و جان سکتا امتی
 بس تری یک نظر ہی اسکے طرف
 دستری در گاہ میں اسکو گناہ
 اہل معاصی کے لئے ہی رکھا
 مضطرب و مایار ہی ناچار ہی
 کہ کس طرح قیامت میں وہ
 کون سا وہ عذر گناہوں پہ لاکے
 سایہ نعلین عنایت میں لے
 پس ہو یہ احقر کا توئی و گیر
 اس سے عجب ہیں تجھے راز و نیاز
 اسکی سفارش میں تو کرا ہی رسول
 خلعت بختش سے کرا سرفراز
 اپنی غلامی میں رکھ سکتیں
 بس یہی مقصد ہی یہی مدعا
 جملہ مہمات کفایت کنے
 ملک سلیمان بگدا ہی نہ بخش
 باد ز حق بر تو صلوات و سلام
 خاص بخسین دل و جان تو

عرض کرے یا کرے احقر اپنی امت یہ وہ خود ہی سفق لاکھ ما مانیاب سے اسکا کرم لاکھ ما مانیاب ہو اسسیر فدا حامی امت تھا وہ دنیا محار حشر میں بھی ہو گا حامی نصیب عرض کی حاجت نہ رہی یہاں صفحہ قرطاس پہ بے اختیار اب سر مطلب کے اُپر باز آ تھوڑے بشارات ورجا حدیث	شہ سے شفیق ہو وہ دو جگہیں تہا سب کو بجا و گناہ زار حریق برحکمہ یہ امت یہ ہی بس و مہم اسکی شفقت کو نہیں انتہا اب بھی ہی بس قبریں لیل و نہار ہم کو ہی بس اسکی غلامی نصیب جو شمس سے دلکے ہی ولے یہ بیان اگہ ہوا عجز سے عرض گزار لکھ وہی مضمون جو باقی رہا لکھ بھی یہاں خیر و راکے حدیث
---	--

باقی احادیث بشارات کے

اور کہا سرور اہل ہدا دل میں جو مومن کے ہو نیکی اگر لاؤ اُسے آتش دوزخ سے بھار بولینگے اُس قوم سے اہی پاک ب بولیگا حق اور کسی دل مہتر اُن کو بھی دوزخ سے ملک بھارا بولیگا تب لطف سے رب الامام نیک مسلمانوں کے بھی از کرم	حکم کر گیا یہ ملک کو خدا ایک ہی مثال کے بھی وزن لاؤینگے وٹسوں کو ملک سے شمار کوئی جہنم میں نہ باقی ہی اب دوسرے برابر بھی ہو نیکی اگر بولیں نہ کوئی افسے بھی باقی رہا رسل ملائک کی شفاعت تمام کر دے مقبول بلاشبہ کو ہم
---	--

باقی ہے جس ہی ہماری بخیر
 پس وہ دستوں نے برفان ب
 ذرے برابر بھی ہنگی و حیر
 آتش دوزخ میں وکب جل کہ آم
 فصل انھیں دیویں بہ نہر الحیوۃ
 بخلیئے حب نہر سے و خوش خصال
 پس دیر خفاں کے و مالوں کتیں
 احتیاس اُن کو پھانیکے تب
 ذرے پر ابر بھی نہ ٹیک کئے
 حق کہے اُن کو بچاں جاؤ اب
 عرض کریں حق سے کہ اسی کبریا
 بولیکا حق اور تری ایک شئی
 عرض کریں کہا ہے وہ پھرای خدا
 لینے تمہارے سد اخوش رہوں
 ہی بہ صحیحین یہ خبر صحیح
 بھی ہے روایت کہ شہ انور جن
 فرض نمازوں کے سوا ای آیں
 روز چہارم وہ یقین بخار آ
 میں تری امت سے بلا ارتباب

یو کی اس مشقت جماعت کو کھیر
 اتیسوں کو دوزخ سے نکالینگے اب
 پونجی ہی ایماں کی فقط یک رکھیں
 گول سے مانند ہوئے ہیں سیاہ
 جاوے گا ہی وہ تہی ٹیک و مات
 بد سے تماں رہیں اُنکے حال
 لاکھ ملک دالیں ملکوں ہر انھیں
 کہ پے مہی لوگ ہنر حستہ اب
 بخش دیا اُن کو خدا افضل سے
 جو ہی دماں مال تمہارا ہی سب
 تو جو دیا ہم کو نہ کس کو دیا
 لھگو بھی دینے کی ریکہ پاس ہی
 حق نے کیگا وہ مری ہی رضا
 تم سے کسی وقت میں ناخوش نہوں
 لینے بہ مسلم و بخاری صریح
 کہتے ہیں غائب تعاقب میں
 بخار نہ آتا تھا وہ سالار دیں
 بولا کہ حق مجھ سے بندہ وعدہ کیا
 روز قیامت میں نہ لیکر سب

<p>بھیجے گا جنات میں ستر ہزار میں نے وہ ستر روز بدرگاہ رب میں نے مگر رب کو برا ہی کریم بائیلے جنت میں جو ستر ہزار بخش دیا اور بھی ستر ہزار بخش امت کے طلب سے نبی ناکہ یہ آیت کو ہی بھیجا خدا</p>	<p>شخص کو کرم و فضل و کرم بے شمار اور بھی کرنا تھا زیادہ طلب پایا ہوں بے شبہ مطلق عہدیم اسے بھی ہر ہر کے لئے کردگار بحر کرم کو نہیں اس کے کنار وہ نہ بیفکر عرض تھا کہیں نہ سدر و عالم کو تسلی دیا</p>
--	---

وَإِنْ رَأَيْتَ لَكَ ذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ

<p>یعنی گنہگاروں کے اپنے بچا پھر کہ یہ آیت کا ہوا جب نزول</p>	<p>بخشنے والا ہی یقین رب ترا ہو گیا سدر و رہت وہ رسول</p>
---	---

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

<p>یعنی کہا حق نے اے میرے حبیب نعمت ہے مثل شفاعت تجھے ہو گیا راضی تو دل و جان سے جبکہ وہ آیت کو ہی بھیجا خدا غایت الطاف سے ایسا کہا بخش کے امت کو میرے کریم جانو یک ایک مرا امتی میری بھی نا ہو گی پوری رضا</p>	<p>دیو یقین رب کے ترا عنقریب بخش امت کی کرامت تجھے ہو گیا خوش بہوت یہ احسان شاہ بہت شکر خدا کر ادا کہ ہی اسی امر میں میری رضا بھصے قیامت میں ہمارے نعیم ہو تو نجب تک کا یقین جنتی فضل سے خوش مجھ کو کر گیا خدا</p>
---	--

بھائیو تم شکر کرو دل سے اب
 لطف ہی امت ہے اُسے کس قدر
 اُسکی شفاعت تو یقیناً لاکھوں
 میروں میں اسکے ہو چلا کجست
 شرحیں مشکوٰۃ کے بھائی دہلوی
 تہ کی شفاعت تو بڑی ہی وسیع
 لکھا تو کوشش ہے بس ہر جلی
 کہو نہ کہہ بیٹھے تو ایسے ہیں بوج
 اور راستہ بیٹھے ہیں ایسے گناہ
 جو نہ کہہ جراوے جو غنیمت کا مال
 الٹی سے جو صداوت دھرے
 آئی حدیثوں میں ابوجہ شہید
 دیوے مسلمانوں کو بقی بناد
 ایسے گناہوں سے رہے جو کہ باز
 ایسے احادیث میں تشریح
 جن میں ثباتِ راستہ بجا ہی یقین
 کہتا ہے غزالہ عالی جناب
 جسکے یقین دلیں ہو خوفِ خدا
 اور جو غفلت میں ہو وہ با یقین

ایسا پیغمبر دیا ہم کو رب
 فکر و مائل سے کرو بھائی نظر
 کھیری تہی امت کو مقرر تمام
 امتی بن کی کرو نسبت دین
 لکھا ہے اس طرح بوج قوی
 ایسی بامت کا ہوئے شکست
 امتی ہو اس کا بھدی دلی
 جس کے سبب ہو کرامت خروج
 جس سے ہو حرمان شفاعت سے آہ
 عاق ہو مایاب کا جو بخت
 سنتِ نبوی کو جو ضائع کرے
 اندر زحماں شفاعت سے
 تا وہ کہہ نا کریں ایسے گناہ
 ہوں شفاعت سے یقین فرما
 بخشد امت کا ہر ایک میں لوح
 سر عالم سے بہت کہنے ہیں
 لکھتا ہے امانت کو امانت کا یاب
 اُسکے لئے ہیں یہ حدیثیں شفا
 جانے وہ اس طرح سے امی میں

پانچ روز میں مقرر سزا
 برس یقین سات ہزار ای خیر
 اُس سے بہت کوئی نہ مومن جلا
 ہو گیا ہے رب اگر دوزخی
 میرے بدکار ہزار کوئی نہیں
 لذت دنیا سے تنفر کرے
 خوف سے خالق کے رہے انگبار
 خوف رکھے یونہی غضب سے سدا
 راجی رحمت ہو غضب سے دیر
 حشر کے دن کریمہ کرینگے ندا
 جنتِ فاوا میں یقین جائیگا
 جنتی جے شبہ وہ میں ہوں یقین
 ایک ہی عاصی بسر جائیگا
 دوزخی ہے رب وہ میں ہی اچھوں
 بہوت احادیث صحیح آئے ہیں
 دیکھ میں لاتا ہوں بروکیاں

تھوڑے مسلمان تو اس دن بجا
 ہو گیا ایک شخص دوزخ اخیر
 بعد یہ مدت کے رہائی ملے
 حشر میں بالفرض کہ ایک شخص ہی
 جانے وہی ہو ونگا شاید کہ میں
 یونہی ہمیشہ وہ تصور کرے
 دیکھ گنہ اپنے ہو بس مسار
 مغفرت حق سے رکھے جوں بجا
 خوف و بجا دونوں برابر دھیر
 حضرت فاروق نے ایسا کہا
 آج کے دن ایک ہی مومن بجا
 فضل خدا دیکھ کے سمجھو نگاہیں
 اور منادی یہ کہے گر ندا
 خوف سے تب حق کے ہر اہل ہوں
 خوف کے بھی فضل میں ای اہل دیں
 اُن سے یقین تھوڑے حدیث یہاں

تیسرا گل ہائیں اُن حدیثوں کے جو خوفِ الہی حشرانہ کی فضیلت میں وارد ہیں

جمع ہوں جسے شر میں عالم تمام
 صوتِ باز سے یہ کر گیا ندا

بولا ہی اس طرح سے خیر الانام
 ایک منادی نے زسوائے خدا

خلق جو ہوئی گئے یہ نزدیک و دور
 بیٹے اسی لوگو پہنچنے بجائے
 آج ملک پانہ تمہارا تمام
 آج میری بات سنو تم یقین
 لاؤ نگائیں آگے تمہارا تمام
 ایک نسب میں نے مقرر کیا
 تم نے نسب اپنا خرچا یقین
 میں نے یہ بات کو کہا تھا نزول

سارے سینکے وہ نڈا بالضرور
 نکلویں جس روز سے پیدا کیا
 میں نے سنا فضل سے پسندام
 نیک و بد اعمال تمہارا جہش
 دیکھیں گے ہم انکو یہاں لاکھا
 تم نے تمہارے تھے نسب و سرا
 اور نسب میرا وہاں یقین
 نکلوسنا یا ہی وہ میرا رسول

اِنَّ الْمَرْكَهَ عِنْدَ اللَّهِ الْفَاكِهَ

یعنی تمہارا میں ڈھپا ہی ہے برا
 جو کہ ڈیریں حق سے وہیں الظیا
 جو کہ بڑا ہونے غرض متقی
 تھے بڑے دوسوں کو جان نہیں
 بلکہ شریف اسکو کہے تم عیاں
 آج ملند ہو گا ہمارا نسب
 ہو گا پس ایک نہ اتنا ویاں
 لاویں ملک ایک علم کو ویاں
 متقیان ہی مجھے ہو اسکے شب
 اور کہا ہی وہ مشہر انبیاء

نزد خدا اس سے بہت جو ذرا
 آپ کو رکھتے ہیں گنہ سے بجا
 میں نے دیا اسکو فضیلت بڑی
 اسکی فضیلت کو بھی مانے نہیں
 کہ ہی بڑا پس وہ فلاں فلاں
 پس کرونگا بھی تمہارا نسب
 متقیان صاحب عزت کہاں
 یہ دیکھو متقیان انرا انرا
 جائیگے جنت بڑا بل پر اب
 کہ کہا اسطرح سے رب العالم

ہی مری عزت کی قسم کہاں
 بیٹے جو دنیا میں میرے درے
 جو رہے بیفکر بد دنیا یقیں
 بھی کہا سرور رک ز خوف خدا
 یکسر نکلی کے برابر بھی ہاں
 ویسے مسلمان کے منہ کہیں
 اور کہا ہی وہ رسول عرب
 آتش دوزخ میں وہ ناجائز
 جو کہ وہ پناہ کج نکلا ہوشیر
 عایشہ لائی ہی روایت یقیں
 کہ تری امت سے اسی عالم جہنم
 شاہ کہا جاوگا وہ بے خطر
 اور کہا نزو خدا ابی عزیز
 قطرہ آنسہ سے وہ ابی بادیب
 یا کہ وہ قطرہ جو لہو کا بجایا
 اور کیا ارشاد مشہور جو چہا
 حرمِ بی بی کہا کجیا نہ ہو
 رہا نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو
 کسبِ بہا حق کی قسم سرسیر

بمع بند نہیں کروں ایک جاں
 حشر میں بے فکر رکھو گا اُسے
 خوف اُسے دیو نگا عقبی میں
 بندہ مومن جو یقیں رو و گیا
 چشم سے گر اسکے ہو پانی رد
 حشر میں آتش نہ جلا دیتیں
 ردیگا جو شخص کہ از خوفِ ب
 اسکے عذابوں آگن پائیکا
 پھر نہ اندر جاو کبھی ای جنبہ
 عرض کئے لوگ ز سالار دیں
 جاوگا جنت میں کوئی جیسا
 روگا جو اپنے گنہ یاد کر
 قطرہ کوئی اُس سہیل ہی عزیز
 چشم نکلا ہو جو از خوفِ رب
 راہ میں مولا کے ہو بٹیا گیا
 خوف خدا کا سرِ حرکت ہی جاں
 خوف سے تم حق کے پیرو یا کرو
 نہ رونے کی بس شکل بھی نوا ہو
 آہ پیو نہ ہو کہ منہ ہوئے تر

دینے سے دینار بہ فقر اہزار ایسے احادیث و اثر حسیاب جب تو سنا ہی یہ روایا کو خوف سے حق کے ملک و انبیاء پید کے مانند تھے لرزاں سدا تھوڑے حکایات یہاں مختصر	افضل و بہتر ہی وہ روایا بچار آئے ہیں اس باب میں ای کارب خوف کے آب سن تو حکایات کو آل و صحابہ بھی سبھی اولیا ابر کے مانند تھے گریاں سدا انکے میں کرتا ہوں بیان آی پیر
---	---

حکایات خوف

جانیئے ارشاد کیا یوں نبی کہ نہ بدن بیچ یقیں اسکے تب حق نے جہنم کو بنایا ہی جب اور جب انسانوں کو پیدا کیا کہو کہ وہ سبھی کہ انھیں کے لئے حضرت آدم کو وہ رب العلا اور اُسے مسجود ملا یک کیا ایک ہوا آہ جب اس سے قصور پس وہ دو صد سالگی ای اہل راز خوف سے رویا ہی یقیں اس قدر بہا نس وہ میدان میں آگیا تھا حال نور محسوس کا وسیلہ کیا	روح مرے پاس آیا کبھی لرزہ بسیار ہوا ز خوف رب وہ نے لگے مارے فرشتوں شب چین و سکوں سا رنگ کو ہوا ہی بہہ جہنم نہ ہمارے لئے ثامہ سے قدرت کے جو پیدا کیا اور دیا جنت ماوا میں جا اسکو کیا جنت ماوا سے دور عذر کا سر رکھہ زمین نیاز چشم کے پانی سے زمین ہو کے تر بعد دو صد سال یقیں اسی میں حق سے معافی کی وہ مانگا دعا
---	--

عرض وہ مقبول کیا ذوالجلال

یہ کلمات اُسکے دیار دل میں

بِتَاطَلْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

حضرت آدمؑ نے پڑھا اُسکو جب

اُوپر براہیم نے اُسی بانیا زب

دلو وہیں اُسکے جو ہوتا تھا جوش

حضرت داؤدؑ نے اُتر سے رب

بھوکا پیاسا ہی رہا سات دن

اُکے ترے ایک بیان کو

تا یہ کرے آہِ نِدا زود او

چاہئے حاضر ہو یہاں ایک بار

آدمیاں آتے تھے ہر اک تھارے

کرتا تھا داؤدؑ ہمیشہ شروع

کرتے تھے فریاد و فغانِ حُزین

جَنَّتِ و دوزخ کی صفت بعد از ان

جُرم اُپر اپنے وہ باخوفِ رب

خوف سے مرنے تھے ہزاروں ہزار

کہتا تھا یوں اُسکو سلیمانؑ تب

خلق بہت ہو گئے اِسدم ہلاک

لوگ جنازوں کو اٹھاتے وہیں

حرمتِ احمدؑ سے دیا بخش رب

کرتا تھا جس وقت شروع نماز

کوس تلک سنتے تھے اُسکا خروش

رونے کو یک جُرم پوچھتا تھا جب

دور زنوں سے بھی سچا بدن

حکمِ پیر کرتا تھا سلیمانؑ کو

چاہے سُنے نوحہ داؤدؑ جو

آتے تھے تب خلق ہزاروں ہزار

قریب و دیہات سے اُمتارے

حمد و ثنا حقِ بدرو و خشوع

ہوتے تھے بیٹا و توانِ ناظرین

حضرت داؤدؑ نے کر کے بیان

کرتا شروع نوحہ دلِ سوزِ جب

مرد و زنان آہِ صغار و کبار

کیجئے بس نوحہ پیر اِی پدرباب

تب وہ اُٹھتا تھا یقین سہرِ خاک

سو مقابر کے لیجاتے وہیں

خدا کے بندے ہیں جو اپنے رب سے
محبت کرتے ہیں وہ اپنے رب سے
محبت کرتے ہیں وہ اپنے رب سے
محبت کرتے ہیں وہ اپنے رب سے
محبت کرتے ہیں وہ اپنے رب سے

حادثہ یک دن کا ہی ای ہوسیار
 تیس ہزار اُس سے وہیں جاٹے
 کہتے تھے داؤد کو تھے دو کینز
 شدت لرزے سے وہ نا ائی ایں
 خردگی تھی حضرت یحییٰ کو جب
 حق کی عبادت میں ہی رہا دایم
 کھیلنے لگا اسکو بلائے شباب
 کھیلنے ہم کو نہیں پیدا کئے
 آہ وہ جب پانزدہ سالہ ہوا
 رہنے لگا دشت و بیابان میں
 بدرجو یحییٰ کا اتھا ذکر یا نہ
 دیکھا کہرا آہ وہ در آب
 حق سے وہ کرتا ہی ہی التجا
 محکو نہ معلوم ہو جب تک بجا
 پانی نہ پونگائیں یہ زینبار
 اور وہ از خوف عذاب خدا
 اشک کے کثرت سے بغیر ہیر
 دانت وہ ستور آخ دستے تھے جان
 صاحب ارشاد عباد ای ہیر

جمع ہوئے خلق تھے چالیس ہزار
 آہ وہ دس الف ہی باقی رہے
 اسکو پکڑنے تھے دسے تب ای ہیر
 تو تھے نہ اعضائے مبارک کہیں
 بیت مقدس میں وہ آروز
 اسکو نہ تھی خواہش آب و طعام
 لڑکوں کو اسطرح وہ دیتا چو آ
 داسطے طاعت کے ہویدا کئے
 خلق نے دنیا کے کینا لایا
 ذکر میں طاعات میں ہر آن میں
 پیچھے وہ غرزد کے یکدن گیا
 پیاس سے جناب ہی بیتاب
 ہی تیری عزت کی قسم آی خدا
 گیا ہی تیرے پاس یہ درجہ
 بول کے اسطرح تھے تھا زار زار
 روتا تھا افسوس میں یہاں گسلا
 گوشت نہ باقی تھا دو خراسا
 بھرتی تھی ہوائی اس میں لکنا
 لایا بخاری سے صحیح یہ خبر

<p>حضرت صدیق حبیب الصلوات آہ او اسطرح سے روتا تھا تب خوف خدا اسکو تھا لیل و نہار بال ہی یک سینہ مومن اپر کاش ترے سے نہوا آہ میں گرتا تھا بے ہوش زمیں کے اپر آئے عیادت کے لئے لوگ سب چہرے پہ تھے اُسکے سپہ دو لکیر ماں کے شکم سے ہی ہوتا بہر سن کہ یہ آیت کو ہوا بے قرار</p>	<p>کہ کئی یوں عایش پاک ذات پڑھتا تھا قرآن معظم کو جب چشم نہیں رہتے تھے در اختیار بولتا پھر کاش میں ہوتا اگر بولتا یوں دیکھہ پرندے کیتیں سناتا تھا قرآن کی کراہت عمر ہوتا تھا بیمار بھی ایسا وہ تب اور وہ رونیکے سب سے کثیر اور وہ کہتا تھا کہ کاش بہ عمر اور تھا یک روز شتر سوار</p>
--	---

ان عن اب رباب لواقع

<p>جاگہ گرا ایک وہ دیوار پر ایک مہیا وہ رہا ہی علیل ریش شریف ہوتی تھی بس اُنکی تر ریش مبارک کو پکڑ اپنے ماتھے درو سے روتا تھا خوف عذاب حق سے تھے بس خائف سر و علن خوفِ سخت حلقے تھے اندو گلیں آہ یہ آیت کو پڑھا بے براس</p>	<p>اونٹ سے اتر اُچی وہیں جلد تر لوگ اُٹھالائے ہیں گھرا ی خلیل روتا تھا عثمان غنی اسقدر جاگہ پھر اب علی وقت رات نفس سے لیتا تھا وہ اپنے حساب یونہی اما ین حسین و حسن یونہی سب اصحاب شدہ سلین کہتے ہیں یک شخص نے مسور کے پاس</p>
--	---

يَوْمَ تَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَقَدْ أَوْسَوْا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا إِلَى الْجَهَنَّمَ وَفَرَا

آؤدہ بولا ہوں میں از مجرمین	آؤر میں داخل نہیں ہر تعلقین
پھر وہ کہا پڑھ تو یہ آیت کو اب	آہ وہ آیت کو پڑھا آیت خبی
خوف سے یک سخت وہ ضرور کیا	آہ تجھی اپنا دہیں جان دیا
بولا ہی یوں حاتم پاکیزہ خو	اچھی جگہ پر نہ تو مغرور ہو
کوئی جگہ تو نہیں حسرت سے نیک	حال دمان کہا ہوا آدم کا دیکھ
غور نہ کر کثرت طاعت پر	کہو نہ ہی کس بات سے محکوم خبر
کہ کیا ابلیس لعن بد حاصل	حق کے عبادات کی انفصال
کبر سے یک امر کیا ترک جب	دیکھ تو کہا حال ہوا اس کتاب
آؤر نہ غرہ بہت علم پر	بعم باعور طرف کر نظر نہ
علم سے پہنچا تھا بہرہ درجہ کتیں	اسم جو اعظم ہی خدا کا یقین
بس اس سے معلوم کرا با خدا	آہ وہ جب طالب دنیا ہوا
کلم سے تشبہ اسے حق دیا	دیکھ یہ آیت میں کہا حق نے کیا

فَمَثَلَهُ كَمِثْلِ الْكَلْبِ أَنْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ يَلْهَثُ أَوْ تَلْزَمُ كَهْ يَلْهَثُ

شیخ عطا حق سے عطا خاف بڑا	وہ نہیں چال بس رہن گہنسا
آؤر یہ مدت تلک وہ پاک شان	آہ نہ دیکھا ہی سوے آسمان
چرخ پاک بار نظر وہ کیا	بس وہیں دہشت سے رہیں برکرا
آؤر ہر ایک بات میں وہ بالذات	دیکھا چہرے پہ پھر اپنا ماتم
شامت عصیان سے وہ شاید نہیں	سخ ہوا ہو گا چہرہ یقین

یہ آیت کو پڑھا آیت خبی
یہ آیت کو پڑھا آیت خبی
یہ آیت کو پڑھا آیت خبی
یہ آیت کو پڑھا آیت خبی

یہ آیت کو پڑھا آیت خبی
یہ آیت کو پڑھا آیت خبی
یہ آیت کو پڑھا آیت خبی
یہ آیت کو پڑھا آیت خبی

خلق میں جب قحط تیرے یا بلا
میر لکنا ہوں کے جوہر شامیں
موت اگر آتی مری ہمیش ازین
کوئی حسن بھری سے پوچھا ہی
بولا وہ کیا حال ہو اُس شخص کا
ایسے میں تو تا ہی جہاز ای میں
بولا وہ سائل نے کہ ایسے کا حال
بولا حسن بھری نے اسکتیں
ایسے حکایات بہت آئے ہیں
آہ بزرگان سلف آئی خیر
خوف سے خالق کے پریشان تھے یوں
آوے کہ تم بحر گہ میں تمام ہو
خوف سے قہار کے رویا کرو
بھی رکھو امید کہ رب کریم
امت احمد ہی یہ خیر اعم

بولتا اس طرح سے وہ بر ملا
اُسکے ہی باعث ہیں بے کفایتیں
خلق بے آفات سے چھتے یقین
بول ہی آئی شیخ نیر حال کیا
آہ وہ جسوقت کہ دریا میں تھا
ہر کوئی تختے کو لیا ایک یقین
ہوئے بہت سخت یقین پر طال
حال ہی ایسا ہی مرا بالیقین
بس ہم عمل کے لئے مومن کہیں نہ
کر کے عبادات بھی ویسے کثیر
بخور و بخواب بھی حیراں تھے یوں
کس لئے بنے فکر ہو یوں شاد کام
نامہ سہ اشک سے دھویا کرو
بخشیکا بے شبہ بفضل عظیم
حق کا یہ امت ہو بہت ہی کم

چوتھا گل اُن بیان میں کہ انبیاء الاول العزم اس خیر الام میں داخل ہونے کی آرزو کئے

حضرت ادریس نے اسی یا صفا
یونہی بلا شبہ بہت انبیاء
گرچہ بیان اسکا ہی طول و طویل

جبونکہ یہ امت کی تمنا کیا
شوق یہ امت کا کیسے میں جا
ذکر یہاں اُس سے کروں کچھ قلیل

ایسے صحابہ کو کہا سرشت ہریں
روح خدا اور خدا کا جلیل
بعد کا شاہ و دونو یقین
بولے ہر ایم نے اچھے حضور
ہوئے ولادت تری کے بھتر
پس تو مجھے آج کے دن یادگار
بولیکا عیسیٰ کمزیر و لاں نام
بات ہی یک اور میں تاواں ماو
جھانسی میں عیسیٰ تو مرا بے کہاں
کوئی پہاڑی نہیں بھلا ستر
چرخ سے عیسیٰ نے کسے نسل
لیا جی زین بعض اوقات میں
وصف بھلاک کے عجیب و غریب
عرض کیا اور کہہ حق میں وہیں
حق نے جواب اسکو دیا از کرم
ہوگی کس طرح وہ امت تری
عرض کیا حق سے وہی سب کلم
امت احمدین مجھے دیکھے
حق نے کہا میں نے بخش کر قبول

آیات اہیات ابرخوش نہیں
ہو کہ تمہارے میں ہی کمال
داخل انت میں کرائی میں
تو نہیں یقین میری ڈھکا کا طور
حق سے کیا تمہا میں دعا ای
امت والا میں کہ اسے شہاد
واقعی ہے ماورین حایان تمام
پس کہا اس طرح کہ رسول خدا
میرے میں اور اس کے یقین میں
میں ہی طرف کے ہوں کہ
ہوئے اس امت میں اس کا
حضرت میری یقین نوات میں
وہ کہہ کے کہہ کے کہہ کے
کہہ کے کہہ کے کہہ کے
امت احمدی وہ خیر الامم
عرصہ یہ کہوں کہ اجات میں
کہہ کے کہہ کے کہہ کے
مجھ کو وہی عز و شرف دے
خلق کا کہیں تجھ کو بنا یا رسول

اور کیا میں ترے سے کلام
 شکر گزاروں سے تو ہو پھر سدا
 قتل کیا ہی زانس امی فہیم
 کہ کہا اس طرح سے خیر الورا
 پاوینگا جو بندہ مقرر تجھے
 ڈالو لگائیں اُس کو بنارجم
 کوئی ہی فوائے احمد آی رب
 احمد مرسل سے زیادہ یقین
 اس سے بزرگ اور کوئی میرا
 اور یقین خلقت ارض و فلک
 میں نے لکھا عرش پر اُس کا نام
 خلد میں جب تک نکرے وہ حرام
 جانئے اس خبر سے ظاہر ہوا
 حشر کے دن آگے رسولوں کے سب
 جب کہ ہو مہاں مظہر عزیز
 اور بھی محمول ہی رکھ خوب
 کہو کہ رسولوں پہ کبھی آی امیں
 ہو گیا کتا ہی معظمت ولی
 ملت اسلام کا سب سر بسر

جو کہ دیانت میں نے تجھے لے قام
 عرض کیا وہ کہ میں راضی ہوا
 علیہ میں اس طرح یقین ہو فہیم
 وحی یہ موسیٰ پہ خدا نے کیا
 احمد مرسل کا وہ منکر رہے
 عرض کیا حق سے وہیں تک کہیم
 حق نے کہا حضرت موسیٰ کو تب
 کوئی میرے پاس گرامی نہیں
 جان یقین میں نہیں پیدا کیا
 ہوینگے آگے ہی ثواب یاد رکھ
 نام کے نزدیک میرے لاکلام
 سار حقائق یہی جنت حرام
 بس کہ یہ امت ہی بفضل خدا
 جائیگی جنت میں نہیں ہی عجب
 ہوئے طفلی بھی مقرر عزیز
 خلق سے ہی غیر رسولان مراد
 جان یہ امت کو فضیلت نہیں
 ہوئے نہ افضل وہ نبی سے کبھی
 جان عقیدہ ہی یہی شہر

توں خُلف عباس کا بولا نہیں
 کہا میری امت سے گرامی زیاد
 کہ تو انھیں ابر کا سا بہ دیا
 اُسکو کہا حضرت ربِّ کریم
 امتِ احمد کی فضیلت عیان
 چون ہی فضیلت مری عالم سپہ
 بچھو وہ امت کو دکھا آی خدا
 دیکھے یہ امت کو نہ تو آی ہمام
 حق نے کیا ایک بڑا انکوب
 اگرچہ تھے اصلا بئیں باؤں کا
 حق نے کہا تم پہ جو رحمت مری
 اور خداؤں پہ مرے بے مرا
 اگے دکھا کرنے کے تمہیں سدا
 جو کہ تیرے کلمہ طیب کہیں
 پھر کہا سرور کہ رکھ احسانا

شاہ نے بولا کہ کہا یوں کلیم
 ہی با تم کوئی ای ربِّ العباد
 اور من و سلویٰ بھی عنایت کیا
 کہا نہیں جانا ہی تو یہ نہ آی کلیم
 ایسی یقین ہی یہہ امتان
 حضرت موسیٰ نے کیا عرض تب
 پھر کہ جواب اسکو خدا یوں دیا
 انکا سنا تا ہوں تجھے اب کلام
 جلد وے لیک کہے رب کے رب
 بعضے تھے ارحام میں ماؤں کے بوسے
 میر غضب بر ہی وہ سبقت کئی
 جانو میرا عفو ہی سبقت کیا
 میں نے قبولونگا تمہاری دعا
 خشو نکا بس اُسکے گناہوں کو میں
 مجھ پہ یہ نعمت کا یہہ نازل کیا

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا

میں نے تھا طور پہ ای مصطفیٰ
 اسکی قیادہ نے روایت کیا
 میں نے وہ آواز سنا جب کلیم

ہم تیری امت کو کئے جب ندا
 اور یہ الفاظ زیادت کیا
 عرض کیا پھر کہ وہیں آی کریم

<p>کہا ہی عجب خوب سنا اور یک آئے ہیں اخبار بہت مستہر تھوڑے یہاں دیکھے لکھا ہو</p>	<p>امت احمد کا یہ آواز نیک یونہی یہ امت کی فضیلت بخت نام مبارک کے جو برکات ہیں</p>
<p>پانچواں گل ہاں میں برکات نام مبارک سید الانام علی اذہ الصلوٰۃ والسلام</p>	<p>پانچواں گل ہاں میں برکات نام مبارک سید الانام علی اذہ الصلوٰۃ والسلام</p>
<p>جو تھا بنی عم وہ شہ ناس کا نور کو جب شاہ کے پیدا کیا ناکہ برس گزرے ہیں بار ہزار ذات کو خالق کے ای فتح نہاد</p>	<p>جانو پس حضرت عباس کا لایا روایت کہ وہ رہا پورا حق کا وہ کرتا تھا طواف اشکاء اور وہ تسبیح سے کرتا تھا یاد</p>
<p>کر کے یقین جانئے حصے چار اور قلم دسر سے ای باصفا اور کیا جو تھے سے سب مومنین تا وہ لکھے کلمہ طیب کو سب</p>	<p>بعد اُس نور کو پروردگار عرش کتیں ایک سے پیدا کیا تیسرے حصے سے وہ جنت کتیں پس یہ کیا حکم قلم کو وہ رب</p>
<p>پس یہ قلم عرض خدا سے کیا تجھ کو نہیں کو سی مشیر و وزیر حکم کیا لکھنے جو میرے تئیں حق نے جواب اُسکا دیایوں آئے</p>	<p>کلمہ تہلیل تلک وہ لکھا تو ہی یقین بے مثل و بے نظیر کس کا ہی یہ نام معظ یقین کہ وہ لکھوں پاس ترے نام کے</p>
<p>میرے نبی کا میرے مطلوب کا نام تو لکھ جلد محمد رسول پس وہ لکھا نام رسول خدا</p>	<p>نام ہی ہاں وہ میرے محبوب کا پاس مر نام کے ہرگز نہ چھو ہیت حق سے وہ قلم شق ہوا</p>

لکھنے کو یہ کہ طیب کو تو ہذا گزرے بلاریب برس چار سو

روایت

<p>آپنی انس سے یہ روایت تین جہنم میں درجہ کہ رب الورا بولے کا حق جاؤ جنت برابر ہم تو عمل آؤ نہ انسا کئے بولے کس چیز سے فرما کر م حق کہے م جاؤ جنت ہم نام جو بندے کا محمد ہے ان کو نہ پہنچو گا بنا رسفر</p>	<p>کہ کہا اسطرح شہر مسلین لاکھ دو ہندو کو کرینگے کھڑا عرض کریں دو نو کہ ای پاک جسکے بدل ہم کو یہ جنت ملے مسخ جنت تاؤا ہیں ہم کھا یا ہوں بینات پو اپنی قسم با کوئی موسوم با محمد سے اس لئے جنت ہی مھارا مفر</p>
---	---

روایت

<p>مروی ہی حق شہ کو کہا ای رسول جو کہ تیرے نام سے موسوم ہو</p>	<p>ہی مری عزت کی قسم تو نہ بھول اسکو نہ دیو نگا خدا بان بھو</p>
---	--

روایت

<p>اور یہ منقول ہے از مرقی جس کتب احمد و محمد ہونا م پاک کرے حق نے مگر وہ مکاں اور ہی مروی کہ نہیں کوئی گھر دیوے مگر اُس میں برکت خدا</p>	<p>کہ کھانا ہو کوئی سفرہ بچھا سفرے پہ حاضر وہ ہے لکلام دہلی راوی یہہ اثر کا ہی جان اُس میں ہو موسوم محمد بشر اور بھی مروی ہی سن ای با خدا</p>
---	---

<p>جمع ہو شورے کے لئے قوم ایک دیو کا ابدہ برکت خدا بھیڑی روایت کہ کیسے لا کام شاہ کرے اس کی شفاعت میں</p>	<p>نام محمد ہو کوئی اس میں نیک لئے وہ شور میں بلا شک خدا نام محمد ہو اگر ای ہمام اور اسے لاوے جلد برین</p>
---	--

روایت

<p>سولہوی روم نے در مشوی تھا جو آتش شہ کا صحابی نیک کہتے ہیں تیار ہوا جب طعام سفرہ پاکیزہ وہ مثلاً تھا جب وہوین تو یہ سفرہ کی خوبات سفرہ کو آتش میں وہ ڈالا تھا اگ سے پھر اسکو نکالا آتش ہو گیا فی الحال وہ سفرہ سفید پوچھنے لگا اسے کہا یہ سبب بولا ہی سفرے کو یہ ای باشعور شاہ نے تب اپنے مبارک و ماتھے اس ہی برکت سے یقین سبر جامد ہی جس حرکت جماد میں سے اس ماتھے کے ای باخبر</p>	<p>نقل کیا ہے یہ روایت قوی اسکے یہاں آیا تھا مہمان ایک سفرہ بچایا ہی وہ لائیک نام کہنے کو لاگا ہی وہ مہمان تب سننے ہی یہ بات آتش پاکدات سمجھا ہی مہمان کہ وہ جل گیا رو برو مہمان کے ہشکا آتش ہو گیا مہمان تعجب کا صید اگ جلائی نہیں سفر کیو اب میں نے بچایا تھا نبی کے حضور پوچھا تھا یہ سفر سے ای نیکد اسہ نہ آتش کا ہوا کچھ اثر اسکو چھایا جب کہ رسول عباد اگ کا آتش پر نہوا کچھ اثر</p>
---	--

نام وہ سرور کا ہو کسی نہیں	جگر دل و جاں میں کسی کی نہیں
ہو گا کیوں نارسق کا اثر	حشر کے دن اسکے بدن کے اثر

حکایت

حضرت موسیٰ کے زمانے بہتر	نقل کیا ہوں میں ہی اسی باخبر
اُس سے بہت خلق کو انکار تھا	ایک تبرافاسق و بدکار تھا
دفن روا اسکا نہ جانے پتہ	جب وہ موائل اسرائیل پہ
کھینچ بہت ذل و حقارت وہ	پاکو رسن باندھ کر اپنی سے وہ
ڈالے اُسے نفرت و انکار کر	مزید خوار میں بس غار کر
بھیج دیا جلد وہیں یہ پیام	حضرت موسیٰ کو خدا کے نام
اسکو کینک میر عدو کے اٹیم	دوست مرا ایک موالی کلیم
مزید خوار میں ڈالے اُسے	دفن نکر نفرت و انکار سے
کفن بھی پھرا کے عجب ادب	جلد تو جا غسل دلا اسکو اب
سننے ہی یہ حکم کلیم خدا	دفن کر اب کر کے جنازہ ادا
دفن لئے اسکے کیا جلد تب	جب کہ تھا مامور نہ پوچھا سب
جلد کیا سب وہ ادا اس طرح	حکم کیا اسکو خدا جس طرح
عجز سے سجدہ میں رکھا اپنا سر	انکے پس اپنے وہ جڑے بھتر
لھول تو اس رُخ کو ای ذوالجلال	بارگاہ حق میں کیا یوں سوال
لوگ وئے اس لئے اسکو سزا	وہ تو برا فاسق و بدکار تھا
کہا ہی سبب راز یہ فرمائے	دفن کا جو حکم ہوا ہی مجھے

<p>گرچہ وہ تھا فاسق و فاجر انیم آیا ہی ناگاہ تب اُسکے نظر اُسکے مقامات کا ذکر ہمام چشمِ اُپر اپنے ملاذوق سے اور بہت شوق و تمنا کیا میرے پسند آیا بہت ہی تہی بخش دیا اُسکے گناہاں تمام اب لکھوں کچھ شے کے کمال ہیں</p>	<p>میں نے دیا اُسکو جواب اسی ہم پتر تھا تھا نوریت و دیکھن مگر سید ابراہیمؒ کا نام مذ دیکھ کہ یہ اُسکو بہت شوق سے اور بہت اُسکو وہ بوسے دیا عمر میں سب اُسکے عمل کی یہی اُسکی برکت سے ہی میں لاکلام ایسے بہت آئے حکایات ہیں</p>
--	---

چھٹا گل اس بیان کی تمام کمالات جمیع انبیاء کرام کے بلکہ ان سے افضل اور
 اکمل ذات مقدس سید الانبیاء شفیع روزِ جزا کے جمع آئے تھے علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

<p>اپنے رسولوں کو دیا تھا تمام سرورِ عالم کو دیا تھا خدا احمد مرسل کو دیا تھا وہ رب علم سب اسماء کا کیا تھا عطا اس شے عالم کو دیا ہی سبق ارض و سمار و مژدہ دقانی کا علم سید و رہبر کو ہمارے دیا بھیجے ہی حق شے بہتارِ درو دیکھئے عیاں خود ہی شریکِ درو</p>	<p>جو جو کمالات خدا ہے انام سب کے کمالات معلیٰ بجا افضل و بہتر بھی بلکہ اُسے سب حضرت آدم کو اگرچہ خدا علم مستی کا ولی سب وہ حق اور بھی اسرار و حقائق کا علم حق نے پیغمبر کو ہمارے دیا گرچہ کئے اُسکو ملائیکِ سجود حق نہ ملک میں تھا شریکِ سجود</p>
--	--

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آپ ہی قرآن میں ملک اور خدا
 تم ہی تمامی آیات میں سلام
 بھیجا جو اُس پر مسلمان ہو
 یکے بدلے میں بدل کے صد
 حق پر یہ تشریف میں داخل نہیں
 فضل و شرف اسکا اُسے ہو گب
 ہو کے ملک فوج پتھر کے سنگ
 نوح کی حق گرچہ دعا کر قبول
 شاہ نے کفار عرب کی نہیں
 عرض کیا ان کی ہدایت لئے
 بلکہ موئے سرش اُسی آن میں
 معجزہ پاک سے بھی اسکے جان
 ہو دکانج ہو اگرچہ وہ باد
 ہو کے صبا شاہ کا خدمت گزار
 سرد کیا گرچہ وہ رب الجلیل
 جنگ کے کفار کی آتش خدا
 حضرت موسیٰ کا مبارک عصا
 برد کے دن دست نکاشتہ جان
 چوب دیا خیر سے کی اسکو بتی

بھیجے بتی پر ہی درود ان سدا
 بھیجو ہمیشہ یہ درود و سلام
 بھیجے ہی خود اُس پر وہ بھال
 صد کے بدلے الف بلا حد و عد
 اور وہ تشریف میں داخل نہیں
 فضل سے داخل ہی سدا اپنے پر
 بھی کئے کفار کے لشکر سے جنگ
 کر دیا کفار پر طوفانِ نزول
 گا ہے ہلاکت کو ترجا نا نہیں
 قوم کو پس اُسکے ہدایت لئے
 تیغ کے پانی کے ہی طوفان میں
 تیرا چپک آب میں سنگ کلاں
 کر دیا برباد یقیں قومِ عاد
 کر دیا اعدا کو یقیں اُسکے خوار
 آتشِ نمرود شقی بر خلیل
 سرد ہمیشہ ہو سمار کیا
 گرچہ ہوا ایک تیرا اژدہا
 جنگ میں جب تیغ تھی آی میل
 صورت تر توار لئی وہ تھی

گر یہ بیضا تھا اُسے بے شبہ
 طور پہ گر اُس کو تجلی ہوئی
 بحر ہوئی اُسکے لئے شوق اگر
 امتی سُرور کے نسا با وقار
 واسطے موسیٰ کے آی بھائی سر
 آب اہل شہ کے بھی انگلیاں پس
 حسن کو یوسف کے چھا خوش صفا
 مرآت مطلق میں رجال خدا
 بھول کے اپنے کو بسرو عیان
 عابد حق گرچہ تھا یونس بڑا
 حضرت داؤد کے خاطر یقین
 سنگ ہوئے نرم نبی کے لئے
 دست مبارک میں تو اُسکے کنکر
 زیر قدم شاہ کے پھر جانئے
 اور سلیمان سے ای با شعور
 اونٹ بھی یعفور و طیور وہن
 بلکہ یہ امت کے جو تھے اولیا
 مرد و ملک و عیسیٰ نے دیا گرچہ جان
 چو نکہ یقین اپنے وہ ابوبن کو

مشعل تاباں کا لکڑی وہ شہ
 عرش پہ ہوئی شہ کو تجلی تری
 شاہ کیا شوق قمر منشتہر
 پار ہوئے بحر سے موسیٰ کے سار
 مکمل پتھر صوفت کے باراجہر
 کر دیا سیلاب ہزاروں کو بس
 مصر کے عورات لئے کات تھم
 ضرورت ان من رائی کو بھجا
 اپنے تراشے میں دلاں بے گمان
 شاہ کو حق فاذا فرغت کہا
 گرچہ کہا نرم ہوا ای امین
 اُسکی رسالت نہ شہاد دئے
 بھی کئے تسبیح خدا سر سبز
 وحدو شاشت بھی مہاراج
 بات کئے گرچہ و خوش و طیور
 بات کئے شاہ سے ای پاک فن
 شیر ہوئے انکے مسخر بجا
 شہ بھی جلا یا ہتی جردگان
 حضرت جابر کے بھی ابنین کو

اوپر جو انصار سے وہ یکجان
سترو دین اسکو چلا یا نہ
گرچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ
کوڑ کوڑی سچی کرتا تھا اور
مشاہد بھی انواع کے مرضوں کتب
ظاہری اندھ کو بصارت دیا
غیب کے اخبار دیا اسقدر
پائے ظہور ان ہیں بعضے انور

جبکہ مرا جا ہی ہے اسکی مان
یونہی وہ مردوں کو اٹھا یا نہ
اکھڑے بہت آنکھ کے اندھ کو
غیب سے بتاتا تھا خبر بالظہور
دور کیا بل میں سمجھ بالیقین
دل کے بھی کوروں کو بصیرت دیا
حشر تلک ہوینگے جو سرسبز
پائے جبر و سر آگے ظہور

ساتواں کل اس جان میں کہ بعث و نشر اور دخول جنت اور کنوت
میں آنحضرت سب انبیاء پر اوتھ ہی علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام

دیکھو اس یوں ہی رہتا کیا
فہرہوں سے جب اپنے انھیں مردگان
اور خطیب انکا ہوں میں مومنو
اور بشارت میں انھیں انکا ہوں
اور لواحد کا ای اہل دین
اکرم اولاد ہوں آدم کا میں
یعنی نہیں کہتا ہوں یہہ خرم سے
آپائیں یوں ایک قرینت چھار
انکا میں قاید ہوں بروز نشور

کہ کیا ارشاد دستہ انبیاء
سب سے اول ہیں ہی انھوں نے کیا
آو میں و جب درگاہ حق میں پہنچو
ہمیں گئے اس روش کو ما یوں چاہ
ماخصہ میں میری رہیگا یقین
پاس کے رب کے یہہ کچھ خرمین
واقعی ہیں سب یہہ فضائل مر
کہ کہا وہ سبند عالی و قار
جمع و کجب آریں گے حق کے حضور

اور خطیب انکا ہونین نزد رب
 اور شفیع انکا ہونیں لا کلام
 ہاتھ میں میری کرم کا لوا
 خوب و خدام یقین یک ہزار
 اور روایت میں یہی دوسرے
 جنت ماوانکے بھی سیدے طرف
 میرے سوا خلق میں سب لا کلام
 بھی ہی روایت کہ اٹھاؤ نگاہیں
 خلق جہنم کے ہو در پہ بجا
 واسطے میرے یقین جنت کا در
 زمرہ فقرا کے مسلمان سب
 جتنے رہیں اولین اور آخرین
 اور ہی منقول کہ از حکم حق
 اور میں پہرا سے بھی جاؤں لباس
 بات یہ ثابت ہی وہی شاپین
 اور وہی از فضل خداوند ناس
 خبر صحیح آئی ہی دسری ولے
 کرسی بھی یک لائیگے بعد از یقین
 پس مجھے اعزاز سے بلواینگے

ہونگے جسوقت و کماؤں سب
 قید کئے جاوینگے جب و تمام
 اور مرے اطراف پھرینگے بجا
 موتی سے ناسفہ صد کے چھار
 عہد جنت مجھے پہراینگے
 پس میں کھڑا ہونگا آباہ
 ناہو میسر وہ کسیکو مقام
 حشر کے دن حمد کے جنت یکتین
 میں بھی بلاؤنگا اول اسکو جا
 ہوویگا مفتوح وہیں جلد تر
 ساتھ مرے آوینگے جنت میں ت
 فخر نہیں انہیں ہون اگر یقین
 سب سے اول قبر میری ہوو مشق
 ظاہر این خبر سے ای حق شناس
 پہلے اٹھے قبر سے اپنے یقین
 پہنگا سب خلق سے اول لباس
 پہلے براہیم کو کسوت ملے
 اسکو رکھیں عرش کے سوچیں
 عہد جنت مجھے پہراینگے

حلقہ پاکیزہ وہ ایسا رستہ ہے
 پس مجھے بٹھلاؤ میں بغیر و سر
 جان یہہ ٹھٹھ سے براہیم سے
 بات یہہ لازم نہیں آتی کبھی
 جزئی فضیلت یہہ ہی ای با صفا
 اور بھی اس بات کا ہی احتمال
 قبر سے جب اپنے اچھے پاکذات
 حلقہ جنت اُسے پہرائیں جو
 برہنگی کا وہ نہیں ہی سبب
 اور طہنگا جو براہیم کو
 بعد وہ سرور کے خلیل خدا
 پوشش کسوت میں پتھر آئی نہیں
 یعنی کہ اولیت کا سبب
 ظالم غرور و لعین نابکار و
 انکی جزائیں ہی خداوند ناس
 ابن عمر نے یہہ دعوت کیا ہے
 پہلے آنھوں قبر سے پہلے شہد
 آؤن بیع پاس یقین ہو ابرا
 پس میں رہوں منتظر تمہاں

کہ ایسے قیمت کھو نا ہو سیکے
 کرسی یہ وہ عرس کے سید طرف
 اسکو جو کسوت میں قدم طے
 کہ ہو فضیلت ایسے حضرت یہ بھی
 کئی فضیلت ہی رکھے مصطفیٰ
 کہ شہر کو نین بلا قبل و قال
 اپنے اچھے جامع اشرف کے سام
 واسطے کریم کے ہی جانو
 عزت و شان کا وہ پتھر ہی سبب
 برہنگی کا ہی سبب جان تو
 اولیت خلق پہ سبب پاٹیکا
 پوشش سرور ہو نہایت نفیس
 ہی یہہ براہیم کا ای با ادب
 والا تھا جو اسکو سر پہ بنار
 سبب اول غشیگا اسکو لباس
 کہ کیا ارشاد نبی الوداع
 ہوا ابو بکر و عمر بالیقین
 سارا اٹھیں گے ہی تب مرگا
 تاکہ و سبب آویں بغیر کہاں

ہو ونگا محشور میں از فضل رب
شاہ نے باہر ہوا رونق فروز
تھے شہ عالم کے عین و یار
حشر کے دن یونہی اٹھو گناہین
ہو گنا محشور بنی بر براق
حضرت صالح رہے ناتے یہ تب
غضبا و قصوا ہتی یقین چنانام
اوینگے اُس دو کے اُپر ہو سوار
ہو گنا محشور بلا قیل و قال

کے مدینے کے بقیں بیچ تب
اور وہی راوی نے کہا ایک روز
حضرت صدیق و عمر با وقار
تب کہا اس طرح رسول امیں
اور ہی مروی تو ساری با وفاق
یوں ہی ریل اپنے مراکت سب
شاہ کے دو ناتے جو تھے آئی تھام
حضرت تسنیں بعز و وقار
ناؤ جنت پہ ہو راکب ہلال

روایت

آتے ہیں ہر صبح کو ستر نزار
مارتے ہیں آپسے باز و سبھی
جاتے ہیں پھر چرخ چپہو کشام
یونہی ملک چرخ سے ستر نزار
تاکہ بلا شبہ وہ شق ہو زمین
ساقیہ ملک ہوینگے ستر نزار
لاوینگے املاک بدرگاہ رب
سید اولاد نہوں آدم کا میں
یعنی اٹھوں سب سے اول کبریا

بھی ہی روایت کہ ملک با وقار
پھرتے ہیں اطراف مزار نبی
بھیجتے ہیں اسپو در و سلام
آتے ہیں پھر دوسر دن آشکار
حشر ملک اوینگے یونہی یقین
قبر مبارک سے نئی آوے بھار
شان و تجل سے بہت اُس کو تب
شاہ کہا حشر کے دن با یقین
سب سے اول ہو و میری خبری

اول شافع بقیامت ہوئیں
اور کہا بادشاہ دو جہاں
کثرت اتباع کے دوست بھی میں
یعنی میری امت پر فتح بناؤ
سارے رسولوں کے مقدم ہو میں
اور کہا سرور اہل ہذا
کھولنے دروازہ کو پاہو پنجاب
کرن ہی پرورنگا محمد ہو میں
بجھکو تھی اسطرح سے قرآن رب
کہ بکروں خلد کا میں فتح باب

اول مقبول شفاعت ہوئیں
حشر میں جو میریت تاباں
سارے رسولوں کے ہوں تر حکم میں
حشر میں ہوں سارے ام و باد
تھو کو نکا دروازہ جنت کنیں
باب ابر خلد کے میں آؤنگا
جو جنگا یوں خازن جنت ہے
بولیگا اسطرح وہ تیرے میں
ای شہ ابراہیم تیرے ہی سب
اگے تیرے اور کسی پر شتاب

انھوں کل بیان میں وعظیات کے کہ قیامت کے نور اللہ تعالیٰ مخصوص
اس سید البریات علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والسلامات کو قیامت
فراوانیگا اس کل میں باغ نسیم ہیں نسیم اول کو آجہ کے بیان میں
سرور عالم کو عطا پائے رب
حمد کا ہی جو کہ لوائے عظیم
جب وہ لواجہ کا بے شک
ایک شاہی نے کریگا ندا
ختم رسل یعنی محمد کہاں
اور یگانہ سرور عالم ہم

جو کہے حشر میں آی باوب
ہی وہ عطیات سے ہی آی ہم
حشر کے میدان میں لاو ملک
کہہ ہی کیاں سرور کل انبیاء
سرور کل شاہ محمد کہاں
لیوگا وہ ہاتھ میں اسے علم

حضرت آدم کے زمانے سے لئے
 صالح و صدیق و شہیدان تمام
 جمع وہ جہنم کے تلے آویں گے
 واسطے ہر ایک کو ماں ای حبیب
 واسطے حضرت کے حکم کریم
 فوق ہمایوں پہ رکھیں اسکو جب
 لائینگے یک سبز لباس حریر
 اور لوا لائینگے ستر ہزار
 شہ کے جلو میں وہ چلینگے تمام
 حمد کا جہنم اوہ بشان جلی
 اور بھی افواج رسولوں کے سب
 اور وہ اعلام و لوا آشکار
 حمد کے جہنم کے تلے آویں سب
 انہی ہی اسطرح حدیث ای میان
 ہو و بشارت پہ تجھے ای علیؑ
 پہلے بلاوینگے تجھے از کرم جو
 دھونڈینگے تب آدم و عالم تمام
 طول ہوا یا وہ علم بے مثال
 سرخ ہو یا قوت سے اسکی سنان

جستے رسولان کہ مسیح تک ہوئے
 صاحب عرفان شیوخ انام
 غر و شرف اُس سے بہت پائینگے
 لائینگے یک تاج و لباس عجیب
 لائینگے یک نور کا تاج عظیم
 نور شاں ہو و وہ عالم پہ سب
 اسکو پہناوینگے نشان کبیر
 اور ہو اعلام بھی اُس ہی شمار
 شان و تجل سے بہت لا کلام
 ہو و یگا در دست علیؑ ولی
 صالح و صدیق و شہیدوں کے سب
 جو ہو جلو بیخ و دست نزار
 غر و شرف و خیر ایا ویتب
 کہ کہا ارشاد شہ و جہان
 مر و فوجت یہ تجھے ای علیؑ
 ماتھے تیرے حمد کا دیوں علم
 سا یہ وہ جہنم کے کامرانی تمام
 فاصلہ ششصد و یک الف سال
 قبضہ فقرہ ہو سفید ای میان

ہیں اُسے نور کے گیسو رہیں
 اور تھوکے میں یقین تیسرا
 بسم اللہ از جن ارحم
 سورہ ائدہ کی آیت اول
 سطر سیوم کلمہ طیبہ ہے جان
 ہو کہ درازی میں رہو افسال
 آگیا لے اسکو تو ای جان من
 بہر براہیم کے درمیان تو آ
 ملکہ جنب بھی و ماں لاوینگے
 جو بطریق سنن احسن دی
 ستروہ عالم کی کنے پیروی
 یعنی نہ سنت کا کنے وہ خلاف
 سایہ وہ جہنم کا انھیں کو ملے
 ماکہ ہر جہات عدن میں نزل
 ستروہ عالم کے بدل رہا
 بیرون پاک سے ای کار ساز
 اور وہ لواحد کا ای اہل من
 حق تفاسیر میں اسکا سبب
 حضرت آدم کے جن میں بجا

شرق میں یک ہو کہ در غرب میں
 بن سطر ان میں لکے ہو بجا
 پہلی سطر اسکی رہے ای فہم
 سطر دوم اسکی رہے بے غل
 اور ہر ایک سطر تیس بے گمان
 اور ہو پناہی بھی اُس ہی ثل
 ہو کہ جب و راست میں سن
 عرش کے سائے میں کھڑا ہوگا
 اور تجھے عزت سے وہ پہنچے
 جل کے سعادت ہیں لئے سرمدی
 ترک کئے غیر کی سب بکروی
 محدث و بدعت سے کئے انحراف
 سانحہ وہ ستروہ کے خوشی سے ملے
 پھر نہ کھو بجار ہوں بعد دخول
 اسکی محبت میں ہیں کرفنا
 اُسکے ہیں کیجے سدا سرفراز
 حمد سے منسوب ہوا جو یقین
 لائے ہیں اسطرح سے ای بااد
 جبکہ ہوا نفع یقین روح کا

حکم سے تب حقیقہ اسے الیٰ حبیبیک
 غیب سے یوں اسکو تب آیا جواب
 کہتے ہیں آدم کی پشانی پہ تب
 تھا متحرک نہ اسے تھا قرار
 صوت یک آدم نے سنا اسطرح
 حضرت آدم نے کیا عرض تب
 حق نے کہا اسکو تب ایٰ نیک پی
 ہو گیا پیغمبر آخر زماں
 نور محمد کا بچھانے بجا
 اسکی پشانی سے وہ نور نیا
 دیکھا ہی اُس نور کو آدم جب
 چشم پہ انگشت کو اپنے رکھا
 حکم ہوا ورنہ حق سے لے
 ہدیہ وہ دیکو عوض آن پس
 عرض کیا حضرت آدم نے تب
 تو نے میرے یہ جو جاری کیا
 اجر اسی حمد کا ای کب ریا
 اجر سے اس حمد کے رب الورا

جلد وہ الحمد کہا تب سے ٹھیک
 رحمت حق ہو ترے پر شتاب
 نور نبی سید والا نسب
 چھپکا ہی آدم نے جب ای باوقار
 موتی کو موتی پہ گھسین مسطح
 کس کا یہ آواز ہی فوا ای رب
 یہ ترے فرزند کا آواز ہی
 نام محمد ہی یقین اُٹکا جا
 حضرت آدم نے تمنا کیا
 کلمے کی انگلی میں ہی آیا تبھی
 کلمہ شہاد کا وہیں پر تھکتا
 شوق و تمنا سے ہی بوسے دیا
 غیب سے ظاہر ہوا پس رگر کے
 ہدیہ تر کہا ہی یہ فرزند پر
 کلمہ الحمد کو ای میر رب
 اجر کا ہی اُسکے ہی وعدہ دیا
 میں نے یہ فرزند کو ہدیہ کیا
 ہی وہ لوا حمد کا پید کیا

نسیم دوم عوض کو ترکے بیان میں

دیوے آتے چشمہ کو تر اِلم
برف سے اعلیٰ ہی بہت اُسکا آب
منک سے خوشنویں زیادہ رہے
کوزے ہیں تاروں سے تو ایک کچا
طول رہے اُسکا یقین جس قدر
ہو و حلق اُسکا تراود شمار
کھونٹ بھی یک اُس سے کچھ بے یقین
بولات ہی یوں ستر و عالی و فار
ایک پہ بوبکر بد قوم عمر
جو کہ رکھے دوست ابو بکر کو
حضرت صدیق مصطفیٰ جناب
اور جو ہو دوست علی کا مگر
پانی نہ دیو گنا اُسے مرضی
ساقی وہ کوثر کا نشانِ حلی
دشمنِ صدیق جو کوئی ہو گنا

اُسکی مسافت جو مہینے کی راہ
شہد سے چٹخا ہے پلا اڑتا ہوا
ہو دور و یا موت کا بجری اُسے
فتے زمیں لو لو کہ اطرافِ جان
عرض بھی اتنا ہی رہے سرسبز
آیا ہی تا فسخ سترِ نیاز
تا بادِ بیاس نہوا اُس کتیں
رکنِ مروض کو ہو وہیں حصار
ہو وہیں بہ عثمان و علی دودگر
حضرت فاروق کا ہو پُر عذر
اُسکو نہ زہار پلا و گنا آب
دشمنِ عثمان رہے بد گھر
شرفِ نبوت میں ہی یوں ہی لکھا
ہو گنا اُس رُوزِ علی ولی
اُسکو ذرا پانی وہ ناد و گنا

سیدہ بوم مقام محمود اور شفاعت کبریٰ و صغریٰ کیا میں

اور جو ہی محمود مقام بلند
جان شفاعت کا وہی مقام
حشر کے میدان میں بد و طلال

دیو گنا اُس شاہ کو حق کر پسند
ہو گنا وہ مخصوص شفیع الانام
خلق کھترے ہو گئے ہر آلف سال

ران ملک آوے پسینہ کسے
 سچے کسی کو سرو گردن کتیں
 بھوکے پیاسے بھی برس بکھڑا
 حق ٹکرے انکی طرف التفات
 جبکہ غضب میں ہو بہت ذوالجلال
 جو پیش مقرب ملک کر دگار
 رسل و بیان سا بھی لرزاں ہیں
 عرش معظم میں رہے زلزلہ
 اور یہ بے نور ہوشمس و قمر
 سات زمیں اور یہ سا آسمان
 گرد ہوا اثر جانیں ہا زان تمام
 سات یہ دریا بھی ٹکے بے گمان
 اور وہ دھواں گھیرے گا عالم کو
 ناک میں اور منہ میں یقین وہ دھواں
 اور مسلمانوں کو آی نیک نام
 اور جہنم کو بھی ایسا ہوشیار
 اور ہر اک باگ کو ستر ہزار
 اور گنہ گاروں کو لینے کتیں
 مثل بہاڑوں کے شہر پر شہر

تاکہ اور پسینہ کسے
 غوطے کوئی کھاو اسی میں یقین
 آہ رہینگے وہ بہت بے قرار
 بات نہ زہن ہار کرے انکے ساتھ
 پس وہ کسی کانکرے انفصال
 خوف سے دہشت سے ہیں سقار
 خوف سے قہار کے ترسان ہیں
 لوح و قلم میں بھی برے زلزلہ
 آہ کرے ہوں زمیں کے اُپر
 ٹوکرے ٹکڑے ہو اڑینگے عیان
 یونہی عمارات بھی جہازاں تمام
 اکا بٹھی ہو گی پانی دھواں
 ہو گا سب خلق کو اسکا تعجب
 کافر و مشرک کے گھسے آبی میان
 ہو گی اس دن وہ دھوئیں زکام
 باگ لگے ہونگے ستر ہزار
 پکڑے رہیں اکہ ملک باوقار
 نعرے پہ نعرہ وہ کرے گی یقین
 آہ کریں اس سے یقین سب

دیکھنے جب خلق پہ طالب کو
 روئے بچائے کعبہ رائے
 لو لے ہم سب ترے اولاد میں
 تو ہی صقی حق کا تجھی کو خدا
 اور مجھے سجد و ملائک کیا
 آج شفاعت تو ہماری ضرور
 تب کہ آدم ہو بہت زار زار
 وہ سکو و شجرہ گندم مان
 میں نے فراموش ہو کھایا اُسے
 ابتلاک اُن سات سے نادم ہو نہیں
 جاؤ تم اب نوح سب کے ماس
 نوح بھی مک اپنی زلت بیاں
 جائیو اب نزد خلیل خدا
 وہ بھی ہمان آہنے کر نشان
 حائو اب تم بجا اب کلیم
 وہ بھی بیاں اپنی زلت کے
 سارے جب جائے عیسیٰ کے
 امت ناپاک مری سر بسر
 اس ہی سب سے ہی مذمت بڑی

ایسے مصیبات کو آفات کو
 پاس و آدم کے سبھی آئیں
 آج بہت درد سے نالسا میں
 دمت سے قدرت کے ہی پیدا کیا
 جنت ماوا میں مجھے جا دیا
 کیجئے درد و رگہ رت الغفور
 زلت ہوئی مرئیے کیا شکار
 منع کیا تھا جو مجھے رب عیان
 بھار کما حلد سے نب حق مجھے
 پس مجھے امکان شفاعت نہیں
 نوح سے تب آوے کریں الہام
 کر کے کہے میں بھی ہوں نادم بیان
 اُس سے کریں عرض بہ تب جلد جا
 بولے کہ ہوں میں بھی شیمان بیان
 جا کے وے موسیٰ کے لیے آی فہم
 اور وہ حسنی یہ حوالہ دہرے
 لو لگا اسطرح وہ ای حق ناس
 جو کئے افراط مرے حق بہتر نہ
 مجھ کو خدا سے ہی خجالت بڑی

یا یونعم نزد شہر مسلمان
 مالک کو غین حبیب خدا
 حق سے ہی موعود شفاعت ہی
 کھولے وہی باب شفاعت کو آج
 خدمت عالی میں وہ شہیکے بھی
 در کھینکا جب انکا الم شاہدین
 دیکھ وہیں ان کو کسلی بہت
 جو کہ ہے محمود و علی مقام
 حمد و ثنا ایسے بہت اپنے رب
 کہ نہ کسی کو بھی سکھایا تھا وہ
 ویسے عرض حمد و ثنائے خدا
 کر کے بہت عزتہ سرفراز
 بولیکا تب فضل سے رب مجیب
 بول جو چاہے میں کرونگا قبول
 جیسے میں سب خلق تو میری رضا
 شاہ کرے عرض ای رب کریم
 آج ہیں حیران ترے بند گاں
 آج مقید ہیں و عرصات میں
 آج نہ کچھ سر پہ ہی سایہ انھیں

باعث ایجاد زمین و زمان
 سید ثقلین و میل ہوا
 سر و عنان باعث رحمت ہی
 پاوے وہی شرف اجابت کو آج
 روتے ہوئے اوں خلائق سبھی
 آپ بھی بے حد مودتوں و حزمین
 آپ یقین جلد اٹھیں گاترت
 آوے وہاں جلد بصد احترام
 ذالیکا اس شاہ کے بس دلچسپ
 شاہ بھی دنیا میں نہ جانا تھا وہ
 سرور عالم نے کرنگا آوا
 ہوگا پس سر بسجود نیاز و
 سر کو اٹھا اپنے ای میر مجیب
 خاطر اشرف کو نہ رکھ تو طول
 جہا ہوں بے شبہ میں تیری رضا
 تو ہی بلاریب غفور و رحیم
 مضطر و بچان ترے بندگان
 آج گرفتار میں آفات میں
 آج نہیں قوت کا بار انھیں

آج ہیں وہ آہ برہنہ بدن
 آج ہیں وہ عرق میں پائے عرق
 بھوکے پیاسے ہیں گھرے دل نگار
 تیرے سوا ای میر کرت ہر
 تیرے سوا آہ اُحداد رس
 تیرے سوا ای میر کبر و ردگار
 دے ترے ملک و مالک اُحد
 آج و کجس حال میں ہیں بسلا
 کچھ دریافت نواب انکا مال
 عرض یہ جب حق نے سنی از رسول
 ہو بکاتب مُلّت بتدگان
 جان شفاعت ہی یہی حاتمہ
 شہ کے سوا کوئی ملک یاتی
 جب یہ شفاعت کا ہوا فتح باب
 اپنے مقرب ملک و انبیاء
 اور بھی صدیق و شہیدان تمام
 کعبہ و قرآن بھی روزہ غار
 کعبہ کی دیوار میں آی باصفا
 اور مساجد بھی نشان رفیع

آج ہیں وہ بیوطن و دل شکن
 آج وہ بے یار ہیں اور بے رفیق
 گدے ہیں یوں انہو برس بکزار
 آج کوئی انکا نہیں دستگیر
 آج دگر کون ہی فریاد رس
 آج انہیں کون ہی چھٹکار
 دے ترے مخلوق تو خالی عین
 وہ نہ چھپا تجھ سے آی رب العلا
 انکے نوکاموں کا کر آب انفصال
 اسکی شفاعت کو کر کیا قبول
 ہو بکا انصاف شرع ایمان
 کہتے ہیں کبریٰ بھی اُسے تاتمہ
 کر نہ سکیا یہ شفاعت کبھی نہ
 دوسرے اختیار بھی آی باصفا
 اور بھی صلوا علما اولیا
 نقل حفاظ ذوی الاحترام
 نیک عمل دوسرے آی بانیا
 جو ہی حراسہ و جنت لگا
 ہو نیکی پس یہ بھی نمای شفیع

بچتے مسلمانوں کے چھوٹے سبھی
 نیک غرض حکماء ہیں جو بندگاں
 خاص جو ہیں آل شہر مسلمین
 شیخ معظم جو ہیں ابن حجر
 ابن عساکر نے روایت کیا
 کہ کیا ارشاد ہے اسرارِ جاں
 اہل گنہ لائق تعذیبِ نار نہ
 احمد حنبل نے روایت کیا
 کہ کہا اس طرح شہرِ نامدار
 جب کہ کرے آکے شفاعت بجا
 بعد و حضر کے دو قیلے بڑے
 انکے عدد پر یہ یقین بیکراں نہ
 ایسے ہی ابراہیم امیکے جاں
 جو ہوں شفیعان ملک و انبیاء
 انکے شفاعات کے آئی باادب
 کہونکہ شفاعت کا یقین فتحِ باب
 اس شہرِ عالم کی شفاعت کے بعد
 پس وہ شفاعتِ حقیقت یقین
 بعض شفاعات تو ہیں مشترک

وہ بھی شفاعت کریں ماباب کی
 ہویں بدوئیکے شفیعِ امی میاں
 کل اصحاب بھی او رتا بعین
 لا یاصواعق میں صحیح یہ خبر
 یون بن عباس سے امی باصفا
 حشر میں عثمان کی شفاعت کا
 چھوٹینگے تم جانو ستر ہزار
 شیخ حسن بصری سے امی باصفا
 ایک ہزار اسی روز شمار
 درگاہ ہولامیں بعد التجا
 جو کہ ہونے لوگ ہوں لنگے جتنے
 اسکی شفاعت سے چھتیں عاصیان
 ہویں شفیع حشر کے دن بگیاں
 صالح و صدیق و شہید اولیا
 شہر کے شفاعت میں ہی داخل ہیں
 ہو گیا سرور کے ہی بے ارباب
 گرچہ شفاعت کرے انکوئی سعد
 عین اسی کی ہی شفاعت یقین
 شاہ کے مخصوص ہیں کیا درک

شرح میں مشکوٰۃ کے یوں دہرایا
 یعنی وہ انواع شفاعات سب
 بعض شفاعت ہیں وہ سرور کو فنا
 باب شفاعت کا جب اس سے کہلا
 قسم شفاعت کے ہیں بہت عجیب
 ہونے لے جلد حساب و کتاب
 جرأت اقدام نہیں سرسبز
 عظمیٰ بھی کہتے ہیں اسی کو یقین
 جان امادیت سے مخصوص ہے
 دوسری شفاعت ہے بغیر حساب
 وہ بھی ہے مخصوص شہر و ریل
 ایک گروہ شکر و ن ہوگی
 جب ہوں شفیعوں کی شفاعت یقین
 چونکہ شفاعت ہے وہی قوم ایک
 انکو بجا آتش و دوزخ سے سب
 پانچویں ہے دیکھو اگر پسند
 چھٹویں گہ گار جو ہوں بتار
 جان شفاعت ہیں یہ شکر
 اور بھی علما و شہیدان جلیل

دیکھنی کھینا ہے جوہر قوی
 شاہ کو ثابت ہیں بد رگاہ رب
 بعض میں ہوئے شریک اور خواں
 سار شفاعت ہیں اسیکے بجا
 پہلی شفاعت وہی کبریٰ ہی جان
 جو کہ کرے سرور عالم شتاب
 کوئی پیر کو یقین جس بہتر
 پہلی شفاعت ہے یہ جو آئی ہیں
 سید عالم کو ہی مخصوص ہے
 جائے گروہ ایک بخت شتاب
 دوسری شفاعت ہے وہی بالیقین
 نیکی و بدی جن کی برابر ہوئی
 تب وہ گروہ جاو بخت یقین
 ستمی نار ہوئی غیر شک
 چھٹے بخت ہیں شفاعت ہوں
 سکوں کہیں خلہ میں و رہ بلند
 انکو شفاعت سے لے آویئے بجا
 سار نبی اور رسول و ملک
 ہوں یہ شفاعت میں کبر و خلیل

اور شفاعت ہی وہی ساتویں
 آتویں ہی جان وہی ای تمام
 انکی شفاعت میں ہوں عی شہاد
 اہل بدینہ کے لئے ہی ہم
 قبر پیغمبر کے جو ہیں زائرین
 احقر عاصی کو تو ای کارساز
 جانئے انواع شفاعت تمام
 سرور عالم کو ہیں ثابت بھی
 جبکہ ہی موعود شفاعت وہ جان
 وعدہ حق میں نہ کھو ہو خلافت
 آئے احادیث بہت ہیں صحیح
 جانئے سارے سلف صالحین
 انکے بھی اتباع گرامی تمام
 انکا بھی مذہب تھا ہی یقین
 معتزلہ مبتدعین و ضلیل
 جبکہ ہیں کج بحث و کج فہم
 ہمو ہیں قرآن و حدیث بجا
 جو دئے علمائے ہمارے جواب
 صاحب کشاف کے خد شیعہ ترس

لکھو لئے جنت کے جو ہو یقین
 مستحق نار ہوئے جو دوام
 تاکہ ہو تخفیف انھوں کا عذاب
 خاص ہی وہ اور شفاعت ہم
 انکے لئے خاص ہی وہ بھی یقین
 خاص شفاعت سے شہ کے نواز
 جو ہو مذکور یہ ای نیک نام
 بھو تو نکا شافع یقین ہو گا وہی
 ہو گیا مذون وہی بیگمان
 اذن اسیکو ہو بلا اختلاف
 شہ کے باثبات شفاعت صریح
 یعنی صحابہ و ہمہ تابعین و
 دین کے ارکان جو تھے لا کلام
 کوئی خلاف اُسکا کیا ہی نہیں
 گرچہ مخالف ہیں و لے بے دلیل
 راہ ضلالت میں رکھے ہیں قدم
 شاید این مقصد و این مدعا
 و یکھہ تفاسیر میں ہیں باصو
 و یکھئے کس طرح ہوا پر اترے

عارف و علامہ عبد العزیز
لکے و ساو میں کے جواب میں عجب
شرح میں مشکوٰۃ کے ای باصفا
مطلقاً انکار شفاعت حق
سارح مشکوٰۃ کا قول ای شاد
جو اگر انکار ہوتا ہے صریح
دو بے ز انکار شفاعت بنا
عامر بمسبب کی شفاعت سے حق

بعض مواضع میں بفتح العزیز
دیکھئے کس طرح دیا ای بسبب
دہلوی اس طرح لکھا ہے بجا
جائے بدع ہے ضلالت حقیر
غیر امانت سے یقین ہو مراد
کہوں نہ ہو بے شبہ وہ کفر صبیح
سارح مسلمانوں کو حق پر شہاد
ہم کو کرے فضل سے بس سخن

یسیم چارم شرط اور حیران کے بیان میں

آئی ہے اس صریح حدیث آئی ہے
پہلے کو رکھیں لاکھ جہنم ہے جب
دوسری حدیث آئی ہے ای باصفا
عرض کرے حق سے کہ آئی کر دکھا
بھی ہے روایت کہ ملک باوقار
حق میں مسلمانوں کے یونہی دعا
یونہی عامی رسل و انبیاء
بھی ہے روایت کہ یہ ائمہ کے پا
مضطرب و ماچار ہو سب آہ آہ
آہ یہ سننے ہی رسول عرب

کہ کیا ارشاد امام البشر
گذروں اول میں مریم امت بھی
کہ ہو کہڑے پہلے کے آپ مصطفیٰ
کہ سلامت جری امت کو بار
ہو میں کہڑے پہلے کے عین یسار
سب کریں در در گہر بیت العلا
حق میں کریں اپنی ام کے دعا
پھیلنے جب آہ وہ پہل پر بجا
ستہ کو چار پہلے کہ وا احمد راہ
بولیگا آواز بلند سے آئی رب

<p>امنی ہیں امنی ہیں امنی میر لے اور مری دختر لے داسے امت کے مراہی سوال کر کے دعا شاہ کی مقبول رب تو لینگے میزان میں اعمال حب کہ جو عمل نیک یہ امت کے ہیں ہو گی مقبول یہ شہ کی دعا</p>	<p>ان کو بچا ان کو بچا پل سنی میں نہیں جہا ہوں کچھ اچا برے فضل سے تو انکو یہ پل پر سنبھال پار کرے پل سے یہ امت کو سب یونہی کرے عرض نبی نزد رب بھاری کرے فضل سے حق اکتیں بھاری کرے نیک عمل کو خدا</p>
--	--

روایت

<p>اُنی روایت ہے درگیا درک کرتے رہینگے یہ دعا ای خدا اور فضیل ابن عیاض ای پسر پل کی مسافت کا یقین وہ شمار اسکی بلندی ہو رہ پنج ہزار پنچہزار اُسکا رہگا اتار اُسہ گذر خلق کو دشوار ہو جلد وہی ہو وگا اُس کی سچا نیری میں تر واری سے عجی تیر تر بعضوں پہ صحر کشارہ مثال بعضوں پہ بیوں برس ہو تجاہ زار ہو و یقین از کہم کار ساز</p>	<p>اُنی روایت ہے درگیا درک کرتے رہینگے یہ دعا ای خدا اور فضیل ابن عیاض ای پسر پل کی مسافت کا یقین وہ شمار اسکی بلندی ہو رہ پنج ہزار پنچہزار اُسکا بھی ہموار ہو خوف سے جو حق کے تھا لاغر نزار بال سے باریک ہو پل بسر بعضوں پہ یوں ہو گا ای بالمال طول وقوف حشر میں پرا فطرار بعضوں کو بر قدر دور کشت نماز</p>
--	--

<p> قوت ایمان کے اقبال کا صدقہ رہ حق میں جو دیو کا نیک آفت و تصدیق نہ وہ بائیکاٹ ہو وگی مسجد جو مسلمان کو گھر جو رہ مسجد میں ہی اکثر کد ام اسکو وہ رحمت سے نوازے بجا رحمت و آسانی سے دیو سے گذر </p>	<p> بوجہ تفاوت یہ ہے اعمال کا خبر صحیح آئی ہے اسطرح ایک جلد یقین مل سے گذر جا گا اور یہ آئی ہے حدیث دیگر یعنی عبادت کے لئے صبح و شام ویسے کا خاص ہی وہ رب العطا اور وہ مل سے بھی ہائے جلد تر </p>
--	---

روایت

<p> عرش معلیٰ کے عین و یسار لاویں گے میزان کنس بعد از ان ہو گا جنت کے مقابل بجا ہو و گا دوزخ کے مقابل وہاں یعنی پس حضرت عباس کا کہ کیا ارشاد شدہ مسلیں حکم کرے خلق میں تا کر و کار اسکی سبھی امت اسعد کہاں پیچھے مرے آنگلی امت مری غر محفل وہ رہی یقین چہرہ درخشاں رہے اور دست و پا </p>	<p> اور خبر آئی ہے روز شمار جنت و دوزخ کو کہینگے حیاں کفہ حسنت وہ میزان کا کفہ سبب جو اسکا ہی جان اور جو بنی ہم نہیں شہناس کا لا یا ہے اسطرح روایت یقین چاہیے جسٹہ کے دن آشکار ہو گا ذائقہ کہ محسوس کہاں سن یہ نہا ہوں کہتر این جہاں اثر و ضو انکا ہو ظا و نہیں نہ یعنی و پاچھ اعضے انھوں کے بجا </p>
--	---

<p>امتنیں سب ہووینگے تب یکطرفہ دیکھینگے امت کی فضیلت یہ جب بات یہ نزدیک اچھی بیگان پہلے عبادات میں آئی بانیاز اور قضا یا میں بلا قیل و قال اور یہ منقول ہے ای بامیز اپنی جگہ سے جو کترے ہوں جہاں عمر سے اول یہ سوال ہووینگا علم سے دوسرا ہی سوال کب ل مال سے یہ ہووینگا تیسرا سوال اور کہاں اسکو تو خرچا ہے بول خبر صحیح یہ ہے حسن آئی زکی</p>	<p>دیوینگے وہ ہووینگے بغیر و شرف حشر کہ دن لوگ کہینگے یہ تب کہ ہووینگے امت سبھی پیغمبران ہووینگا لوگوں سے سوال نماز ہووے یقین خوش سے اول سوال پوچھینگے جب تک یقین چار چیز آگے اٹھاویں نہ قدم بندگان عمر تو کس چیز میں فانی کیا علم یہ اپنے تو کیا کیا عمل پیدا تو کس طرح کیا ہی یہ مال نیکی میں یا فعل بد ہی بیچ کھول اسکی روایت ہے کیا ترمذی</p>
--	---

روایت

<p>قرطبی لایا ہے روایت دیگر سات جگہ میں ہو جب تک سوال لایا ہے اخلاص سے ایمان اگر دوسری جگہ میں ہی سوال نماز آگے وہ جاگہ سے گذر جائیگا روزہ رمضان کی پوچھینگے تا</p>	<p>پہلے سے نہیں جاوینگا کوئی گذر پہلے سے پوچھینگے ایمان کا حال آگے تیرہ جاگہ بہ مقام دیگر گر ہو گذارا بخلوص و نیاز تیسری جگہ میں وہ جب آئیگا چوتھے میں ہووینگا سوال زکا</p>
---	---

موضع خیمہ تین سو بیس بالمال
موضع ششم تین دوسل وضو
ساتویں منزل میں یقین لاکلام
سب یہی سخت ہو کہ خوب یاد
اور کسے بالفرض بروز حساب
آمد ہی ہی دھڑکی کے لئے ای ریان
داخل جنت کر بیٹھے اُسے
واسطے یک دانگ کے انی معتد
خضم کو دیوانے بس آشکار

جج سے بھی عمرے سے یقین قبول
پوچھینگے بندوں کمال جان نر
پوچھینگے لوگوں سے بظالم غلام
کہونکہ ہی بے شک یہ حقوق العباد
ہو و اگر ہفتاد دہائی کا ثواب
جبکہ رہے اُس سے خصو و مان
خضم کو جب تک نہ وہ راضی کرے
جو کہ میں مقبول غار مقصد
اُس سے پناہ دیو کہ چھین کر دگار

روایت

اور یہ بھی اعطی حیات سے
آئی تھی جس باب میں صحیح
کہ کہا ہے جس کا اخیر کلام
جنت آو امیں بلطف عیم
احقر عاصی کا کلام اخیر
تجہ سے بھی عرض تھی کار ساز

اکرم درجات رفیعات سے
نقل معاذ اسکو کہا ہے صحیح
کلمہ توحید ہو ای نیک نام
دیوے جگہ اسکو خدا کے کریم
کلمہ طیب ہی تو کر انی قدیر
مجھ کو ہم دولت سے تو کر فرما

روایت

اور روایہ بھی زبان عمر
بھان مسلمان کی اپنے بجا

کہ کیا ارشاد ہے بحر و بر
جو کرے حاجت کتنی یک قضا

وزن کرے اسکے حب اعمال کا نیکیاں گر ہو وینگے اُسکے زیاد ورنہ شفاعت میں کروں سکتی تب	پاس میں میزاں کے ہتر اہو ونگا ہو ونگا خوش تھی وہی حسب الماد عجز سے بالغور بدرگاہ رب
--	---

حکایت

آپا تھی اخبار مشایخ میں جان دیکھ کے یک شخص کو پوچھا ای بار کہنے لگا وزن عمل کا کئے ایسے میں یک تہیلی پری ایمیاں کفہ حسناں وہ غالب ہوا ایک مٹھی خاک تھی تہیلی میں او	خواب میں یک شخص نے ای بھائی جان ساتھ ترے کہا کیا پروردگار میرے گناہان بھی زیادہ ہوئے کفہ حسناں میں آنا کہاں کھول وہ تہیلی کو میں دیکھا اٹھا ڈالا تھا یک قبر مسلمان میں جو
--	--

حکایت

اور مواہب میں یہ مذکور تھی کفہ میزان کسی شخص کے اسکتیں بولینگے تب ای بشر لائینگے پھر ایک صحیفہ ملک اُف کا ہی یک لفظ ہوا سمیع یقین جانب دوزخ لے چلیں اسکو تب لائینگے پھر اسکو بحکم خدا کس لئے پھر آیا ہمارے تو پاس	دس کر لیا ہو نہیں بھی مسطور تھی وزن میں متساوی دونو ہوینگے تجھکو نہ جنت ہی نہ دوزخ مقدر تو لینگے تب اسکو وہ میزاں میں یک کفہ سیات ہو غالب و میں چاہیگا رجعت وہ بدرگاہ رب پوچھیگا یوں اسکو وہ رب العز بولیگا وہ عجز سے آی رب النہر
--	--

عاق جو تھا باپ کا دنیا میں
اسکو بھی لیجائے تھے بسوے سفر
کر کے مر رہی دو چندان ہزار
عرض یہ سن اس سے ہسکا خدا
عاق تو دنیا میں اتھا پدر کا
یعنی کیا دنیا میں اسے پدی
ماں بھر پڑے رکھا اب باطرب

دیکھا ہوں اب راہ میں میں اس کتن
میرے بھی مانند ملک قید کر
چھوڑ کر باپ کتن از عذاب
اور اسے یوں لطف سے فواو گیا
عقش میں اب باز والد ہوا
آج کیا اس سے بھلائی تری
جنت ماوا میں دو نو جاؤ اب

روایت

اور بھی ایک شخص کے میزان کے
ہوئے اسے حکم زور کا وہ رب
ماں کے یک ٹکی کسی سے تو لا
جا کے وہ مانگیا ستہوں سے مگر
ہو دیا نو میدہ ہر پر سے جب
بولگا وہ میرے صفیے میں ماں
فائدہ اس سے بچے ہو دیا
لیکے وہ نیکی تو چلا جا ابھی
نیکی وہ لیجا گیا بس جو کے شار
بولئے اب کہاں تیرا حال اب
بولگا تب حال یہ اپنا تمام

کے برابر وہ دو نو ہو چکے
جا کے تو محشر کے خلائق میں اب
تا میں تجھے خلد میں اب دیون جا
بولیئے ہم تجھ سے ہیں محتاج تر
ایک جوان مرد نے اسکو تب
اکب ہی لیکن تھی لکھے ایمیاں
پس وہ تجھے اب میں ہنہ کر دیا
نفع وہ شاید کہ تجھے دیوگی
پوچھ گیا تب اسکو وہ رب العباد
حالانکہ رکھتا ہی خبر اس سے
سکے وہ تب حشر رب لا نام

یون وہ جو غزوہ کو بولیکا تب میرا کرم میرے کرم سے بترار اب تو کرتا اپنے برادر کلمات	بنکی دیا تو میرے بند کو اب ہیکا نہیں شبہ کچھ اس میں ذرا جاؤ دو نو خط میں فرحت کلمات
--	---

روایت

اور حذیفہ یہ روایت کیا حشر کے دن ہوو گاروح اللہ نقل اسکو ہی ابن جریر اور یہ اس روز حساب رسول ہوو گا اس سرور کل کے حضور اسکی شفاعت سے خدا مجیب	صاحب میزان بحکم خدا تو لے وہی سب کے عمل کتنے اپنی تفسیر میں ای اہل خیر وزن بھی اعمال کا یقیں وقال شاہ ام ختم رسل کے حضور مخلصی بند و بنکی کر گانصیب
--	--

نہیم پسم وسیلہ اور دیدار الہی شانہ کے بیان میں

دیو یگا اس شہ کو وسیلہ خدا اُس سے بلند تر نہیں کوئی مقام خبر یہ منقول ہے از ابو سعید کہ کہا سرور نے وسیلہ بجا اُس سے ترا اور کوئی درجہ نہیں یونہی روایت ہے علی سے دگر اور ترے ساتھ ہیں اسمیں کون فاطمہ زہرا بھی حسین حسن	ہی وہ یقین ایک مقام علا شاہ کو مخصوص ہے وہ ای ہمام حدری سے مشہور ہے جو ای شہید نزد خدا ایک ہی درجہ ترا میرے لئے مالک وہ حق سے یقین عرض کئے لوگ ای خیر البشر تب کہا اس طرح وہ سالار کون شیر خدا یعنی علی پاک تن
---	---

ابن ابی حاتم والا قدر
 کوئی مسجد میں وہ عالیجناب
 سائز حصار کو آئی کامکار منہ
 قسم اول انہیں ہی لولو سفید
 جو کہ ہی محمود معین مقام
 اور اسے غرقے میں ستر ہزار
 خانہ پر یک اسکا ہی تانین میل
 احمد مرسل کو وہ رب الانام
 اور وہ سرور کے بھی سببیت
 زرد جو لولو سے ہی دسر مقام
 پاک و بر ایم وہ از فضل رب
 جنت خود دوس ملے شہ کتین
 شاہ کے ازواج مطہر عام
 حضرت زہرا بھی حسین حسن
 اور یقین رویت رب کریم
 اسکے طفیلی ہو بھی خاص و عام
 جب کہ یہ نعمت ہی اجل نعم

دیتا ہی اس طرح علی سے خبر
 بر سر منبر یہ کیا ہی خطاب
 لولو ہیں دو قسم کے جنت بجا
 قسم دوم زرد ہی آئی با امید
 ہی وہ زولو و سفید آئی ہمام
 نور فخر جلوہ نما زیب دار
 نام یقین اسکا وسیلہ جلیل
 دیو بگا بے شک وہ مبارک مقام
 پاویں کے خود دوس میں وہ پاک
 وہ بھی بہت آجنا ہی یقین لاکلام
 اور بھی گروا ملے یقین اسکے
 جو کہ ہی جنات میں اعلیٰ یقین
 اس میں رہیں ہمہ شاہ انام
 اور علی بحر کرم کا رتن
 پہلے ہو سرور کو بفضل عظم
 نعمت عظمیٰ کو وہ پاویں تمام
 اس پر یہ نسخے کو کیا میں ختم

در حسن اختتام این رسالہ فضیلت انجام

شکر ہی یہ نسخہ عجب بے مثال جو کہ تمہا آغاز بمثل ملال

حرمت نبوتی سے خدا کے قیام
 بندہ کے ایام بھی تمہے عنقریب
 یعنی شب جمعہ تھی وہ ای نول
 اس کے کیا بیتوں کا تعداد میں
 تازہ یہہ گلزارِ ہمیشہ بہار
 اسمین جب اسرارِ نبوت ہیں
 دوسرے نسخے میں محبت کے پھول
 رب میرا ہر لاوے یہہ چٹا مری
 ای میرا خالق مرے پروردگار
 فضل سے سب اپنے تو پہنچائے
 عمر ^{بیشمار} مری آہ اب
 آہ کچھ ایسے کیا میں نے کام
 اب مجھے دے کام کی توفیق دے
 توڑ کے اب میری خودی کا بنا
 میرے رزائل کو فضائل کے ساتھ
 ذکر میں اور فکر میں ہی صبح و شام
 دے مجھے درگاہ میں اپنے صول
 جھکو کسی سے نہ تو دے احتیاج
 عافیت جسمی و روحی تمام

کر دیا اب اسکو تہی بدرِ مینر
 یہہ ہوئی تقریب عجیب و غریب
 کہا ریحویں شب تھی ذریعہ الاول
 ایکزار و مقصد و مشاود میں
 شدہ کی فضیلت کا ہی ای کامگار
 اسکا ہی اسرارِ نبوت لقب
 لاؤں گلزارِ حقوق رسول
 جلوہ فرا ہوئے یہہ سعادت مری
 جو مر حاجات ہیں سرفروہار
 میرے مرادات کو برلائے
 ہو گئی غفلت میں ہی برباد ب
 کام دے کام آوے مرے لاکلام
 ویسے نہ کام میں تو تعویذ دے
 ہستی میں اپنے تو مجھے کرفنا
 کیجئے بدل نیک شمایل کے ساتھ
 مجھ کو عباد میں ہی رکھ مدام
 کیجئے عطا قرب و عروج و نزول
 سر پہ میرے رکھ تو فنا کا نام
 دیجئے انعام مجھے بالذوام

بھائی ہیں جیسے ہیں دینی امر
اہل و اولاد کو بھی آئی کرم
ویکہ انھیں محت و عمر و از
سار مسلمانوں کو نو آئی خدا
کلمہ توحید ای ربہ انام
سیرت نبویؐ پر مجھے رکھ بیان
تحفہ مراد میرے ہی پر دام
آل و صحابہ پر بھی ایسے سدا

انکو قوی دین میں سب کلمہ شرع
شرع پیغمبرؐ نو رکھ مستقیم
علم و عمل خلق سے کورس و از
شرع کی رکھ راہ میں حکم سدا
کروے ہر اس تو اخیر کلام
دکریں رکھ اس کے سدا ترزاں
بھیج ہزاروں سے صلوات سلام
ہر دم و ہر آن صباح و م

بلکہ ہر جگہ بکتاب کریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان طبع اوقایم کلبہای حلیہ سخن سخن مضامین نو کہن محمد قاسم صاحب المتخلص

و اعظمی جناب عبدالحی
بلیل گلشن جناب رسول
از طفیل شفیع رونچہ جزا
وصف میں سرور رسالت کے
دیکھنے سے ایسے علاوہ ہے
یا الہی طفیل شاہ انام

دین احمد ہے جس سے آج قوی
شجر شرع کے ہیں اصل اصول
کئے تصنیف آپ یک نسخہ
جسمیں اسرار ہیں نبوت کے
فی الحقیقت یہ ایک نسخہ ہے
کیجئے مقبول طبع خاص عام

سال تالیف طبع محمد نے کہا

تحفہ امت شریف والا

از مصنف عظمه

<p> السلام ای دره التاج رستا سلام ای نسیم بوستان کنت کنز انفعیا دوشینوا الهیه تراشان عظیم موج اول ذات تو از بحر اسرار قدم از تو حق افروخته شمع شبتان وجود صد خلوتگاه والا تو وحد بالیقین خط فاصل در میان عبود و ربوبیت توئی مستفیض دایما از بارگاه احدیه فیض یاب تو خواص بارگاه ایزدی قوس امکان و وجوب را تو بای قوس منظر خلاق عالم منظر عالم توئی از خطاب ماریت از میت شان تو فیض نفس قدسی اقدس تقدیس اتم خط و نقطه سطح و جوهر جسم از تو یافته از طفیل قربی و ذوقی کنان یسیر بهر صدیق و عمر عثمان علی بخشد مرا بهر حسین کریمین و جناب فاطمه دستگیر دستگیر احقر حیران توئی </p>	<p> السلام ای مطلع مهر پر آفتاب سلام ای بهار گلشن انوار قدس سلام داد حق با تاج و دیبیم حلا سلام ای فروغ اول صبح سعادت سلام جود آراسته بازار کثرت سلام قصر بارعام تو شد واحد سلام سرخ کبری تو در قوسین وحد سلام شدر این استغاضای طست سلام از الو العزم و ملائک این و سلام بالکمال انتساب جامعیت سلام جامع این ظاهریه منظریت سلام شعیان بر عاقب معیت سلام شد معبر بر تو از نور نبوت سلام فضل و عزت و احترام و زوریت سلام قرب و ذوق از حق مراند کرا سلام صدق و عدل و علم و عرفا و عتبات سلام تا کند ختم با و ارشادات سلام بر شمس انداز پس ظل شمس سلام </p>
--	--

ایضا

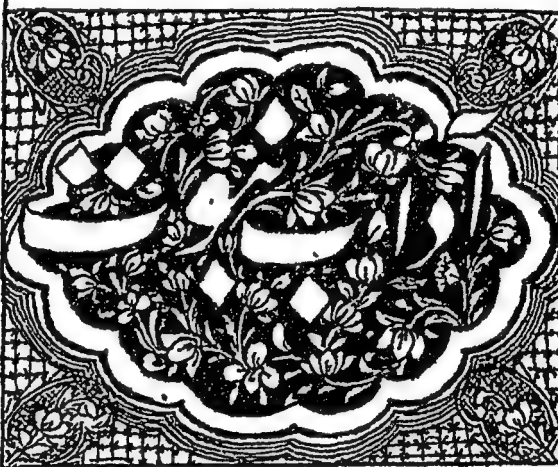
واجب ہے مومنوں کو محبت رسول
 ایک ہو جو شایع محبت کا غدیب
 پہلے جو سالک ایک محبت میں ہو فنا
 جب دائرہ وجود کا وہ طے کیا تمام
 حاصل ہو صحو و محو فنا و بقا اُسے
 اقدیم قطبیت کا وہ کشور کشا ہوا
 ستر و علن ہو حق سے عنایت اُمی گزین
 ثمرہ ہی ہے شجرۂ حب رسول کا
 منزل ہے پہلی اسکی محبت کی راہ میں
 بے اتباع مار محبت کا جو کہ لاف
 بیجا کرے ہے کور کو یک پل میں مومنو
 شہباز فضل اسکا اُٹھے ہے چراغ میں
 بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
 مداح حق تیرا ہے جب اسی شاہ انبیا
 تبعیت رسول و آخر کو ای کریم

یہ ہر زبان سے درگہ حق کے وصول کی
 پوچھی نہ اسکو اپنی ہوا جان کے پھول کی
 پایادہ راہ سیر عروج و نزول کی
 پہنچی نسیم اسکو ریاض نبول کی
 خلعت عطا ہوا اسکو رضا و قبول کی
 کامل طے اسی کو نیابت رسول کی
 میراث نام شاہ ضحک و قہر کی
 اول ضرور فکر ہے اُسکے حصول کی
 نسبت اسکی شریع کے فوج و اصول کی
 ناہو قبول دوستی اسوں الفضول کی
 تاثیر اسکی فعل مبارک کے قبول کی
 پہنچے وہاں کسی نہ تیزی حقول کی
 طاقت کسی شہر کو نہایت طول کی
 کب ہو سکتا وہ مدح علامہ قبول کی
 اور پیروی صحابہ و آل بتول کی

تمام شد

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

مگر کفر از دهم اندر باض لازم است
و آیات و علامات محبت حضرت جناب رسالت علیه افضل الصلوات و التحیات



در مطبع فردوسی واقع نشکر بنگار
با تمام بند و کاغذ حافظ سید محمد مطبع طبایع خلص عام گرد

لَا يُقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ أَكُونَ حَبِيبَهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا یا خدائی تجھے ساز و آفر
 بزرے حق نعمت کو نجات نہیں
 دے سب نعمتوں میں اجل نعم
 کیا تو ہمیں انت انت احمدی
 ہمیں پیشوا ایک ایسا دیا
 ہم پر ہمارا ہے میرا حبیب
 ترے کل اسم کا پورا ظہور
 ہے با اعتدال و بوجہ کمال
 بھی دکنیت کی تو شان جلیل
 نہیں کوئی عالم میں اسکا نظیر
 بھی تری ہدایت کا مظہر ہے وہ
 کیا اسکو نو سید المرسلین
 اُسے تو ہدایت کا مظہر کیا
 وہ راہ ہدایت دکھایا ہمیں
 وہی ہمکو دکھلایا عظمت تری

حقوق ہیں ترے خلق پر شمار
 بھی احساں کو ترے نہایت نہیں
 یہی ہے کہ از غصہ لطف و کرم
 دیا یہ ہیں دولت سرمدی
 کہ ہے پیشوا اُسے ہمہ انبیاء
 بہر میں بس ہمارے خوش نصیب
 یقین ذاتین جسکے ہی ہے قصور
 وہ ہے مظہر جامع بے مثال
 کیا اسکو پیغمبر بعدیل
 نو فرمایا اسکو سربراہ منیر
 سب اہل ہدایت کا سرور ہے وہ
 کہا اسکو تو رحمت العالمین
 اُسے نادیاں کا تو سرور کیا
 بھی توحید تیری سجھایا ہمیں
 بھی معبودیت اور قدرت تری

بھی امین تیری عبادات کے
 نجاسات شرک خفی و جلی
 وہ جون چاہے ہکو سمجھا دیا
 رسالت کا ابلاغ تیرے تمام
 ہے امت پہ بس اسکا لطف عمیم
 سو بس رافت و رحمت آنجناب
 و آست ہمیں اسکی یار بسدا
 شفاعت کر اسکی ہمار نصیب
 ترا حمد اور نعت آن شاہدین
 زبان کا قلم اور قلم کی زبان
 الہی ہزاروں صلوات و سلام
 بھی ضرور کے سب آل و اصحاب
 خلیفوں پہ اسکے سر و جلی
 سدا فاطمہ اور عنین پر
 بھی اولاد میں آنے جو کاملان
 خصوصاً انہیں جو ہے شاہ اولیا
 ہے ہر نائب اس کا ذوی الاحرام
 شریعت طریقت کا جامع ہے وہ
 کلید کنوز علوم شریف

بنا یا طرق تیری طاعات کے
 قباحت کفر و ضلالت سبھی
 بھی احکام سب تیرے فرما دیا
 کیا وہ بوجہ اتم لا کلام
 تو ہی اسکو بولا رؤف و رحیم
 ہو کبوتر بیان ہم سے ہے جیسا
 حقوق اسکے کروا بھی ہم سے ادا
 بد نیا و عقبی رکھ اسکی قریب
 کبھو سار عالم سے ممکن نہیں
 ہیں عاجز و قاصر بر و عیان
 ہمارے سرور پہ پہچا مدام
 بھی سب اسکے اولاد و احباب
 ابوبکر و فاروق و عثمان علی
 پیمبر کے و نور عینین پر
 ہوشان عینین کے حاملان
 وہ محبوب مولا ہے غوث الورا
 خصوصاً مرا شیخ عالمی مقام
 حقائق کا غور شنید جامع ہے وہ
 لقب محی دین نام عبد اللطیف

صحيح النسب سید نامدار
حسین و حسن ایکے اجداد میں
وہ خود عصر کا اپنے ہی مقتدا
رکے دیر گاہ اسکو فیاض بہ
کے ان کو بت نبی میں خدا

خلفہ و الحسن کا ہی وہ باوقار
سلف ایکے اقطاب و اوتاد میں
سید اہل عرفان و دلیل ہوا
خوش آنکے مرید و محبون کو سب
بھی ایسا ہی سب ہو منو کو سدا

در مہب تنظیم این رسالہ سرسرت تنظیم و ذکر محل حقوق رسول کریم علیہ السلام و صلواتہ

حقوق نبی سید کائنات
یقین پہلے تصدیق و ایماں سے
اے امر و ای میں انکے تمام
بھی جو کچھ وہ لایا در گاہ و بہ
دل و جان سے اس پر ایمان لا
بھی سنت پر انکے رہن جان نثار
میں بہت شکر ناہب اجشاب
محنت میں انکے رہن جان خدا
ادب اسکی در گاہ کا باخبر
سدا احتاف و رود و سلام
یہ منہ پر گیارہ میں اسی باسوا
یہم مذکور پر نور باخستہ ہمار
جہد مجمل کو اس میں منتقل کر دین

جو امت یہ وہی ہے اسی نیک ذات
بھی ہر زمان کا اسکے اذعان
اطاعت ہی لازم بدل بالذم
حنایت کیا اپنی امت کو سب
عمل اس پر قرآن لانا بجا
کے پیروی اسکی لیس و ہوا
بھی تعمیر سنت کے بے ادنیاب
رہن عشق میں انکے حیاں سدا
رکھیں و مہدم اپنے پیش نظر
بشوق اس پر بھیجا کرن صبح و شام
نہ ہر ایک سعادت و پادشاہ کا باب
میں لکھیا ہوں اب یہ کچھ تفصیل و
یہ نسخے کو اس سے بھیج کر دین

<p>یہ بہت سعادت میں آنے کی تین نبوت کے آداب میں اس میں جب الہی و توفیق ہر دم کو مدام</p>	<p>تو دیکھ اسکے کبار اہی ادب میں بھی داب نبوت ہی اس کا لقب یہ نسخے کے حامل ہوں غالباً ارم</p>
<p>باب اول در جواب ایمان برستاد شہادت و لزوم اطاعت و اتباع سنت حضرت رسالت با استدلال آیات بنیات و احادیث یہ کہ تانا علیہ الصلوٰۃ و التحیات قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا وَقَالَ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا لِي سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ</p>	<p>رسالت پو ایمان اسکے بجائے نہ ایمان لا دے گا تصدیق سے نہ مقبول ہو گا کبھی زمینہار ہو جو ہی جزو اول پو ہی اکتفا جو جزو اول پو ہی اکتفا</p>
<p>نئے آیات قرآن سے ثابت ہوا کہ جب تک رسالت پو اس شاہ کے خدا پر بھی ستر و چہار مگر یہ حدیثوں میں ای با صفا مگر یہ حدیثوں میں ای با صفا</p>	<p>رسالت پو ایمان اسکے بجائے نہ ایمان لا دے گا تصدیق سے نہ مقبول ہو گا کبھی زمینہار ہو جو ہی جزو اول پو ہی اکتفا جو جزو اول پو ہی اکتفا</p>
<p>حدیث حدیث</p>	<p>حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ</p>
<p>نہیں ہی مراد اس سے توحید ہی مخاطب تھے جب سامعین مسکین پناہ یہ ہی عرف میں جا بجا</p>	<p>ہی واجب رسالت کی تصدیق ہو تھا کافی یہ کہنا انھوں کیتین کہ پو چھ کیو تو پڑھتا ہی کہا</p>

<p>الم یا تبارک کہیں ہیں کہ بسم اللہ یا قل جو اللہ پر موعو بھی سب قل جو اللہ کا سورہ چال کہ ذکر رسالت ہے انہیں صریح</p>	<p>ترکیتا ہے پڑھنا ہوں الحمد میں بھی کہتے ہیں البسم ایسا ہی جو مراد اس سے بسم اللہ پورا ہے جان بھی دوسرا احادیث اُسے صحیح</p>
--	--

حدیث

أَمَرْتُ أَنْ أَقَالَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُؤْمِنُوا بِوَحْدَانِيَّةِ
 وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَالَ النَّاسَ
 حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

ایمان بہ ختمیت آنحضرت

<p>یہ یقین کلمہ طیبہ جب پڑھے ولکن یہ لفظ شہادت کے ساتھ رسالت پر ایمان ہے چون فرض میں نہیں بعد اسکے نبی دوسرا رسالت کا انکار چون کفر بہ یقین ختمیت اس شہدین کی</p>	<p>ہو مومن یہ تصدیق اور اس ہے افضل اولیٰ میں ای یکذات ہے دو ختمیت پر بھی ہے یہ یونین ہو عیسیٰ بھی نائب وہ سالار کا ہے انکار ختم یونہی کفر اشد یہ آیت سے قرآن کے ثابت ہو گئے</p>
--	--

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ

قبول اطاعت و اتباع سنت آنحضرت

<p>وہ سرور آپر بلاویں ایمان جب اطاعت کریں اسکی مروجہ علم</p>	<p>قبولیں بدل اسکے فرمان سب بجاں و بدل اتباع سنن</p>
---	---

ایمان بہ ختمیت آنحضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا
 یہی ختمیت ہے جس کا یہاں ذکر ہے

ایمان بہ ختمیت آنحضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا
 یہی ختمیت ہے جس کا یہاں ذکر ہے

کرین اسکی بابت کانت اقتدا
عبادات فرض اور واجب پر
ہے طاعت کا اطلاق اکثر بحال
اطاعت سمیر کی ای نوعین
اطاعت کا حکم اسکے ہکو خدا
اطاعت کا ذکر اسکے اسی نیکذات
بہت ایسے آیت میں قرآن میں

ایسے سے ملے راہ قرب خدا
او امر نواہی میں بھی ای سپر
سنن میں سمجھ اتباع اقتدا
اطاعت خدا کی ہے بے پریش
کیا ہے بھی قرآن میں جا بجا
کیا ہے بھی اپنی اطاعت کے سنا
از انجملہ منگے یہ چار آیتیں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَقَالَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَقَالَ أَطِيعُوا
اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ وَقَالَ وَمَا أَرْسَلْنَا
مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ

بھی اپنی محبت وہ رب العلا
بھی در اتباع رسول امیں

رکھا ہے نہ تبعیت مصطفیٰ
ہدایت رکھا ہے وہ تا یوم دیں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ
اللَّهُ وَقَالَ قَامِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْخَمِّ
وَالْجُمِّ وَالْجُنْمِ وَالْجُبْمِ وَالْجُحْمِ وَالْجُحْمِ وَالْجُحْمِ

یہ آیت میں دو چیز کا حکم رب
ہے ایمان اول بر خدا اور رسول
مبارک میں دو چیز میں ہے خدا

کیا ہے یقین ایسے بند و نکو سب
دوم اتباع نبی ہے نہ بھول
امید ہدایت رکھا ہے خدا

ایسے سے ملے راہ قرب خدا
او امر نواہی میں بھی ای سپر
سنن میں سمجھ اتباع اقتدا
اطاعت خدا کی ہے بے پریش
کیا ہے بھی قرآن میں جا بجا
کیا ہے بھی اپنی اطاعت کے سنا
از انجملہ منگے یہ چار آیتیں
بھی اپنی محبت وہ رب العلا
بھی در اتباع رسول امیں
رکھا ہے نہ تبعیت مصطفیٰ
ہدایت رکھا ہے وہ تا یوم دیں
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ
اللَّهُ وَقَالَ قَامِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْخَمِّ
وَالْجُمِّ وَالْجُنْمِ وَالْجُبْمِ وَالْجُحْمِ وَالْجُحْمِ وَالْجُحْمِ
یہ آیت میں دو چیز کا حکم رب
ہے ایمان اول بر خدا اور رسول
مبارک میں دو چیز میں ہے خدا
کیا ہے یقین ایسے بند و نکو سب
دوم اتباع نبی ہے نہ بھول
امید ہدایت رکھا ہے خدا

پس ایمان لاکر جو کوئی برسول
 شریف کا اُسکے ہوا باعدار
 باقوال و افعال و عادات میں
 تو ہی کہہ مومن و لیکن ضلیلی
 نہیں راہ اسکی رہو استمدی
 نہ منزل کو پہنچے وہ اُس ام سے
 معارف کے شیراز کا راز دہ
 خلاف پیستہ کسی رہ گزید
 اگر چاہے منزل کو اپنا وصول
 تو اور وہ کی کر ترک سب بکجروی
 دل و جان سے کرا تباہ شدن
 بہ بقیت سنت آن جناب
 احادیث اکثر صحیح آئے ہیں
 امام سیوطی یہ خبر صحیح
 روایت کیا ہے یقیناً یہی
 کہ فرمایا اسطرح شاہ و ہدایا
 کہ قرآن احمد سے جو پاؤں تم
 اسے ترک کر نہ میں ای ہوشیار
 نہ قرآن میں راہ دین ای مومنو

نہ تابع ہوا اسکا وہ ہوا الفضول
 پڑا فسق و بدعت میں لیل و نہار
 پڑا زشت بدعات و سیات میں
 ہی گمراہ بد راہ بیقال و قیل
 وہ ہی نفس شیطان کا مقتدی
 رہے دور وہ حتی کی درگاہ سے
 یہ کہ خوب کہتا ہی وہ بوستان
 کہ ہرگز بمنزل نواہد رسید
 تو آجلہ تر بر طریق رسول
 رسول خدا کی ہی کہ پیروی جو
 اسکی تو لے رہ اسکی چلن
 جس بدعت سے کہ نہ میں تاجنتاب
 یہاں تھوڑے کچھ آئے لکھا ہو میں
 جزیل الموابہب میں لایا صریح
 یہ سن ابن عباس سے ای تقی
 امام دو عالم حبیب خدا
 علی سپر اول بجا لاؤ تم
 کسی کو نہیں بخذ رہی زینہار
 تو سنت جو میر عمل کر دو

نہ سنت سے بھی پاؤں کے بدلے	صحابہ کے قولوں پہ کیجو علی
صحابہ جو میر ہیں باغ و شاں	ہیں مانند ستاروں کے برساں
تم اُن سے کسی کا بھی ہوا قدا	کرو گے تو پاؤں کے راہ ہدا
بھی میرے صحابہ کا جو اختلاف	ہے رحمت تمہارے لئے بے کداف

حدیث

بھی اُن سے مشکوٰۃ میں یہ خبر	روایت سے عرابض کے ای سبر
وَعَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ	
کہ یک روز ہو کر ہمارا امام	پر چلے نماز اوشہ نیک نام
شَدَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا وَجْهَهُ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً	
بھی متوجہ ہو کر ہمارے طرف	کیا وعظ وارشاد وہ بابر
سُوَّوْهُ وَعَظَّوْا ارشاد سالار	بلغ و موثر تھا ایسا یقین

در فت منها العيون و و خلت منها القلوب

کہ چشم اُس سے بسرا شک ریزاں ہو	دلان اس سے سراسر زراں ہو
فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللَّهِ كَانَتْ هَذِهِ مَوْعِظَةً مَوْدِعَةً	
کیا عرض یک شخص اب ای نبی	یہ تیری نصیحت یقین آج کی
نظر ہکویوں اُنی در استمع	کہ گویا کرے کوئی وقت وداع
وداع آہ یعنی کرے کوئی جب	جو کہنا ہے کہنا ہے وہ جلد تب
نہ کوئی خیر وہ چھوڑتا ہے بجا	تھا ایسا ہی یہ وعظ بھی آج کا
سور حلت کا ترے تصویر یقین	بھی اب ہلکو کرنا ہے اندوہ گین

فَاَوْصِنَا

اس ہکو وصیت کرے تمام

فَقَالَ اَوْصِيكُمْ بِقَوِيَّ اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

پس اسطرح فرما یا شاہ عرب

کہ ستر و عیاں تم خدا سے ڈرو

کہ لئے جو حاکم ہوں مسکین

وَأَنَّكَ أَنْ تَبْغِيَ

اگرچہ ہو حاکم وہ حبشی غلام

یہ ہے بات بالفرض سن ای خبر

امامت کے جو پیش شرائط عیان

مگر ہو سکے کوئی حبشی غلام

بقوان سلطان وقت ای امین

مگر حکم حاکم وہ جو کچھ کرے

اطاعت نہیں انکی واجب مگر

بھی وجہ وہ سب و اعلیٰ اجماع

فَأَنَّكَ مَنْ يَعْشُ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَبِي

سب یہ کہ دنیا میں بعد از میرے

وہ لوگوں میں دیکھے بہت خنجر

امیر و مکی سب و اطاعت میں تب

مگر اس سے جو کوئی جیسا ہے

پر اکثر انہیں جدال و خلاف

ہو قیسنے سے نہ شک امر کا سب

بہت نرم و آسان ای شاہ امام

سنو حکم اور تم اطاعت کرو

اطاعت ہے لازم انھوں کی

وَأَنَّكَ أَنْ تَبْغِيَ

اگرچہ ہو حاکم وہ حبشی غلام

یہ ہے بات بالفرض سن ای خبر

امامت کے جو پیش شرائط عیان

مگر ہو سکے کوئی حبشی غلام

بقوان سلطان وقت ای امین

مگر حکم حاکم وہ جو کچھ کرے

اطاعت نہیں انکی واجب مگر

بھی وجہ وہ سب و اعلیٰ اجماع

فَأَنَّكَ مَنْ يَعْشُ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَبِي

سب یہ کہ دنیا میں بعد از میرے

وہ لوگوں میں دیکھے بہت خنجر

امیر و مکی سب و اطاعت میں تب

مگر اس سے جو کوئی جیسا ہے

پر اکثر انہیں جدال و خلاف

ہو قیسنے سے نہ شک امر کا سب

مگر اس سے جو کوئی جیسا ہے

پر اکثر انہیں جدال و خلاف

<p>میں آیا کیا حفظہ تحقیق کے ساتھ</p>	<p>بائیں قول خود سید کائنات</p>
<p>فعالیہ کی بسنتی و سندر الخلفاء الراشدین المہدیہ میں</p>	<p>میری اتباع سنن کو مدام</p>
<p>پس اپنے یہ لازم کرو تم تمام بھی میرے خلیفے جو ہیں با صفا رہو انکی سیرت کے بھی تابعدار حقیقت میں خلفا کی سنت یقین تھے مشہور در زمان نبی انھیں سکویے جب منتسب ہو گئے یہاں ٹھاکر اہل زین و ضلال بھی منکر کہیں اس کے ہونے و ہول کہ خلفا کی میرے چلو حال تم بھی تاکید بعد از یہاں تک کیا</p>	<p>و کپاے ہیں رشد و ہدیت بجا کر یتو عمل اسپولیں و نہار و ہی ہیں سمجھ سنت شاہ دین روح عصر میں انکے پائے سمجھی خلیفوں کے سنت کہیں اسلئے کہیں بولیں بدعت کے خلفا کی چال ہند کیا یہ وصیت رسول با خلاق و اعمال و افعال تم کہ اسباب میں یوں وہ فوادیا</p>
<p>و تمسکوا بھا و عضوا علیہا بالنواجذ</p>	<p>میری چال اور میرے خلفا کی چال</p>
<p>تمسک کرو تم بوجہ کمال بھی مضبوط دانتوں سے پکرو اسے رہو دور از محدثات امور بوقت صحابہ و وقت نبی جو محدث ہے بیشک وہ بدعت ہے جان</p>	<p>نہ زہار زہار چھوڑو اُسے رکھو نو تراشوں کے اپنے کو دور جو کاماں نتھے ہیں و محدث بھی بھی بریک بدعت ضلالت ہے جان</p>
<p>حدیث</p>	<p>حدیث</p>

۴۰ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أَمْرِ فَلَهُ أَجْرُ مَا لَدُنِّي شَهِيدٌ

بھی فرمایا اس طرح شاہِ عباد	کہ امت میں میرے بڑے جب فساد
تو ویسے زمانے میں جو اہل حق	میری چال مضبوط پکڑے یقین
نیک سو شہدوں کا اجر و ثواب	اسے دیو گاحتی بلا ارتباب

وَمَنْ رَغِبَ عَنِ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

بھی منہ میری سنت سے چرنگا جو	نہیں ہے بلاشبہ میرے سے او
نہ کہتے بلکہ امر میں نصو و امانت	میں ہا کتاب اللہ و سنت رسول

تمہاری عین دو چیز چھوڑا ہونیں	مسک کریں اگر تم ان دو کینیں
وہ راستہ پر گزرو گے نہ گم	رہینگے طریقِ ہدایت پر تم
وہ ہے جزا و خدائی کتاب	ہے سنت نبی کی دوم باصفا

حدیث

انس ابن مالک روایت کیا	کہ ایک دن دینے میں شخص آ
زائد و اج اطہار ائی با کمال	نبی کی عبادت کا جو حصہ ہیں حال
دینے ہی بیان انکے جب خبر	عبادت سے اس شاہ کے سرسبز
وہ گویا سمجھے اس عبادت کو کم	بہت آہستہ کہنے لگے ہیں بہم
کہاں ہم کہاں سید الانبیاء	کہو چکو ساتھ اس کے نہ بت کیا
کہ اول و آخر کے ذنب اس کے سب	کیا مغفرت لطف سے اپنے رب

فَذَغَرَ اللَّهُ مَا أَقْدَمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا نَاحَرَ

مراد اس سے امت کے پینے کلام	ہے معصوم وہ سرور دین نہاد
-----------------------------	---------------------------

<p> کہا ایک سو تین سے بالذوام کہا دسرا ہون میں روزہ رکھوں کہا تیرا میں ناکر و نکاح سو ایسے میں آیا ہے شاہِ انام کہ تم ایسے باتیں کئے با فرج خبردار تم ہے قسم حق کی اب بھی میں تم سے بے شبہ سرو جہار ولیکن میں رکھتا ہوں روزہ یقین بھی راتوں کو نہ پتا ہوں میں نے نماز بھی کرتا ہوں میں عورتوں کو نکاح جو منہ میری سنت سے پھر یقین براہم بن میسرہ یوں کہا کرے بدعتی کی جو عرو و قر </p>	<p> تیر ہونگا غارین میں شربِ ہام نہ تا عمر افطار ہرگز کروں مجرد رہو نکاح سدا با فلاح کہا میں سنا سب تمہارا کلام فلان اسطرح اور فلان اسطرح میں دریا ہوں جس سے بہت تم سے ہوں اللہ کے پاس پر ہر گار بھی کرتا ہوں افطار آی مسطرح بھی سوتا ہوں حرت لئے بانیاز اسی میں ہے بے شبہ فوز و فلاح یقین جانو وہ مرے نہیں کہ اسطرح و ما یا شبہ الورا مدد وہ کیا ہدم اسلام پر </p>
--	---

حدیث

<p> کیا نفل اسطرح ابنِ عمر ہیں تین علم یک آیت محکمہ بھی سیوم سنو فرض ہے عادلہ </p>	<p> کہ و ما یا یوں سیدِ بحر و بر ہے دوم یقین سنتِ قائمہ جو اسکے سوا ہو سنتِ بقائدہ </p>
<p> باب دوم در احادیث بارگاہِ غرض جائگاہِ انجمنِ صلح ان علیہ السلام بھی از جملہ ان حقوقِ رسول </p>	<p> باب دوم در احادیث بارگاہِ غرض جائگاہِ انجمنِ صلح ان علیہ السلام ادب اسکی در گاہ کا ہے نہ معمول </p>

ادب اسن شیر کی درگاہ کا
جو آداب سے اسکے منکر ہے جان
گیا ہنگو مامور پروردگار
بہت ایتیں دیکھ اسی شاغیں
کہیں اسطرح حق کہا ہے سنو
کہیں حکم ایسا کہا کردگار
نہ سبقت کرو اس سے در کلام
کہیں یوں کہا ہے سن ای اجند
کہیں بولایک دوسرے کتیں
نہ ویسا بلاؤ بھا کو مزے
چنانچہ ہم آباب فرمائیں رب

ادب ہنگا درگاہ اللہ کا
بلا شک وہ گمراہ کا فر ہے جان
ادب سے وہ سرور کے سرور ہیا
بتصریح وارد ہیں قرآن میں
کہ تجلیل و تکریم اسکی کرو
نہ انکے بند ہو اسے تم زینہار
نہ جب نام کے وہ رسول انام
نہ آواز اسپر کرو تم بلند
بلائے جو جسطح آئی مومنین
نہ کارو اسے عز و تکریم سے
سکنا ہاتھ ہنگو یہ حسن ادب

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَنُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَنَعَزُّوهُ وَتُقَرَّرُ
وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا إِنْ يَدِي اللَّهِ وَرَسُولُهُ
وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا إِنْ يَدِي اللَّهِ وَرَسُولُهُ
وَقَالَ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

جو زمانہ اسپر نہ سبقت کرو
سو جب میں نکلا دیکھو یوں
تا امت پر بصرع میں جنت
کہ ر مروزی شیر باوقار
نہ اسباب میں کوئی جبراک کرو
ادب یہ ہمیشہ کا سرور علی
ہے ایسا ہی تاحشر احد و فات
نکرنا تقدیم کہ جو زینہار

ترجمہ: خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے گا اور اس کی تعظیم کریں گے۔
اور فرماتا ہے: اے ایمان والو! اگر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے کوئی چیز آئے تو اس پر نہ دوڑو۔
اور فرماتا ہے: اے ایمان والو! تم میں ایک دوسرے کو رسول کی دعا کی طرح نہ دعو۔
اور فرماتا ہے: اے ایمان والو! تم میں ایک دوسرے کو رسول کی دعا کی طرح نہ دعو۔

سنن اور احکام پر اسکے تو
سنن پر تقدیم نہ بعد وفات
نہیں فرق دونوں میں کچھ ای ہما
نام کر و پس یہاں مومنو
کہ اس عصر کے آہ بیٹھے عوام
وہ منہ سنت پاک نبویؐ سے جوڑ
جو کرتے ہیں سنت پر بھت بہت
غی اور شادی میں پرہیز
نصوصاً با عراس اہل دول
رہ سنت احمدی چھوڑ کر
عیسائیوں کی تو حاجت نہیں
عوام زمان کے قطع نظر
تصا اور افتاء کے مستند نہیں
عوام زمان جن کہیں جا جا
سو کرتے ہیں وہ پیشوائی عجب
عوام زمان سے ہی شکوہ نہیں
اگرچہ اکثر خواص زمان
یہ حق بولنے سے جو ساکت رہا
کے دم بدعت سے جو کوئی سکوت

تقدم خبر دار مت کر کبھو
ہے مثل تقدیم بحین حیات
ہوا قسطلانی کا آخر کلام
دراگوش انصاف سے اب سنو
پڑا نفس و شیطاں کا چسپہ دام
دیکھیں جو دل سم ابوی سے جوڑ
وہ کرتے ہیں افعال بدعت بہت
بھی میت کے ایصال صدقہ میں
بزرگوں کے اعراس میں خلیل
جو کرتے ہیں بدعات سے مشہر
وہ بدعتوں کو نہایت نہیں
بہت بلکہ ارباب علم و ہنر
مشیت کے کشور کے اہل نگین
سمجھتے ہیں اپنے یقین سے
یہ بدعات سیات پر روز و شب
خواص ایسے ہو جاوین جب کہیں
یہ حق بات معلوم ہوگی گران
نئی اسکو شیطان مکا کہا
حدیثوں سے لعنت ہے اس پر ثبوت

ہند ہے جی مان کہنا ضرور
غرض سب احمدی کے اُپر
وہی بے ادب ہے وہی بے ادب
ضحاک یوں کہا ہے کسی امر میں
بھی گھٹتے ہیں عطا دوس آئی پھر
بامرامامت نہ سبقت کیا
ادب کا اس میں ناخبر وہ
یہہ بیسے کتب و مخافہ کے ماں
نہ پہنچے قدم یہہ اُسکا ادب
کہا اسکو ستروڑ کے قائم مقام
ادب یہہ بھی اُسکا ہے اسی راجہ
ابوبکر و فاروقی بائیکد کر رہا
بلند انکا آواز پیش رسول
کیسے بعض ثابت بن فہر سے یاد
یہہ آیت ہوئی جنہیں اسکے نزل
عمل اُسکے ناجیط ناہو کہیں
بھلی جنت سے اسکو دیا، نوید
منزل ہوئی آہ آبت یہہ جب
کہ واللہ یا سید کائنات

یہ ہے جن اسلام اسی بانو
جو تقدیم بدعت کرے بدستور
بنی راضی اُس نے ادب کے جو کب
نہ کوئی حکم بے حکم نہ کرے
برادار صدق کچھ نظر
اگرچہ اُسے حکم سرور کا تھا
کیا باادب ابیسی تفریوہ
پیش رسول خدا سے جانا
کہاں اسکو پہچانا از فضل
کیا بعد اُس کے جہاں کا امام
ہو صحت حدیث بنی پر بلند
کئے بحث یک روز آنا مور
ہوا پانی ہے تب یہ آیت نازل
تہا کر اور کرتا تھا باتیں نکار
وہ بیٹھا ہے تب اپنے گھر مویلوں
بلا یا ہے تب اُسکو وہاں
خامد کے دن وہ ہوا شہید
کیا عرض حدیث سرور کے
نہ پرگز کرو نکاتیں آئندہ ہاں

<p>مگر اسکے مانند کہے راز جو بھی فاروق اعظم رفیع المقام کہ فہم لکے باتوں کا شکل ہوا</p>	<p>کہ کہتا ہی کر پست آواز او تھا آہستہ ایسا ہی کرتا کلام خدا تب یہ آیت کو نازل کیا</p>
<p>إِنَّ الَّذِينَ يَعْصُونَ أَصْوَابَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لَلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ</p>	<p>یہ روایت ہی آیا مدیسے کو جب امام زمان مالک بنکام سو یک روز در مسجد مصطفیٰ</p>
<p>یہ روایت ہی آیا مدیسے کو جب امام زمان مالک بنکام سو یک روز در مسجد مصطفیٰ کہا شیخ مالک اسے اپنی امیر یہ ہی مسجد سید انبیا یہاں اپنا آواز مت کر بلند کہ یک قوم کو خالق دو جہان</p>	<p>خلیفہ ابو جعفر ای نیک و ص مدیسے کا بھاجو امام ہمام ابو جعفر اس سے کیا بحث آ یہ جا ادب ہی یقین بے نظیر یہ ہی مسجد آن حبیب خدا نادب سے ہو تو یہاں پر ہند سکھایا ادب ہی یہ آیت سے جا</p>
<p>لَا تَرْفَعُوا أَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ</p>	<p>یہ روایت ہی آیا مدیسے کو جب امام زمان مالک بنکام سو یک روز در مسجد مصطفیٰ کہا شیخ مالک اسے اپنی امیر یہ ہی مسجد سید انبیا یہاں اپنا آواز مت کر بلند کہ یک قوم کو خالق دو جہان</p>
<p>بھی یک قوم کی روح کی ہی خدا ارے اللہ یں یغصون اصواتہم عین رسول اللہ</p>	<p>یہ روایت ہی آیا مدیسے کو جب امام زمان مالک بنکام سو یک روز در مسجد مصطفیٰ کہا شیخ مالک اسے اپنی امیر یہ ہی مسجد سید انبیا یہاں اپنا آواز مت کر بلند کہ یک قوم کو خالق دو جہان</p>
<p>بھی یک قوم کی وہ مذمت کیا إِنَّ الَّذِينَ يَنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ</p>	<p>یہ روایت ہی آیا مدیسے کو جب امام زمان مالک بنکام سو یک روز در مسجد مصطفیٰ کہا شیخ مالک اسے اپنی امیر یہ ہی مسجد سید انبیا یہاں اپنا آواز مت کر بلند کہ یک قوم کو خالق دو جہان</p>
<p>وہ سرور کی حرمت زبرد و یہاں تک سن از مالک نامدار</p>	<p>یہ روایت ہی آیا مدیسے کو جب امام زمان مالک بنکام سو یک روز در مسجد مصطفیٰ کہا شیخ مالک اسے اپنی امیر یہ ہی مسجد سید انبیا یہاں اپنا آواز مت کر بلند کہ یک قوم کو خالق دو جہان</p>
<p>یہ روایت ہی آیا مدیسے کو جب امام زمان مالک بنکام سو یک روز در مسجد مصطفیٰ کہا شیخ مالک اسے اپنی امیر یہ ہی مسجد سید انبیا یہاں اپنا آواز مت کر بلند کہ یک قوم کو خالق دو جہان</p>	<p>یہ روایت ہی آیا مدیسے کو جب امام زمان مالک بنکام سو یک روز در مسجد مصطفیٰ کہا شیخ مالک اسے اپنی امیر یہ ہی مسجد سید انبیا یہاں اپنا آواز مت کر بلند کہ یک قوم کو خالق دو جہان</p>

یہ روایت ہی آیا مدیسے کو جب
امام زمان مالک بنکام
سو یک روز در مسجد مصطفیٰ
کہا شیخ مالک اسے اپنی امیر
یہ ہی مسجد سید انبیا
یہاں اپنا آواز مت کر بلند
کہ یک قوم کو خالق دو جہان

یہ روایت ہی آیا مدیسے کو جب
امام زمان مالک بنکام
سو یک روز در مسجد مصطفیٰ
کہا شیخ مالک اسے اپنی امیر
یہ ہی مسجد سید انبیا
یہاں اپنا آواز مت کر بلند
کہ یک قوم کو خالق دو جہان

یہ روایت ہی آیا مدیسے کو جب
امام زمان مالک بنکام
سو یک روز در مسجد مصطفیٰ
کہا شیخ مالک اسے اپنی امیر
یہ ہی مسجد سید انبیا
یہاں اپنا آواز مت کر بلند
کہ یک قوم کو خالق دو جہان

مؤذ ب ہوا او خوشی لیا
کہ ای محترم آی امام ہدا
میں کیا رو بقیہ کروں در دعا
کیا مالک اس طرح ارشاد تب
وہ علائکہ ہکا وسیلہ ترا
کہ یعنی ترا پدر آدم صفی
وسیلہ بھی اسکا وہ ہو گاتین
طرف اسکے روئے کے منہ لا تو اب

کہ فرمایا تو ان میں سے الایام
وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَّهَ اللَّهُ تَوَابًا رَجِيمًا

یہاں بولنا ہی بوجہ قوی ہو
کہ جب اپنا آواز کرنا بلند
تباہی اعمال کا ہو سبب
کہ اسکے سن پر کتبہ الفضل
تراش عقل سے اپنے پیہر کا
کئے فن معقول پر بھول جا
جو کچھ عقل ناقص میں پاتے ہیں وہ
خدا اسکے طرف سے جو لا یا رسول
نہ کہوں اسکے اعمال چیز ہوں

خوشی لیا یوں گدا رشتہ کیا
یہ مسجد میں کرتا ہوں میں اب نہ طا
دیا جانب روضہ مصطفیٰ
نہ کیوں سہر منہ اسکی رہ گئے اب
وسیلہ ترا اور ترے پدر کا
وسیلہ کیا تھا یقین اسکا ہی
بدر گاہ خلاق در دوم دین
شفاعت وہ سرور سے کچھ مطلب

تر مانی یہ آیت کو روح امام
وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَّهَ اللَّهُ تَوَابًا رَجِيمًا

در ارج میں اپنے یقین پہلوی
بر آواز پیغمبر اسے ہوشمند
کمان کہا تو کہانی پھر بول اب
بلند آہ کرتے ہیں اپنے عقل
سمجھتے ہیں اس میں کمال وقار
کئے فلسفی علم پر بھول جا
وہی حق ہی کر آہ گاتے ہیں وہ
یہہ کرتے ہیں زعم اپنا اس پر قبول
نہ کہوں بدعتی حشر انگیز ہوں

مذکورہ بالا کلمات جو حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمائے ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر آپ کے گھرانے کے لوگ آپ کو برا بھلا کہیں تو آپ ان کو معاف فرمائیے اور ان کے لیے دعا فرمائیے کہ ان کو توبہ ملے اور ان کو جہنم سے بچا دے۔

خدا دیوے توفیق سب کتب
ادب یہ بھی اُسکا ہی اب جان تو

ہوں سنت کے تاہم وہ ان مسلمان
پکارے نہ اور وہ اُس شہ کو

لَا تَجْعَلُوا دَعَاءَ الرَّسُولِ كَدَعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

یہ آیت کے معنی میں اب جانو
ہی ایک یہ کہ اُس شہ کا نام لے
کہے یا رسول اللہ شکریم سے
ہیں کیا چیز ہم بلکہ رب العباد
تو قرآن میں دیکھو رب الانام
رسول اللہ بولا کہیں اسکتیں
کہیں یا نبی اور کہیں یا رسول
یہ اُسکا پکار انہیں لیکے نام
وہ ایک دو جگہ میں بھی ابی ہاشمو
وہ تفسیر والوں کا قول دگر
کہ شہ کا بلانا تمہارے تئیں
تم آپس میں جو ایک دوسرے کو سب
کہ تم اُسکا دین یا ندیوں جواب
نبی میرا تم کو بلاو گا جب
چنانچہ یہ قرآن کی آیت دگر

ہیں ار باب تفسیر کے قول دو
پکارے نہ اور وہ ساہرگڑا سے
کہے یا حبیب اللہ تعظیم سے
کیا ہی یہ القاب اسکو یاد نہ
یا کیسی شکریم سے اُسکا نام
نبی اللہ بولا کہیں اسکتیں
پکارا بالقاب عزت شمول
مگر ایک دو جگہ میں لا کلام
تھا نام شریف اسکا لیا ضرور
میں لکھتا ہوں اب رکھ تو اس سے خبر
نہ ایسا کر جو تم آی مسلمان
بلا تے ہو ویسا نہو اُسکا دھب
بھی جاوین بلاو پو یا نہ شتاب
جواب و قبول اُسکا واجب تب
یہی حکم کرتی ہی میں سخیطر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

یہ آیت کے معنی میں اب جانو
یہی ایک یہ کہ اُس شہ کا نام لے
کہے یا رسول اللہ شکریم سے
ہیں کیا چیز ہم بلکہ رب العباد
تو قرآن میں دیکھو رب الانام
رسول اللہ بولا کہیں اسکتیں
کہیں یا نبی اور کہیں یا رسول
یہ اُسکا پکار انہیں لیکے نام
وہ ایک دو جگہ میں بھی ابی ہاشمو
وہ تفسیر والوں کا قول دگر
کہ شہ کا بلانا تمہارے تئیں
تم آپس میں جو ایک دوسرے کو سب
کہ تم اُسکا دین یا ندیوں جواب
نبی میرا تم کو بلاو گا جب
چنانچہ یہ قرآن کی آیت دگر

یہ آیت کے معنی میں اب جانو
یہی ایک یہ کہ اُس شہ کا نام لے
کہے یا رسول اللہ شکریم سے
ہیں کیا چیز ہم بلکہ رب العباد
تو قرآن میں دیکھو رب الانام
رسول اللہ بولا کہیں اسکتیں
کہیں یا نبی اور کہیں یا رسول
یہ اُسکا پکار انہیں لیکے نام
وہ ایک دو جگہ میں بھی ابی ہاشمو
وہ تفسیر والوں کا قول دگر
کہ شہ کا بلانا تمہارے تئیں
تم آپس میں جو ایک دوسرے کو سب
کہ تم اُسکا دین یا ندیوں جواب
نبی میرا تم کو بلاو گا جب
چنانچہ یہ قرآن کی آیت دگر

بھی ابنِ المعنی کی جو ہے خبر
کہ یکسے دن وہ مشغول تھا درخاز

جواب اوشہ دو چہان کاندے
میں تھا درخاز آئی معنی اجابت
کہا کیا نہیں تیرہ کہا ہے خدا

بھی شاہد بلا شک ایسی بات پڑے
کہارا اُسے وہ شہ سرفراز

کیا معذرت بعد اس طرح سے
لہذا مقصر رہا از جواب
پرما شب یہ آیت رسول پڑا

اِسْتَجِیْبُوا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُولِ

بابِ یوم در فضیلتِ محبتِ سیدِ الزمان کہ ساری ایمان و زودمانِ قربِ خلاقِ یزدانِ حقیقت

محبت وہ سرور کی بے ریب ترین
محبت ہم سب کی ایمان ہے
محبت وہ سرور کی سترونیان
محبت وہ سرور کی بیتال و قیل
محبت وہ سرور کی آئی باصفا
وہ سرور کی جسکو محبت نہیں
نہ انس میں اس کے ذوبانہ جو
جو شمع محبت پو اس کے جلے
محبت میں اس کے جو ہر جانِ خدا
محبت میں اس کے جو دیوانہ ہو
محبت میں اس کے جو بیان ہے
محبت میں اس کے جو کامل ہوا

بقین کل امت پہ ہے فرض عین
عذائے دل و راحتِ جان ہے
سمجھ قربِ مولا کی ہے نزدیک
ہے ایمان و اسلام کی یک دلیل
دلیل سبیل پڑا ہے بجا
سمجھ اسکو ایمان کی دولت نہیں
کہو دتر ایمان کہوں پاو او
اسکو مرزہ عشق کا یہہ ملے
وہی ہوو عالم کا ماں مقتدا
وہی اہل حق پاس فرزانہ ہو
حیاتِ ابد اُسکو آسان ہے
وہی حُبِ ایمانی حاصل کیا

محبت

جو بحرِ محبت میں ہوا اسکے غرق
 محبت میں اسکے ہو رفعِ قیود
 محبت میں اسکے جو دلِ شاہی
 محبت میں اسکے جو یکتا ہوا
 محبت کا اسکے پایا جام جو
 محبت میں اسکے جو ہو جافشاں
 محبت سے اسکے جو لذت لیا
 جو اس باغِ اُنت کے ریحان
 محبت جسے اسکی مرغوب
 محبت کا جو داد اُیکادے
 محبت میں جو اسکے ماجد ہوا
 محبت کا اسکے جو پایا شمر
 محبت کا اسکے جو شوقی ہوا
 جو محوی درانِ عشق سی ہوا
 محبت میں اسکے جو پایا رسوخ
 جو حُبِ نبی میں یگانہ ہوا
 جو حُبِ نبی کا ہی سند نشین
 محبت ہی سلکوں کا سیراج
 محبت ہی ہی باوجِ نظر

وہی ہو وگیا صبا جمع و فرق
 محبت میں اسکے ہو حق کا شہود
 وہی بندِ دنیا سے آزاد ہی
 وہ صدیق بے مثل و ہمتا ہوا
 ہوا فارق کفر و اسلام او
 ہوا جمعِ قرآن کا وہ راز دان
 بلا شک ہوا وہ ابوالاولیا
 و ملکِ امامت کے سلطانِ مین
 وہی حق تعالیٰ کا محبوب ہی
 وہی اولیا اور ائمہ ہوئے
 وہ دین کا امام و مجدد ہوا
 وہ قربی ہوا قرب حق سے سمیر
 وہی ذوقِ عرفان سے ذوقی ہوا
 وہ فیضِ بطون کا اویسی ہوا
 ہوا وہ زمانے کا شیخ الشیوخ
 وہ بے شبہ قطبِ زمانہ ہوا
 وہی محی دین نبی ہی یقین
 محبت ہی واصلوں کا تاج
 شریعتِ طریقت کی شمعِ مہر

نہ سالک ہو جب تک فنا فی الرسول
 ہو جائے محبت میں اعدائے رنج
 اگر اُس محبت میں کفار سے
 اٹھاویگا تو آفتیں زحمتیں
 صحابہ کے احوال پر کر نگاہ
 معانی محبت کے ہیں مختلف
 کتب صوفیہ کے تو دیکھ کا جب
 محبت کا معنا ہی میل قلوب
 اگر تجھ کو میلان ہو رسول
 خلاف سنن اور احکام کے
 تو میلان اول میں آیا قصور
 کہے بعض عرفا محبت ہی او
 تمام اُسکے احوال و افعال میں
 بھی شہوات نفسانیہ اپنے چھوڑ
 کہے بعض وہ بنی محبت یقین
 ہو تو صفات محبت سر
 کہا عارفوں کا جو سلطان تھا
 محبت وہی ہے جو کچھ ہو تیرا
 فدا کر کے پھر اسکو سمجھے تو کم

فنا فی اللہ اسکو نہ ہو و حصول
 وہی ہو بلا شک سعادت کا گنج
 و یا اہل بدعات شہرار سے
 ترے حق میں ہیں و ترے نعمتیں
 جنہیں وہ کینچے میں کیا آہ آہ
 اگر تو سکے سب سے ہو متصف
 ہو ظاہر معانی ترے پر وہ تب
 طرف اپنے محبوب کے جان خوب
 دل و جان سے کر حکم اسکا قبول
 طرف اس کے گر میں ہو و اچھے
 ہی سچی محبت سے یہ بات دور
 موافق تو محبوب کے ساتھ ہو
 بھی اخلاق و عادات و اعمال میں
 اطاعت سے رہا ہی دل اس کے جوڑ
 کہ صفوں میں محبوب کے ای امین
 یہ درجہ فنا کا ہی ای باخبر
 جو بیطام کا شیخ و نشان ہے
 وہ محبوب برا اپنے کر دین فدا
 رہے شرم و ہنسی تجھے دم بدم

محبت مجبوسے تو جو پاؤ قلیل
 محبت کی تفریف ایسی ہی جان
 محبت کے اسباب ایی باصواب
 رہے جسکو ظاہر میں حسن و جمال
 و یا جو خوش جسمیں ہو آئی پس
 محبت بدل اس سے کہتے ہیں سب
 یہ اور اک جس حسن ظاہر کے ہی
 بھی اور اک عقلی سے پائیں جو
 چنانچہ کمالات علم و ہنر
 بھی جن لوگ میں حسن اخلاق ہو
 محبت الہی ہی ایسوں کے جان
 چنانچہ بہ صلحا و علمائے دیں
 یہ اور اک عقلی کا موجب ہی ماں
 سبب دوسرا جو کہ احسان ہی
 جو تھوڑا بھی احسان کرے اپنے ساتھ
 بہت اسکا احسان رکھتے ہیں یاد
 یہ اسباب یکسر بوجہ اتم
 محبت کے اسباب سب و الجلال
 ہو کہوں حسن ظاہر کا اسکے بیان

بہت اسکو سمجھے بلا قال و قیل
 لکھے ہیں بہت عالماں عارفان
 ہی احسان یا حسن بے اریباب
 و یا حسن آواز میں ہو کمال
 طعام لذیذ ہو و جو نیک تر
 محبت کا یہ حسن ہی سبب
 نہ اور اک سے عقل ماہر کے ہی
 محبت رکھیں اس سے عقلا سنو
 بھی فورع و تقابن میں موشتہر
 بھی حسن سخاوت میں جو طاق ہو
 یقین خود بخود در دل عاقلان
 محبت ہی عقلا کو دیکھ ہر کہیں
 ہی ظاہر نہیں احتیاج بیاں
 و خیل اُس میں ہر فرد و نشان ہی
 محبت اسکے رہتے ہیں بس تاحیات
 کریں یاد اسکو تو ہوتے ہیں شاد
 ہی ثابت بذات شفیع الامم
 رکھا اُس میں دیکھو بوجہ کمال
 کہ تھا بدرتا باں تصدق جہان

جو کچھ تاجن باطن تھا اسکے نور
تھا جو جن صورت میں وہ بعد
کہاں طاقت و کراہی
میں کہوں خلق باطن کہوں ای سلیم
تمام اسکے احاطہ قرآن میں

مقابل کہاں اسکے سو و سو نور
تھا جو جن صورت میں وہ بعد
کہ طاقت و کراہی
ہذا جسکو فسر مایا خلق عظیم
کہ قول عارف کا ہے زبان ہی

کان خلق القرآن

بیان مشاہدہ کے بعض اخلاق کا
بیان اسکے احسان کا کہوں ہوا
وہ سرور کی بعثت کا احسان
چہ غلوئی و متعلیٰ مرکب تشریف
چہ جنات و انسان چہ جسم و جان
میں احسان میں اسکے شافی سبھی
ہونے اسکے آنے سے آفات دور
کہ ذات ربکی ہی رحمتہ للعالمین
یہ رحمت میں شامل میں کفار بھی
جو احسان اسکا ہی ہر مومن
کتاب اور حکمت سکھایا وہی
زطلعات تشریف کہ نور و ضلالت
باتوار اسلام و توحید حق

نبوت کے اطوار میں میں لکھا
کہ قرآن اشرف میں کئے جا خدا
کی ہدایت میں میری اپنے تمام
عزت پر میں اسکا احسان
چہ ذرات و افراد کون و مکان
یہ رحمت و شہادت یہ چھوٹے کبھی
بھی قہر و عذاب و فطرت دور
سب عالم پر رحمت ہی اسکی تعین
کہ قہر و غضب سب کو چھوٹے بھی
نہ کچھ اسکو غایت نہایت ہی خالص
رو راست سب کو دکھایا وہی
وہ سالار عالم سب کو کمال
ہی لایا یہ آیت کا ویکر سبق

زراہِ جہنم بچا ہے وہ
خدا سے جو پایا تھا وہ نعمتین
وسیلہ ہو اُمت کا نزدِ خدا
یہ دنیا سے جب سو عقیبِ احلا
کیا عرض بھی تب یہ حق کے جناب
بھی اعمالِ امت سے ازخیر و شر
کرے خیر پر تاکہ شکر آئے
ہوئے عرض تینو بھی اُسکے قبول
بھی احسان اُسکا بروزِ جزا
مُترب ملکِ انبیائے کرام
وہی سب اُمم کی شفاعت کرے
ہن جب اُسکے احسان یوں
کہ ہم اپنے مانباپ و احوال سے
کہ بل اپنے جان سے بھی با اعتقاد
نہ ایسی محبت رکھے جب ملک
وہ سرور اسی واسطے مومنو

ہمیں راہِ جنت دکھایا ہے وہ
چکایا ہے اُمت کو وہ لذتیں
شفیع اور حامی ہی اُنکا سدا
یہ اُمت پو حق کو خلیفہ کیا
نہ اُمت پو ہو بعدِ قہر و غدا
وہ ہفتے میں دو بار پاوے خبر
سفا رش کرے بہرِ عفو گناہ
کیا نقل تب مطمئن ہو رسول
سب عالم پو ظاہر یقین ہو وگا
نیا وین شفاعت کا یا ر اتمام
خدا وہ شفاعت اجابت کرے
ہی ایسی محبت کے وہ سازگار
بھی اہل و عیال اور اموال سے
محبت رکھیں اُس نبی سے زیاد
مسلمان نہ ہو و یقین تب ملک
کیا ہے یہ ارشاد والا سُنو

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ
وَفِي رُوَايَةٍ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَفِي رُوَايَةٍ مِنْ نَفْسِهِ
وَفِي رُوَايَةٍ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

یہ حدیث کا مضمون یہ ہے کہ کوئی ایک نبی کا جب تک کہ میں اس سے زیادہ

محبوب نہ ہو یا اس کے پاس سے یا اس کے مال سے یا اس کے اہل و عیال سے یا اس کے نفس سے یا اس کے

کیا اس طرح عرض خدمت عمر
 مگر نفس میرے ای شاہدین
 عمر تب نگارونے وقت کے ساتھ
 وہیں اُنکے دل میں اثر ہو گیا
 تو جاں سے بھی میری اب دوستر
 محبت پوجب اپنے جان کے زیاد
 کیا اس طرح عرض اول عمر
 وہ ارشاد قوی سے آگاہ کر
 خدا جلد تاثیر اُسکو دیا
 یہاں تیری یوں کہا ای یز
 یقین نفس کو اپنے ما اعتقاد
 حلاوت نہ چاکیکاشت کی وہ
 کہ آئی بتصریح ہی وہ خبر
 یہی اس سچو تا ہی بس مستفاد
 کہ حاصل تھی وہ تو عمر کو پچھان
 مواہب میں یوں قسط لانی لکھا
 محبت یقین اپنے جان کی
 محبت طبعی یہ ہی ای پسر
 اُسکو کہیں حُب عقلی تو جان

کہ سب سے تو مجھ پاس ہی دوستر
 کہا شہ تو ایمان لا یا نہیں
 وہ شہ اُسکے سینے پہ ملا ہی ہاتھ
 کیا عرض آی سید انبیاء
 کہا اب تو یومین ہوا یا عمر
 ہی محبول انسان ای نیکو نہاد
 ولیکن وہ سالار جن و بشر
 بھی فعلی تصرف کیا جلد تر
 ز قلب تہی نور باطن لیا
 کہ جب تک کوئی یمن اہل دین
 نہ جانے ز ملک رسول عباد
 نہ پاویگا لذت محبت کی وہ
 کہ جان سمجھی شہ کو رکھے دوستر
 محبت نہیں ہی فقط اعتقاد
 یقیناً و قطعاً بغیر گمان
 کہ فاروق جو عرض اول کیا
 طبعی یہ ہی بات انسان کی
 بھی ہی اختیار محبت کر
 کہیں حُب ایمانی بھی آی میان

<p>کہ انسان از عقل باریک بین فوائد مصالح کا اپنے نشان یہ ہی اختیار محبت بچار تھی حُبِ طبعی وہ ای نیک ذات ناقل کیا اور سمجھا بجاؤ یہی ہی علامات ایمان سے یہ پہچان کر وہ کہا دس بار مرے جان بھی ای امام بشر دُر حُبِ ایمانی پایا ہی تو دیا جو کہ واجب تھا تجھ پر جواب یہاں ای برادر ہی آخر ہوا</p>	<p>حقیقت یہی اسکی ہی امین نجاتا ہی جس چیز میں یگان اسے دوست رکھتا ہی از اختیار عمر جو کہا بار اول وہ بات بد علم و خرد بعد وہ باصفا پس اسکو رکھے دوستِ جان سے یہی بات چہتا ہی مان اختیار کہ مان تجھ کو رکھتا ہوں اب دُستِ کہا شہ اب ایمان لایا ہی تو حقیقت تو جانتا ہی اب باصواب خلاصہ مواہب کے مضمون کا دُ</p>
--	--

حدیث

<p>کہ پوچھا عمر سے شہِ مجرب کیسکو رکھے دوست میرے سوا کہ مانِ مشترک ہی محبت مری مرے اہل و اولاد و خویشاں کے ساتھ کہا بول اب کہوں ہی ای نیک کار گئی اُنست نفس اب ہی بحال کہا حال سے اپنے اب دُخبر</p>	<p>بھی آئی صحیح یک حدیث دگر کہ کہا حال ہی بول مجھ سے بھلا کیا عرض وہ ای خدا کے نبی ترے ساتھ بھی اور مر جائیکے ساتھ نبی دُستِ سینے پہ تب ماتھے مار کہا اُنست اہل و اولاد و مال بھی مارا ہی شہِ ماتھے بار دگر</p>
---	---

کیا عرض اب سب کی الفت کئی

محبت تری خاص باقی رہی

فائدہ

بھی قرآن اقدس میں پروردگار
کہ امت کو کہدے قوی مقبدا
نہ آبا و اولاد خویش خیال
زیادہ رکھیں دل سے ستر و عیا

کیا حکم سرور کو یوں آشکار
کہ حب خدا و رسول خدا
ز قمر و زکات و تجارت و مال
چنانچہ یہ آیت میں آیا ہے جان

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ
وَأَزْوَاجُكُمْ وَخَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ
مِنْ أَقْتَرَفْتُمْوهَا وَتِجَارَةٌ
تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ
تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنْ
أَنْ تَبْغُوا وَجْهَ رَسُولِهِ وَجَاهُ
رَبِّهِ فِي سَبِيلِهِ فَرِيقٌ يَبْغُونَ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

اگرچہ محبت نبی کی یقین
ولیکن نبی بعضوں کو لذت زیار
مدار اسکا ہی ترک شہوات پر
تھی حب صحابہ شاہ ام
محبت کو سرور کے درجات میں
محبت کا سرور کے اجرو ثواب
نتیجہ محبت کا اُسکے قوی
اگرچہ رہیں جسم تن سے جدا

ہی سب مرد و زن و منون کہیں
یہہ اُنست سے بعضوں کو کم رکھ کر
بھی شرعی عبادت و طاعات پر
بوجہ کمال و بوجہ اتم
بھی اُسکے علامات و ثمرات میں
بھی شہن جزا اسکا ہی بے حساب
معیت وہ سرور کی ہی معنوی
پہ روح معیت ہی حاصل سدا

خدا کی محبت سے
جو انسان کو
سوداگر کی طرح
دیکھتا ہے وہ
کھٹکتا ہے
اس کا اندازہ
قرآن سے لیا جائے
وہ دیکھ کر
اشک بکھیرے گا
نبی و پیغمبر

حدیث

کہ ایک روز نزدِ شہِ انبیا تو فوراً قیامت کہ کب آئیگی تو تیاری اعمال کی کیا کیا عمل نیک کرتا و ماں آوے کام ہست کچھ ز صدقات و صوم و صلوات قیامت سے گرچہ بغفلت رہا محبت میں رکھتا ہوں صبح و بلاشبہ و شک تھے اسکے رہے	انس ابن مالک روایت کیا کیا عرض یک شخص آیا نبی کہا شہ قیامت کے خاطر جلا تو کہا پوچھے یعنی روزِ قیام کیا عرض وہ ایشہ کائنات نہیں آہ تیاری میں نے کیا وے با خدا و رسولِ خدا کہا شہ محبت تو جس سے رکھے
--	---

روایت

جب آیا بنزدِ رسولِ خدا کہ تاعقد بیعت کروں تیرے ساتھ میں بیعت سے اسکے مشرف ہوا تجھے دوست رکھتا ہوں نہیں سگمان رکھے دوست جسکو بدل تاحیات	بھی صفوان کہا میں نے ہجرت کیا کیا عرض ایشہ شاہِ دُاپنا مات وہ شہ اپنا دست مبارک دیا کیا عرض پس ایشہ انس و جان کہا شاہ ہر کوئی رہے اسکے سات
--	--

روایت

محبت میں شہ کے وہ بیجاں تھا غنیف و ضعیف و حزن و طول وہ غنچے کے مانند دل تنگ تھا	جو مولیٰ وہ سرور کا ثوبان تھا وہ یک روز آیا حضورِ رسول بھی متغیر اسکا ہوا رنگ تھا
---	---

<p>کیا عرض ثوبان بدرود ملا نہ بیمار ہوں ای شہِ محترم مرگول پہ ہوتا ہی وحشت کا باد تب ہوتی ہی سکین حاصل مجھے تو ہوتی ہی وحشت مری تب باد قیامت میں تجھ کو نہ دیکھ سکا میں تو جنت میں ہمراہ پیغمبر اک بلاشبہ در درجہ ارجہ تو نیچے رہوں تب نہ دیکھوں تجھ تو پھر تا ابد تاجھے پاؤں لگا سنایا ہی اسکو خدا کا رسول</p>	<p>اے شاہ پوچھا تیرا کیا ہی حال ہمیں تجھ کو کچھ لوڑ ہی درد و غم نہ جب تجھ کو دیکھوں تو ہو بقرار تو آبلہ تر دیکھتا ہوں تجھے بھی جب آخرت کو میں کرتا ہوں یاد کہ ہی خوفِ اسبات کا میرے تین سبب یہ ہی ای سرور ان رہیگا یقین در مقام بلند دخول ہو و جنت میں بھی کر مجھے اگر آہ جنت میں نا آؤں گا یہ آیت بھی پائی شرفِ نزول</p>
---	---

اے شاہ پوچھا تیرا کیا ہی حال
ہمیں تجھ کو کچھ لوڑ ہی درد و غم
نہ جب تجھ کو دیکھوں تو ہو بقرار
تو آبلہ تر دیکھتا ہوں تجھے
بھی جب آخرت کو میں کرتا ہوں یاد
کہ ہی خوفِ اسبات کا میرے تین
سبب یہ ہی ای سرور ان
رہیگا یقین در مقام بلند
دخول ہو و جنت میں بھی کر مجھے
اگر آہ جنت میں نا آؤں گا
یہ آیت بھی پائی شرفِ نزول

<p>وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْقِدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ جو نہوین مطیع خدا و رسول کیا جن پو نعت خدا سے انام بھی صدیق و شہداء ہیں اور اولیا ہوشہ کی محبت اسی کتین اطاعت سے جمع سعادت کے نہ درگاہ نبوی کے ہو گا قریب</p>	<p>کہا ہی خدا اسطرح تو نہ بھول رہیگے و سے لوگ انکے ہمراہ نام و کہیں چار فرقے اول انبیاء ہو اس سے معلوم آئی پیشین خدا کی بھی اسکی اطاعت کے اطاعت سے اسکے جو ہو نصیب</p>
---	--

رینگے جو کوئی فسق و بدعتا میں
 کبیرہ گناہوں میں ہوں مبتلا
 حرام وزنا میں گرفتار ہو
 برقص و مزامیر شام و سحر
 یہاں تک علانیۃً بازار میں
 نہ کچھ خوف حق اور ربی سے نہ شرم
 کریں سود سے واداد و سود
 کہیں جھوٹے وعدہ خلافی کریں
 چھپا مانپ میں تول میں دغا
 بھی ناحق مسلمان پوچھت کریں
 بھی ظلم و ستم اور کبر و منی
 مسلمان بے زر کی تحقیر ہی
 عرض ایسی ہی زشت فعل کثیر
 وہ شبہ کی خلاف اطاعت ہے
 نبی کے خلاف شریعت صریح
 مطیعان نہیں شاہ اکوان کے
 اطاعت کا کر اسکے ایسا خلا
 ذرا ہو ویں اب خود ہی منصفیقین
 یہہ لوگوں کی افسوس غفلت کہان

بظلم و جفا اور سیات میں
 شریعت کے حدود کو توڑے سدا
 بھی نشہ میں دن رات مشرب ہو
 کریں فخر و اسراف بن عمر و زور
 شب گشت گنجین نچا پتے حلین
 کریں یوں گناہوں کا بازار گرم
 کریں صرف اسکو بافعال بد
 جو کامان ہیں اس کی منافی کریں
 بھی حقدار کا حق کریں نا ادا
 شکایت کریں اسکی غیبت کریں
 بھی علما و صلحا سے بس دشمنی
 بھی کافر تو نگر کی توقیر ہی
 کہ کرتے ہیں اکثر امیر و فقیر
 ضلالت ہی ضد سعادت ہی
 جو کرتے ہیں ایسے ہی فعل قبیح
 مطیعان ہیں و تقس شیطان کے
 محبت کا کرتے ہیں پھر اسکے لاف
 ہی سچا محب بھی مخالف کہیں
 شہ دو جہاں کی محبت کہان

خدا انکو راہِ اطاعت دکھائے	خدا انکی غفلت کا پردہ اٹھائے
کرم سے دیکھے اپنے نیتِ مستقیم	شرحِ نبی انکو ہسم کو کریم

تفسیر

<p>کہ ایک شخص در وقتِ خیالِ بشر اُسے حدِ شرعی بھی مارِ شتاب خمر و سرے بار بھی وہ پیا کیا انکو ارشاد یوں شاہِ دین خدا و نبی کو وہ رکھتا ہر دست نہ مغرور ہو کوئی سطحی نظر یہاں بولتا ہی بوجہ قومی ہو باقی دلِ عاصیوں میں بھی تو اُس پر وہ نادم رہے بالذوام ہو کفارہ تا اُس گنہ کا یقین نہ اپنے گنہ پر وہ نادم ہوا کہ کرنے سے وہ معصیت بار بار کبیرہ گناہوں کے اصرار سے بھی ہو قلب پر ختم بے شبہ و بین پناہ اُس سے نیتِ ہکود کو خدا کہ تھا ایک قرعے میں اسکا قیام</p>	<p>جو دیکھتے ہیں وہ بعض اہل سیر باغوائے شیطان پیا تھا شراب فریب کو شیطان پھر بھی دیا کئے بعض لوگ اس پر لعنت ہیں کہ لعنت سے مت کینہ چھو اسکا پوست کہیں اس روایت کتن دیکھ کر مدارج میں عبدالحق دہلوی کہ حُبِ خدا اور حُبِ نبی کہ گر ہو گنہ کا کبھو اُس سے کام کرے حدِ شرعی بھی جاری نہیں وگر کوئی عصیان سے آثم ہوا ہی اسبات کا خوف ای ہوشیار سدا جرم و بدعت کے تکرار سے کہیں دل پو تب اس کے ہو طبع و بین تو ایمان سلب اُس سے ہو جا گیا وہ شارب جو تھا اسکا زہرِ قیام</p>
--	--

حصو پیمبر میں آتا تھا وہ
 چنانچہ جو ہوتے ہیں ترکاریاں
 محبت سے لاتا تھا نزد رسول
 جو چیزیں کہ ہیں شہر کے خوبتر
 پیمبر بھی کرتا تھا اسکو عطا
 کہ زاہر ہمارا یہ ہی روستا
 سو وہ شخص ایسا یا جب شرب
 کئے لوگ جب اسپولین آشکار
 نہیں فاسقون پر ہی لعنت روا
 کبیرہ سے پن کفر کا ہی خطر
 مسلمان کتنے خدائے مجیب
 عوام زمانہ شہ محترم
 اوایل تھا اسلام کا جب یار
 بھی خوگر تھے شرب خمر سے عوام
 انھیں حد شرعی بھی جاری کئے
 تو دیکھ اس زمانے بالعکس ہاں
 کبیرہ علانیہ کرتے ہیں وہ
 بھی کرتے ہیں غرہ یہ اسپر مدام
 شرافت کا تغمہ بھی بے رنگ و عار

وہ قرئے کے تحفے بھی لاتا تھا وہ
 کئے قسم کے اور کئے سبزیان
 تو کرتا تھا سرور کرم سے قبول
 چہ نقد و چہ جس چہ پوشاک و زر
 ہی یوں بولتا تھا وہ بحر سخا
 بھی ہم میں یقین اس کے شہری بجا
 کئے حد شرعی بھی جاری شتاب
 کیا منع انکو شہ با وقار
 کبیرہ سے کافر بھی ناہو و گیا
 ہی سرحد اسلام سے دور تر
 کیا یڑ سے توبہ کرے بس نصیب
 کبیرہ کئے جو بے ہن کم نہ کم
 بدی خوب اسکی بنتی آشکار
 ہوا اس لئے ایسا بعضوں سے کام
 گنہ پر بھی اپنے ندامت لئے
 کہ کیشے میں اس عصر کے فاسقان
 غضب کہنیں جھکے ڈرتے ہیں وہ
 ہمارے یہ ہی سات بیری سے کام
 دئے فسق و بدعت کتنی ہی قرار

بلا رقص و مزار و رسم خود
 بھی عورات بیوہ کرین گرجا
 شرافت بھی انکی برباد ہو
 شرافت ہی انکی ہندی رسوم
 ہوا خوب معلوم اب اس سبب
 کہو منصفو اب خدا کی قسم
 یہی کہا جاتا ہے اس شاہ کے
 لگا اسکی یہ شرع و سنت کو عیب
 جو دو دختران اسکے نیچے پاک تر
 ہوئے عقد ثانی انھوں کے چچا
 بھی آئی حدیث صحیح آیہ پس
 ہمارے یہ دین میں نیا کوئی کام
 نہ اُنسے لگے شرع و سنت کو عیب
 کہاں حد شرعی کہاں احتساب
 کہاں نافذ الحکم قاضی شرع
 کہاں آہ شرعی قصاص و حدود
 یقین عالم با عمل اب کہاں
 کہاں واعظ مخلص با وقار
 صد افسوس یہ ہی زمانہ اخیر

اگر انکی شادی ہو جائے تو نقص
 ہو قادیان و دنیا کا فوز و فلاح
 بھی معیوب آبا و اجداد ہو
 نجابت انھوں کی بدعات شوم
 شرافت ہی انکی نبی کا خلاف
 تمہیں غلط کسب و کار کی قسم
 ہٹ مردود یا اسکی درگاہ کے
 عجاں ہو کول اسکے بیشک بیت
 وہ یک ام کلثوم و رقیہ دگر
 بہ عثمان ذیشان یہ ہی عیان
 کہ فرمایا جو یہ شہر بچو و برب
 نکالے وہ مردود ہی لا کلام
 یہی ہو وین معیوب بے شبہ و رب
 کہاں محنت ہی دیانت نصیب
 کہاں مفتی عالم اصل و فرع
 کہاں زجر و تعزیر و شرعی قیود
 بھی صوفی حلیم و مہذب کہاں
 دیانت دثار اور حکمت شعار
 ہی دین مستین اور حقیر

<p>ہی اسلام یکس مسلمان ضعیف نہ اسلام کا کوئی غم خوار ہی</p>	<p>بھی بدعت پسند و نکا ایمان ضعیف نہ کوئی مسلمین کا مددگار ہی</p>
<p>باب ششم در تکیج و ثمرات محبت آنحضرت سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام علی ولی یون روایت کیا حسین حسن کے پکڑے ہاتھ کو کہ جو کوئی رکھے پیٹھ کو ہر کو دست رہے میرے درجے میں اس میراث یہ ارشاد آن شاہ والا نثار د بہ نسبت وہ دوسروں کے بادشاہ ہیں بھی مروی ہے وہ جو انس سے خبر کہ جو کوئی رکھے دوست میر تین بھی دوسری خبر سے جو پایا ثبات نہ اس سے مراد مساوا ہی ہو مراد اس معیت سے یہ ہے بجا ہے شہ کے دیدار سے سرفراز جو ہیں دوستان اس کے سرو عیان ولے ہجر ظاہر کے بھی آشکار بشارت دیا ان کتب شادین کہیں بھی رہو تم بدار نعیم</p>	<p>کہ یک روز وہ سید انبیاء لگا کہنے لوگوں سے اس بات کو یہ دونوں بھی پدر و مادر کو دوست بروز قیامت وہ نیکو صفات سمجھ غایت قرب سے ہی مراد مقرب رہ گیا بخلد برین ہو کہ فرمایا یوں شاہ جن و بشر بہ جنت رہے ساتھ میر یقین کہ درجے میں میر رہے میر سات بہ سالار والا بدرجات ہی کہ جنت میں اسکو ملے ایسی جا اگرچہ رہے دور ای بانیاں انھیں باطنی قرب حاصل جان شکایت کئے جبکہ ہو دل فکار وہ ان وقت ظاہری بھی نہیں میر دید سے لیون فرح عظیم</p>

<p>محبت سے سرور کے ہمو فواز منو ہو وے زبان و قلم سے ادا ہو ایک محبت کا جو یہ پہا ہی یک شتمہ یہ اس کے برکات سے بسا یونہی اس کے علامات میں بہان دیکھ لکھتا ہوں افضل وار</p>	<p>چہ ظاہر چہ باطن تو اسی کار ساز محبت کا سرور کے حسنِ جہا جرائے محبت سے اس کے پہا یہ ثمرہ ہی یک اس کے ثمرات سے بسا یہ محبت کے ثمرات میں میں تھوڑے علامات اختصا</p>
--	--

علامات محبت

<p>وہ سرور کے سنت کی ہی پوری تور کہ در نظر اس کو شام و سحر نہیں کوئی اشرف و اعلیٰ مقام محبت بھی ہو و قوی اس قدر ہو اس کی محبت میں اُتنا قصور</p>	<p>محبت کی اس کے علامت قوی میں لکھتا ہوں یک فائدہ نیکتر کہ از اتباع رسول انام کہ سنت کی ہو پیروی جسد بھی اس پیروی میں ہو جتنا قصور</p>
--	--

روایت

<p>ہی مروی گذارادو رکعت نماز مقرر دو رکعت پڑھتا تھا پہا کیا اس مکان میں دو رکعت ادا کہا حجرِ اسود کے نزدیک نہیں دے سکے کی کو نفع و ضرر نہ بوسا تجھے میں بھی دیتا کبھی نہ</p>	<p>عمر زوالِ خلیفہ میں امی بانیاز کہا بن نے دیکھا ہوں شاہِ جہان رسولِ خدا کا میں کراقتدا روایت ہی یکبار وہ باصفا بہ تحقیق تو اصل میں ہی حجر اگر تجھ کو بوسہ نہ دیتا نہ ہی</p>
---	--

بہ تبعیت سرور انبیا

اسے اس طرح کہے ہو دیا

روایت

ہو ایک اونٹنی اوپر اپنے سوار
سبب اسکا پوچھے تو لوگ ایمان
پہ دیکھا ہوں شہ کو یہ کرتا ہوا
کیا ہوں یہ سنت ادا بالیقین
تھی اسجائے اوپر لگی یک نہال
لگا ڈالنے بیچ میں اس کے آب
کیا یونہی بس میں بھی ویسا کیا

بھی عبد اللہ ابن عمر ایک بار
کہیں پھیرتا تھا وہ کاوا عیان
کہا کچھ سبب میں نہیں جانتا
سو میں بھی بہ تبعیت شاہدین
وضو ایک دن وہ کیا باکمال
لگا اس کے اطراف پھر نے شتاب
کہا میں نے دیکھا ہوں خیر الورا

قول شیخ تسری

ہمارے جو مذہب ہے میں سے اصول
اول اقتدائے رسول خدا
کرے پیروی اس کی سب حال میں
ہوں شبہات سے محترز مکمل حال
باخلاص نیت کرے ہر عمل

کہا شیخ دین تسری تو نہ بھول
یہی تین چیزیں ہیں ای باصفا
سب اخلاق میں اور افعال میں
بھی ہی دوسری چیز اکل حلال
یہی چیز تیسری بے خلل

روایت

جو تھا احمد حنبل نیک نام
گذر سب کا یک نہر اوپر ہوا
نہیں ہیں برہنہ ہوا لیکہ تب

کہا اس طرح وہ امام مہام ہو
کہ میں یک جماعت کے ہمراہ تھا
برہنہ ہوا ترے وے پانی میں

مجھے یاد آئی تھی تب یہ خبر کہ ایمان جو لایا تھی برکردگار نجاوے برہنہ بھام او مجھے یاد آئی تھی یہ خبر برہنہ نہ ہرگز کیا اپنے تین اسی شب کو دیکھا ہونے درنما آی احمد بشارت تجھے ہو و آب سبب و حسن عمل کے بجائے بھی عالم کا تجھ کو بنایا امام مین پوچھا کہ تو کون تھی خلیل	کہ فرما دیا تھا شہر بحر و بر بھی لایا تھی ایمان بروز شمار مگر اپنی لنگی سے آئی نیک خو بجائیں نے لایا عمل اسے تب وہ پانی میں لنگی سے اتر ہو تین کہ کہتا ہی کوئی میرا کیسے نام دے کہ بخشا تجھے لطف ہے اپنے رب کہ سنت اپرو تو عمل جو کیا ہو کرین اقتدا تاکہ تیرا تمام وہ بولا کہ میں ہوں یقین جبریل
--	---

روایت

جو عطار تھی عطر عرفان کا اولیس قرن افضل التابین سنا جبکہ یہ خبر وحشت اثر کہ جنگ احد میں بسنگ جفا مبارک ہو ادا نت شہ کا شہید یہ سننے ہی ہو مضطرب و معوار کہا شرط انست تھی یکم پیش لگا توڑنے دانت اپنے وہیں	لکھا تذکرے میں یہی باضحا حبیب حبیب خدا بالیقین اجھی جس سے ہو پارہ پارہ جگر زدست شقی کا فر ہو فائدہ کئے کافروں نے جھائے شدید اولیس قرن ہو گیا زار زار موافق محب ہو بہ محمود پیش وہ تو راہی یک دانت جہاں یمن
--	---

نمان اسکیتن آہ ایسا ہوا تو پھر دوسرا دانت توڑا تبھی وہ تیرا بھی توڑا وہیں لاکلام	کہ تو تاناہو دانت پہ شاہ کا ہوا پھر گمان آہ اسکو وہی وہ ایسا ہی توڑا ہی دانتان تمام
--	---

روایت

ابو بکر صدیق ایسا کہا کہ بجائیں اسے لاؤں ناچھوڑ دوں	کیا ہو وے جو کام کو مضطرب میں ڈرتا ہوں چھوڑوں تو رہ کر
--	---

حکایت

کہیں عمر فاروق فتح صفات کہ رنگتے ہیں کپڑے پہ جس رنگ سے یہ سن خبر چاہی وہ بے ہراس کہا کوئی حضور نبیؐ الورا یہ سنتے ہی بے شبہ وہ سرفراز	سنا ہی کسی سے یہ بے اصل بات پیشاب انہیں ہی بو ڈیو نکا ترے کرے منع لو کون سے ویسا کہا یہ کپڑوں کو پہنے ہیں لو گان بجا اسے منع کرنے سے آیا ہی باز
---	---

حکایت

امام الانمہ جو سجاد ہی یہ دیکھا ہی جب وہ گرامی گھر بھی ہی بیٹھتی اپنے کپڑوں پو آ کہ تیار وہ اپنے خاطر کرے کیا عرض فرزند تب امی امام وہ بیت الخلا کے لئے خاص	مقلب جو بازیں عباد ہی کہ کھٹی خواست اپر بیٹھ کر تو فرزند کو حکم اپنے کیا کہ لباس ایک بیت الخلا کے لئے لباس ایک ہی تھا نبیؐ کو مدام نرکھتا تھا کوئی لباس دگر
--	--

یہ سنتے ہی اس قصہ کا کلام
 لکھا شیخ اکبر فتوحات میں
 کہ صدیق دین قدوہ اتقیا
 بکھو اپنی رحلت تلک باوقار
 کہا وجہ یوں اُس کا وہ نامور
 کہ کس طرح کھایا اُسے شاہدین
 یو اقیّت میں اپنے اسی محترم
 کہ فتنے کے ایام میں یہ امام
 بروز چارم وہ آیا ہی بھار
 ابھی لوگ ڈھنڈتے ہیں تیرے تین
 جواب انکو ایسا دیا وہ امام
 رہا غار میں ثور کے چوکہ جا
 سو میں تین دن سے چھپوں کیون زیاد
 وہ فتنے کا قصہ ہی طویل و طویل
 غرض میثوان دین مستین
 بھی ہی کثرت ذکر شاہ جہان
 خبر کسی سے رکھے کوئی و داد
 بھی آئی ہی دسری خبر ای میا
 و دان حق کی ہوتی ہی حجت منزل

کثرت ذکر حضرت جہانگیر

تبھی باز آیا وہ عالی مقام
 حقایق کے وہ گنج برکات میں
 جو تھا احمد حنبل باصفیا
 نہ ترنر تناول کیا زینہار
 کہ مجھ کو نہ پہنچی ہی کوئی خبر
 نہ کھاتا ہوں میں اس لئے ہی حقین
 کیا شیخ شعراں ہی ایسا رقم
 چھپاتین دن ہی تلک لاکلام
 کیسے عرض مردم کہ اسی نادار
 تو باہر نکلنا مناسب نہیں
 کہ ختم رسل بادشاہ انام
 نہیں میں دن سے زیادہ رُدا
 اگرچہ ڈھنڈین مجھ کو اہل عناد
 لکھا چار گلشن میں اسی خلیل
 تھے سنت کے یوں پیر و ان پیر
 محبت کی اُسکے علامت عیان
 بہت اسکو کرتا رہیگا وہ یاد
 کہ مذکور ہو صاحبین کا جہان
 تو کیا پوچھئے ذکر پاک رسول

تھے جس ذکر میں انبیاء مرسلان
 ہمیں ذکر میں اس کے پس ہر گھڑی
 رکھے ذکر اسکا عبادت کی شان
 بعلم حدیث و بعلم سیر
 یقین یہ سعادت ہی حاصل اُسے
 جو رکھتے ہیں اس علم سے انتہا
 کہ اور ون کتن و تسی نسبت نہیں
 جو ہیں خادم این علوم شریف
 بہ آئینہ این علوم عظام
 یقین صورت حال خیر البشر
 جمال شریف ہو و کھو خط جب
 زبان سے جب اسکا وہ لیتے ہیں نام
 یہ اسم معظّم جو لاوین لب
 ہمیشہ وہ حصارِ درگاہ ہیں
 بحضرات اصحاب خیر العرا
 مگر انکو ہی صحبت معنوی
 نشان یہ بھی اُنست کا ہی جان لین
 نہایت ادب سے کرین تب خضوع
 صحابہ ہم پر کے بعد وفات

یہ ذکر شریف انکو تھا حزر جان
 سعادت بڑی ہی سعادت بڑی
 وسیلہ ہی وہ حق کی قربت کا جان
 رہیگا جو مشغول شام و سحر
 یہم عز و شرافت ہی حاصل اُسے
 وہ سرور یک انکو نسبت ہی خاص
 یہ دولت یہ عزت یہ حرمت ہیں
 جو ہیں حامل این فنون لطیف
 چہ روز و چہ شب اور چہ صبح و چہ شام
 سدا دیکھتے ہیں وہ عالی نظر
 دل و جان سے ہم ہیں غلط و تب
 تو پاتے ہیں باطن میں خط تمام
 مستی کی عظمت سے دہیں تب
 اسی عشق میں گاہ و بیگاہ ہیں
 شبابت ہی حاصل اُنھوں کا بجا
 اُنھیں صحبت ظاہری تھی قوی
 کہ مذکور اسکا کرین یا سنین
 کرے انکسار و نیاز و خشوع
 تھے جب کرتے ذکر شہ کائنات

بوقت ذکر انحضرت خشوع لازم ہے

تو دوتے تھے رقت سے بے اختیار
 کھڑے رہتے تھے ہال لکھے تن
 بھی ایسا ہی تھے نابین کرام
 کہا تو براہِ سیمِ آی باخبر
 کہ سالار دین کا ہو تو کور جب
 نہ ہرگز پہنے نافرکت کرے
 وہ رہتا اگر در حضورِ رسول
 سکھایا ہی ہم کو ادب جو خدا
 بھی ایوب کے پاس آی با وقار
 تو وہ اس قدر آہ دو تا تھا تب
 تھا جعفر جو ابنِ محمد پیمان
 وہ سنا تھا اس شاہ کا ذکر جب
 جو تھا عبدِ جحٰن براقِ شناس
 بہ لانا تھا زنگ اسکا اسی محترم
 کیے اس سے حصار یک دن سوال
 کہا میں جو دیکھا ہوں تم دیکھتے
 کہ تھا جو محمد بنِ الکدر
 میں دیکھا ہوں اس با صفا کپڑن
 حدیث اس سے جا پوچھتے جبکہ ہم

بھی جوتے تھے خاشع بصدِ انکسار
 بہ تعظیم و اجلالِ ستر و عن
 بھی اتباعِ سب لکھے عالی مقام
 کہ واجب ہی ہر یک مسلمان پر
 خضوع و خشوع وہ کرے جلد ب
 بہت جان و دل سے نمود رہے
 تو کی طرح رہتا رہے وہ نہ بھول
 بجلا دے حسین اب وہ ادا
 جب آتا تھا ذکرِ شہِ نامدار
 کہ کرتے تھے رحم اس پر حضار سب
 بہت خوش مزاج و طریف ای میان
 تو زنگ اسکا ہوتا تھا زرتب
 جب آتا تھا ذکرِ نبی اس کے پاس
 بھی ہوتی تھی بہت سے نشست کی غم
 کہ ہونا ہی کہن اس طرح نیرِ حال
 سبب اسکا نا پوچھتے یوں مجھے
 تھا قہر آکا سردار وہ نامور
 بھی صحبت میں اس کے رہا ہوں نصین
 تو رہتا تھا ایسا بدر و الم ہ

<p>کہ دیکھ اسکو ہوتے تھے ہم بھی خیزن وہ سننا تھا جب ذکرِ خیر البشر کہ خون اسکا کھینچے گیا ہی تن بہی حال اسکا تھا اے با وفا بھی غامر جو تھا ابنِ بابن زبیر وہ رونا تھا اسطرح کراضطرب تھے ایسے ہی کشتِ خیارِ سلف</p>	<p>بھی دم اسپو کرتے تھے سب حاضرین تو رنگ اسکا آتا تھا ایسا نظر زبان خشک ہوتی اتھی در دین بلاشبہ از ہنیتِ مصطفیٰ ہم سب کا سننا تھا جب ذکرِ خیر کہ باقی نہ رہا تھا آنکھو غین آب خیارِ سلف اور کبارِ خلف</p>
--	---

از انجملہ کثرتِ شوق و شدتِ اشتیاق دولتِ لقا ہی ان سیدِ انفس و
آفاق از علاماتِ محبتِ آن محبوب بارگاہِ خلاّق جل شانہ است

<p>بھی شوقِ لقا ئے رسولِ کریم صحابہ بہت اسکے مشتاق تھے روایت ہی در وقتِ موتِ بلال بلال معظّم کہا شاد شاد یہہ دنیا سے کوئی دم نہ ہو ورنہ خدا مین دیکھو نگاہِ سرِ دانی کا جمال</p>	<p>نشانِ محبت ہی اسکی صمیم برے جانِ فدا اسکے عشاق تھے لگی رونے زن اسکی ہو پو ملال خوشا وقت ہی یہ محبِ مراد بھی پاؤں لقا ئے حبیبِ خدا صحابہ کو دیکھو نگاہِ بے قیل و قال</p>
--	--

روایت

<p>بھی تھا جو بنو خالد نامور تو کرتا تھا اسدمِ ہیمبر کو باد بھی ہوشدّتِ شوق سے زار زار</p>	<p>وہ سونے کو جاتا تھا جب فرشیج بھی اصحاب و احبابِ اطہر کو یاد وہ کہتا تھا اے میرے پروردگار</p>
--	---

مرے روح کو تن آگ قبض کر
 یہی بول دو تا عداوہ زار زار
 یہاں گت کہ غلبہ کرے اسکو خوب
 روایت ہی در روز جنگ آمد
 کبار صحابہ ہوئے میں شہید
 بھی شیطان ملعون کیا ہی نہ
 اگر چیکہ یہ بات سچی تھی
 دینے میں اپنی ہی حب یہ خبر
 برا آہ لوگوں میں یک شکل ہوا
 جو تھے بی بیان آہ انصار کے
 بھی اطفال کم عمر اور لڑکیاں
 اُحد کے طرف دوڑتے تھے سب آہ
 تھی یک بی بی آمنہ صحت ہی طول
 جب اس الم سے وہ پر جوش تھی
 برادر پسر پر وہ شوہر ای یار
 نرسے تھے یہ چاروں کاشین بان
 ولیکن نہ پہچانتی تھی پہنکتین
 یہی پوچھتی تھی کہ سرور کہاں
 اُسے لوگ کہتے تھے جب پیش آ

بتی سے ملا اب ترے جلد تر
 غنیمت اس میں رہتا غاصر و قرار
 یہی اسکو رہتا تھا بس اضطراب
 ہوا مادہ مومنوں پر آشد
 بھی زخمی ہوا ہی رسول و حید
 کہ پایا شہادت رسول خدا
 ولے غلظت پر یک قیامت ہوئی
 چا شور عشر کا ہر گھر بگھر
 بشہر مدینہ تزلزل ہوا
 محلات اصحاب آجیا رکے
 لگے کرنے سب آہ شور و فغان
 بھی کہتے تھے سب نم سے اُحد
 دل و جان سے فانی بحسب رسول
 یہ ہر تم سے معوم و مدہوش تھی
 تھے مارے گئے اسکے درکار زار
 یہ نہشون کو وہ دیکھتی تھی عیان
 بدر و بنی یون تھی اندوہ کین
 کہتو ہمارا پیسہ کہاں
 و چار و شہیدوں کے نشین دیکھا

یہ شیرا ہوا در یہ شیرا پس کسی پر کونسی تھی وہ القات کہ بولو کہان ہی حبیب خدا یہی پوچستی و ورتی ہر طرف بھی آئی بنی کی سواری پاس پکر جائے پاک خیر الورا ہی لایا خدا جب سلامت تھے رکے دیر گاہ بس تریٹن خدا	یہ شیرا ہی شیرا یہ شیرا پسر یہی پوچستی تھی وہ بس غم کے ست کہان شاہ عالم رسول ہوا جونا گاہ آئی پیسہ طرف سو دوڑی ہی خچہ وہو ہوشمار کئی عرض ای ستر و دوسرا کیسی کہنیں فکر ملت مجھے ہوں مانبا میرے ترے پر خدا
--	--

روایت

بھی آ ایک زن عایشہ کے حضور کہ دکھلا مجھے نقشہ عرب بخا قی ہی وہ تربت محترم کہ اسی علم کا وہین مرغ جان خدا اس سے راضی رہے تا ابد	کئی عرض از اشتیاق و غور مزار مبارک وہ دکھلائی تب بہان نگ کئی رقت و درد و غم کیا آہ پرواز قالب سے جان کہ اسے اس پر حجت بلا حد و عد
--	---

روایت

روایت ہی زید ابن اسلم سے جان حراست لئے خلق کے ایک رات گذر ایک گھر پر ہوا اسکا جب بدھی حیرت یک کات تی تھی ہی	کہ فاروق اعظم عدالت نشان مدینے میں نکلا تھا ای نیک ذات وہ دیکھا چراغ اس میں روشن تھا تب بھی کہتی تھی یہ شجر کو بار بار
--	---

عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَواتُ الْأَنْبَرَارِ
صَلَّى عَلَيْهِ الطُّيُونُ الْفَخَّارِ
قَدْ كُنْتَ قَوْماً بَكَرِيّاً لَسْتُمْ
بَالَيْتَ شَعْرِي وَالنَّارُ أَطْوَارُ

بُھل جمع غنی جیفی الدار
سرمین یاد کر شاہ کو دلفکار
عمر خا کے بیٹھا یہ سن اسکے پاس
کہ اُس شعر دلکش کہیں چہر دہر
بہ آواز عکین پڑھی وہ بدھی
وہ کرتی تھی شوق لعل اشکار
بھی اُس سرزن سے کیا التماس
میں شاق ہوں اسکا پیر اسکا
عمر سن بہت آہ روز تاجی

روایت

بھی یہ ابن عبد اللہ ای باصفا
سو وہ باغ میں اپنے کرتا تھا کام
کہ سالہا عالم کیا ہے وفات
کیا پس دعا بجز سے ای خدا
کہ بعد از یقین ترے محبوب کے
تھی عرض اسکی اجابت ہوئی
کئے یونہی بعضے صحابہ دعا
روایات ایسے بہت آئے ہیں
صحابی تھا انصار میں جو پڑا
پسر اسکا جا کر کہا ای پٹنام
وہ روئے لگا سن یہہ وقت کے
اسی دم تو میری بصارت لجا
کیونہ دیکھوں میں اس شہسہ
تھی آہ اسکی بصارت گئی
کیا مستجاب اسکو بت العلا
مطلول کتابو غین تو لائے ہیں

خط اجل و تعظیم مراعات تو قیرو تکریم بہ علو شان رسول کریم
علیہ الصلوات والسلام کہ از صحابہ کرام بوضوح می ہوت
و این معنی از عمدہ علامات محبت آن حضرت ہست

<p>بجا اسکا لائے تھے جو احترام ہی عاجز بہانہ خامہ دو زبان جسے علم و تقویٰ میں ہی اختصاص صفاتِ نبیؐ اس میں مذکور ہی کرم معظّم جلیل القدر نتھا کوئی اتنا کشتِ الوار کہ پرچشمِ سیری سے دیکھوں اسے کہ اسکا کروں ذکر و صفِ جمال مجھے وصف کی اسکی حرّت نہیں</p>	<p>صحابہ رسول خدا کے تمام ادا ہووے کس طرح اسکا بیان روایت کیا ہی عمر ابن عباس حدیث طویل اسکی مشہور ہی وہ کہتا ہی سرور سے محبوبتر نتھا کوئی ہم پاسِ سر و جہار نہ اٹھایہ طاقت بکھو ہوئی مجھے اگر کوئی مجھ سے کرے یہ سوال تو زہار یہ مجھ کو قدرت نہیں</p>
---	--

روایت

<p>کہ خیر الورا سید الانبیاء نہ سکتا تھا کوئی اسہ کرنے نظر نظر نیچے کرتے تھے میر و فقیر نظر اسی پر کرتے تھے با احترام شفقت سے کرتا تھا اُس پر نظر بہم برد و تبسم بھی کرتے تھے نیک جو رکھتا تھا اُن سے وہ محبوب</p>	<p>اُن اس خبر کی روایت کیا صحابہ پو پو ہوتا تھا جب جلوہ گر کمالِ ادب سے صغیر و کبیر پہ بو بکر و فاروق عالی مقام وہ سالارِ عالم بھی امی باخبر تبسم بھی کرتا تھا شہ انکو دیک نہایت محبت کا تھا یہ سبب</p>
--	---

روایت

<p>کہ میں آیا در خدمتِ مصطفیٰ</p>	<p>اسامہ سے مروی ہی امی باصفا</p>
-----------------------------------	-----------------------------------

سودیکھا صحابہ جو حاضر تھے تب
کہ گویا انھوں کے سروں کے اُپر
وہ اپنے سر کو ڈالتے نہیں
بھی دسری حدیث اُسی ہی ایک نام
تھکا سر کو سُنستے میں خاموش ہوا
سر اسرار تک تھے اس طرح پور

وہ اس طرح بیٹھے تھے سب ادا
ہر نہ ہین بیٹھے ہوں سب اتر
حرکت میں کوئی عضو لاتے نہیں
کہ کرتا تھا جب شاہ والا کلام
سراپا بلاشبہ سب گوش ہوا
سروں پر ہین گویا انھوں کی طور

روایت

بھی عروہ جو مسعود کا تھا پسر
قرینوں کے ساتھ سے ہو کر وکیل
وہ آداب اصحاب کا دیکھ کر گنگ
وضوح کہ کرتا ہی نہ شاہ و امام
ہی نزدیک یہ بات یقین و قال
بھی جب تھو کے یا ناک چھینکے گی
عقیدت سے لے مانتے ہیں انیسے سب
بھی موسے مبارک کرے اُس سے کر
اٹھا کر حفاظت سے رکھتے ہیں وہ
بھی جب حکم کرتا ہی نہ شاہ و ہدا
کلام اُن سے کرتا ہی نہ شاہ جب
بھی طاقت نہ رکھتے ہیں وہ کلمت

صلح حدیبیہ اُسی باخبر ہوا
جوا یا تھا نزد رسولِ جلیل
ہوا نقش و یار حیران و ذمک
وہ گوتے ہیں آبِ فضا پر تمام
کہ ہو یقین اُن میں جنگ و جدال
تو نزدیک یہ وہ دوتے ہیں بھی
بروی و بتن اپنے ملتے ہیں سب
تو وہ ایک پر ایک قدیم کر
تبرک اُسے بس سمجھتے ہیں وہ
شبابی سے لاتے ہیں اسکو بجا
تو کرتے ہیں و کست آوار سب
کہ دیکھیں طرف ایسے و گونگی دم

یہ حسن ادب یہ عقیدت کا جذبہ لگا کرنے اس طرح اُنسے بیان خاشی کو اور دس سر شاہوں کین نہ دیکھا ہوں ایسے ادب کا آسا ادب دل سے لاتے ہیں اسکا بجا	نظر کر کے عروہ یہ حسن ادب گیا جب کہ نزد قریش ای میان کہ دیکھا ہوں کسریٰ وقصر کو میں قسم ہے خدا کی کسی شاہ پاس کہ جسطرح اصحاب خیر الورا
---	--

روایت

کہ لیتا تھا جدم حجامت بنی نڈیتے تھے گرنے کو صحب کرام حفاظت سے رکھتے تھے شام و سحر	انس یون روایت کیا ای زکی تو نیچے کھجوا اسکے موئے ہمام بھی لیتے تھے ماتو نین وہ ڈوڑ کر
---	---

روایت

جو بھیجا تھا عثمان کو شاہ عرب ہم آئے ہیں عمرے کے خاطر عام یہ کفر و عداوت سے منہ موڑ دو نہ راضی ہوئے کیا بد صفات تو چاہے تو کعبے کا کر لے طواف کہ سرور نہ جب تک کر لگا طواف کھجوا ایسی ہرگز نہ جرات کروں نہ کہوں یہ ادب ہووے مقبول یہ آداب سب لار ابراہیمی	بصلح حدیث کے کو جب ہو کہ پہنچا وے تاکیوں کو پیام مزام ہماری ہو چھوڑ دو کہا جا کے عثمان جب انسے یہ بات بھی عثمان سے اس طرح بولے میں کہا ہی تب عثمان بہ اہل خلاف نہ زہار میں اس میں سبقت کروں تعالیٰ اللہ یہ کیا ہی حسن ادب بلاشبہ یونہی سزاوار ہی ہو
---	---

<p>مقدم ہی ادب ان شاہدین عبادت ہی اسکی نہوگی قبول تا ادب ہمیشہ کالامزم ہو جان ہی وہ موجب قرب و جان ہی کہ اسکی چلن سے ہند بھین مساؤ کرے شاہ سے آسوال ہوں آپ اس فائد سے ناکام آیا کہین نام سوال اُس سے معین و قال</p>	<p>بہر طاعت و ہر عمل بالیقین اگر کوئی ادب اسکا جاوے گا قبول قبول عبادت کو سیر و عیان ہی کا ادب عین ایمان ہی اتنی رکھ اُس سے موجب عین ہی جیتے تھے اصحاب یہ کل حال نبی اللہ جب اسکا دیر سے جواب نہ بالذات رکھتے تھے خود بہر حال</p>
---	---

روایت

<p>صحابہ جب آتے تھے شہ کے مکان یقین ٹھوکتے تھے وہ سرور کا اور کہیں آپ ناوشت انداز ہو ہمیشہ سے جیسا تھا کہ سوال تھا حالانکہ خوش خلق شاہ و خیار خصوصاً مساکین پر ہمیشہ بحرف طوالت نہ لایا ہوں میں ہو خود طور و خود را اور خود پسند نہ اخلاق حسنہ سے پیراستہ نہ عقل سے کچھ عقل و دانی کا جذبہ</p>	<p>غیر روایت کیا اے میان وے ناخن سے ہی اپنے آہستہ تر نہاؤ اکھن سخت آواز ہو ہو کہا ابن عازب میں اندر چند سال کئے سال طاقت نہوئی زمینار نہ مہر نہ بہت اپنے اصحاب پر روایات ایسے پہن آئے ہیں یہ فاسد زمانے کے جہاں چند لباس ادب سے نہ آراستہ نہ علما سے سیکھے ہیں علم و ادب</p>
--	--

<p> نہ حسنِ مثنوی اور نہ حسنِ کلام نہ طاعتِ عبادت میں چین و قرار وے لاتے ہیں اصحاب کی چال کی تھے ایسے ہی بس بے تکلف قام ولیکن تھے حسنِ آداب سے پور نعتی اُمنین ہرگز تصنع کی خو وے آداب و کردار انکے کہاں کہاں و صحابہ کے نیکو خصال تو لازم ہی دیکھیں حدیث و سیر بیان انکے اخلاق و آداب کا بھی کس طرح رہتے تھے بالیکہ گر تو درکار ہی مستقل یک کتاب جو میں علمِ اخلاق میں مشہر تو پڑھ اُلو البتہ از شوق جان صحابہ بولاتے تھے اسکے بجا روایت حدیثوں کی شبیکے عیان جو کرتے تھے ہو کس ادب سے قیرن </p>	<p> نہ حسنِ قعود و نہ حسنِ قیام نہ مسجد نہ محفل میں حلم و وقار علاوہ سند اپنے افعال کی کہ مجلس میں سرور کے صوب کرام تھے اصحاب سب مردانِ تکلف سے دور تکلف تفوقِ تعلیٰ کی بو پہ اخلاق و اطوار انکے کہاں کہاں خود پسند و مکی نہشتِ حال خصالِ صحابہ سے چاہیں خبر سیرِ مصطفیٰ کا بھی اصحاب کا وے کون با ادب تھے یہ خیر البشر اگر یہ بیان میں لکھوں بالصور تصانیفِ عراقی نامور ہو سو اُنسے بھی ظاہر ہی کچھ یہ بیان عرض وہ جو حسنِ ادب شاہ کا تو عھوڑا سنا اور سن یہ بیان ائمہ بھی اصحاب اور تابعین </p>
---	---

روایت

<p>کہ میں ایک سال ابنِ مسعود سے</p>	<p>عمر ابنِ مہمون کہا جی شناس</p>
-------------------------------------	-----------------------------------

رکھا آندہ وقت لیس و چار
کہ گاہے کہا ہوتا ہے قال ابنتی
حدیث اکرون وہ کیا باادب
ہو ازنگ متغیر اسکا وہ نہیں
ہوئے اشک انکھوں کے

نہ اپنی سے سنائیں کچھ بڑا ہمار
نہیں اسطرح وہ کہا ہوتی کہی
اسو قال ابنتی اسکو گذرا لب
پسینہ ٹپکنے لگا از جبین
بھی چھو لے بن گردن کے اسکے

روایت

ابی جازم یک روز ای باصفا
ہو مالک ابن انس کا گذر ہوا
نہ پایا جگہ بیٹھنے کو وہ ان
بھی بولا کہ مکروہ سمجھا ہو غین

تھا پڑھا حدیث رسول خدا
کہیں ایسی بزم مقدس اور پر ہوا
سونا پاؤں لگے ہو اہم وہ ان
کمر سے رہے بنو قول ترو کتین

روایت

بھی مالک کہا ایک شخص انکو
وہ لیٹا تھا پہلو پر اپنے تب
کہا پس حدیث شفیع الام
کہ سائل ہو میں رنج بھگو دیا
وہ بولا ادب یہ نہیں ہے کبھی

ہی ابن المسیب سے پوچھا خبر
اتھا جلد بیٹھا وہیں باادب
کیا عرض وہ شخص ای نعمترم
تو کہا تھا ویسا ہی لیٹا ہوا
کہ لیٹا ہوا بولون قول نبی

روایت

امام مدینہ رفیع المقام
جب آتے تھے لوگ اسکے پاس ای جہ

جو تھا مالک ابن انس نیک نام
کہ نا اسکی خدمت سے ہون مستفید

بھی یوں پوچھتی تھی وہ لوگوں سے
 تم آئے ہو کس واسطے ای امام
 و یا از حدیث رسول خدا
 مسائل کے ہم پوچھنے آئے ہیں
 مسائل کے دینا تھا ایسے جواب
 حدیث نبوی پوچھنے کے لئے
 بھی خوشبو لگاتا بدن کتین
 لطیف و شریف و جدید ای نہیں
 عمامہ بھی یک باندہ با عز و جاہ
 بھی تشریف رکھتا تھا ایک تخت پر
 بھی کرتا خضوع و خشوع و فور
 بفتح و بلاغت بطرز لطیف
 مگر جب حدیثیں پڑھے باوقار

تو اتنی بھی باہر کینز اسکی شب
 کہ پوچھا ہی اسطرح تم سے امام
 مسائل سے اب تم نے سائل میں کیا
 اگر بولتے سائلین اس کتین
 وہ تشریف لاتا تھا بارش تاب
 دے کہتے اگر ہم نے حاضر ہوئے
 تو مالک یہ سن غسل کرتا و میں
 بھی وہ پہیرتا تھا لباس نفیس
 رداء اور یک بنر ہو یا سیاہ
 وہ باہر ہونے رونق سنسرا باوقار
 مبارک وہ محفل میں کرتا بخور
 وہ پڑھتا تھا بعد از حدیث شریف
 نہ ایسا کبھو بیٹھتا نہ پیار نہ

روایت

میں یک روز مالک کے خدمت میں تھا
 تھے سب اسکو سنتے سماع قبول
 لگامار نے مالک اسے بار بار
 بیان حدیث شہر مسلمان
 ہوئے اہل مجلس بھی منتظر

بھی ابن المبارک روایت کیا
 سناتا تھا ہکو حدیث رسول
 کہیں بچھو آسکے جیسے چھار
 وہ با این کرتا تھا قطع بیان
 ہوا جبکہ فارغ وہ نیکو سیر

کیا عرض میں ای امام مصیب
کہا مان کہ یک چھوٹے میں آ
کیا صبر میں رنج اسکا قبول
یکال اپنا جتہ وہ جھٹکا تہ جب
تین پاک پر اس معظم کے آہ
بتظیم خبر رسول امین
شجاعت یہی ہی سعادت یہی

میں دیکھا یہ حالت ترسے عجیب
مجھے بار بار آہ اید ا دیا
بتظیم و اجلال خبر رسول
زمین پر گرا جلد بچھو وہ تب
وہ مارا تختاب ڈانگ سولا جگہ
بدن اپنا مالک پلایا ہن
کرامت یہی ہی کرامت یہی

روایت

کہا ابن ہدی کہ سوئے عقیق
عقیق ایک وادی کا ہی نام جان
کہ وادی مقدس اسے مصطفیٰ
سوا ایک سے میں یک حدیث شریف
مجھے منع فرما کہا یوں وہ تب
کہ تو از حدیث شہرہ با کمال
بھی قاضی جہریر ابن عبد الحمید
کھڑا تھا امام گرامی نسب
کہے لوگ قاضی ہی بہ شہر کا
کہ قاضی ہی بیشک بہت مازوار

کیا میں سوا ایک کا یکدن رفیق
مہینے کے باہر ہی وہ آئی میان
کہا اذ لب پاک آئی با صفا
وہ وادی میں پوچھا سونچے ابھی
کہ تیری بزرگی سے تہ بس عجیب
کو سے کہتے میں میرے سوال
حدیث اس سے پوچھا ہی یک ای شہد
کہا حکم اسکو کروفت اب
کہا انکھن وہ امام ہدا
کہ اسکو سکھا وین ادب با وقار

روایت

ہشام ابن عمار بھی ایسی ہیام
کیا ہی وہیں حکم مالک بھی
مطابق وہیں اسکے ارشاد کے
بتجا بعد اس پر شفقت کیا
ہشام اس طرح بولتا ہی پچھان
کہ اگر کاشکے وہ امام رشاد
حدیثیں زیادہ بھی وہ مقدا

حدیث اس سے پوچھا بحال قیام
کہ مارین اسے بیس کوڑے ابھی
تبھی قحیان بیس مارے اسے
یقین بیس حدیثیں روایت کیا
کہ میں دوست رکھتا ہوں یہ بیگان
مجھے مارنا آہ کوڑے زیاد
روایت میرے سات کرنا بجا

روایت

بلاشبہ دینا ہی ایسی خبر
نہ لکھتے حدیثیں طہارت سوا
امام بخاری رفسیع القدر
کہ یعنی صحیح بخاری یقین
تھا کہ غسل پر حاد و کانہ نماز
کہ وہ غسل تب اب زعم سے کہ
تھا کرتا اذابا خضوع و نیاز
لکھوں کہوں بنقاب میں اسکے شہر
میں لایا ہوں تو چاکلشن میں دیک

بھی عبداللہ بن صالح مامور
کہ تھے مالک ولیث اہل صفا
بھی یہ بات عالم میں ہی مشہر
صحیح اپنی لکھتا تھا باب ایمن
تحریر ہر خبر وہ پاک باز
مگر بعض علما دئے ہیں خبر
مقام براہیم میں ہی نماز
کرے اس پر رحمت خدا کے قدیر
اگر چاہے تو اسکا احوال نیک

غایت اہتمام و محبت و موالت حضرات
اہلیت آرام و سادات عظام از جملہ محبت

حضرت پیدائش علیہ السلام علیہم الصلوٰۃ والسلام

بھی از جملہ حب سالار دین	محبت کی عترت کی اسکی عین
بھی از جملہ احترام رسول	بھی توقیر آل کرام رسول
بھی حب بنی کا بڑا یہ نشان	محبت رکھے اسے مترو جان
تمام اس کے ازواج و اولاد سے	بھی سب اس کے احقاد اجماد سے
یہ سب اہل بیت چیمبر میں جان	معزز ہرگز مطہرین جان
طہارت یہ پاکون کی قرآن سے	ہی ثابت نصوص اور بیان سے
خانہ یہ آیت من رب العالما	طہارت بڑی انکی ظاہر کیا

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

میں یہ قسم کے اہل بیت	یہ اطلاق آوے بقیہ میں
میں یہ اہل بیت نسب ایسا	ویسے اہل علی آل جعفر میں
بھی آل عقیل آل جاسر ہیں	یہ سب ہم نسب باشندہ اس میں
بھی ہی اہل بیت سکونت دگر	وہے ازواج اطہار میں ہی
سم اہل بیت ولادت یہ طاق	یہ دو نوسے بھی باکرامت یہ حال
رسول خدا کے وے اولاد میں	وے اولاد و احقاد اجماد میں
علی فاطمہ اور حسین حسن	سیادت ولادت کے ذریعہ
نہیں ہی علی کریم اولاد سے	وساطت سے خیر النساء کے دے
ہی ملحق باولاد خیر الورا	حبیب خدا مستید و سہرا

یہ سب اہل بیت چیمبر میں جان
معزز ہرگز مطہرین جان
طہارت یہ پاکون کی قرآن سے
ہی ثابت نصوص اور بیان سے
خانہ یہ آیت من رب العالما
طہارت بڑی انکی ظاہر کیا

یہ آیت کی جبکہ شرف نزول
 حسین و حسن فاطمہ اور علی
 لیاگو دین اپنے حسین کو
 لیا ہاتھ میں ایک حیدر کا ہاتھ
 بھی دونوں کا تن اپنے تن سے لگا
 کہ میں یہ عمر اہلبیت ای غفور
 بھی کر پاک انکو ای رب کریم
 جب ازواج ہیں اہلبیت نبی
 تعصب سے کہتے ہیں شیعہ یقین
 معاذ اللہ یہہ زعم باطل ہی جان
 یہہ مزعوم مروود نا کارہی
 یہہ آیت کی تنزیل قرآن میں
 سیاق و سباق ندائے کلام
 کہ ازواج اطہار شاہ خیار
 یہہ شیعہ کی کسی خسارت یہاں
 یہہ کسی دلاور بخاطر فراغ
 محقق وہ علامہ دہلوی مد
 ہی تفسیر میں جسکو شان جلیل
 دلیل ہذا شاہ عبدالغفر

مخاطب ام سلمہ کے گھر میں رسول
 یہہ چاروں کو بلوا نشان جلی مد
 شفقت سے و کون عینین کو
 بدست دگر اپنی دختر کا ہاتھ
 لگا اسطرح حق سے کرنے دعا
 کر افسے تو ہر ایک پلیدی کو دو
 بغض کثیر و بطف عمیم
 یہہ آیت میں شامل میں بیشک بھی
 یہہ آیت میں ازواج داخل نہیں
 متواسکا قرآن سے جاہل ہی جان
 صریح سوق آیت کا انکار ہی
 ہی ازواج کے ہی سمجھ شان میں
 ذرا غور سے دیکھ ای نیکنام
 مخاطب یہہ آیت میں میں آشکار
 یہہ قرآن سے کبھی ہی حالت یہاں
 کہ چوری کریں ہاتھ میں لے چراغ
 جو تھا عارف صوری معنوی
 محدث محقق جو تھا بعدیل
 مہ ابتدا شاہ عبدالغفر

کما تحفہ عشرہ میں صریح
کہ کنبل اور ایسی غیر البشر
اشہار دو اپنے کتب الہی

کہ آئی ہے وہ جو حدیث صحیح ہو
علیٰ فاطمہ اور حسنین یرہ
برگاہ مولا کیا یہ دعا ہو

اللَّهُمَّ هُوَ لَا أَهْلَ جَنَّةٍ كَاذِبٌ عَنْهُمْ الرِّسَالُ وَطَقْرَ تَطْوِيرِ

کئی ام سلمہ نے عرض کیا
کہا اُسکو ارشاد یہاں تب
دیں صریح ہے قول رسول
وے چاروں کے حق میں بھی کر کے دعا
وہ آیت کی تفسیر ای باخبر
تو حاجت یقین وہ دعا کی منتی
اسی واسطے ام سلمہ کو مان
عقوت جتنے اہل سنت کے میں
یہی انکا ہی مذہب باصواب
وہ سنہ ور کے ازواج اطہار پر
بہ عبرت ہی تعلیم الفاظ کو
پس اس مادی سے یقین لا کلام
یقین اس شامت میں داخل ہی جان
دعا چار کے حق میں شہ جو کیا ہو
بھی عباس و اولاد عباس سے

کہ مجھ کو بھی شرکت سے کر کیا
کہ ای ام سلمہ تو ہی خبر یر
ہی ازواج کے حق میں اسکا نزول
وہ سورہ یہہ و حدیث میں داخل کیا
وے چاروں کے حق میں ہی ہوتی اگر
وہ تحصیل حاصل نہ کرنا نہیں
دعا میں داخل کیا ہی۔ عجالت
ائمہ ہمارے جو حلیت کے میں
کہ ہی گرچہ اس آیت اللہ خطاب
مخلفات سالار ابرار پر
خصوص سبب کہ نہیں جان تو
پہلے کے سبب اہمیت کرام
یہہ تطہیر کے سبب حاصل ہی جان
خصوص سبب تھا سنو وہ بجا
ہوا یونہی ظاہر شہہ ناس سے

الغرض لامع اللفظ
لاشعور السبب

یہی شاؤ عالم کا تھا قدعا کے داخل اہلیت کرام چنانچہ کہے ایک شاؤ کریم کہ کہ اہل خانہ کو حاضر ترے اگر وہ مصاحب ہو اہل ہم وہن جمع کر عرض کرتا ہی تب کہ ناخلف خسروانہ یقین	کہ سب افسر باکو بھی اپنے بجا ہوں تا مصدر آن خطاب ہام مصاحب کو اپنے بدلف عیم کہ ہم ایک خلعت انھیں دیوینگے تمام اپنے مٹوٹ لون کو ہم کہ یے اہل خانہ مرے ہینگے سب مے اپنے سب افسر باکیتن
---	--

روایت

روایت کیا اس طرح میری کیا حکم عباس کو مقطفی بھی سب اپنے اولاد کو جمع رک وے تھے منتظر کر کے سران قبول سلام علیکم کہا انکو سب بھی رحمت خدا کی سدا صبح و شام کہا صبح تم سب کئے ہوں بھلا کہا انکو سب آؤ تم مرے پاس ردائے مبارک اڑاؤ انکو سب یہ میرا چچا ہی مرے پد رسا تو یوں نار و دوزخ سے انکو بچا	صحیح ساعدی سے توسن ای قتی کہ کل اپنے گھر سے تو باہر بجا میں آئے تلک مجھ کو حاجت ہی یک ضحیٰ پر حکم تشریف لایا رسول علیک السلام او کئے عرض تب ہو برکات اسکے بھی تجھ پر دام کہے خیریت سے ہی شکر خدا وے حاضر ہوئے نزد سالار اس دعا یوں کا حق سے ای میر رب بھی ہیں اہلیت یہ مرے سب بجا میں جیسا اثر آیا ہوں انکو روا
---	---

تب اس گھر کے دیوار و دروازے کا
وہ علامہ دہلوی کا کلام
غرض تنہا میں اہل بیت نبی
آنہوں کی محبت کی ترغیب میں
حدیثین بہت آئے ہیں جانئے
انہیں سے احادیث و آثار چند
کتاب اس بیان میں ریاض الجنان
یہ نسخہ ہے جب موجز و مختصر

یہ سن بولے امین اس کا
یہاں تک جو لکھا ہوا ہے تمام
محبت ہی لازم آنہوں سے بھی
بھی انکی ہداوت کی ترغیب میں
دفاعت وہ لکھنے کہیں چاہئے
میں لایا ہوں موضع میں ہی ہوئے
ہی آگاہ کی مستند آئی میان
کروں اکتفا بس یہ دو چار

روایت

<p>علی ولی یوں روایت کیا برہنہ ہی اسلام جان آئی علی لباس اسکا فخر ہدایت ہے جان عماد اسکا ہی ورع آئی با وفا اساس اسکا ہی محبت مری</p>	<p>کہ فرمایا ہی سید انبیا ہی نوعی ہی اسکا لباس جلی بھی اسکو تیار زیب و زینت ہے جان بھی اصل اسکا ہی عمل صالح و جا محبت مری اور مرے آل کی</p>
--	---

روایت

<p>وہی شاہ مردان روایت کیا کہ اولاد کو اپنے سکھلاؤ محبت تمہاری پیوستہ کی ایک بھی قرآن اکرم کا پڑھنا سوم</p>	<p>کہ ارشاد ختم رسالت کیا ادب تین خصلت کا آئی باادب دوم دوستی اسکی عزت کا یک پڑھو شوق سے روز و شب اسکو تم</p>
---	---

کہ جو حاملان ہینگے قرآن کے	رہینگے وہ سائے میں رحمان کے
وہ دون میں کہ جزئیہ کر دگار	کیونکہ سایہ بے زمینہار
یہ سہ خصلوں پر کرے جو ثبات	رہے انبیا اصفیاء کے سنگا

روایت

روایت کیا اس طرح بوسعید	کہ بولا رسولِ خدا نے وحید
قسم اسکی ہلگی کہ یہ جان مرا	رہے دستِ قدرت میں اس کے بجا
کہ ہم اہلبیت ہیں جو ای مومنین	نہ دشمن رکھے کوئی ہم کو یقین
مگر روزِ محشر میں رب العلا	اُسے نادرِ غریب دلوں کا بیگار

روایت

بہی مروی علی سے ہی امی ہوشیار	کہ فرمایا اس طرح شاہِ خیار
تمہارے سے پل پر بروز شمار	وہی ہوگا مومن بہت استوار
مرے اہلبیت اور اصحاب کے	محبت زیادہ جو دل سے رکھے

روایت

بھی حسین کشتان میں یون کہا	کہ ای مالکِ خلقِ ارض و سما
یہہ دونو کیتن دوست رکھتا ہوں	یقین دوست اب تو بھی رکھنا کیتن

روایت

بھی فرمایا جو دوست انکو رکھا	رکھا دوست مجھے کو مقرر بجا
مجھے دوست جو کوئی رکھیکا یقین	مقرر رکھا دوست حق کتین
عداوت رکھیکا وہ دونو سے جو	یہ تحقیق دشمن ہی میرا بھی او

کیا دشمنی وہ برت غنی کہ نکر ابگو کا ہی میرے بتول مجھے بھی غضب پہنچ لاتی ہی اور	کو گام سے ساتھ جو دشمنی کہا شان میں فاطمہ کے بتول غضب میں اسے لایگی چیز
--	---

روایت

کہ نزدیکی کون تھا دوست یقین فاطمہ تھی احب النساء کہ تھا دوست ترکون امیر شاہ کا کہے دوست ترکون مردوں کا کہ تھا دوست ترکون مردوں کا تم آئینہ خاطر صاف سے فضیلت ہی دونوں کی کسی نہ	کوئی عایشہ سے یہ پوچھا خبر کہی عایشہ نزدیک اور کہے فاطمہ سے کوئی عرض آ کہی دوست تو عایشہ تھی بجا تو فرمائی خاتون خدیوین وے دونوں کا ایضاً ایضاً ذرا دیکھو منصفو ہر گمزی
---	---

روایت

تھے شبہ بہب بار رسول اللہ شبہ تھے ببار سفیان تھا جعفر بھی عبد اللہ اسکا پسر بھی سفیان بن الحارث نیک نام تھے رکھتے شبہ بہت بشاہ امام کہ تھا جعفر والون سے وہ باصفا بلاشبہ رکھتا تھا وہ پاک ذات	ہی مروی یہ ہر دو امام ہمام سوا انکے بعضے بزرگان بھی ان چنانچہ بنی ستم خیر البشر قسم ابن عباس باہتر امام یہہ دو فوجی امیر شاہ کے ابن عم بھی کابس جو ابن ربیعہ تھا شبہ بہت بھی ایک شاہ عالم کے
---	--

معاویہ کے در سے آیا وہ جب بہت عز و اکرام اُسکا کیا	اتحادت سے اپنے وہ جلد تب بھی اُسکی حبین پر ہی بوسہ دیا
---	---

روایت

مواہب میں ایسا کیا ہی قسم محمد بن جعفر نیک نام بھی تھی کا جدِ محمد یقین سوا کی یقین پشت رہوا پر مشابہ تھا مہر نبوت کے سات جب آتا بہ عام وہ فرد نیک پہمبے رو کہتے درود و سلام بھی یمن و برکت کے خاطر بھی مراد اس شباہت سے ای با شعور والا بحسن و جمال تمام پہ سب سے زیادہ حسن اور حسین	کہ یحییٰ بن القاسم محترم جو فرزند باقر ہی عالی مقام لقب اسکا شیبہ شب ای اب دن کہوتر کے اندے کے ستار پر ممثل تھا شاہ رسالت کے سات تو لوگ اُسکی پشت مبارک کو دیکھ بھی کرتے تھے اسپر بہت اُرد نام وے آ اسپو دیتے تھے بوسہ بھی وے نیکے مشابہ بہ بعضے امور ہی بے مثل بے شبہ خیر الانام پہمبے شبہ تھے بے یمن
---	--

باہشتم در حسن قلوب اصحاب کبار و تابعین
نامدار با عظمت اطہار حضرت پیدال برار

بھی اصحاب اور تابعین کرام رسول خدا کی سدا آل سے بستر و عیان اپنے آتے تھے پیش	بھی اعلام دین اور ائمہ تمام محبت سے اکرام و اجل سے فدا اپنی تھے از دل و جان خوش
--	---

یہ اخبار الہی بھی تمام
 کذرا دو علمائے امت کے تھے
 ابو بکر و صدیق والا صفات
 میرے پاس خوش نشان خیر البشر
 کروں میں صلہ رحمی آنسے اول
 روایت ہے فاروق اعظم کے پاس
 دینے کے لوگوں کو بنوا کہ جس
 وہ در مسجد تیز و جان
 تھا بیشمار آد اصبح کی کر نماز
 گئے لوگ آنے کو ہوشاد کام
 سو ایسے میں آئے حسین و حسن
 وہ آئے ہیں صفوں کو حیر اسکے پاس
 عمر دیکھ کر انکو نادیم ہوا
 کہ پوشاک خاطر تمہارا عین
 کہے لوگ امی مومنو کے امیر
 بھی شرمندگی کا یہ کیا ہی سبب
 کہ آئے یہ شہزادگان میرے پاس
 ہیں عیلتے ترے بستیجئے میں جو
 یمن کے لکھا جلد حاکم کو تب

بجا نکال دیتے تھے بس احترام
 و رتے تھے اخلاص عزت کے تھے
 قسم کھا خدا کے کہا ہی بہ بات
 مرا تو با سے ہیں محبوب تر
 مرا پس ہیں و اعتر و اجل
 تھے یکبار آئے میں سے لباس
 وہ قسم کر وادیا ہی تھی
 یقین منبر و قبر کے در میان
 لباسوں کو وہ پہیرا امتیاز
 دعا دینے لاگے اُسے کر سلام
 رسول خدا کے دو نور نین
 تھا تن پوتب اپنے وہ نولباس
 بھی اسطرح شہزادگوں سے کہا
 قسم خدا کی یہاں کچھ نہیں
 تو لوگوں کو بخشا ہی جلتے کثیر
 کہا انکو اسطرح فاروق تب
 نہیں انکے لایق ہی کوئی لباس
 برابر نہیں انکو ہونے میں او
 کہ از ہر حسنین و الانسب

وہ بھجائی قبیل سے خواخواہ یہہ جلتے خوشی سے پایا عمر تھما سائے میں کیسے کے بیٹھا ہوا کہ آتا ہی حضرت امام حسین سب اہل زمین سے بھی ہو دستر	وہ چلتے روانہ کرے غار وہ شہزادہ گون کو بلایا عمر عمر ابن عاص ایک دن باصفاء وہ ناگاہ دیکھا ہی بازیدین کہا نزد اہل سما یہ پسر
---	---

روایت

زنجین شبیر والا گہر تو کہتا تھا شہزادہ پاکذات نکر ساتھ میرے پھر ایسا کھو کہ میت منع کر چھوڑ دیجئے مجھے اگر اسکو جانگے لوگ ان تمام مجی اُس سے کرینگے بڑا استخار کہیں جاتے رہ میں اگر ہو سوار ملاقاتی اگر اُسے ہوتے براہ اُترتے تھے مرکب سے ہر بادب اگر نہ کریں منع وے پاکذات بھی دوسرے صحابہ ہوتے ذوالقدر اگر پاتے حضرات حسین کو بہت انکا اکرام کرتے تھے وہ	جو تھا بوہرہ گرامی تدر جسکا تھا میں عقیدت کے ساتھ نبی کا صحابہ معظم ہی تو تو کہتا تھا یوں بوہرہ اُسے کہ میں جانتا ہوں جو کچھ ای امام تو کھاندون پر تجھ کو کرینگے سوار میں شبنم و عثمان عالی وقار علی اور عباس با صر و جاہ ابو بکر و فاروق و عثمان تب سیادہ مجی چلتے تھے کچھ ایک سات مجی ایسا ہی عبد اللہ ابن عمر سواری کے حالت میں اپنے کھو تو گھوڑوں سے اپنے اُترتے تھے وہ
--	---

وہ شہزادگان گر ٹھونک کتاب
 حرم جیکے چہرہ تھا گھر جیسے پور
 پڑتے تھے اسکار کا بھام
 روایت ہے شعبی سے ان کی لکان
 تھا انصار میں وہ رفیع القدر
 جنازے سے پادور کے اپنے وہ آ
 تب اسکا جو تھا مرکب راہوار
 تو آ ابن عباس عالی جناب
 اُسے زید اس طرح کہنے لگا
 مگر کام یہ چھوڑ میرا کتاب
 کہ ہم پیچھے مامور ای پاکذات
 یہ سن زید بن ثابت بے ریا
 کہا ہم بھی مامور ہیں یوں تمام

یہ دیتے تھے دوسرے انھیں برکاب
 وہیں ابن عباس صاحب و گرج
 بھی چلتے تھے ہمراہ با احترام
 کہ زید ابن ثابت جلیل الصفات
 بھی تھا کاتب وحی وہ مامور
 نماز جنازہ کیا ہی ادا
 لیے آتے ہیں نا اسبہ ہو و سوار
 تو اضع سے پکڑا ہوا اسکی رگاز
 کہ ای ابن عمر بنی الوہد
 دیا ابن عباس ایسا جواب
 کہ یونہی کریں اپنے علماء کے مات
 پکڑنا تمہارے کو ایسے بوسہ دیا
 کریں یونہی با اہل بیت کرم

قائدہ

یہ کپا حسن الوداد انصاف ہے
 ہی اہل انصاف کا ہی شعار
 یہ انصاف اشرف طرفین ہے
 کہ ہی ایک جانب میں شرف نسب
 و جوہ فضائل یو کر کے نظر

یہ انصاف احسب اسلاف ہے
 یہاں نفس کو رہ نہیں زمینار
 کہ حاصل بطرفین شرفین ہے
 بھی دوسرے طرف شرف علم و ادب
 ادب یوں وہ کرتے تھے بالکل کر

جو بایکدگر انکی مکرم ہوتی
 ہتی لازم سلف کا ہمین اقتدا
 جو سادات و علمائے اس عصر کے
 ہتی لازم سب کو کہ بایکدگر
 کرین اپنے اسلاف کی پیروی
 کہ علم و عباد حق سے دین
 بہ ابلیس و بلعم کرین شکہ نظر
 کہ ابلیس ملعون جو تھا بد نہاد
 اسی واسطے اسکو کہتے ہیں جان
 تھا علم و عبادت میں کون وہ شہیر
 وہ علم و عبادت پہ کر غرہ جب
 نہ آدم صغی کو کیا ہی سجود
 کہا وہ میں بہتر ہوں اس پاک سے
 وہ ناپاک دیکھا فقط اسکو خاک
 وہ دیکھا فقط ظاہر خاک کو
 معافی میں اس خاک کے بس بلند
 یہی خاک میں علم و ادراک ہتی
 اسی خاک میں جامعیت ہی نور
 اسی میں کمال عروج و نزول

یہ امت کو جس اس میں تعلیم ہتی
 ہتی اس اقتدا میں رو ابتدا
 شیوخ اور علمائے اس عصر کے
 رہیں یوں مؤدب بشام و بحر
 کرین ترک سب نفس کی کجروی
 نہ علم و عبادت پہ غرہ کرین
 جس دو نو کی علم و عبادت پر
 زمین کے ملک کا قضا و ستاد
 کہ ملکوت کا وہ معلم تھا و دان
 ہوا اسکا کس نتیجہ اخیر
 کیا آہ جب ترک فرمان
 فضیلت کیا اپنی اسپر نمود
 میں آتش سچوں اور وہ خاک سے
 نہ دیکھا کمالات آن خاک پاک
 نہ کچھ اسکے باطن کے ادراک کو
 معافی میں اس خاک کے حق پسند
 یہی خاک عرفان میں چلا کر ہی
 سب اسما کا اس خاک میں ہی ظہور
 اسی میں کمون و بروز و ذہول

اے سیرافس و افاق ہج
 اسی من ہی شانِ فاو بنا
 اسکو ہی قرب و محبت حصول
 خلافت کا چکے اُسے پہنچ ہی
 اسی حق سے اسما کی تعلیم
 بہر نقطہ مقابل ہوا ذات کا
 بہ قہریم حسن وہ رب العلیل
 یہی اجتہاد کے گلیان بکھل
 اسی بلوغ سے ہووے ظاہر نصیر
 غرض ایتے اسرارِ مشکاک کے
 وہ بھیجا اپنے کو آدم سے فوق
 وہ آدم ملک کا مسجود ہی
 نتیجہ ہی یہ پستی خاک کا
 کہ برائے شئی اپنے ہی اصل پر
 چرا اپنے کو سجایا بہتر فقیر
 اگر تو بھی انسان ہو شیار
 گلیانِ اسرار کا باغبان
 کیا اپنے شیخ طریقت سے نقل
 برا شیخ و امانے مرشد شہاب

مژدہ قدم اسکے نہ طاق ہی
 اسی من ہی شانِ شہود و فنا
 بلا کیف وہے اتحاد و حصول
 بلوای و سفلی او سے راج ہی
 ملک کو جس اسکی نہ تقسیم ہی
 یہ بہر ہمدردی حق کے عطیات کا
 کیا اسکی تخلیق نے قال و قبل
 کھلنے کے نبوت و ولایت کے کل
 بقدر شہادت کا کل ہے نظیر
 نہ کہ کہ نہ نے من وے ناپاک کے
 گلے میں پڑی اسکی نفث کی طوق
 پہنچو عیون در گاہ کا مرد و ہی
 وہ نابری توفیق کے ناپاک کا
 ہنرِ اخراج بلا ریب و شک پر ہر
 ہوا حق کی درگاہ کا وہ بعین
 نہ اپنے کو بہر سنجہ زہن ہار
 معارف کے شیراز کا راز دان
 یہ ارشاد جس سے بڑے نور عقل
 دو اندر ز فرمود ہر رو کا آب

یکی انکہ در خلق بدین مباحث
 یقین اسکا جب تک تو عالم نہ ہو
 بھی علم جو باور تھا ای پہر
 کہ جب درس دینا تھا وہ آشکار
 بیان تب وہ کرنا تھا جو جو علما
 سوایا سزا عالم پر ہر روز
 ہوا علم سب اسکا برباد تب
 غرض علم طاعات پر زینہار
 یقین علم کو علم ہی زیب و زین
 خصوصاً جو کبرائے ساداتین
 جو قرآن میں آیت ہی تطہیر کی
 کرین انکا پس عزت و احترام
 نہ دستار تحصیل پر کر غور
 بھی حسن سلوک انسے لاوین بجا
 ہی اشیاخ و سادات کو بھی ضرور
 کہ علم و عمل کی ہی نسبت قوی
 کہ اپنے نسب پر غرور رکھو
 رسول خدا فاطمہ کو جلی
 عمل ہی قیامت میں ہو سودمند

دگر انکہ در خویش خود بدین مباحث
 شریعت طریقت میں کامل نہ ہو
 بڑا عالم و عابد مستہزئہ
 تو بیستہ اسکے تلمیذ تب چار ہزار
 بہر لگتے تھے ساگر اسبوجوم
 ہوا آہ جب طامع مال و زر
 عبادت ہوئی اسکی برباد تب
 تکبر کسکو نہیں ساز و بار
 تکبر بڑا اسکو ہی عیب و شین
 شریف انب ذی طہارات میں
 محیط ہی و کسب اہل توقیر کی
 مؤدب رہن سامعہ لکے مدام
 کہین انکی تجلیل میں کچھ تصور
 بھی حسن مواسات صبح و شبا
 نسب پر نہ اپنے کوین کچھ غرور
 کہین اپنے اجداد کی پیروی
 نہ لاوین عمل میں قصوری کچھ
 کہا اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ
 عمل سے ہی درجے عینکے بلند

کرین مجھ کو نظر اپنے احوال پر
 بدگایے نسبت پر غروبی کے
 بزدل و ریاضت کے جب قیام
 بنجا اپنی جد کی شریعت کہتے
 کرین زشت بدعات کو چور چور
 نہ وہ اہل بدعت سے انت کہیں
 برہمن و ورستاق و زدار سے
 خصوصاً جو عہدائے دندارین
 دل و جان سے اپنی محبت رکھیں
 چہ کریم و علما حکیم منبر
 ہیں علمائے دین و اہل انبیا
 جو کوئی اپنے مذہب کے دین مائیان
 ہی علمائے دین نبی کا نظام
 دین و دین اگر عالمان ہر قرن
 شریعت جو ہی اپنی جد کی یقین
 دین ہے شیعہ و واجب الاحرام
 سیدت مشیت و اپنے کہیں
 کہیں بدو مشیت پونا ران کہیں
 کہ تین علم و تقویٰ کو رتبہ پڑا

وہ قدرت کے احیاء و افراد پر
 یہ بزرگ عمل میں تصور ہی کے
 ولایت امامت کے پائے مقام
 ہر و آج اسکی دیون سنت کتب
 دین اہل بدعات سے دور دور
 جگہ اپنی صحبت سے نرسے کہیں
 چون مونس مساکین و نیاز سے
 بہر دین مبین کے ہر گاہ دین
 یعنی تعظیم و تکریم ان کی کرین
 ہی ہے مشہد تکریم پیغمبر
 دین علمائے دین مائیان رسول
 قدر دان دین ان کے سر و حیا
 انجین سے شریعت کا نظام
 دین یون پیام کی لوگان ظہر
 دین جب عالمان اسکے علم و دین
 وہ ہی احسن تمام نبی لاکھ
 مگر عرفہ جلا کے جو دین مبین
 دین علم و علم کو دین مبین
 دین شیعہ و زبار گاہ خدا

سیادت مشیخت کیتن جے قصور سکین علم علما سے جا آشکا جان علم دین ہو و جانا و مان	ہی علم و عمل جسکے لازم ضرور نہ ہرگز کرین اسین کچھ رنگ و غار یہہ آئین اختیار عترت ہو جان
---	---

تنبیہ

بھی آل نبی کی محبت کا دم کہ حضرات حسین حاضر نہیں بہت لوگ کرتے ہیں عوا بڑا نہ حسین کی تابعداری کی خو بھی کہتے خدا ہو وے حسین پر جو محتاج و مسکین سادات میں نہ سادات غربا کی تعظیم اگر کوئی سید رہے مال دار وہ حرمت نہیں کچھ سیادت کی ہے یہہ حرکات ادا نہ مومن سے بھی دو اہو وے کس طرح سادات نشان حب حسین کی ضا و قد کرے اول انکی یقین پیروی بھی بطن کے جو کہ اولاد میں کرے انکا بس عزت و احترام	اب انسان ہی ہر پر کو ای محترم زبان مدعی کی بھی قاصر نہیں کہ ہم محبت حسین میں ہیں خدا بھی کچھ اغین نا انکی سیرت کی ہو ہمارا دل و جان اور مال و زر نہ دیشے ہیں دامن و درم انکیتن یہ کافرو فاجر کی تکریم ہے تو اسکی سیادت یہ میں جان نثار وہ عزت بلکہ مال و ثروت کی ہے مسلمان کو جائز نہیں ہے کبھی یہہ ہنگامہ اثر سے سیات سے یہی ہی سوا الفت لایقہ محبت کی تا ہو وے نسبت قوی جو فی الوقت سادات اجماع میں معین انکا ہر امر میں ہو مدام
--	--

کرے مال تا وسیع اپنا تبار جو	ہر جن کے کیا وسیع خدمت گزار
زبان ہے تم سے قدیم سے چونک	بھی کرتے ہر جن ایسے حسین سلوک
ائمہ جو عزت کے ساتھ نامور	زمانے میں ان کے وہ ہو گا اگر
تو کس طرح رہا دے افراد سے	بچے کو یہی خاص ان کے اولاد سے
بتیم احکام پر بشری خرد	کہہ دیا ان کے ہرگز قصور نہ
خصوصی شخص جو ہو دین افراد خاص	جستے علم و طاقت سے ہر اختصاص
یہ نہ کیا لبت دینی مستند	اسد الہی کو کہ تم نہ لو گے بجا
دل و جان ہے ان کی معظمت کی	اقبال ہو اپنے مقصد ہم رکیز

سیدنا ابوالفضل ابراہیم بن علیؑ

کیا نقل از انی چون از زکی	کہ دختر اسامہ بن زید کی
بسی شریف فانی جیب الی باقیمر	کہ بنو زید عمر ابن العاص کے
غلام اسکا بکراتات اسکات	عمر دیکھ کر اسکو معرفت کے سات
اتحاد اذبت انکے انکے گیا	بسی سات اسکاتات انکے اپنے
ہی مستند ہو اپنے ہمایاں اپنے	بسی انکے وہ بنی بنی کے سچا اپنے
ہرین کوئی حاجت کنی وہ بیان	ہر وہ درو اگر دیاد اس زمان
عمر اپنے فسزدہ کو جی ہار	علاقہ مشور کیا سہ ہزار
اسامہ بن زید کو ای در شاد	کیا سہ ہزار ابوہر خضہ زیاد
کیا عرفق عبد اللہ ابن عمر	کہ کہون فضل اسکو دیا مجھ اور
قسم کن کی ہی کوئی مشہدین میں	تہن مجھ و سبقت کیا وہ کبھی

کہا اسکو فاروق تب ای لپس	ترے پدر سے زید اس کا پدر
تھا محبوب تر نزد خیر البشر	اسامہ تریسے تھا محبوب تر
لہذا پیغمبر کے محبوب کو	فضیلت دیا میرے محبوب کو

حکایت

بھی جعفر جو ابن سلیمان تھا	ز خلفائے عباسیہ پر جفا
وہ مالک کو ناحق ہی مارا بہت	کیا ظلم ہی آشکارا بہت
گرا آہ بیہوش وہ مقتدا	ہوئے جمع مردم بہت سپہ آ
افاقہ ہوا بعد از ان اسکو جب	کہا میں کیا ہوں گواہ محکوم
کہ میں ظلم اسکا کیا ہوں معاف	کہے کہ سبب وہ کہا سینہ صاف
کہا شرم ہی مجھکو ستر و چار	کہ میرے سبب سے بروز شمار
کوئی شخص از اقربائے رسول	عذاب و عین دوزخ کے ہو و ملول
بھی کہتے ہیں منصور جعفر سے جب	وہ مالک کا بدلہ کیا ہی طلب
کہا کھاتم حق کی مالک اسے	کہ کوڑے وہ جب مارتا تھا مجھے
اتھاتا تھا کوڑا مرتن سے جب	وہیں بخش دیتا تھا میں اسکو تب
نبی کی قرابت کے باعث ہی میں	کیا عفو اس کے نظم کتین
صحابی رسول خدا کا بڑا	جو تھا عبد رحمن پر عوف کا
پیغمبر کے ازواج اطہار سے	خواتین سالار ابرار سے
بجا بہت لاتا تھا حسن سلوک	بدینار و درہم الوف و لکوک
بھی خدات یوں انکے تابجا	کہ ہوتی تھی حاصل انھوں کی رضا

پس سے یقین عبد رحمان کے
کہ والد کو تیرے خدا کے جلیل

تھی فرامی صدیقہ اسطرح سے
پلاوے بہ خلد برین سلسیل

روایت

بھی تھی جو کنیز رسول خدا
ابو بکر و فاروق امی باشعور
بھی اسطرح کہتے تھے و دین پناہ
حلیہ حضور نبی آئی جب
بتھایا اُسے اُسے سپاہ و ہوا
کیا جبکہ رحلت وہ سالارِ ناس
کئے یوں ہی دونوں بھی اُس سے یقین

یقین اُم امین جسے نام تھا
زیارت کو جاتے تھے اُسکے ضرور
کہ جانا تھا اُسکے زیارت کو شا
بچھا چادرِ پاک کو اپنے شب
کیا جلد حاجت کو اُسکے روا
وہ آئی تھی یکبار شیخین پاس
کیا جسطرح اُس سے سالار دین

محبت سائر اصحاب کرام و اجا ذوی الاحترام از جملہ محبت خیر الانام محبوب

بھی از جملہ محبت سائر
ز آداب و اکرام خیر الانام
بھی پہچانیں انکے حقوق عطا
بھی آداب و اخلاق و اعمال
اگرچہ باد راک آن حال قال
بھی مدح و ثنا انکی صبح و مسا
شنا جنکی بس حق تعالی کرے
تو بہر حق اعظم ہی بر بندگان

ہی محبت صحابہ ذوی الاہتمام
ہی آداب و اکرام صحب کرام
بجا اُسکو لانے زمین صبح و شام
کرین اقتدا انکا افعال میں
نہو عقل و دانش کتین بھی مجال
بھی کرتے رہیں حق میں انکے دعا
بھی قطعاً یقین جن سے انکی
کہ انکی شان میں رہن تر زبان

دغا کی حتیٰ بیچ قرآن میں رب
 حقوق انکے امت پوہیں سبھی
 کتاب خدا اور حدیث رسول
 انھیں کچھ مساوت سے از شاہدین
 مصاحب ہیں وہ شاہ ابرار کے
 حبیب خدا کی انیسی لئے
 سب عالم سے حق از پس انبیاء
 پس انکے فضائل کو کہا پوچھئے
 ہی ایمان میں انکو سبقت نصیب
 و سرور کو دیکھے میں جو یک نظر
 وہ افضل ہی برسوں کی طاعت
 وہ یک نظر دیوگی ایسا ثمر
 طے اس سے یک جھکی وہ قربت
 تمام اولیا اتقیائے امم
 و شہ کے ادنا صحابی کے ست
 اوئیس قرن کا ہی ایسا جناب
 بھی کرنا تھا ارشاد شہ یوں سنو
 بھی و اپنا جہت شہ انبیاء
 اوئیس قرن کو ز بعد سلام

کیا اپنے بن یوں کو تعلیم سب
 ہی فرض انکی تعظیم ستر و چار
 یہہ دین مقدس کے فرع و اصول
 ہیں پہنچے یہہ امت کتین بالیقین
 ملازم ہیں سالار اختیار کے
 انیسی لئے ہجلیسی لئے
 انھیں برگزیدے کیا چن لیا
 مناقب انھوں کہ میں کہا سنو
 پیسبر کی صحبت کی دولت نصیب
 وہی بر فضیلت کی ہی تاج سر
 ریاضات سے اور خلوات سے
 نہو کوئی عبادت میں ویشا ثمر
 کہ ہم سنگ اس سے نہو قطبیت
 اگرچہ معظّم ہیں اور محترم
 مقابل نہو میں بفضل و صفات
 کہ سرور کے خرقے سے ہی کامیا
 ہی آتی قرن سے محبت کی بو
 بوقت وفات یوں وصیت کیا
 یہہ پہنچا و جہت کہو یہہ پیام

کہ روز قیامت میں اکابر ادا
 عمر اور علی پس وہ جنت لے
 وہم کئے شہر یون کو تمام
 و تیس قرن کو نہ پائے کہیں
 او پس ایک بخون و دیوانہ ہی
 کبھو شہر میں آوے گرا شکار
 ہمیشہ وہ رہتا ہی جو اس جا
 پتر سے چندیان ہو جو گھوڑ پر
 وہ سینا ہی یک گو درسی بالذو
 جو رہ میں پرے ہو دین نیچ کچھ
 ہی کھانا لہانی وہ اسکی پکا
 عرض عمر فاروق و کرتا رب
 کئے دعو تہ سے کہ وہ وضو اوہن
 ملے اس سے جا اور کئے ہیں سلام
 دئے اپنے ناموں اسکو خبر
 تہمی سنکے خبر وفات رسول
 کہا اسکے ہرگز نہ لایق ہوں میں
 مگر جنب ہی حکم شریف رسول
 کوہن جلد کھینے میں اپنے گیا

تعاقت یہ امت کی کر زور رب
 مدینے سے شہر یون کو کئے
 پترے خطبہ دعو تہ سے بہت لاکلام
 کئے عرض تب اسطرح مسلمین
 بھی عالم سے یک سو وہ بگاہ ہی
 نو کرتے ہیں طفلان اسے سنگسار
 چراتا ہی آخرت کے اونسان جا
 اسے جمع کر اور دعو جلد تر
 وہی اسکا پوشاک ہی صبح شام
 اسے جمع کر کوٹ کہ بالضرور
 یہی ہی غذا اسکا صبح و مسا
 مفصل یہیں اسکا احوال
 اسے ایک جنگل میں پاگھن
 وہ پوچھا میں تم کون اور کیا ہی نام
 جی رہیا تھے پیغام پیغامبر
 بہت آہ و زاری کیا ہو طول
 کہ پہنوں مبارک سے جتنے کتن
 دل و جان سے اپنے کیا ہوں قبول
 بہ امت کے حق میں کیا ہی دعا

روایت

<p>کہ فرمایا یہ سید کائنات نخلہ برین لوگ اے جائیگے زقوم ربیعہ زقوم مضر کہ وہ شخص بیگا اوئیں قرن سر حلقہ کھل او لیا مد نیا کو ہی پن افضل التابین ولایت صحابہ کی ہی بعدیل حضور انکو تھا اسکے دربار کا تھا جب مرشد و رہنما راہ بر بھی وہ ذوق و عرفان و قرب بھی وہ جذبہ حال و فنا و بقا کہ رہبر بیان ہی خدا کا حبیب ہی شبیہ سے بابر ایم و فوج کہ ہین لوط و عیسیٰ نبی کے مشیل اٹھالے گئے نقش کی ملک کہ ہی وہ ملائکہ کا بیشک عنیل کہ وہ باغ جنت میں طیار ہی ملقب ہوا ذو الجناحین سے</p>	<p>روایت کیا احمد پاک ذات شفاعت سے یک امتی کے مرے کہ ہووینگے و عاصیان بیشتر کہا ہی حسن بصری پاک تن غرض فردا ایسا وئی خدا اک ادنیٰ صحابی کا رتبہ یقین صحابی کی ہی قومیت بس جلیل شرف انکو تھا شہ کے دیدار کا بلا واسطہ انکو پیغا مبر تو کہا پوچھے انکا کشف و شہود وہ تاثیر اذکار و حظ دعا کہان دوسرے اولیا کو نصیب کوئی انہیں ایسے ہوئے بافتوح کوئی انہیں ایسے ہوئے ہین جلیل کوئی انہیں ایسا ہوا بر فلک کوئی انہیں ایسا ہوا بعدیل کوئی انہیں ایسا انکو کا رہی بھی وہ باصفا شاہ کونین سے</p>
--	--

کوئی ائین ایسا معدس ہوا
 کوئی ائین ایسا ہوا اہل شان
 کوئی ائین ایسا ہوا نام و ر
 بحبت رسول و بحبت خدا
 کہ راہِ خدا میں وہ چھوڑے وطن
 بہ ارشادِ دو فرمانِ شاہِ خیار
 بھی مایا خوب نشیں و اقارب کو چھوڑ
 بھی راہِ خدا میں کیئے ہیں جہاد
 کیئے نشر و تحیدِ آفاق میں
 نہ پروا کیئے اہل و اولاد کا
 حبیبِ خدا کا ہوا جو حد و
 بحبت رسول خدا بیدار بیخ
 کیئے اپنے اولاد و خویش کو قتل
 بہ تشہیر و مروجِ دینِ خدا
 بتائے ہیں خون اور کتائے ہیں سر
 غرض و بزرگانِ اہل ہند
 یہاں تک دئے جدِ بشری کا داد
 لکھوں کہوں ثنا اکی بیست مار
 بہ تبلیغِ انکے فضائل اگر نہ

ہلا موت سے جسکے عرشِ خدا
 ہوا صورتِ نعل اسکا بر عرشِ جان
 کہ جسکا چلا حکم ہی نیل پر نہ
 دل و جان سے اپنے ہوئے تھے خدا
 سسبے کا فروں سے بھی بیخ و من
 کیئے مال و زر راہِ حق میں نثار
 محبت میں جکے دئے دل کو چھوڑ
 دئے حبِ اسلام و ایمان کا داد
 یقینِ شرق اور غرب نے طاق میں
 نہ خویش و نہ آبا و اجداد کا مال
 نہ باقی رکھے ویشے مرد و دگر
 چلائے ہیں مایا پ پر اپنے تیغ
 بلاشبہ و سب اپنے بھائی کو قتل
 کیئے جان و تن اپنے بیشک خدا
 محض بہرِ مولا لٹائے ہیں گھر
 بحبت رسول و بحبت خدا
 کہ مقصود اس پر نہیں ہی زیاد
 نہ دستا بہرِ دریا کا ہرگز کنار
 لکھوں مختصر طرزِ غیر مست پر

تو ہو جاوین بے تشبہ و بیقال و قیل
یہہ انسپ قلم گر چہ ہر شیار ہی
ولے اسکا سامع و قاری کہاں
خدا انکا مداح ہی قرآن میں

کئے دفترین بس ضخیم و طویل
یہہ میدان میں اب تیز رفتار ہی
انھیں آرزو اختیار ہی کہاں
بہت آیتیں انکے ہیں شاخیں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ
عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ وَقَالَ وَالسَّابِقُونَ أَلَا وَهُمْ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَقَالَ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ
إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَقَالَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا هَدَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ السَّابِقُونَ أَلَا وَهُمْ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ
الْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَرَضَوْا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

یہہ آیت سے ثابت ہوا لا کلام
ہیں اول جو ایمان میں سبقت کئے
وچار و خلیفے ہیں اس اسی خبر
بھی قسم دوم جان انصار تھے
بھی ہیں تیسری قسم و مومنان
بایمان و طاعات ہیں و نہار
صحابہ کی کرتے ہیں و پیروی

کہ سہ قسم میں مومنون کے تمام
بھی مکے سے طیبہ کو ہجرت کئے
سوا انکے دوسرے صحابہ کثیر
مہاجر کے اکثر مددگار تھے
کہ و اولین کے جو ہیں تابعان
یقین ساقین کے ہوئے تابعدار
مکرتے ہیں بدعات کی کجروی

محمد رسول اللہ کا انور
اس کے ساتھ ہیں زور و زور میں کا فزون
بہت کم و دل میں اس میں
او جو کو خود میں ہے وطن
چلو زبور اللہ اور در کردار و لہ
اس وقت میں انکا و ان کا
خدا کے لئے ہے ان کے
نیچے
کئے و میں کہ جس
پروں کا بخاوند ہے
او جو کو خود میں ہے
وطن چلو زبور اللہ اور در
کہ نبوالہ او جو لکے چچ
ان کے لئے ہے ان کا راضی ہوا
ان کے اور کو راضی ہوا
اور کہ میں ان کا دل ہے
نیچے آیت میں ہے کہ
ان کے لئے ہے ان کا راضی ہوا
مراد ہے

خدا و صفائی کیا یوں عیان ہمارے تین بخش دے آئی خدا جو ایمان میں ہم سے سبقت گئے ہمارے کچھ دلیں کیسے کی بات ہماری دعا کو قبول آئی کریم تو دیکھ اسکو غور و تامل کے ساتھ	جو ہیں تیسری قسم کے مومن کہ اس طرح کرتے ہیں و سب دعا ہمارے مجاہد کو بھی بخش دے جو لائے ہیں ایمان کچھ انکے ساتھ تو ہی تجھے بلا شک و رُف و رحیم وہ آیت ہی سگی آئی نیکذات
--	---

بَيْنَا اَعْقِبْنَا وَ لَوْ اَنَّا الدِّينَ سَبَقُونَا بِاَلِيْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ اٰمَنُوا اِنَّكَ رَؤُوفٌ رَّحِيْمٌ

کہ الفت رکھیں جو صحابہ کے ساتھ وہی قسم سویم کے ہیں مومنان وہ سب قسم میں بھی نہیں ہی یقین بلاشبہ و شک اہل سنت میں جان عقاید میں اعمال میں آشکار نہیں مرتکب زشت بدعت کے ہیں بھی کرتے ہیں نہ حق میں انکے دعا لئے ہیں سب از اہل بیت کرام یہی تھا بجا مشرب الہیت وہ راست سے فہم کو موثرے غام مخالف یہہ آل پیغمبر کے ہیں	یہ آیت سے ثابت ہوئی اچھے بات دعا انکے حق میں کرین جاوداں لئے اوصاف سے متصف جو نہیں لئے اوصاف سے متصف اہل ایمان کہ ہینگے صحابہ کے وے تابعدار سدا پیروان انکے شیر کے ہیں بھی رکھتے ہیں اصحاب سے وہ ولا بھی یہہ مذہب پاک آئی نیکنام یہی تھا یقین مذہب الہیت یہ شیعہ یہہ مذہب کو چھوڑے غام مخالف یہہ قرآن اطہر کے ہیں
--	---

یہ آیت سے ثابت ہوئی اچھے بات
دعا انکے حق میں کرین جاوداں
لئے اوصاف سے متصف جو نہیں
لئے اوصاف سے متصف اہل ایمان
کہ ہینگے صحابہ کے وے تابعدار
سدا پیروان انکے شیر کے ہیں
بھی رکھتے ہیں اصحاب سے وہ ولا
بھی یہہ مذہب پاک آئی نیکنام
یہی تھا یقین مذہب الہیت
یہ شیعہ یہہ مذہب کو چھوڑے غام
مخالف یہہ قرآن اطہر کے ہیں

گو ای میں دیا ہوں اب انکار
کہ ہیں تم ہیوم کے جو مومنان
نہیں اس گروہ سے بھی تم زیہار
کہا تان میں جسکے حق یہ بیان

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا
الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

یہ آیت کو پڑھ کر کہا پر غضب
وہ رب العالم کوئی من کو بھی
کہ اسلام کو تم نے آئی ناپاس
حقیقت میں تم اہل ایمان نہیں
بھی وہ قد وہ صوری و معنوی
لکھار و شیعہ میں بس معتبر
مہاجر و انصار کی شان میں
بیان کروہ نسخے میں ایسا کہا
مہاجر و انصار عالی مقام
نجانے ہشتی جو انکو بجا رہا
اگر گاہے شیطان بکرو دعا
یہ آیت کے مصداق ای ہوشمند
کہ شیعہ نے رکھے ہیں جو سن ظن
عامی مہاجر نہیں ہیں مراد
کہ تو جسے تھے اعتبار ای زشت نام

انھو میری مجلس سے تم حجاب
نہ ہمایگی دیوے تم سے کبھی
کئے ہو فقط ظاہر اپنا لباس
مسلمان نہیں اہل قرآن نہیں
صفا کیش علامہ دہلوی
جو یک نسخہ مستند مختصر
جو لئے ہیں آیات قرآن میں
یہ آیات سے اب یہ ثابت ہوا
ہشتی قطعی ہیں سب لا کلام
ہو منکر یہ آیت کا کافر ہوا
یہ وہ واس قلع شر و یمن آ
وہی ہیں پیغمبر کے اصحاب
وہی چند کے حق میں سر و علن
تو دے یہ جواب کا جو ب یاد
مراد اس سے ہنگے مہاجر تمام

سے
اور ان کے بارے میں جو کہنے لگے
نہیں ان کے بارے میں جو کہنے لگے
جو کہنے لگے ان کے بارے میں جو کہنے لگے
نہیں ان کے بارے میں جو کہنے لگے

کہ اُمی جو آیت حکم قتال یہی اس سے ثابت ہے یقیناً و قال

اذن الذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على الظالمين
لقدير الذين اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان يقولوا شأنا لله

کہ اس طرح حق اس میں بولا ہے جان
کبریں کافروں سے بلاشبہ جنگ
انھیں مستحق نصرت خدا دیو گیا
وہ جگے سے غارت کالے گئے
وہ ایمان لانے سے ہی بیگمان

ہوا اس سے ثابت یہی بے مراء
نہیں طمع کچھ مال و زر کی کہیں
تھی گنجائش طمع بولو کہاں
بھی وعدے موافق انھوں کو خدا
ہیں منصوب و سمیع و الکرم
اس آیت میں وہ خالق کبریا
ہی ملک دنیوی اخروی دوسرا

کہ سارے مہاجر نشان عظیم
خصوصاً ان میں بعض ہیں مدفون ہیں
بھی جو وعدہ عقبی کا ہی دوسرا
کہ وعدہ میں ان کے نہیں ہی خلاف

وہ گئے ہیں اب اذن و مومنان
کہ وہ ظلم سے اپنے اپنے تھے تنگ
کہ نصرت پوفا رہی لکے خدا
نہیں کچھ و جرم و معاصی کئے
بکالے وطن سے انھیں کافران
کہ ہجرت تھی محض ان کی بہر خدا
ہی شیعہ کا جو نزع باطل یقین
کہ تھا نقاب لیس فقر و فاقہ و مان
ہی کفار پر مستحق نصرت دیا
ہیں مصداق آیت مہاجر تمام
مہاجر کے حق میں دو وعدہ کیا
ہوا وعدہ دنیا کا بیشک وفا

ہوئے ہیں شہر مدینہ مقیم
رسول خدا سے ہیں مقرون و ہیں
وفا اسکین بھی کر گیا حبدا
یہی مومنون کا عقیدہ ہی صا

حکم مومنون سے لگے شیعہ
میں ابو اسلمہ انہیں ظلم ہوا
انہیں انہی دو دفعہ پوفا رہی
جن کو کالے وطن سے لکے
انہیں کچھ و جرم و معاصی کئے
وہ اپنے ہیں کہ ہمارا رب
انہیں ان سے رہا

یہی سابق کی آیت سے ثابت ہوا
 یہی ایسا ہی دوسرے صحابہ کرام
 جو باقی مدینے میں تھے فاجرین
 کہئے جس پر اجماع اور اتفاق
 اگر سو سو پھر کیس کو برا
 کہ بعد پھر صحابہ کرام
 مخالف شریعت کے بعض امور
 وہ ملعون کو اس طرح کہ تو جواب
 خلافت حکومت میں اپنے جو کام
 نصب تھا انکو کچھ زینہار

کہ قطعی ہر ہستی میں وہ بے مہر
 زبیر وفات رسول انا م
 تھے دین خدا کے و حسب ناصرین
 وہ عین ہدایت ہی اے با وفاق
 یہہ شیطان ملعون کا لگا آ
 یقین پائے جب قدرت و اقتدار
 میں شاید کہ پائے انھوں سے ظہور
 کہ تو جو تھے کہتا ہی اے بد نصیب
 کہئے و تھے حسب شریعت قائم
 یہہ آیت میں کہتا ہی ہر دو گاہ

الَّذِينَ مَكَانَهُمْ فِي الْأَرْضِ اَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَكُلُوا
 بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

یہی اسکا حاصل ہے کہ یہاں بات
 کہ انہیں ہم بروئے زمین
 تو قائم رکھیں دعا و صلوات
 بھی احکام شرعی کر گئے مام
 حال ہی مہاجر سے پس ای ثناء
 اگر انہیں کوئی ظالم کہا
 کہ اجماع اور اتفاق انکا سب

کہ یے میں مہاجر کے بعض صفات
 اگر دیوین تکس قدرت یقین
 بھی و مال کا اپنا دینگے زکات
 کرینگے یقین منع جو بد ہی کام
 کہیں کچھ حکومت میں ظلم و فساد
 یہہ ہر آن کی آیت کا منکر ہوا
 ہی بے شبہ مقبول درگاہ رب

<p>ہی ہجرت انھوں کو برا خدا مہاجر کے ایسے ہی مشن میں از انجملہ انہی صفت کردگار</p>	<p>ہی محض صواب ان کا سب اقتدا بہت آیتیں آئے قرآن میں یہ آیت میں ظاہر کیا آشکار</p>
<p>خدا ان کو جنت سے وعدہ پایا مہاجر بھی انصار ذوالاحرام بلاشبہ بس کامل ایمان ہیں نہیں طعن و تشنیع انہیں روا جو کوئی ان سے کینہ رکھے بد کہے کہ قسم پر مومنوں کو تمام یہی قسم اول ہیں و کمونان</p>	<p>وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا خلود ان کو جنت میں ہوگا سدا سب اصحاب اختیار خیر الانام بھی مقبول درگاہ رحمان میں کرین لکے حق میں حمیت دعا تو ہو و بگا خارج وہ اسلام خدا منقسم کر دیا کلام یہ آیت میں ہی ذکر جنکا پچھان</p>
<p>لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يُبْتَغَىٰ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيُخْرَجُونَ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ</p>	<p>کہ ہی ان فقیر و کمین مال سے نکالے گئے ظلم و جنجال سے بھی کرتے تھے خوشنودی کی طلب بھی اسکے رسول ہوا کی مدد برائے خدا و رسول</p>
<p>خلاصہ ہی بس یہ آیت کا ہی کہ اپنے گھر و نسے زرو مال سے بحالیکہ جیتے تھے وہ فضل رب بھی کرتے تھے دین خدا کی مدد کہ یعنی وہ ہجرت کیے ہیں قبول</p>	<p>کہ ہی ان فقیر و کمین مال سے نکالے گئے ظلم و جنجال سے بھی کرتے تھے خوشنودی کی طلب بھی اسکے رسول ہوا کی مدد برائے خدا و رسول</p>

مؤمنان
مہاجر

بھی از پر تائید دین خدا
ہیں سچے بلاشبہ و کلام
مہاجر کی یہ قسم پہلی ہوئی

نہ اغراض دنیا کا کچھ وجہ تھا
باقوال و افعال اپنے تمام
ہی انصار کی قسم یہ دوسری

وَالَّذِينَ ثَبَتُوا لِرَبِّهِمْ إِيمَانًا
وَلَا يَجِدُونَ صِدْقًا فِيهِمْ حَاجَةً مِّنْهُ
وَلَوْ كَانُوا بِهِمْ مُّصَاحِفًا لَّوَلَّيْتُمْ
وَلَوْ كَانُوا بِهِمْ مُّصَاحِفًا لَّوَلَّيْتُمْ

یہی حاصل تھا اسکا ہی جان
کہ ہی مال نے اپنے خاطر بجا
بھی ایمان لائے ہیں و مومن
دینے کے لیے وے سکاں ہیں
بھی ہجرت جو کرتے ہیں انکے
نپاتے ہیں سینوں میں اپنے
سطا کو کرتا ہی جو کچھ رسول
بھی ایتار کرتے ہیں و نیک و ص
اگرچہ انھوں کتنیں سرسبز
ولیکن و انصار عالی ہم
کہ دیوین مہاجر کو ہی کل مال
بچے بخل سے نفس کے اپنے جو
یہ انصار اختیار ای باوقار

کہ کہتا ہی خلاق کون و مکان
سکونت کئے جو ہجرت سرا
مہاجر کے آنگے آگے عیان
و انصار اصحاب نے لیاں ہیں
افضیٰ دوست رکھتے ہیں یہ ہر
و سب عادل ہیں بفضل ص
خوشی سے وے کرتے ہیں اپنے قبول
مقدم مہاجر کو رکھتے ہیں سب
رہے بالیقین حاجت مال و زر
یہی چاہتے ہیں بوجہ اتم
زمین فارغ البال و بے غل
فلاح پائے گئے ہیں وہی جانیو
ہوئے جو مہاجر کے خدمت گزار

دے بن جو اُسے محبت کا داد
فلاح انکی وابستہ اُس سے کیا
پس لب جو کہ چاہئے فلاح و نجات
دل و جان سے اپنے محبت و کین
بھی حق بین اُنھوں کے صباح و
کہ جو قسم یوم کے ہیں مومنین
مسلمان جو ہیں تسمیوم کے سب

کیا اسکی تعریف رب العباد
ہمیں خبر قرآن میں اُس سے دیا
تو انصار مانند مہاجر کے ستا
نہ کچھ طعن و تشنیع اُن پر کریں
کرنے عجز سے مغفرت کی دعا
یہہ تا اُنھیں محشور ہو و یقین
کیا وصف قرآن میں یوں انکے رب

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ
سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا
إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ

محصل اس آیت کا یہ ہے چار
کہ ہے مال فی انکے خاطر بھی جان
وے کرتے ہیں اس طرح حق سے دعا
ہمارے بھائیوں کو بھی بخش دے
جو لایے ہیں ایمان کبھی انکے ساتھ
نہی بلا شک رُوف و رحیم
یہ آیت سے ثابت ہوا لا کلام
دعا یہ کریں نیک رکھو اعتقاد
عذر و انکا ہو بد کہے انکی جو

کہ کہتا ہے اس طرح پروردگار
کہ بعد انکے آئے ہیں جو مومنان
ہمارے کچھ بخش دے ای خدا
جو ایمان میں ہم سے سبق کیے
ہمارے کچھ دھین کیسے کی بات
ہماری دعا کر قبول ای کریم
کہ در حق کل صحابہ مداح
نہ ہو گز رکھے ان سے بغض و عناد
نہ ہو ہم کے مومنون سے بھی جو

مومنون

بھی نواحِ زادِ لاد اپنے یقین
 ز آباءِ اولاد بقیل و قال
 نبوت کین اُسکے حکم کئے
 کئے جب و اماد پیغامبر
 جسے ہو وے انصاف اور عقل وین
 کہ یہ کل اصحابِ اختیار کی
 کہ تھے سب لڑائی میں سرور کے ست
 نہیں بن وے محدود اصحابِ حب
 ہوا جب کہ کفار سے جنگ بد
 بھی جنگ اُحد جب ہوا آشکار
 ہوا جبکہ جنگ تبوک اُسے پسر
 بھی ایسا ہی دسرے لڑایاں جھار
 وے سب شاہِ عالم کی یاری کئے
 تھے فانی محبت میں سرور کے وہ
 تھے ایسی تجارت کے امیدوار
 محبت نبی کی وہ ہی بے نظیر
 ہدایت کو سرور کے کو اعتصام
 وے پائے ہیں جب ظلِ قرب نبی
 لے قطع رشتہ قرابت کا سب

دئے چھوڑا زہر دینِ متین
 کئے وے بلاشبہ جنگ و جدال
 کئے جنگ اٹھ اُسکے لئے
 ہوئے غالب اشزار کفار پر
 وہ جانیکا اس بات کو یقین
 ثناء یہ مہاجر و انصار کی
 کئے جنگ کفار ابتر کے ست
 ہی جگر زخمِ شیعہ کا ہی ہوشمند
 وے تھے سید و سیزدہ اہلِ قدر
 صحابہ تھے اس جنگ میں یک ہزار
 اتھے تیس ہزار انہیں کے نامور
 ہزاروں سے اصحاب تھے نامدار
 بعونِ آہی وے غالب ہوئے
 تھے عاشقِ جمالِ مطہر کے وہ
 کہ نقصانِ جسمین نہیں زہینار
 کہ دیوگی عجبی من نفع کثیر
 کئے ترک اپنے قبایل تمام
 ہوئے دشمنانِ انکے خوشان بھی
 دئے دادِ ظلم و عداوت کا سب

والذین ابوالدینار و ابوالدینار و ابوالدینار
 اسو الی و فادس و ابوالدینار و ابوالدینار
 جنہم سمعتم و ابوالدینار و ابوالدینار
 فی ثلث نبوتہ و انصر علیہ و ابوالدینار

و الذین ابوالدینار و ابوالدینار و ابوالدینار
 و الذین ابوالدینار و ابوالدینار و ابوالدینار
 منہم القراءات و ابوالدینار و ابوالدینار

نہایت عظیم الشان ایک
دعوت اور مہم جس کا مقصد
انسانی ملک و مملکت کو ایک
وہ ایک ایک ہوا

وہ ایک ایک ہوا
وہ ایک ایک ہوا
وہ ایک ایک ہوا
وہ ایک ایک ہوا

وہ ایک ایک ہوا
وہ ایک ایک ہوا
وہ ایک ایک ہوا
وہ ایک ایک ہوا

کئے اور چھوڑے جو وہ میں ترے
وے اور آدو ہجرت کا دیجے جزا
نو اکتین راض و خوشنود کر
وے لائے جو لوگوں کو تیر طرف
ترے ہی طرف اور ترے وٹے
بترویج اسلام سامی ہوئے
قابل کرو منصفو اب ذرا
قامی صحابہ ہیں سرور کے او
انھیں سے بہت اہل ایمان ہوئے
پکاتے ہیں جسطرح شیعہ ہوس
تر فارہ میں ہجرت کئے خستہ
رہے رنج و غربت بھو دل کو جز
جی کر انہو رضوان و رحمت سزا
ہوئے ہلکے جتنے یقین پیروں
جی اغفرنا اور اخواننا
یہ اتباع پر رحمتیں کتنے
اشارہ ہی اس بات پر لاکلام
دعا جو کہین حق میں اسباب کے
نہ شیعہ خواہجہ نواصب بشین

پس اصحاب یارب ترے وٹے
نہ ببول انکو یئے انھیں دایا
جی رضوان سے اپنے شام و سحر
جی دے اسکا بلہ انھیں باسود
وے ہمراہ ہو کر نئی کے ترے
ہمیشہ جو عالم کے داعی ہوئے
سٹا کیجئے انکو بہتر جزا
کہ دعوت کئے دن کی لوگوں کو جو
انھیں سے ہزاروں مسلمان ہوئے
نہ بوزر و عمار اور چند کس
جی و قوم کے چھوڑ اپنے دیار
جی وہ عیش و ہمت کین اپنے چھوڑ
جزا اسکا دے اکتین ای خدا
ابھی صحابہ کے ستر و حیان
جی حق میں انھوں کے کہیں بنا
سو انکو بھی بہتر جزا دیجئے
یقین یہ کلام امام ہمام
وہی مومن ہیں سب پر قیسم ہے
وہیں اہل سنت بلایب و مین

<p>کہے فقرے چسپ لکھے وہ امام معاون ہیں اصحاب کے روز و شب کئے کرتے ہیں رد اسکتین ہر سب نہیں اہل بدعت ضلالت کی ہی بھی عسرت کے قولوں کے بران سے مطابق ہوتے آں کے بے مرا نہ شیعہ ہیں بر مشرب اہل بیت بہ نزدیک سجاد علیہ السلام بہ بعضے بزرگان آل رسول مخالف بھی قرآن کے ارشاد کے کہ آیا ہی کوئی مفسر وہ کہیت بھی ہی تابع آل امیر شری سدا سکولازم ہی ہے اریاب دل و جان سپو ہی فرض عین رسالے میں اپنے بوجہ قوی</p>	<p>بہ تعریف اتباع ای نیک نام کہا ہی کہ وہ پیڑان نیک و صہب کرے طعن یعنی جو اصحاب پر سو یہ وہ صف بھی اہل سنت ہی ہوا دیکھتے ثابت یہ قرآن سے کہ یہ مذہب اہل سنت بجا بھی ہی موجب مذہب اہل بیت بھی انکے روایت غلط ہیں قائم جو منسوب ہیں انکے بعضے نقول مخالف ہیں جب قول سجاد کے غلط انکی نسبت ہی بالہیت جولایا ہی ایمان قرآن پر تو اپنے روایات سے اجتناب صحابہ کا جب ادب غیر میں لکھا یوں ہی علامہ دہلوی</p>
--	--

<p>سائر اصحاب صداقت لہذا حضرت رسول مقبول عدول ہیں راضی انھوں سجاد و رسول انھوں کے روایات اصدقی ہیں اول انیسے عشرت میں جان</p>	<p>سائر اصحاب صداقت لہذا حضرت رسول مقبول عدول ہیں کے صحابہ ہیں سائر عدول عدالت صداقت دیا انکورب مبشر ہیں بعضے ہمارے جان</p>
---	---

بھی اہل حدیثہ نیکو شعار نہ
 بھی لکے سوا کئے صحابہ و کتبہ
 عقاب قیامت ثابت ریت کا گروہ
 کچھو بعض لغزش کے مصدر ہوئے
 یہاں طعن اور لعن سے کہ بند
 کہ بر حکم بشری رسولوں کے بھی
 رد و اطمینان نہیں زمینہار
 ہوا اطمینان جو کچھ کہ جنگ و جدال
 دامن تو قصب سے متکول
 کہ طرفین اصحاب سے رو کے ہن
 صحابیت انکی یقینی ہو جان
 وہ قصبے کا جو حکم ہی ای پس
 وہ قصبے کے کیا حکم سے نجد کو کار
 معاویہ جو مرتضیٰ سے لڑا
 معاویہ کا اُس سے جنگ و جدال
 و لیکن ہی اسباب من اختلاف
 خطا اجتہادی کہے کوئی جان
 لگت مجتہد انکو بولے بجا
 صحیح من و قولان بھی ای با ادب

جو رضوان کی بیعت سے پائے قاذ
 مہشت زمین جنت سے لے کر امور
 عوام صحابہ سے بعض ای پس
 کچھو بعض زلت کے مظہر ہوئے
 بھی تاویل کر انکی ای از حزم
 ہن زلات مناد دہوین کبھی
 کہ طاعن کو ہی اس کے تہذیب لاء
 جو کچھ اطمینان آیا خلاف و طلال
 یہہ جائے ادب ہی یہہ جا ادب
 بطرفین خویشان ہمیکے کھن
 قصبے لڑائی کے طغی ہو جان
 خدا پر ہی اسکو تو تغویں کر نہ
 بیان عقابت پس تو اسی سوار
 خلافت کا حق مرتضیٰ کا ہی تھا
 خطا ہی مقدر باقیں و قال
 کہ کیسی خطا ہی وہ ای سیدہ عدا
 خطابے بغاوت کہے کوئی جان
 بھی بعضے کہے مجتہد وہ تھا
 تو سن انکی تحقیق تطبیق

کہ در عصر پاک رسول عباد
معاویہ کو بن بعمر اخیر
سو تب بعض فقہی مسالین مجار
یہی معنا ہی قول عباس کا
علی کی خلافت پو ای مستند
خروج معاویہ اس سے یقین
کہ تب اجتہاد اسکا ای باخبر
کہ جو مردم صل و عقد ہوں پچار
علی کی خلافت بلکہ بے ہراس
کیجو اجتہاد ای فراست سیر
خطا گرچہ اس سے ہوئی ای رشاد
اسے شاہ عالم سے صحبت حب
نہ بجائے مرکب توان تاضن
نہ در ہر سخن بحث کردن ہوا
امام ابو ذر عہ عالی مقام
معاویہ کا رب ہی رب رحیم
وے دو نوغین کا ہیکو اتا ہی تو
ہی جب مرتضیٰ بادشاہ کریم
بھی اصحاب میں جو لڑایا ہوئے

نہ پایا تھا وہ درجہ اجتہاد
حدیثوں کی ہوئی جنب ہیاعت
وہ دینا اتھا دخل ای ہوشیار
کہ بولا فقیہ اسکو وہ باصفا
جماعت ہوئی عقی جو یک منصفہ
محل وہ خلافت کو ہرگز نہیں
نہ رکھا تھا رتبہ سمجھہ استقدر
کئے جاوے ویسوغین اسکا شمار
ہی ثابت بعض اہل تحقیق پاس
مقابل نہیں نص کے ہی معتبر
خطائے بغاوت ہو یا اجتہاد
یہاں ہکلو لازم ہی حفظ ادب
کہ جانا سپر باید انداختن
خطائے بزرگان گرفت خطاست
کہا ہی یہ کہا خوب دلکش کلام
یقین خصم اسکا ہی خصم کریم
خلل دین میں اپنے لانا ہی تو
اسے بخش دیگا بلطف عظیم
وقایع جو کچھ انہیں میں روئے

ہی کف لسان اس سے کہ
 جو قصاص جہاں ہوں ای غریز
 بھی نصیحت مویخ جو جہاں میں
 بھی بے علم واعظ جو میں قصہ گو
 سو لکھے ہیں کہتے ہیں و آشکار
 کہ اکثر غلط انکا تہسان
 تو غریب سے لکے اعراض کر
 جو شیعہ کہ میں طعن اصحاب پر
 اگر چاہے تو دیکھ ای ماصوب
 وہ مشہور ہی تحفہ فارسی

کچھ اس میں برگزہ ہوں لکشا
 صبیح اور غلط میں مگر کچھ نمبر
 بھی شیعہ کے جوئے جو نقال ہیں
 جو کچھ رطب و یابس کو پائے ہیں
 نہیں انکے اخبار کا اعتبار
 صحابہ پوہمت میں نہان ہیں
 براہین سے رد و فاض کر
 جواب اہل سنت کے بھی معتبر
 وہ علامہ دہلوی کی کتاب
 ہی ارباب حق کی ہے ایسی

ادا و احترام آثار کرام و مشاہد عظام حضرت سید انام
 از حجلہ علامات محبت و لیست علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام

بھی جو چیز حضرت سے منسوب ہے
 بھی متعلق اس سے معاد ہیں جو
 بھی باقی جو کچھ انکے آثار ہیں
 وہ جس جائے اور پر جا ہی کار
 بھی جن چیز جس جا کو ای مانا
 سے ہر ہر کی گرام و حبس
 سلف اور خلف کے جوئے صابن

بھی جو اسکی مرغوب و محبوب
 بھی اسکے مکان و مشاہد ہیں جو
 جو خیر و برکت کے انہار ہیں
 بھی بیٹھا ہی حسن جاوہر و رفراز
 رسول خدا کا لگا دست و پا
 وہ بھی عین نکریم شاہان
 برگزائے اصحاب اور تابعین

بھی اتباع اے ذوی الاحترام
تھے مکریم میں اے بس جانثار و
حکایات اے بہت اے میں
میں لکھتا ہوں تھوڑے یہاں مختصر
صحابی تھا یکش کا عالی مقام
دراز اس کے ایسے تھے موئے جبین
کے لوگ اسطرح اس سے سوال
کہا دست پاک رسول امین
لہذا برکت کی خاطر سدا

بھی بعد اے سب اولیائی کرام
مودب تھے بس اس سے سروچار
مطلوب کتابوین کے لائے میں
مودب رہے یونہی تا برشر
تھا مخدورہ کا پدر وہ نیک نام
کہ سچھا تو کرتے تھے وہ بر زمین
کہ تو قطع کرنا نہیں کہوں یہ بال
لگا تھا یہ موئے جبین کتن
حفاظت میں لاتا ہوں انکی بجا

حکایت

صحابی جو تھا خالد ابن ولید
کلاہ ایک تھی محترم اسکے پاس
گری جنگ میں ایک وہ بر زمین
اُتر اس سے اور اتھا جلد تر
لگی تھوڑی اس کام میں اسکو دھیل
صحابہ یہ فعل اسکا تب دیکھ کر
کہا انکو یوں خالد دین پناہ
اتھا یا کلاہ بلکہ اسواطے
اتھا یا اسواطے میں یقین

امارت شجاعت میں فرد وحید
تھے اسمیں کئے موئے سالارِ ناس
ہوا مضطرب آہ خالد و میں
بھی باندہ ماری محکم اسے سر اُپر
ہوئے چند اسمیں مسلمان قتل
کئے سخت ایکار خالد اُپر
نہیں یہ کیا میں زہر کلاہ
کہ موئے شریف اسمیں محفوظ تھے
نہ جھوین کہیں اسکتین مشرکین

میں برکات اس کے مرتے تھے نہ

نہ چاہیے درمیں اسی بات

حکایت

جو جاگہ نہ بیٹھا تھا بیٹھا نہیں
رکھ اس جابے پر اپنا دست نہیں

ہی مروی وہاں آگے اتر کر
اسے پھیرنا منہ نہ پائے نہیں

حکایت

روایت ہی عثمان کا زنجیا
کچھ عضو مخصوص کو اپنائت

دست ہی جسکے بغیر
نہ ہرگز لگا یا ہی وہ ہا و فات

حکایت

عصائے نبی دست عثمان چھین
بھی رکھ اپنے زانو پو وہ بیخبر

لے جہاں خفاری ای اہل دین
ہی خاں آئے تو زو دین جلد تر

کئے شوز و فریاد لوگان بہت
وہیں یک مہر منسکا خور و نام

عصا چھین اس سے لے من تر
کہ عربی میں کہتے ہیں جسکو حزام

ہوا جلد زانو پو اسکے نمود
اسی سیال میں وہ ہوا اس نمود

حکایت

مہینے کی سرحد میں ہو کر سوار
بھی کہتا تھا دکھائوں شرم از خدا

نہ پھرتا تھا مالک کچھ زہد
کہ جس جامین مدحون ہی خوش الزور

وہاں کی کروں خاک کو پا مال
زیستہ تر یک نہ نہیں ہی حال

حکایت

حکایت ہی یک تنہا ہی باصفا
مہینے کی مٹی کو زردی کہا

مہینے کی مٹی کو زردی کہا

دیا فتویٰ مالک امام زمان	کہ مارین بلا شک اسے قحطان
حکایت	
تھا احمد جو یک زاہد باصفا وہ کہتا ہے جسے سنائیں یہ بات کہ محبوب سے میں اس کمان کتین روایات ایسے بہت آئیں ہیں	بڑا غازی و تیر انداز تھا نہ لگا اس کمان کو ہمیں کامات یقین ہے طہارت پکڑنا نہیں نہ لایا ہوں خوف طوالت سخن
محبت علمائے دین و صلحائی ٹیک امن و پیروان سنن سید المرسلین از جملہ علامات آنحضرت است	
بھی از جملہ محبت سار دین ہو محدث جو تھا ہند کا ای خیر صفائش عبد الحق محترم کہ علما و صلحا کے سات اتحاد علامت نبی کی محبت کی ہے بھی جو مرتکب فسق و بدعت کے ہیں عداوت انھوں کی بسر و عیان یہ آیت ہی اس مدعا پر دلیل	محبت ہی علمائے دین کی یقین کثیر الصانف فرد و شہیر مراج میں اپنے کیا ہی قسم بھی سب تابعان سنن سے و داد نشان مصطفیٰ کی مودت کی ہے مخالف جو اسکی شریعت کے ہیں ہمبہر کی الفت کی ہیگی نشان کہ فرمایا اس طرح رب الجلیل
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ	

محبت علمائے دین و صلحائی ٹیک امن و پیروان سنن
 سید المرسلین از جملہ علامات آنحضرت است
 محبت ہی علمائے دین کی یقین
 کثیر الصانف فرد و شہیر
 مراج میں اپنے کیا ہی قسم
 بھی سب تابعان سنن سے و داد
 نشان مصطفیٰ کی مودت کی ہے
 مخالف جو اسکی شریعت کے ہیں
 ہمبہر کی الفت کی ہیگی نشان
 کہ فرمایا اس طرح رب الجلیل

خدا اور قیامت پر ایمان رکھو	ہر انسان سے ظاہر کہ جو صدق سے
محبت کر کے ہیں وہ نیکذات	خدا و نبی کے مخالف کے ساتھ
انہیں کے پدر یا برادر پس	اگرچہ مخالف وہ ہوں بد سیر

تنبیہ

ذرا داد انصاف دیجیے بیان	پس ہاں جو مؤخر کیجیے بیان
ہر عیش نظر تم رکھو ہر گھڑی	یہ محبت نبی کی علامت بڑی
سُن کے سدا پیروؤں کے محب	رہو عالموں صالحوں کے محب
رکھو بغض و انکار دن رات تم	زفساق اور اہل بدعات تم
نہیں اسکو لایق محبت کالاف	خدا و نبی کا کرے جو خلاف
کہ شرع نبی کا کرے جو خلاف	ہیں سے ہوئی بات ثابت یہ صاف
کچھ اسکی برائی نہ سو جا کرے	جوشد و کجا جھنڈو نکا پوجا کرے
سندوارے بزرگوں کے بس نہیں	کرین مسندل و عوس میں بدعتیں
کرین رقص باجے سے جتن و سرور	بھی گادیں بجایوں ہنر و قبور
کرین اور جانیں اسکی کمال	چراغ نہیں ہاروت میں ہر مال
قبولین نہ فرمان لا تشرفوا	بلکہ فوض جانیں یہ اہل عرف کو
کرین رسم بدعات و فسق و حرام	بھی شادی غمی بیچ ایسے ہی کام
نہ الفت روایں انھوں کی کبھی	مخالف ہمیشہ رہیں نے سبھی
وہ کھویا علامتِ محبت رسول	کرے الفت ایسوی جو کوئی قبول
ہی آتا رحمتِ شبہ کائنات	یقین بغض و انکار ایسوں کے ساتھ

اِس آیت کا شانِ ونزول ایمان
 کہ بعضے صحابہ نبی کے بجا
 کئے قتل اپنے بہنِ پدر و کتین
 دئے مصطفیٰ کی محبت کا داد
 یہی تھی یقین الفتِ صادقہ
 ہوئے اُنسے راضی خدا و رسول
 کیا انہی کو صیفِ پروردگار
 کہ تھا بوجہ یہ جو عالی قدر ہو
 جنگِ اُحدِ پدر کو اپنے مار
 رکھا در حضورِ شہِ بحر و بر
 خلافِ خدا و خلافِ رسول
 بھی صدیقِ اکبرِ صداقتِ تاب
 پس اپنے عبدِ رحمان کتین ہو
 بلایا یہ میدانِ جنگِ پردہ
 ولے جنگِ پر اسکے شاہِ ہدایہ
 کہ اسلام سے اُسکے خیرِ شہ
 ہدایت دیا بعد اُسکو خدا
 بھی مصعب جو تھا یعنی ابنِ عمیر
 عبید اُسکا بھائی تھا کافرِ اشد

لکھے اہل تفسیر اس طرح جان
 محبتِ خدا و رسول خدا
 بھی سپرنِ واخوان و خوشنمیتین
 زمانے کو ہی شہِ تنگِ جہاد داد
 یہی تھی بجا اُنسے لا یتقہ ہو
 ہوئی حق میں انکے یہ آیتِ نزول
 یہی بہنِ وے اصحابِ عالی قدر
 زکبرائے اصحابِ شہِ شہ
 لے آیا ہی اُسکا سرِ نابکار
 کہا بھی اِس بوڑھے کافر کا سر
 جو کرتا تھا وہ بوالفضول و جہول
 یقین غزوہ بدر کے دن شباب
 وہ اپنے ہی ملتِ دل و جان کتین
 کرے قتل تا اُسکے کتین جلد تر
 نہ صدیقِ کتین اجازت دیا
 خبردار تھا معجزے سے مگر
 وہ ایمان سے اُمتِ شرف ہوا
 صحابیِ جلیلِ القدر اہل خیر
 کیا قتل اُسکو جنگِ اُحد

اصحابِ کرام در محبتِ اخلاص
 ابنا و اقربا بی خوش وقت کر دند

تھا مامو عمر کا وہ اپنی نیکنام	تھا گمراہ جو عاص ابن ہشام
کیا قتل فاروق اعظم پر تیغ	اسے غزوہ بدر میں بیدریغ
یقین بدر کے جنگ میں آشکار	علی حمزہ اور ابو عبیدہ اسی یار
کئے قتل خویشان تھے پہ پہ بھان	ولید اور عتبہ و شعیبہ کو ہان
کہ تھا بدر اسکا منافی ہڑا	صحابی تھا عبد اللہ جو باصفا
کہ رجعت کوین ہم مدینے کو جب	سفر میں کہا تھا وہ یوں ادب
بکالیگا وہ خوار تر لوگ کو	معزز بڑا ایک ہی شخص جو
خبر قول سے اس شفی کے دیا	چنانچہ یہ آیت میں ربّ العلا

یہ آیت میں ربّ العلا
یعنی اللہ تعالیٰ ہے جس کا
ہر شے کے لیے حکم ہے اور
وہی ہے جس کا ہر شے کے لیے
قانون ہے

یَقُولُونَ لَوْلَا رَجَعْنَا إِلَى اللَّهِ بَشَرًا مِّثْلَ بَشَرِهِ لَعَلَّ بَشَرٌ خَيْرٌ مِّنْ آلِهَتِنَا الَّذِي نَدْعُوهُ أَكْثَرَ مِمَّا نَدْعُوا	کہا تھا افر سے مراد آپ کو
یَقُولُونَ لَوْلَا رَجَعْنَا إِلَى اللَّهِ بَشَرًا مِّثْلَ بَشَرِهِ لَعَلَّ بَشَرٌ خَيْرٌ مِّنْ آلِهَتِنَا الَّذِي نَدْعُوهُ أَكْثَرَ مِمَّا نَدْعُوا	سوجد اللہ اسکا پس بے شرف
یَقُولُونَ لَوْلَا رَجَعْنَا إِلَى اللَّهِ بَشَرًا مِّثْلَ بَشَرِهِ لَعَلَّ بَشَرٌ خَيْرٌ مِّنْ آلِهَتِنَا الَّذِي نَدْعُوهُ أَكْثَرَ مِمَّا نَدْعُوا	وہیں کہیں تر و ار کو اپنے تب
یَقُولُونَ لَوْلَا رَجَعْنَا إِلَى اللَّهِ بَشَرًا مِّثْلَ بَشَرِهِ لَعَلَّ بَشَرٌ خَيْرٌ مِّنْ آلِهَتِنَا الَّذِي نَدْعُوهُ أَكْثَرَ مِمَّا نَدْعُوا	لگا کہنے یوں اپنے پدر سے
یَقُولُونَ لَوْلَا رَجَعْنَا إِلَى اللَّهِ بَشَرًا مِّثْلَ بَشَرِهِ لَعَلَّ بَشَرٌ خَيْرٌ مِّنْ آلِهَتِنَا الَّذِي نَدْعُوهُ أَكْثَرَ مِمَّا نَدْعُوا	ارے بے ادب کیا کہا داشت بتا
یَقُولُونَ لَوْلَا رَجَعْنَا إِلَى اللَّهِ بَشَرًا مِّثْلَ بَشَرِهِ لَعَلَّ بَشَرٌ خَيْرٌ مِّنْ آلِهَتِنَا الَّذِي نَدْعُوهُ أَكْثَرَ مِمَّا نَدْعُوا	ارے بے ادب کیا جسارت کیا
یَقُولُونَ لَوْلَا رَجَعْنَا إِلَى اللَّهِ بَشَرًا مِّثْلَ بَشَرِهِ لَعَلَّ بَشَرٌ خَيْرٌ مِّنْ آلِهَتِنَا الَّذِي نَدْعُوهُ أَكْثَرَ مِمَّا نَدْعُوا	اے یہ پیغمبر کے اصحاب میں
یَقُولُونَ لَوْلَا رَجَعْنَا إِلَى اللَّهِ بَشَرًا مِّثْلَ بَشَرِهِ لَعَلَّ بَشَرٌ خَيْرٌ مِّنْ آلِهَتِنَا الَّذِي نَدْعُوهُ أَكْثَرَ مِمَّا نَدْعُوا	بنزد خدا و رسول خدا
یَقُولُونَ لَوْلَا رَجَعْنَا إِلَى اللَّهِ بَشَرًا مِّثْلَ بَشَرِهِ لَعَلَّ بَشَرٌ خَيْرٌ مِّنْ آلِهَتِنَا الَّذِي نَدْعُوهُ أَكْثَرَ مِمَّا نَدْعُوا	تو بر حکم آپ کے یہ بات بول
یَقُولُونَ لَوْلَا رَجَعْنَا إِلَى اللَّهِ بَشَرًا مِّثْلَ بَشَرِهِ لَعَلَّ بَشَرٌ خَيْرٌ مِّنْ آلِهَتِنَا الَّذِي نَدْعُوهُ أَكْثَرَ مِمَّا نَدْعُوا	اقل حقایق ہو غیر ہلا کام ہو

کہا خوار تر شدہ کے اصحاب کو
کیا جب کہ رجعت مدینے طرف
مدینے کے در پر کھڑا پر غضب
اعز و اذل تو کہا تھا کیسے
ہوا بے ادب شدہ کے بارون کی سات
صحابہ سے کہی کہ کیا بت کیا
حبیب الہی کے احباب میں
بڑی انکی عزت ہی ثابت شد
یہم اقرار سے اب زبان اپنی کھول
اعز حقایق ہیں صحب کرام

اگر یون کیسکا تو تو ہی بھلا ہے کہا باب اسکا اُسے ای پس کہا مان کہ یونہی کرو گامین آج کیا جب یہ اقرار وہ آشکار	وگر نہ میں کا تو گاب سر تر تو کیا یونہی کرو دیو گاب سر کیا یونہی اقرار وہ لا خلاج اُسے تب ہی چھوڑا وہ نیکو شمار
--	--

روایت

ہی مروی برادر تھے دو ای ہام جو چھوٹا برادر تھا نیکو صفات اُسے یک یہودی کے قبیل پر برادر بڑا یون کہا اسکو تب کہ چرنی ہمارے شکم کی تمام کہا بھائی چھوٹا اُسے ای جھول اگر حکم فرماؤ مجھ کو نبی بڑا بھائی یہ سنے حیران ہوا عجب دین تو یہ کیا ہی قبول مرا جان و دل ہی یہ دین پر فدا ہیں ایسے روایت بہت ای امین	حوصلہ محضہ تھے دونوں کے نام مسلمان ہوا تھا عقیدت کے ساتھ مقرر کیا وہ مشہر بحر و بر تو کیا قتل کرتا ہی ایسے کو اب نشان اُسے نعمت کی ہی لاکھ وہ کہا چیرتی پیش حکم رسول کہ تجھ کو کروں قتل کروں ابھی اٹھا اور انصاف سے یہ کہا عجب ہی یہ حب خدا و رسول یہ کہہ جلد حکم شہادت پڑا کہاں تک لکھوں مجھ کو طاقت نہیں
بھی ازجملہ حب شاہ انام کہ لایا وہ از در گہنہ ایزدی	محبت ہی قرآن کی صبح و شام بھی تھا اُس سے وہ مادی و مہندی

محبت قرآن کریم و فرقان عظیم علیہ السلام ان ازجملہ آثار محبت رسول کریم ﷺ

بھی مقلقی اُس سے ہی تھا وہ سدا
 محبت ہمیشہ پہ قرآن کی
 محبت سے قرآن لکھا ہی مراد
 محبت ہی اسکی تلامذہ اول
 کہا تیری محبت حقیقی نشان
 نشانِ حُب قرآن کی لہی باصفا
 نشانِ حُب سورت کی ستر و جہاں
 نشانِ حُب سنت کی بھی ایمان
 نشانِ اُنسِ آخرت کی بجا
 نشانِ بخش دنیا کا یہ جان لے
 مگر توشہ اتنا ہی ای اہل دین
 بھی عثمان کہا اگر دِلانِ پاک ہیں
 محب کو ہو کی طرح سبیری دِلِ م
 محب کو وہی بس کہ مطلوب ہے
 کلامِ اپنے محبوب کا پاک نہ
 بلا تک رہیں پاک جن کے قلوب
 نہیں جتنے لیکن دِلانِ پاک ہیں
 بہت حیف ہے ویسے لوگوں نے لب
 میں رہتے فدا یوں دل و جان سے

کہ تھے خلقِ تسانِ ان کے بجا
 صداقتِ حلاوت ہی ایمان کی
 میں لکھتا ہوں رکھ خوب تو اسکو یاد
 بھی مٹا سچہ اسکو کرنا عمل
 محبت ہی تسان کی یگمان
 بلا ریب ہے الفتِ مصطفیٰ
 محبت ہی سنت کی لیل و نهار
 یقینِ آخرت کی محبت ہی طاق
 سچے شخص دنیا ہے صبح و مشا
 کہ سامان نہ اسکا ذخیرہ کرے
 کہ پہچا دے وہ آخرت کو نہیں
 دوسیری نہ قرآن سے ہوا سکین
 کہ وہ پاک محبوب کا ہی کلام
 مقالاتِ محبوب مرفوب ہے
 محب کو ہے محبوبِ نام و سحر
 وہی نصفِ اس مہفت ہے خیرِ خوب
 نہیں کہ وہ یہ مہین چالاک ہیں
 کہ عشقِ مرزا میر میں روزِ شہب
 نہ کام ہے احادیث و قرآن سے

<p>رکھیں شوق وہ راگ کا جس قدر خریدین گناہ صرف کر ڈن کو طرف اسکے لوگوں کو دعوت کریں کہاں اس قدر انکو قرآن سے شوق بری محفل و غلط تذکیر سے خرابی باطن کا ہی یہ نشان</p>	<p>نہ قرآن احادیث کا اس قدر بلاوین تمنا سے قوال کو بہہ عصیان کی انکو ضیافت کریں احادیث سالار کو ان سے شوق بین مرست صوت مزامیر سے بہہ دلکی پلیدی کا باعث بجا</p>
---	--

مسئلہ

<p>خوش آواز قرآن ہی پر ہمارا روا خبر ہی کہ قرآن کو زینت بجا نغمی کر گناہ قرآن سے جو برہانے لئے نور صدق و یقین خصوصاً خوش الحان بصوت عرب صحابہ میں ایسے خوش الحان تھے دلون سے جاتے تھے صبر و قرار خصوص ابن مسعود اور اشعری بھی امثال انکے صحابہ درگ</p>	<p>ولے ڈھب نیک اس میں ہوا راگ کا تم آواز سے اپنے دیو سدا مقرر نہیں ہی ہمارے اوہ کوئی خیر قرآن سے زاید نہیں برہانا ہی ایمان کا لذت عجب عجب ایسے قرآنے قرآن تھے برہاتے تھے انوار ایمان ای بار و رکھتے تھے اسباب میں ہروی تھے اس پاک فن میں برنامہ مور</p>
--	---

روایت

<p>روایت کے اشعری نیک و عجب وہ سنا تھا گوشے سے سرور شوق</p>	<p>تلاوت میں مشغول تھا ایک شب بھی قرأت سے تباہ کے لیتا تھا ذوق</p>
--	---

پہت اس سے مخلوق ہوتا تھا
تو کہا خب قرآن پڑھا تھا ذات
کہا اشعری ای رسول خدا
تو آواز کو اپنے تپ جو گے شاد

ہو صبح جب اشعری سے کہا
میں سنا تھا اسکو تمنا کے سات
سماعت قمری آہ گر جانا ہو
میں آرا سنہ اس سے کہنا زیاد

روایت

روایت ہے کیا رسالہ دین
کہ پڑھ کر سنا کچھ تو قرآن سے
کیا عرض وہ ای رسول امام
ہی حال کہ قرآن کا ترجمہ نزل
کہ میں دوست رکھا ہوں سکین
پڑھا چند آیات وہ باوقار
بھی یوں سینہ پاک کرنا تھا جوش

کہا ابن مسعود کو ای امین
سنون نا اُسے میں دل و جان سے
پڑھوں کہا میں ترجمہ بر خدا کا کلام
کیا اسکو ارشاد تب یوں رسول
کہ قرآن سنوں دوسروں سے یقین
وہ سننے ہی سرور ہوا زار زار
کرے دیگ چلے پوچھا خروش

روایت

بھی قرآن سے جب مرد ابن عمر
گذرنا تھا وہ کوئی آیت پوچھ
بھی ہر شے گرتا زمین کے نو پر
بسمہ اسکو بیمار لوگ ای میان
بھی ہو جمع اصحاب خیر الانام
ہمارے خدا کا دلا یاد اب

تھا پڑھتا سدا اپنا ای باخبر
تو اسکا گلو بند ہوتا تھا تب
وہ دونین دن بیٹھا اپنے گھر
عیادت لئے اُسکے آئے مکان
تھے یوں بولتے اشعری سے تمنا
سنا لینے کچھ حق کا ارشاد اب

وہ پڑھا تھا سران خوش الحان تب دے سنتے بذوق ال وہان تب

روایت

روایت کیا ابن جنبل ہی جان کہ روز قیامت میں رب الانام ہماری تو تحمید و تجید کر کے عرض داؤد تب ای خدا کہے قی قانی بطف و کرم وہ تب عرش کے ساق کے پاس گئی فصاحت سے کہو لگا اپنی زبان بہشتی جو میں نعمتیں کے سب

بھی کس بزرگان فضیلت نشان کہیگا بد او د علی السلام وہ آواز سے جو تھا دنیا بہتر وہ آواز تو مجھ سے جانا رہا وہی مجھ کو آواز دیتے ہیں ہم بہ تجید و تقدیس رب العلا سنیں جب وہ آواز اہل جان فراموش کر دیوینگے جلد تب

از جملہ اعظم علامات و عمدات حضرت خدیو عالم ناسخت پیار زہد و ایثار و فقر و افلاست

بھی جب بنی کی نشان عظیم یقین فقر اور زہد و ایثار ہی ہی سرسرایا اس طرح سالار دین طرف اس کے افلاس بان سرسبز بلندی سے جنگل کے چون سیل آب

محبت کا اسکے کمال ای ضمیم محبت کی اسکے بیہ انوار ہی رکھیگا جو کوئی دوست میری یقین آنا ہی اس سے بھی جلد تر بسوئی نشیب اوے ای صواب

روایت

کہا شخص کے اس شاہ سے کہ میں دوست رکھتا ہوں دل سے تجھے

مکمل

کہا ہے خبر داد ہوشیار رہ
کیا عرض پھر ای رسول خدا
کیا اسکو در شاہد بن شاہ دین
تو تیار کر فقر خاطر لباس
کہا ایک شخص ای شہر سلین
کہا ایک کو سلاہ اختیار تب
بھی آریجہ آن حقوق کر ام
اگرچہ تمام عمر بن ایک بار
ولے نام اظہر سے آبکائب
نہیں اسمن کچھ شک و شبہ و گمان
مواہب میں یوں قسطنطینی کہا
جامع یک اصناف کی ای پر
وہ قاضی ابوبکر بھی ای بڑی
یہ سارے سی با ن پرائے بن

کہ کہنا ہی کیا تو سبھی کہہ
کہ من دوست رکھا ہوں بھگوان
اگر دوست رکھا ہی مجھ کو یقین
ہی افلاس کا یعنی تجھ کو آس
کہ رکھا ہوں من دوست حق کتن
ہلاکے لئے رہ تو تیار اب
ہی عرض اسکے او پر درود و سلام
بی کیلئے بن فرس ای باوقار
درود و سلام آپوہ جب بیت
ہی مختار علیا ہی قول ان
ہی قال لھا وی اسی قول کا
شواہد کی بھی ایک ہوا ہے دگر
جو تھا قدوہ مذہب مالکی
دلیل وجوب یہ خبر لائے بن

<p>مَنْ فَحَسِرَتْ عِنْدَهُ قَلَمٌ تَصْلَعُ عِلْمُهُ فَمَا تَبَدَّلَ الْمَلَكُ</p>	<p>جہان میں ہو ذکر ناک رسول مر گیا وہ پس جا گیا در سفر ولے یوں کہے دوسرے عالمان کئے باد مذکور ہوش کا نام</p>
<p>نہ جہا درود و اسو جوہ الوضو احادیث ایسے بھی آئے دگر کہ تریکیت مجلس کہ ہی ہر میان تو واجب ہی اول درود و سلام</p>	

یہ حکم ایک مجلس کا ہی اشکار تو پھر بار اول میں واجب ہے تب وے جانکر اس کو واجب کے سار درو داسپوہ بار بھی ضرور بڑی یہ وجہ کی سعادت ہے جان ہیں و چھوڑنے کے وعید ہیں تو ہوو گی وہ یک مطول گناہ کچھ اکہہ لکھا اسکے باختصار بہ ناچار کرتا ہوں اب انکشا	بھی ہے سنت و مستحب بار بار وہ جگہ سے مجلس بھی بریگی جب رہے مستحب گھر ہر ایک بار وہ بکھڑا اس میں ہرگز نہ بلا و قصور مقرر بڑی یہ عبادت ہے جان فضائل میں اسکے دیشین بہت مفصل کہوں گروہ ای باصواب زمان و مکان اور فضائل ای بار میں دوست حدیثوں پوای باصفا
--	---

روایت

کہ فرمایا اس طرح خیر البشر میرے وہی شخص ہو سب سب بھی دسری خبر پائی ہے یہ و رود زہول قیامت وہی ہوو گا جو بھیجا ہے مجھ پر درودان زیاد	دیا بن مسعود ہی یون خبر قیامت کے دن سب سے نر کمتر جو مجھ پر پڑھا ہے زیادہ درود کہ ناجی ترن حلائیق بجاء تمھارے سے ای مومنان شاد
---	--

روایت

کہ ایک روز وہ سرور انبیاء تھا چہرہ منور بفرج و سرور خوشی کا ترے رو پر نور پر	ابو طلحہ ایسی روایت کیا ہو اور نوق افروز ای باشعور کہے لوگ ہم دیکھتے ہیں اثر
--	--

<p>علامات فوق و سرور و طرب سب کپاچی اسکا در ارشاد کر کہ آیا میرے پاس اب میری کہ آیا تو راضی نہیں اس پر اب کہ کوئی اتنی ایک تیرا اہل سود مگر اس سلطان پر دین درود بھی نہ مایا سالار چن و لشکر درود پسید کپاچی حق تنگ بھی فرمایا دین سید کائنات خدا اس مصلوات بھی گا دین بھی درمات دین اس کے ای اچند</p>	<p>ہیں چنان حسین مبارک آپ کیا انکو ارشاد پیغام سیر یہ پیغام لایا زرت الجلیل کہ کہتا ہے یوں یا نبی تیرا رب نہ کیا رہے مجھے ترے پر درود یقین بھیجتا ہے وہ رب الودود کہ مجھے درود ان جو کوئی محمد پر درود ان کے محمد پر واجب جو کیا بار مجھے ہے مے مصلوات خطبات اس کے مشا و گادین کر گیا عنایت سے پنے بند</p>
--	--

روایت

<p>امام محی صادق با صفا کہ اسطرح فرمایا سالار ملک درود او میرے پر نہیں تب کہا</p>	<p>ہی والد سے اپنے روایت کیا کہ مذکور ہو گا میں جس کے پاس تو جنت کا وہ درستہ کم کیا</p>
---	---

روایت

<p>قائدہ روایت کیا ای ہمام کسی فرد کے پاس ای مومنو وہ مصلوات مجھ پر نہ بھیجا ہم</p>	<p>کہ خضر مایا اسطرح شاہ انام کئے جاؤ گا ذکر میں جب ستم مقرر کیا وہ میرے پرستہ تم</p>
---	---

روایت

بھی جابر کہا ہی کہا شاہدین ہوئے منتشر پس کو برف نفع ہو لوگو یا اٹھے ایسی مجلس او بہ تعذیب ترک درود و سلام درود اپنا پس تم وظیفہ کرو کہے اس پر جب حق تعالیٰ درود ہو کیا چیز ہم تو اسیکے غلام اسیکے بن سب کلمہ گو اتنی بھی ہم پر کیا حکم رب الانام چنانچہ اس آیت سے ای نیکذات	کہ ہو جمع یک جا پر مسکن نہ مجھ پر وہ مجلس میں بھیجے درود کہ مردار سے بھی رکھے گندہ بو حدیث ایسے آئے بہت لاکلام سعادت یہہ کہنے سے درود بھی اسکے ملائکہ معلما درود نہ کہوں اس پر بھیجیں صلوات و سلام اسیکے بن سب راہ جو ملتی کہ بھیجیں سب اس پر صلوات و سلام نہی ثابت و جو بسلام و صلوات
--	---

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَكُونُونَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا

خدا اور ملک اسکے نیکی صفات ای ایمان والو خواص و عوام معانی میں صلوات کے ای پر کہا ہی ابو العالیہ نیک نام بنی الہد پر صلوات خدا شائق تعالیٰ کی ہی بر بنی بنی پر صلوات ملک ہی دعا	یقین بھیجتے ہیں نبی پر صلوات کہو تم بھی اس پر صلوات و سلام اقادیل علما کے میں پیشتر کہ سگا وہ از تابعین کرام یہہ معنا ہی رکھ یاد اسکو سدا بھی تعظیم اسکے ملک پاس ہی کہ جاہن و آزار گاہ خدا
---	--

مفسرین

نئی برکھن بر زمان جو صلوات
 زیادہ طلب سے پہلی مراد
 بھی تھا کہ انسا کی ادائیگی
 صلوات ملک مغفرت کی دعا
 کہیں من صلوات خدا اطلق پر
 صلوات خدا انسا پر نصیب
 کہ بر ایک کے لائق حال ہو
 خصوصاً انسا پر صلوات
 ملا ریس خاص اور افضل حال
 جو ہوا لائق حال شاہ امام
 جو صلوات بر مومنین ملک

ہی سے بھی دعا یاد کی تھی
 نہ اصل دعا ہی مراد ای شاہ
 کہ صلوات ہی اسکی رحمت
 بدر گاہ عمارت صبح و شام
 ہی یک خاص اور عام و خصوصاً
 شاہ اور قطبیم ہی امین ہو
 انہوں کے سزاوار احوال ہو
 بہ تحقیق از خالق کائنات
 و سے رب اتم اور اکمل حال
 ہی علاوہ اشرفیت آخر و اتم
 ہی قرآن میں وہ عام ہی مادر

هو الله في صلوات عليه و ملائكتہ

وہ شاہ پر حق کی رحمت ہی عام
 سوا شاہ کے ملک اور تمام
 وہی رحمت عام کا ای قسیم

اسے فضل میں سے ہی اتم و اکمل
 سچے رحمت عام ہی لا کلام
 یہ آیت میں آیا اشارہ عظیم

و رحمتی و سعیت کل شئی

علی نے کہا ہے ای باعدا
 جو دنیا میں قطبیم ہی ارشاد
 کہ مومن ہر جہتی پر درود

کہ معنی صلوات بر مصطفیٰ
 وہ لطف کم سن ہی مراد
 وہ یوں بولتا ہے رب الودود

کہ دنیا میں یا رب بھی کیتین
 باعد سے ذکر مبارک نام
 بھی اظہار کرا سکادین مستین
 یہ دین و شریعت جہان میں تمام
 بھی عقیبتی میں داسکو اجر جزیل
 بھی سلطان عارفیج المقام
 معارفہ میں اپنے لکھا می خیر
 کہ صلوات بر سرور دو جهان
 ہیں کیا چیز نزد خدا امتی
 ولیکن کیا حکم ہم کو خدا
 جو احسان ہم پر کئے ہوں بشر
 جو ہی ہم کو احسان سالار دین
 جب اس شہ کے شکر عنایات سے
 کیا ہکو مامور رب الانام
 درود و نیتی کے فوائد یقین
 اپنی کروڑوں درود و سلام
 ہمارے پہنچا بروح رسول

مکرم معظّم نور کعبہ بالیقین
 بلند یعنی کرا سکا ذکر ہمام
 بھی کرا سکا راسکی شریع میں
 قوی اور باقی نور کعبہ بالذوام
 شفاعت بھی اسکی قبول ای حلیل
 جو ہی عز دین ابن عبدالسلام
 نور کعبہ یاد یہ مکنت دلپذیر
 سفارش نہیں امتی کی یہ جان
 سفارش کریں فرد معصوم کی
 کہ انکار کریں شکر احسان ادا
 سو ہم انکار نہ کریں نیک تر
 یقین اسکو کچھ حد و غایت نہیں
 ہم عاجز ہیں اس کے مکافات سے
 کہ بھیجیں نئی پر صلوات و سلام
 بلا شک ہیں ہم پر یہی عاید یقین
 تو ہر آن و ہر دم صبح و چہ شام
 باصحابِ سنین و زمر ابٹول

اختتام این رسالہ مہمنت انجام و کمر مت انضمام و مناجا
 بدر گاہ رب العالمین عظمہ

محمد اللہ یہ کسٹھ دل ناز
 محمد اللہ یہ نامہ نور بار
 محمد اللہ یہ بوستان فیم
 محمد اللہ یہ دوشہ نو بہار
 محمد اللہ یہ نسبوہ انتظام
 بین بیتین یہ نسخہ سب یکزار
 ہزار و دو صد اور ہفتاد پر
 غم اندوز و ہمدرد کا روز تھا
 جی ہوتا تھا زنجیر پائے قلم
 دل و جان یہ ماتم سے دو نیم ہی
 اشفاق کے ماتم ہی کے جناب
 ابی مری عرض کر یہ قبول ہو
 ابی تری معرفت کر عطا
 جی کر اپنی ہستی میں مجھ کو فنا
 رہنا پر ترے رکھ تو اسی مجھے
 رزائل سے دل کو مکرور رکھ
 تو کل سے کو میرے دل کو غنی
 زینے و درپور رکھ مجھ کو صبح و سہا
 لجا مجھ کو حیا سے ترے رنگ

کہ جہت ہمت ہر کا ہی حسین راز
 حقوق نبی کا ہی حسین شمار
 محبت کی پستی ہی حسین نسیم
 دُلاں جہو کرتے ہیں بیل بنار
 لیا آج رنگ بہار ختام
 بھی نون سو پہ چاہ و دور شمار
 برس آتھوں تھا شروع ای لہر
 محرم کا عاشور پر سو ز تھا
 ہمیشہ کی عزت کا دھوم
 نہ امکان تحریر و ترسیم ہی
 کیا لاجرم خستہ تمام کتاب
 کہ اول مجھے تو فنا فی الرسول
 تری قرب کی راہ مجھ کو بتا
 اپنا اپنے دے ساتھ ہی رہتا
 وہ و یکسین یہ سرفرازی مجھے
 جلائے فضائل سے پر نور رکھ
 جی زہد و قناعت کی درویشی
 ابی نہ مخلوق کے در لجا
 ہمیشہ کی قرب سے مظهر ملک

<p>اسی پیروی میں مجھے گرفتار تیری راہ میں دے سہارا دے مجھے ہیں شرع نبی پر د انگوٹیاں سب اشعارِ مفتیں کو مغرب کر دے توفیقِ حسنِ عمل صبحِ شام یہ نسخے کو دیکر تو رنگ قبول تو پہنچا بروحِ حسین و حسن دے میرے مراد ات ستر و جلی</p>	<p>نبی کی ترسے پیروی دے سزا شہادت پر دے استقامت مجھے خدا یا جیسے مومنین مومنات دے کفار پر انگوٹیاں و طفر بھی علما و فضلاء دین کو تمام آتئی بحقِ محمد رسول ثواب اسکا تا حشر اذ و الممن یہ بوبکر و فاروق و عثمان علی</p>
--	---

ہمارا تو ایمان پور کر خاتمہ

بحقِ نبی و علی قابلہ

لمصنفہ

<p>جنت کے سلاطین میں گدایانِ مدینہ پھر عرش سے برتر نہ ہو کہوں شانِ مدینہ پس رشکِ جنان کہوں نہوستانِ مدینہ شامانِ زمان کہوں نہو سگانِ مدینہ ظاہر ہو اسلام میں از کانِ مدینہ تا حشر ہے مہرِ سلیمانِ مدینہ</p>	<p>خاتمِ نبی سلاطین کا سلطانِ مدینہ جب خاکِ مدینے سے جو جسمِ شہ لولا جب باعثِ تخلیقِ جنانِ اس میں ہو مدون انصارِ شہِ دین کے باب کے ہون سگان کہا نورِ فضلِ علی مدحِ شانِ فضیلت باقی نہ رہا مہرِ سلیمان بن داؤد</p>
--	--

<p> غالب ہی سدا جنت و برمان مدینہ کہا سچے ہی کھلے ہین مقیمان مدینہ راہب کی تھی باقی بیابان مدینہ یک روز گئی جمع ہو طفلان مدینہ اُس دیر میں دوڑے و بھیان مدینہ کچھ بولابٹان شہر شامان مدینہ جانے ہی سے روئے صباں مدینہ کس دے مین ہو حب جہانان مدینہ قربان ہو اُس پو شیعان مدینہ کہا پائ سادات وے سیدان مدینہ سب سید شہدائین شہیان مدینہ کر مجھ کو دل جان سے قربان مدینہ دو نیم ہی از لشتہ ہجران مدینہ کر مجھ کو عطا چشمہ حیران مدینہ کہ بخش مجھے نسخہ درمان مدینہ کہ سایہ آن دولت دہان مدینہ </p>	<p> دین مدنی مانج ادیان ہوتا شتر سالار و عالم کے محبت کی ملک پ تا وقت عمر ایک اکہین دیر پُرانی اس خیر کے نزدیک گلی کیلئے لاگے ناگام گلی انکی پڑی دیر میں اسکے وہ راہب طون نے تہ سوار بج داندو سے لگے مارنے تہ انگیتن جا رکون کتین الہی ہو جب انست نہی غزوات میں مرد کا دکھا اپنے کرشمہ کر اپنا فدا جان محبت میں نہی کے ہی فضل شہادت میں انھیں شان یار بجے ابا وج دینے میں پرواز مجھ کو زیارت کا مدنی کے دکر مر حیران ہی جو یا ہی مچر خضر دل دجا رخو رہون بیمار ہون ناچار ہویا رہ احقر کو نہیں شوق ہی اقبال عم کا </p>
---	--

تمام شد

إِنَّكَ لَعَلَّ خُلُقٍ عَظِيمٍ

وَبِسَانِ خُلُقٍ شَرِيفٍ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ
وَكَلَّارِ سِدِّيقٍ أَرْوَاحُ الْبَرِّ

اَظْهَرُ

مُطَبَّعُ فَرْدِي أَقْبَرُ مَعْرِفَةِ الْإِسْلَامِ حَافِظُ مَسْتَدِيرِ مَطْبَعِ

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسد کے لائق ہی خلاق کریم
تھا خلق اسکو با اخلاق حق
یہ سبق کا بس مستلم ہی تو ہی
ہی ادیب و دانشور اسکا خدا
گمشد اخلاق سے اُسکے ہی نکل
کوئی ہو اپنی مطیع مہر جلال
جامعیت اُسین ہر دو نور کی
ہی ظہور کل اسما با کمال
ہی وہ سب عالم من فرد و عدل
ہی جوت کا اسی پر خستہ نام
جو کہ حمد حق کو غایت ہی نہیں
بلکہ اس نعمت کا کیون کر ہو آؤا

کہ دیا اسمد کو اخلاق عظیم
ما سوا پر اُسین تھا اُسکو سبق
خلق اعظم کا متمم ہی تو ہی
اُسکے مین شاگرد و مکرر انبیاء
حسب استعداد چنے سب مثل
اور کوئی مظہر ما و جلال
کی ظہور اس بدر کی اور سور کی
اسکی ذات پاک مین با اعتدال
خلق مین اسکا نہیں ہے کوئی مثل
ہی اُسکا خاص یہ عالم مقام
نعت احمد کو نہایت ہی نہیں
امتی ایسے کے حق ہم کو کب

یا الہی خون کیا تو سرفراز
یونہی ہم سب کو تو ہر دم قوی
طاعت و اخلاق اور افعال میں
نور اخلاق نبی سے ای خدا
ضد ہزاران ہم سے صلوات سلام
اور اسکی آل اور اصحاب پر
خاص بوبکر و عمر عثمان علی
اور بروح حضرت زہرا بتول
اور اکیسۃ العینین پر
صورت و سیرتیں سرور کے بجا
اور بروح حضرت غوث الانام
حامل اسرار حسنین و علی
نائب یکتائے سالار ائم
جسکا خورشید ولایت لاکلام
بائیان حکے میں اقصاب جان
حافظ و عارف محقق مولوی
منظہر اخلاق حسنین کرام
سید والا نسب عالی حسب
نام نامی جسکا ہی عبد اللطیف

ایسی نعمت سے ہمیں بامتیاز
کر عنایت میں اسکی پیروی
عادت و اقوال اور احوال میں
رکھ منور دل ہمارا تو سدا
و مبدم پہنچا تو اس سپر بالہام
جن میں تھے اخلاق نبوی جلوہ گر
جو تھے ہر یک مصد خلق علی
لجہ اخلاق و اوصاف رسول
سیدین باصفا حسنین پر
تھے وے دو آئینہ قدرت نما
قرب حق میں تھا جسے عالی مقام
خلق مصطفوی کا مہر مجلی
اکیس میدان ولایت کا علم
بالیقین رخشان ہی تا یوم القیام
خاص میرا شیخ فیاض زمان
حازن نقد علوم معنی
جمع اطوار اسلاف عظام
وارث گنجینہ علم و ادب
محی دین سے ہی ملے وہ کھفیف

صد ارشاد و ہدایت پر الہ

مستنبط نظمین رسالہ واجب التعظیم

فیض کسٹر اسکو رائے دیر گاہ

بار اسو میں شہرین جری تعالیٰ
تعاظظ اس میں فضائل کا بیان
بار اسو جب ساعہ پر تھے لون برس
یعنے اضداد فضائل میں صریح
نام ہی انکے نقطہ ای باصلاح
ان رزائل کی خدمت میں شہیر
اور مجرب کے رزائل کے علاج
کے علاج اور روتے احادیث و اثر
قادیون کو اسکے ماتہذیب ہو
اور کتا میں اس میں مستند
اور کتب اطلاق کے بھی مشہر
بیکے اطوار نبوت اس میں جب
و د و اس نسخے کو کیو مومنو
جو فضائل میں رسول اللہ کے
جاہ و عزت اسکتین رب الامام
تم رہو اگاہ اس سے باہر
اس زمانے پہنچ و بھو جائے

میں کیا تعالیٰ نہ رسالہ نظم
بار و آیات صحیحہ ای میان
پھر کیا اس میں کئے سیتیں سرس
جو مقرر کئے رزائل میں قبیح
دہلوی اپنی مزاج میں لکھا
جو احادیث و اثر آئے کثیر
جو لکھا غزالی ای نیکو مزاج
میں کیا اس میں زیادہ ای سپر
باعث ترغیب اور ترہیب ہو
ہی مواہب اور مزاج معتد ہو
کیا ہی اور احباب معتبر
اسکا اطوار نبوت ہی لقب
شوق سے اسکو پرہو تم اور سو
جو شمائل ہیں رسول اللہ کے
جو دیا ہی انہی اوپر تمام
تم سے تا جابر زمین اہل کتاب
تج علم اکثر کمالی لوگ

<p>اپنے نبیوں کی فضیلت کا ہی پس دین ماسخ سے طرف منسوخ کے وئے ہلاتے ہیں کئی تدبیر سے پس فضائل مصطفیٰ کے خوبتر اور کرو خلق نبی کی پیروی سیر اس گلزار انور کا کرو ای خداوند کریم کردگار اور اسکو دیجئے رنگ قبول ذکر اخلاق نبی من جاودان</p>	<p>کرتے ہیں شہر وہ وہ مغرور ہوں اور طرف تشریک کے توحید سے مکر سے ترغیب سے تدویر سے تم رکھو شام و سحر پیش نظر نفس اور شیطان کی چوڑ و گروی اپنا دامان اس کے پھولوں سے دے تو اس گلزار کو رنگ بہار کر عطا ہکو عمل کے اس سے پھول بندہ احقر کو رکھئے تری زبان</p>
--	---

مقدمہ

<p>شاہ کے اخلاق اسی و خندہ پئے اور مشائخ اسکا بیشک عقل ہی اور سرچشمے سے اس کے ہی توجان پس عقل خلق میں عقل رسول اور اسکا علم با شانِ علا شانِ علم و عقل میں پورا کمال کہ سوا اس شاہ عالم کے یقین دیکھے اس کے جو کوئی احوال پاک اس کے کچھ حسن شمایل اور سیر</p>	<p>جب اتم و اعظم اخلاق ہے عقل ہی اخلاق کا سبب اصل ہی ہرین علم و معرفت کے ہوں روان کہوں ہو وے اعظم کل عقل اعظم کل علوم انبیاء اسکے نبی بخش تھا ایسا و الجلال کوئی اس رتبے کو پہنچا ہی نہیں اس کے کچھ اقوال اور افعال پاک ہوئے جس شخص کو پیش نظر</p>
---	--

اور بہت اعلیٰ عالم پر جان
 اور آداب بلند کا بنا
 جو کیا مضبوط و محکم بالیقین
 اور جتنے آسمانی ہیں کتاب
 ماضیہ ایام کا احوال سب
 اور اس سے حسن بدیر عرب
 تھے عرب حالہ کونیں وحشی خصال
 وہ کیا مبر و تحمل کقدر نہ
 پس وہی لوگ علم اور اعمال میں
 فیض سے آگے پایا مفضل
 پس عبت بیچ آگے آشکار
 اور اسکے عشق میں چہرہ وطن
 ایسے باتون سے جو ہو گا باخبر
 جانگلے شب و شبک وہ فہیم
 اور یہ سرور کے اخلاق عظیم
 بے تعلیم اور سادہوں کے یقین
 تھے جتنی رب کے رب بے تربیت
 اور اسے صحت نفسی کھانے بہت
 پس حقیقی اسکا حق استاد تھا

اور کیا جو وہ شرایع کا بیان
 اور قوانین جمید کا بنا
 جس ترتیب سے وہ شاہدین
 جو غنائے علم سے اسکو مضاب
 اور اگلے امتون کا حال سب
 جو ہوئی ظاہر و مقرب عجب
 جبل اور ظلم و جفا میں بے مثال
 آگے جو ر و ظلم پرستام و سحر
 نیک اخلاق اور نیک افعال میں
 پاسے میں شان جلیل بے عدیل
 مال و جان اپنا کئے کیسا بیثار نہ
 مانعہ لائے ملک جنات عدل
 و یکم سرور کے احادیث و سیر
 عقل اور اخلاق تھے اسکے عظیم
 اور یہ حکمت اور یہ عقل عظیم
 بے مطالعہ عی کتابوں کے یقین
 کہ کہتے تھے وہ قرارہ صفت
 یا کائنات کھو ملا کے سات
 باطنی ہر دم ایسے ارشاد تھا

مودد عالم کین بعد تمنا وہ
 تمنا وہ جواز کبار تابین
 تمنا وہ یکے سے بھی نہیں
 کہ کتبتہ ما کے نامہ خفا و ویک
 سب کتابوں کی پایا بجایا
 جو زلفاں جہان نا ایتھا نہ
 سب وہ پیش عقل ختم الموعین
 جو کہ یک بالو کا ذرہ ہو عیان
 کی روایت اس اثر کی ای ملیم
 اور شیخ سہروردی باصفی
 عقل کے سولانے سوچھے کیا
 ایک حصہ ہی مسلمانوں کو سب
 کافروں میں جو کہ ہیں اہل کتاب
 باوجود اس دشمنی کے وئے تمام
 اس لئے کہتا ہے ہر شام و روم
 عقل اتھرا کسی پنہان نشد
 اور اخلاق عظیم اس شاہ کے
 بعضے کافر خلق وہ دیکھے میں جب
 ذکر پاک بعض اخلاق شریف

عقل و علم خلق میں اعظم تمنا وہ
 اور علامہ ابراہیم احماد امین
 اس طرح کہتا ہے وہ فرد شہیر
 میں نے دیکھا ہوں یقینی ہے شک
 کہ تمام عالم کو خدایا و را
 عقل و دانش اور فراست ہی دیا
 نسبت ایسی رکھے ہی ای پش میں
 پیش رنگستان صحرائے جہان
 بالیقین جلیب میں اپنے بونیم
 نقل عرفا سے عوارف میں کیا
 شاہ کو نود پر نون اس سے دیا
 مرد و عورت اہل ایمانوں کو سب
 شاہ کے دشمن ہیں گرچہ بد نصیب
 قائل اسکی عقل کے ہیں لاکھام
 مغزی میں قیصر روم علوم
 روح و حیش مد رک ہر جان نشد
 دیکھا کتبتہ ر بھی حیران تھے
 لائے ایمان معجزہ ناکر طلب
 دیکھے میں لکھا ہوں بروجہ لطیف

اولا سنی اخلاق عظیم

کیا ہے اس سے ہو تو اگر ای ہی ہم

معنی خلق عظیم کی

مائشہ سے کوئی پوچھا ای بیان
و دہی اس شاہ کا خلق عظیم
یعنی قرآن میں خدا ای ارجمند
بالطبع وہ شہ سے پاتے تھے ظہور
اور یوں لائے ہیں بعض المان
کہ جو اس آیت میں خلاق عزیز

کیا تھا خلق مصطفیٰ کی بیان
تھا سردار صاف قرآن کریم
جائے چیزیں جو فرمایا پسند
نا پسند چیزوں سے تھا اسکو فخر
ہیں ہی خلق عظیم کے بیان
حکم فرمایا بنی کو تین چیزیں

قوله تعالى اخذ العفو و امر بالعرف و اعراض عن الجاهلین

بے کر تقصیر نہ و کئی صاف
جاہلون سے روز و شب اعراض کر
جو کرے دعوت الی اللہ ای لہر
س ہی لازم و اعطون کو بالضرور
اور بعضوں نے کہے ہیں ای سلیم
خلق سے ظاہر میں لکھا اسلطا
جذب تھا ہر دم اُسے ستر و عن
حال و قال یا ایہا بنی اسان ہی
اے فرمایا ہی شاور دوسرا
تاکہ اخلاق ہم سب سے ان

نیکیوں کا حکم کر عالم کو صاف
انہی تم ستانی سے کن اعراض کر
مان یہ باتیں اس پوچھ گئے سخت
نا یہ خلق احمدی سے بوسے نور
کہ تھے اس شہ کے یہ اخلاق عظیم
حق سے تھا باطن کو اُسکے ارتباط
معنی اُسے طوت یقین و راجح
ان بلا شک یہ ایکی سان ہی
میں انہی کے واسطے بھیجا کیا
میں کون اتمام و رستہ بیان

جوں صفوت ہی صفی اللہ کی
 جو خوشنم بودی اور شکر نوح
 خلقت ابراہیم کی عزم کلیم
 یونہی اخلاق جمیع انبیا
 پس اُسکے واسطے رب کریم
 کہونکہ تھا وہ بادشاہ انس و جان
 اور حدیث آئی ہی دوسری اخی
 اُسکی تفسیر مبارک ای امین
 وہ کہا بہہ آیت اسی شاہ کریم
 پس از انجملہ یہہ ہینگے تین بات
 جو کرے محروم تجھ کو ای رسول
 پہی کرے تیرے پو جو ظلم و جفا
 پس وہ سرور اس مراتب کو بجا
 کہ نہیں فوق اسکے مقدور بشر
 آہ اُسکا عزم بزرگوار جب
 اور ستر اُسکے اصحاب کرام
 اُس شہید راہ مولا کا جگر
 کاٹ کر چاڑے ہیں کفار لعین
 بھی مبارک دانت اسکا ای شہید

ہم اور بس سیمبر ای زکی
 طاعت صالح نبی ای بافتح
 زہد عیسیٰ صبر ایوب سقیم
 جمع تھے اس شاہ میں ای باصفا
 وصف کی ہی اسکی با خلق عظیم
 مجمع اخلاق کل پیغمبر ان
 آیت مذکور جب نازل ہوئی
 پو چھا جبریل امین سچا ہدین
 تجھ کو سکھلاتی ہی اخلاق عظیم
 تجھ سے جو توروے تو جو کرے اسکا
 تو کرے اسکو عطا نا ہو ملول
 عفو تو اُس سے کرے ای مصطفیٰ
 درجہ غایت کو یون پہنچا دیا
 ہی گواہ قصہ احد کا اُس اُپر
 یعنی حمزہ سید اخیا جب
 پاہیں اس دن شہید ای ہمام
 یعنی حمزہ شاہ شہید اکا جگر
 بھی ہوا زخمی امام المرعین
 ہو گیا ہی جب یہہ غزوی میں شہید

اوتیت بکلام الاخلاق
 ان فصل من فضائل و
 تقویٰ من حرمت و
 عفو عن ظلمات

بھی مبارک خون اس کا ایمان
دیکھے میں اصحابِ حبیب اس حال کو
ترکے سب عرض ہائی شاہ ہدا
شاہِ فساد یا کہ رب العالمین
وہ مجھے بھیجا ہی رحمت کے لئے
یوں دعا کرنے لگا پس نیا ساز
بخش میری قوم کے جرم و خطا
وے کئے مہین کام بہ ناجان کر
آپ اخلاق سے ہو بہرِ مہند

منہ سے اور سر سے ہوا کے روان
اس صبا اس ظلم اس جلال کو
حق میں ان کفار کے کر بد دعا
بد دعا کرنے مجھے بھیجا نہیں
وہ مجھے بھیجا ہدایت کے لئے
اے خداوند کریم کار ساز
اور انکے تمن ہدایت کر عطا
قہر و آفت بھیج مت انکے اُپر
دوسروں کو بھی وہی کیا تھا چند

اخلاقِ نیک دیت ہو آنحضرت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ اپنی صحابہ کرام کو فرمائی

بولتا ہی یوں انس ای با شرف
سُورِ عالم ہمیں دعوت کیا
جس کا سب مطلب خداوند جان

کہ ہر اک اچھی نصیحت کی طرف
اور ہر بد کام سے نفرت دیا
ویکھ اس آیت میں فرما عیان

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ

اؤ کہتا ہی نماز با صفا
کیجئے لایم آپ پر قوت کو تو
اؤ راد اکیجئے امانت صبح و شام
اؤ رنگہ بانی ترویج کی تو کر

کہ کیا بھکو ویت مسطی
راست کوئی اؤ رفا عہد کو
اؤ کر ترک خیانت بالذوام
اؤ تر تم کر یتیموں کے اُپر

یہ کلمہ ہر روز پڑھو اور دعا کرو
اور دعا کرو اور دعا کرو
اور دعا کرو اور دعا کرو
اور دعا کرو اور دعا کرو
اور دعا کرو اور دعا کرو

بھی کلام نرم اور حسن عمل
اور ثابت رہ سدا ایمان پر
آخرت سے دل لگا صبح و مسا
عاجزی اور حلم دایم کیجئے
اور سچوں کو نہ جھٹلا تو کبھو
اور نہ ظالم کی اطاعت کیجئے
اور کرناہوں وصیت تجھ کو اب
یعنے انکے پاس بھی مت کر گناہ
ہر گنہ کے بعد کہ تو بہ ضرور
گر گنہ مخفی ہو تو بہ بھی نہاں ہو
سرور دین حسن اخلاق و ادب
بند سے اسکے ہوا جو مستفید

اور قطع رشتہ طول اہل
اور واقف معنی قرآن پر
اور حساب آخرت سکو سدا
اور حکیموں کو کبھی گالی نہ دے
مت مجاہدوں کیتن بستی میں تو
اور نہ عادل سے بغاوت کیجئے
و حیلہ پختہ پاس بھی کچھ خوف
تاہوں تیرے گناہوں پر گواہ
بخش دیوے تا گنہ تیرا غفو
گر گنہ ظاہر ہو تو بہ بھی عیان
یونہی سلھلا تا تھا جان بند و مکو
صبر و حلم اندر ہوا فرد و حید

حضرت رسول ت الجلیل کے صبر جمیل اور حلم بے عدیل کا بیان

ابن حبان اور حاکم بیہقی رو
اس طرح لائے روایت معتبر
وہ یہود و یمین تھا عالم نامور
کہ ہو جو پیغمبر آخر زمان
میں جو دیکھا تھا کتبوں میں ظلم
دو صفت لیکن نہیں پایا تھا میں

اور طہرانی وغیرہ ای ثقی رو
زید بن ثعنبہ سے ای نیکو سیر
یون روایت سکودہ دیا میں خبر
اسے سب اوصاف و اثار نشان
مصطفیٰ میں سب کو پایا لا کلام
یعنے و دو نو صفت پہ میں یقین

علم اسکا اسکے غصے کے اُپر
 اور دُسر اس کے کوئی سختی سے نہ
 چاہتا تھا مگر وہ مین امتحان
 منظر قابو کا تھا مین باوفاق
 ایک دن وہ بادشاہ انبیا
 اسکی نسبت مجھ کو پہچانے کہتے
 اچھے اُس وعدہ کے دو یا تین روز
 اُسکا اتفاقاً بہت کرنے لگا
 بلکہ اتنا بھی نہ فرمایا جتنی
 دیکھ کر یہ علم قصد اری امین
 شاہ کی مجلس میں اُٹھا کر اُٹھ
 ہر لگا کرنے کو مین سختی سے نہ
 غیرت مجلس سے کچھ غصے مین آ
 لیک وہ دریائے علم و افتخار
 پھر بہان تگ مین کہانتی سے
 کہ ادا اُرض جلدی نا کرین
 حرف پہ پہنستے ہی میر سے عمر
 مین نے اُتھتے شاہ کے نزدیک جا
 قرض میرا سب ادا کر دیا بھی

ہو کو غالب وصف اول ای میر
 لک کر یں تو وہ کرے نرمی کے سنا
 یہم دو صفات در شہ پہن میر
 ناگہان ایسا ہوا ایک اتفاق
 قرض میر سے بہت خرما لیا
 وعدہ کئے دن لگا وہ شاہدین
 جا کے سرور پاس میں ای دلفروز
 پر نہیں غصے مین آیا وہ ذرا
 کہ نہیں آخر ہوا وعدہ ابھی
 زشت گوئی میں لگا کرنے وہ مین
 تھے بہت بیٹھے جو ذوالا حرام
 اس تصور سے کہ شاہ کا نشان
 تاکے کچھ حرف مجھ کو ناسزا
 تب نہیں غصے مین آیا زمیندار
 خاندان کا ہی ترے شاید میر سے بہ
 قرض حوا ہو مگو بہت تکلیف دین
 سخت برہم ہو گیا ہی جلد نہ
 چادر اشرف پکڑ کر یوں کہا
 سُن اُتھا یہ سرور عالم بھی

دیکھ سیم حالت عمر عالی وقار
 کھینچ کر تر وار میرے سر پر آ
 امی عدو اللہ چادر چھوڑ دے
 تب لگا ہی مکرانے شاہ دین
 یہم سٹی امید مجھ کو امی عمر ہو
 بلکہ لازم تھا تجھے مجھ کو کہے
 اور کرے اسکو نصیحت یوں مگر
 تب کہا فاروق امی سالار دین
 حکم ہو تو میں ادا کرنا ہوں قرض
 جاد اگر اسکا حق امی صواب
 تو جو سختی سے کیا ہو اس سے بت
 جب سامین شاہ سے ہتھیار کو
 شاہ پر ایماں تھی لایا ہوں میں

ہو گیا بے تاب و طاقت اکبار
 مجھ کو غصے سے بہت کہنے لگا
 ورنہ سر کو کاٹتا ہوں نہیں ترے
 اور فرمایا عمر سے یوں وہیں
 کہ تو یوں سختی کرے اسکے امیر
 بامداد اقرض اسکا دیجئے ہو
 قرض خواہی میں تو یوں سختی مگر
 زاید اس سے صبر کی طاقت نہیں
 شاہ فرمایا تھی اس کی سبک عرض
 میں صلح خرمادے زاید از حساب
 نایہم بدلہ اسکا ہوا یں نیکذات
 دین باطل سے اتھایا مات کو
 دولت دارین کو پایا ہوں میں

روایت

ہم تھے یک دن ہمراہ شاہ
 شاہ کی چادر کو کھینچا امی عزیز
 تب کہا اسکو رسول فوالجلال
 وہ کیا عرض امی امام انس جان
 بھر کے دلو الاد کر ہی احتیاج

بولتا ہی بوہریرہ باصفا ہو
 راہ میں آ ایک جنگلی بے تمیز
 گردن اشرف ہوئی سرو کی لال
 کہا عرض رکھتا ہی کہہ تو امی جوان
 بے دونو اونٹوں بو میرے کچھ اناج

کہو نہ کہ جو ہی مال ایسی شاہ ہوا
 وہ نہیں کچھ مال تیرا مجھ کو دے
 سچ کہا تو یہ نہیں میرا ہی مال
 بر جو کینیا تو مجھے حق ہے مرا
 وہ لگا اس طرح سے کہنے کتین
 شاہ ہوتا تھا بہت فرحت بہت
 پس ہلاک شخص کو بلا ضرور
 بوج پورا بھر کے دے شکستین
 بھائیو سالار دین کا صبر و حلم
 دیکھو کس درجے کو پہنچا تھا یقین
 تم بھی نامقدور اپنے مومنو
 حلم کا ضد خشم ہی ہے ازنیاب
 خشم کے ذمہ حقیقت کا بیان

پاس تیرے ہی وہ سب مال خدا
 مسکراتا شاہ یوں بولا اُسے
 بالیقین یہ سب ہی مال ذوالجلال
 اسکا بدلہ میں تیرے لٹو لگا دے
 اُسکا بدلہ بھی نہ اب دیو نگا میں
 گذری ایک ساعت اسی حالت سے تب
 ایک شہر پر چو بھی دو سر پر کچور
 لے گیا خوش ہو کے وہ صحرائین
 رحمۃ للعالمین کا صبر و حلم
 کہ زیادہ اس سے مقدور نہیں
 پیروی کے کل یہ کلمہ سن سے چنو
 غم کروا میں سے نہایت اجتناب
 اور علاج شکستین لکھا ہوں یہاں

غصے کی حقیقت

یوں کہا غزالی عالی جناب
 اصل اس غصے کی آتش ہی جو جان
 نسبت اس آتش کی ہے سڑا کر رہا
 بقدری اصل آتش کا ہی کام
 خاک سے ہی خلقت انسان ہے

خشم کا ظہر بہت ہی پہنچا رہا
 کہو نہ کہ صدمہ اسکا ہوا دل پر جان
 جانے قرآن سے ناہنسی پہنچا
 کام ہی مٹی کا بس جن قرار
 جاہل ہے میں و کون انسان کہ ہے

جس میں غصہ ہو وہ اب ای جیسے اور قرابت اسکی ہو آدم سے کم	ہی قرابت اسکی شیطان سے قریب یاد رکھ اس رمز کو ہر آن و دم
غصے کی مذمت جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں	
بوہریرہ بولتا ہے اے میان کوئی عمل تھوڑا مجھے بہر نجات اسکو فرمایا نہ غصہ کبھی نہ	کہ کیا کوئی عرض از شاہ جہان کبھی ارشاد اب رحمت کے ست پھر کے پوچھا پھر وہی بولا نبی
حدیث	
اور کیا عرض اے شاہ بہان سخت کیا ہے کہا شاہ عرب پھر کے وہ پوچھا شاہ کائنات اسکو فرمایا امام بحر و بر	کہ قیامت کے جوہن دشواریاں سخت تر ہی حق تعالیٰ کا غضب کہ مجھے کیا چیز دے اس سے نجات کہ کسی پر خشم تو ناحق بکر
حدیث	
اور فرمایا ہی یوں خیر البشر حلم کے پانی سے جو اسکو بچائے	خشم یک ٹکڑا ہی از نار سقر سات میرے وہ یقین جنت ہیں
حدیث	
اور عبد اللہ عمر امی با کمال یا نبی میں کہا عمل کرتا رہوں اسکو فرمایا رسول کائنات اور فرمایا ہی وہ عالی جناب	یوں کیا سالہا عالم سے سوال کہ غضب سے حق تعالیٰ کہ چون تو نہ آ غصے میں تاپا و نجات غصہ یوں ایمان کو کرتا ہی خراب

<p>سند کہ جوں الہو کر دے تہا حضرت عیسیٰ نے یحییٰ سے کہا تب کہا یحییٰ یہ کہیا ہو دیکھا جمع مت کر مال کو تو بالضرور یس ہو معلوم کر جامع مال جھوٹا غصہ ہی بالکل ای میں ماں مگر غصے کو پی جاناضرور</p>	<p>مومنوں کو اس سخت دیو سے بڑا کہ تو غصے نہ آئے با صفا بن بشر ہوں اسکو جیسے کہیا بولا یحییٰ ہو سکے یہ بے قصور ہی سبب غصے کا بے حال و قائل آدمی سے تو کبھو ممکن نہیں یہ نہی قرآنمیں کہا رب الغفور</p>
--	--

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
 اور دالیتے ہیں غصہ اور معاف کرنے ہیں لوگوں کو اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے یہی کی کرے والوں کو

<p>اور فرمایا ہے شاہ و انبیاء اس سختی اپنا انشاء بگا خدا اور جو کرفی کا گنہ ہو دیکھوں اور جو رو کے زباں اپنی یقین اور فرمایا ہے شاہ و مرسلین حشر میں اس شخص کے دل کو خدا اور فرمایا ہے ایک دوزخ کا در ماں مگر وہ شخص اس سے جائیگا اور فرمایا کہ کوئی گھنٹ ہو دوست تو اس سے نہیں نرو خدا</p>	<p>اپنے جو غصے کتیں پی جاویگا نہ حق کی خوشنودی سے ہو گا کامیاب عذر چاہا نہ کر گیا حق قبول شرم و مانپے اسکی رب العالمین جو کہ پیوے اپنے غصے کتن اپنی خوشنودی سے ماں بھر دیو گیا اس سے ناجاویگا اندر کوئی بشر برخلاف شرع جو غصہ کیا نہ جسکو پتا ہی بشر ای نیک خو گھنٹ جو پی جاوے اپنے خشم کا</p>
--	---

اسکا دل ایمان سے حق بھر دیا
اور ایسا ہی بہت سے اولیا
کام کوئی اس علم سے بہتر نہیں
طبع کی بھی وقت میں جو صبر ہو
کام کوئی بہتر نہیں بہتر نہیں

اور جو بندہ خشم اپنا پیو گیا
اور سفیان و فضیل با صفا
متفق ہو اس طرح بولے یقین
حال غصے میں کر گیا علم جو
ایسے علم و صبر سے آئی اہل دین

بزرگان دین کے حکایتیں جو غصے کے پینے میں آئے ہیں

تب کہا سمان اُسے آئی با صفا
حشر میں میں ہوں اس گالی سے جان
بجھکو تیری بات سے کچھ نہیں
جب کوئی گالی دیا بے باک ہو
گھاٹھ ہی یک سخت ترائی بھائی
فضل سے خفا اگر وہ طغی کر دن
ورنہ یہ گالی بھی جھکوں نہیں
آہ جب گالی دیا کوئی نابکار
وہ ابھی تجھ کو نہیں معلوم خوب
بولی اے اہل ریاء مکر و فن
کوئی نہ پہچانا مجھے تیرے سوا

نعلی ہی سمان کوئی گالی دیا
گر میرا تہ ہو عصیان کا گران
گر سب ہو وہ تہ بالیقین
اور ربیع ابن خشم پاک کو
بولا جنت اور میرے درمیان
اسکے طغی کرنے میں مشغول ہوں
ہوں تری گالی سے بے پروا یقین
حضرت صدیق کو اسی با وقار
یوں کہا میری بہت ہینگے عیوب
مالک دینار کہتے ایک زن
یوں جواب اسکو دیا وہ با صفا

حکایت

یوں لگانے کو شعبی اس کے ساتھ

کوئی شعبی کو کہا ایک زشت بات

کر نو سچ بولا ہی حق بخشے مجھے
تھے بزرگان سلف یہ باکمال
مال و مال اور نو لکھ کر نظر
جب مرض غصے کا آئے دماغ

گر نو چھوٹا ہو تو حق بخشے مجھے
دیکھ تو انکا تھا ایسا حال و حال
روز و شب غصے سے بس پرہیز کر
جلد تر اسکا مجرب کر علاج

غصے کا علاج علمی

دو بین غصے کے علاج ای باحضا
ہی ہی علی علاج آئی نیکنام
آئے غصے کے مذمت میں عیان
جسکا ہم تصور ابیان اوپر کئے
اور یوں دل سے کہے اپنے نہان
اُس سے زاید تجھ پہ خلاق جلیل
اگر بیان غصہ کسی بر تو کرے
بول کر ایشا کرے غصے کو دور
کہ رسول اللہ یک برد گیتن
دیر سے آیا بہت جب وہ فلام
گر نہ ہوتا انتقام آخرت
اور کہے تو دل میں اپنے لاکلام
کچھ ارادے نہیں میرے ہوا
اور جب تو بخش دینا چاہیگا

ایک علی اور علی دوسرا
کہ جو آیات و احادیث کرام
اُسکے پسینے کے ثواب اندر ہی جان
وہ سُننے یا باتا مل دیکھئے
تو جو دوسرے پر رکھے قدرت یہاں
ہی بہت قادر یقین بیجا و قلیل
حشر میں کیوں حق کے غصے سے
یہ خبر را کہے نظر میں بالضرور
یک ضروری کام کو بھیجا کہین
اُنکو یوں حشر یا سا آلا رانام
بار تا میں تجھ کو بہر ترمیت
کہ ہوا تقدیر سے حق کے یہ کام
نا خوشی تقدیر سے ہی ناروا
و سو کہ شیطان کہین یہ لایگا

بخشت تو اسمین نقصان ہی کثیر روک عاجز تجھ کو جانیکے شباب جب کوئی دُھو نہ دے رضا کردگار اس برابر اور کوئی عزت نہیں خلق گر عاجز کہیں تو ہی قبول اسے باتیں ہیں غرض علمی علاج	تو نظر آو گیا لوگوں میں حقیر تب تو اس شیطان کا دیون جو آ تیرے بغیر ان کو اختیار زلّت دنیائے دون زلّت نہیں ناکرے عقبی میں حق خوار و ملول اب تو سن یہ دوسرا علمی علاج
---	--

غصّے کا علاج علمی

غصّہ جب آوے تجھے ای باخبر اور یہ سنت ہی آئی فرخندہ فال گر کھڑا ہو بیٹھ جاو جلد تر تب بھی وہ غصّہ اگر کچھ ناتھر ہی خبر غصّہ جو یہ پیدا ہوا یک روایت ہی کہ غصّہ آوے اور منہ اپنا رکھے مٹی اُپر میں باہون خاک سے بندہ ہو آگے غصّے میں عمر یک دن شباب بولا غصّہ شر سے ہی شیطان کے اور جناب عایشہ کو آئے امین بینی اقدس پکڑ کر اسکی تب	پڑھ تھی اعوذ باللہ جلد تر آدمی پر جبکہ ہو غصّے کا حال لیٹ جاو جلد بیٹھا تھا اگر تھنڈے پانی سے وضو جلدی کرے اگ ہی وہ آب سے مجھ جائیگا عجز سے سجدہ کرے مولا کو تب تا ہو معلوم اُس سے ای نیکو سیر غصّہ پس لایق نہیں ہی میتین ناک میں لینے کو مانگا اپنے آب جاو استنشاق سے انسان کے غصّہ پانی لینا غصّہ جب آوے تو شاہِ مرسلین جلد فرماتا دعا یہ پڑھ تو اب
--	---

اللَّهُمَّ رَبِّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لَهُ ذَنْبِيهِ وَأَذْهَبْ غَيْظَ قَلْبِي وَاجْعَلْ لِي مِنْ مَضْجِرِ أَوْدَتِ

ایک دن صدیق کو کوئی شخص	بد لگا کہنے حضور مصطفیٰ
جب تک خاموش تھا صدیق جا	شاہ بھی خاموش بیٹھا تھا وہاں
اور دیا صدیق جب اسکو جواب	سب اٹھا ہی سرور عالیجناب
عرض خدمت یوں کیا صدیق تب	یا بنی کپاہی یہ لٹھنے کا سبب
یوں جواب اسکا شہ عالم دیا	بب تک آئی صدیق تو خاموش تھا
تیرے جانب سے بغیر نیاب	ایک فرشتہ اسکا دیتا تھا جواب
اور تو نے جب جواب اسکا دیا	آہ شیطان لعین بھان اگیا
میں نہیں چاہا کہ بابتیٹھا رہوں	ہو جس میں شیطان زبون
الغرض پہنچشم و غعلہ ہی سپر	ایک بیماری ہو ایسی سخت تر
دوسرے بیماریوں کے ڈالیاں	اصل کھمبے کے ہی اگتے ہیں جان
کوئی سے شاخیں ہیں وہ بھی جان لے	اور علاج ہر ایک کا پہچان لے
ہی بیان اسکا دراز ہی اہل دین	اسکی گنجائش یہ نسخے میں نہیں
وکر کرنا ہوں یہاں یکشاخ کا	کو قیاس اسپر ہی دوسرے کا بجا
خشم سے پینا ہو کینہ جلد تر	اور کینے سے حسہ آباخبر
توڑ دے کینے کی اول شاخ بد	اور سمجھ کہتے ہیں کہ کتن احسد

حسد کی خدمت

گر کیو وہ بے نیت ذوالجلال	ہی حسد جہا وہ نفرت کا زوال
جائے ایسا ارادہ ہی حرام	و کیو حق اس سے پناہ ہو کو تمام

<p>یون کیا ارشاد شاہ دو جهان کھاوے جون لکڑی کو آتش دھام ہی خبر قبل سوال ای باخبر بادشاہ جو رو و نظم کے سبب مالداران سب تکبر سے بچان اور چنانچہ کے سبب دیہقان نقل ہی کوئی شخص کو موسیٰ کلیم کو کے دل میں آرزوئے آن مقام حق کہا نام اسکا تب ظاہر نکر یہ حسد ہرگز کسی سے نین کیا اور نہ غمخیزی کیا ہی زمینہار</p>	<p>کہ حسد کھاتا ہی ایسا نیکیان پس حسد سے تو بڑی رہ صبح و شام چھ گروہ چھ جرم سے پاویں سقر اور تعصب کے سبب قوم عرب اور خیانت کے سبب سنو اگر ان اور موجب سے حسد کے عالمان دیکھہ زیر سایہ عرش عظیم پوچھایا رب کون ہی کیا اسکا نام میں عمل سے اُسکے دیتا ہوں خبر اور نہ بے فرمان ہوا مانا بپ کا اس لئے پایا یہ عرۃ و اختیار</p>
--	--

حسد کا علاج علمی

<p>اب علاج علمی حسد کا جان لے ہی حسد خاسد کے نقصان کا سبب اور سبب ہی نفع کا محسود کو ہی یہی دنیا کا نقصان یقین کہونکہ ایسا وقت کوئی ناپائے او جسکی بند کو اپنے کارساز رنج و غم ہو و گناہ کو تہی</p>	<p>کر تصور اس وجہ سے بیان لے دو جہان میں اس کے خسران کا سبب کھوے عاقد اپنے نفع و سود کو دایمی ہی درد عاقد کتین جبین کوئی بند کو فضل حق نہو مال و نعمت سے کر گیا سرفراز غم سے خالی نارنگا و کبھی</p>
---	---

بندگون پر فضل حق جاری رہے
 اور حاسد کے حسد سے بھی کچھ
 کہو کہ چاہا ہو یہ بکثرت ذوالجلال
 حاسد نادان کو ناحق رنج ہی
 ناخلاف ہووے کبھی تقدیر کا
 اور نقصان آخرت کا اسی حسب
 ہی ہے حاسد سے اکثرت ہو چکی
 نیکیاں حاسد کے جوہین لاکلام
 اور گناہن جو کہ ہوں محسوس
 آہ اس دنیا کی نعمت کا زوال
 وہ زوال نعمت دنیا یقین
 بلکہ اُسکے در عوض آئی باصفا
 اور عذاب آخرت بھی سرسبز
 اور قصور تھا یہی حاسد کتین
 فی الحقیقت دوست تھا محسوس
 آپ کو دایم وہ رکھتا تھا ترش
 دیکھا جب حاسد کو شیطان نہیں
 چاہا اجر آخرت بھی مانے
 جس حد کا اسکتین اغوا دیا

حاسد و نیراس کا غم بھاری رہے
 کچھ خیر نہا ہو ویگا محسوس کو
 مال اور نعمت سے اُسکو بحال
 عیش کا محسوس کتین گنج ہی
 تو نہیں دشمن کی بد تدبیر کا
 ہو ویگا جو آہ حاسد کے نصیب
 غیبت و بد کوئی اس محسوس کی
 دفتر محسوس دین جاوین تمام
 دفتر حاسدین یکسر آنکے
 حاسد بد رکھا۔ چاہا پر طلال
 اُسکے چہنے پر تو ہرگز ہوئی نہیں
 رنج و غم حاسد کو دنیا میں رہا
 حاسد نادان لیا ہی اپنے سر
 کہ یقین محسوس کا دشمن ہو یقین
 اور نیراس دشمن تھا اپنے سود کا
 اور شیطان کو سود رکھتا تھا خوش
 علم و زہد و مال و جاہ رکھتا نہیں
 دو جہان میں نہا حسرت من چلے
 دور اجر آخرت سے بھی کیا

<p>آہ شیطان لعین کو خوش کیا یگیان بھی کر لیا بر باد ہی کہ کوئی دشمن پو پھیکا یک پھنر بلکہ اسکو ہی پلت کر آ لگا پھر کے وہ پھیکا ہی ہو کر خشکین پھوڑ ڈالا اسکی دسری اٹکھ بھی لوٹ آ کر پھر کے پھوڑا اسکا اور یہ نادان بہ آفت ہی رہا اسپوہتے ہیں نہ اشام و سحر دس سحر تباہی شیطان پر سلا ایسے ہی حاسد کے ہیں بد حالتین منظلمہ اسکا تبرا حاسد پو ہو تو ہوا علی علاج ای باشعور</p>	<p>حاسد نادان یہ دنیا میں سدا اور اپنے کو رکھا ناشاد ہی ہی یہ حاسد کا مثال انی باخبر وہ نہیں دشمن کو جا اسکے جالکا اسکی سیدھی چشم کو چھوڑا نہیں لوٹ آیا پھر کے اسپر ہی تبھی پھر کے پھیکا ہو کے غصہ بخبر اسکا دشمن تو سلامت ہی رہا دشمنان یہ رکی خواری دیکھ کر جان حاسد کا بھی ہی ایسا ہی حال ہیں یے سب بیشخصد کے آفتین گر علاوہ کذب اور غیبت بھی ہو سوچ ایسا جب سے ہو دُور</p>
--	--

حسد کا علاج علی

<p>کہ کرین کو شش دل و جا سے یہا کہ حسد ہی باعث کبر و غرور ہیں حسد کے شاخ کے برگ و ثمر پس یہاں لازم تجھ کو روز و شب دفع کر دین دل سے ای اہل خرد</p>	<p>یہ علاج علی ہی اسکے بعد از ان تا ہو اسباب حسد باطن سے دور اور عداوت اور حبت مال و زر جو کہ باخشم ہیں گزرے ہر سب کہ ریاضت کر کے اسباب حسد</p>
--	---

<p>بہر جسد کے مرض کا سبب ہی جان کر کر گیا پھر خبہ دل میں منظور ہو خبہ جس جانب سے آئی سینہ تھا جب جسد بولے کسی کی قلع کر خبہ بولے کہ کر کسب و غور چاہئے نعمت کا کیے گزروال اس کی نسبت میں کرے اس کی ثنا اور بر تو اس کی فزٹ کا مگر عکس سے انکے دل اس کا شاد ہو چونکہ اس آیت میں خدای و ز</p>	<p>بنفیر ہو اس سے پورا بیگمان پا کرے اس کی علامت کچھ طور جلد تر کیجے تبھی اس کا خلاف جلد اسی کی تو ثنا اور صرح کر تو وہیں کیجے تو واضع بالظہور تو ترقی میں کرے کوشش کمال تا وہ سن محسوس دہی ہو آشیما ہو دل محسوس دہی جلوہ گر اور عداوت جلد تر تیر باد ہو حکم فرمایا اسی مضمون کا</p>
--	---

ادْفَعِ بِالْبَيِّنَاتِ هَيْبَةَ احْسَنَ فَاِذَا الدِّينُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَاتُ
 كَانَتْهُ وَلِيَّ حَمِيدٍ فُصِّلَتْ

<p>اور تیرے دلیمن شیطان لعین گر تو واضع تو کرے ہو و دلیل جب تو واضع سے تو ہو گا بہر مند انبیا اور اولیا عالی و فار شاد عالم کے تو واضع کا بیان</p>	<p>آہ یہہ و سواس تو ایسا کہین پترہ تبھی لا حول اس پر کرنے دلیل ہوینگے تیرے یقین درجے بلند نھے تو واضع کے سدا آئندہ دار میں یہاں لکھتا ہوں سن از گوش جان</p>
--	---

حضرت رسول کریم علیہ السلام کے تو واضع کا بیان
 ہجی روایت ہوں امام انبیا
 اپنے یاروں کو یہہ فرمایا اٹھا

امت کرو توصیف میں میرے غلو مرا الوہیت تلک پہچانے میں نعت میری اس قدر بس ہی قبول بندگی کا یہ شرف بس ہی مجھے	چون نضار احق میں عیسیٰ کے غلو امت کرو مجھ کو بھی تم ایسا کہیں کہ ہی بندہ حق کا اور اسکا رسول بس ہی اب یہ درجہ اقدس مجھے
---	--

روایت

یون روایت آئی ہی ای فوجہ ہے یک سفر میں بولا یاروں کے بیچ عرض یاروں نے کئے سرور ست یک صحابی نے کہا ای نیک نام دوسرا بولا کہ میں چھلتا ہوں پاؤں اور پکاتا ہوں کہا چوتھا اُسے کام میں اصحاب تھے با یکدیگر جمع کر کچھ لکڑیاں لایا ہی تب ہم ہی سب خدام کرتے تھے یہ کام یون جواب انکو دیا شاہ ہدا میتھے ہی محبت ازہو یارو میں او	کہ لکھا تاریخ طبرانی میں ہی فوج کر بکرے کو یک جھوٹا بھی کہ ابھی تیار ہم کرتے ہیں سب فوج کرنا اسکو اب میرا ہی کام نسر بولا کوتاہیوں اسکا گوشت یو ہی سارے خدمتین حصہ کئے اتھ وہاں سے چل دیا خیر البشر دیکھ یاروں نے کئے میں عرض سب کہوں کیا تکلیف ای شاہ انام اپنے بندے سے رکھے مکروہ خدا ناشریک ہو ایک کچھ کامو میں او
--	---

روایت

عایت کہتی ہی ای نیکو نہاد نازہ رو خوش خلق تھا اور نرم گو	کوئی نہ تھا خوش خلق سرور سے زیاد اور سختی کی نہیں تھی اسچان خ
---	--

اور عیب و فحش کوئی نہ کبھی جن مہربان تھادہ باہن خیال اور کسی خادم کو جتر کاتا تھا	ہوئی نہ اس شخص سے کہہ دیا کوئی عالم میں تھا اس کے مثال اور نہ کہتا کہوں کیا یہ نہیں کیا
---	---

روایت

خبر دیتا ہی روایت کرتا بس کچھ مجھ کو نہ پوچھا شاہین	میں کیا خدمت تھی کی دس برس کام تو کیوں یہ کیا کہوں یہ نہیں
--	---

روایت

اور بتیاتی سے کہے لو کان سوال وہ کہی گھر میں نبی آتا تھا جب منکر آتا اور رہتا ہی نہ	گھر میں کہوں رہتا تھا شاہ باکمال نرم تر تھا بالیقین لوگوں سے غایت انصاف سے رہتا تھا
---	---

روایت

اور وہ کہتی تھی کہ شاہ و مرسلین مان ہوا جب حکم خلق عباد اور مکر تھا وہ شاہ و سر فراز اس کے اہلبیت یا اصحاب سے تو اُسے لبیک سے دیتا جواب اور تالیف انکی کرتا تھا سدا اور اول حضرت خیر لا نام اور صحابہ اس سے ملتے تھے آ	مانعہ سے اپنے کہے مارا نہیں وہ کیا تھی راہ و مولائین جہاد پائے اشرف اپنے مجلس میں دراز گر اُسے کوئی بار رسول اللہ کہے عققت اسکے طرف ہو تا شاہ اور نہ مغیر انکی رکھتا تھا روا آپ ہی ہر یک کو کرتا تھا سلام آپ ہی کرتا مصافحہ آولا
---	---

اور کریم قوم کو خیر البشر
 اور تفقہ کرتا تھا اصحاب پر
 اور اپنے ہمنشینوں کو تمام
 اور سمجھتا تھا۔ ہی ہر ہمنشین
 اور اسرور سے جو کرتا تھا بات
 ناکرے وہ جب تلک قطع کلام
 اس سے سرگوشی کوئی کرتا اگر
 سرنہ اس سے پھیرتا تھا وہ کبھی
 اور اگر کوئی پکڑتا اسکا ہاتھ
 خود بخود چھوڑتا تھا ہاتھ جب
 نقل ہی آتا تھا اس کے جو حضور
 تاجدے اپنی چادر کو بچھا
 گرچہ ناہو اسکتین باشاہ وین
 تمہی اپنا اسکو دیتا تھا رسول
 اور کبھو تخفیف کرتا در نماز
 اسکی حاجت سے فراغت ہو جس
 رہتایوں یاروں میں مل شاہ ہوا
 جائے مجلس میں رہے خالی جہان
 بھی نہ تھی قالین و بالین اسکو خاص

سروری دیتا تھا اسکی قوم
 سارک خاص و عام شیخ و شاہ پر
 حصہ دیتا تھا بالطف تمام
 کوئی عزیز اسپاس میر سا نہین
 وہ طرف اس کے ہی رکھتا التفات
 قطع کرتا ہی نہ تھا شاہ انا م
 شاہ ستا بات اسکی کان میں
 جب تلک پھیرے نہ سروہ آپ ہی
 کھینچتا اسکو تھا وہ پاکذات
 چھوڑتا تھا شاہ اپنا ہاتھ تب
 اسکا وہ اکر ام کرتا تھا ضرور
 اسپو بٹھلاتا تھا اسکو مصطفیٰ
 رشتہ خویشی یا رضاعت کا تین
 پر بجد ہو بلکہ کروانا قبول
 آنے والے کے لئے وہ سرفراز
 پھر نماز آغاز وہ کرتا تھا تب
 اجنبی پہچان ہی سکتا تھا
 بے تکلف بیٹھ جاتا تھا و ان
 صدر و سند سے نہیں تھا ختم

<p>کہ تو بیٹھے اس طرح ای شاہ ناس بس ہوئی یہ عرض مقبول بنی ایک مٹی کا جسترہ اسی پس گرد سب یاران انجم ابتدائی شاہ جاتا تھا کرم سے اپنے چل اور مولا سے یہ کرنا تھا دعا اور مسکین میں اتھا ای کر دگا اسکی غربت کے سبب وہ اسی خیر انکے دولت کے سبب وہ شاہ ناس حق تھا کہ طرف وہ ایکسان دایا کریم کرنا تھا نبی پو کہ زیاد ادنی پو باطن کو نہو پھر نہ برگز اس سے دہا تھا اول کھانے کیزمین تھا فانی کبھی دعوت آزاد اور باندی غلام اور کرنا بدلہ بہتر رسول</p>	<p>ایک دن یاران کئے جن القاس کہ تجھے پہچان لو سے آجینی تب صحابہ نے بنائے جلد تر بیٹھتا تھا اسچو وہ بدر پہنی اور مسکین کی عیادت کے بدل اور مسکین میں ہی رہتا تھا اند کہ جلا مسکین مجھے مسکین مار اور نہ کوئی مسکین کو گستاخا خیر بادشاہوں سے رکستا تھا پر اس شاہ و مفس کو بلاتا تھا حیان اور اہل علم و اہل فضل کی حق خویشان یوں یاد کرنا تھا او عذر خواہ کی معذرت کرنا قبول اپنی باندی اور غلام او پر ہی اور کرنا تھا قبول اسی نیکنام اور ہدیہ انکارنا تھا قبول</p>
---	---

روایت

<p>بولتا ہی اس طرح ای اہل خبر مسکرا بائی مگر وہ تب یقین</p>	<p>اور عبد اللہ کا بیٹا جریر کہ کبھی مجھ کو نہ دیکھا شاہ میں</p>
--	---

روایت

اور تو انہی سے وہ کرتا تھا رُفیف	دوسرے کو پر سوار ہی شریف
قیس کرتا ہے روایت ایک روز	شہنشاہ گھر ہوا رونق فروز
بیٹھتے تھوڑا وقت از لطف عطا	چاہا جب جانا سوئے دولت سرا
بد پر میر اسعد نے تب جلد جا	ایک مرکب حاضر خدمت کیا
اور سوار اس شہ کو کروا یا شتاب	بولا مجھ کو جا تو ہمراہ رکاب
شاہ فرمایا کہ ہو تو بھی سوار	میں کیا حفظِ ادب سے اعتذار
پھر کیا ارشاد تو اسوار ہو	بلکہ آگے میرے بیشک بیٹھو
صاحب مرکب ہی اولیٰ ای سپر	انکے بیٹھے اپنے مرکب کے اُپر

روایت

اور ہی منقول یونہی اکبار	ایک صحابی جب کہ آتا تھا سوار
اور دیکھا راہ میں حضرت کو جب	جلد وہ مرکب سے اتر کر ادب
ہو گیا اسوار اس پر شاہ دین	اپنے آگے اسکو بٹھلایا دین

روایت

اور جب قوم قریظہ پر گیا	ایک مرکب کے اُپر اسوار تھا
آہ یک رشی کی تھی اسکو لگام	پوست سے خر مکیہ زین ای پیکام

روایت

اونٹ پر پالان کہنے تھا کسا	ہو کے راکب وہ اُسی پر حج کیا
ایک قطیفہ کہنے اور ہاتھ اچان	یعنی ایک چادر پرانی ایمان

اُمّ بخت اُنکی تھی درہم چار
 ہاتھ آئے تھے بہت امصار تب
 اور سوزِ شہر کی تسرانہ
 اور اُس دن وہ با فواجِ عظیم
 با تواضع بہرِ شکر کردگار
 کہ سر اشراف تھا پہنچا اُسکا آ
 برخلافِ عادت متکبران
 کہ بوقتِ منتح کبر و افتخار

تھا اُسے حالانکہ پورا اقتدار
 باوجود اُنکے تواضع تھا بہت
 فتح یکدم جیب کیا با شان وہ
 جب ہوا کے مین داخل ای فہم
 خم میان تگ سر کیا با انگسار
 اوٹ کے پالان تگ اُسی با صفا
 خسروان سرکش و جاہ پروران
 سر بلند ی اپنی کرتے آشکار

روایت

بولتا تھی یونانسی اہلِ جود
 نہ ہو کرے کے پھرے اندر عدا
 حق دیا تہ کو خبر اس بات سے
 جب بنی پوچھا اُسکا سبب
 مارنا چاہی تھی مین تیرے تین
 رب مرا مجھ پر نہ سونپکا تجھے
 حکم کیجے ہم کو اُسکے قتل کا
 مین کیا تقصیر کہ اُسکے معاف

ایک عورت زنت از قومِ یہود
 شاہ کے نزدیک لائی کر دغا
 پس صحابہ نے پکڑ لائے اُسے
 وہ کہی تھی عرض اُسی شاہِ عرب
 نب کیا ادشاد اُسکو شاہِ مین
 شہ سے یارانِ عرض یونان سرنگے
 یون کہتا تب انکے تین وہ دُورِ العطا
 تم بھی اُسکو چھوڑ دو ای سینہ صاف

روایت

اور یک طعونِ یہودی بے حیا

بحرِ اُسرِ ہر عالم پر کیا

تب رہا بیمار کون شاہِ دین
یوں روایت لائے ہیں ای نیکِ خ
دے گرہ جادو کے گہارا شکستیں
آہ تب وہ بادشاہِ انبیاء
پس خبر اُس سے یا سرور کو حق
جا کے لا فاروق نے اُس چاہے
پڑھ کے دسوروں کے گہارا آیتان
صحت کامل ہوئی اُس شہ کو تب
شاہ کی امت کے جوہنِ اولیاء
کہوں ہوا شہ پر اثر دیکھے جواب
قاعدہ یہ ہی مقتدرِ آی پس
سید عالم کو کفارِ عرب
اسلئے ہی حکمتِ دتِ العلا
کہ اثر جادو کا ہوشہ پر عیان
کہو کہ انکے قاعدے سے ہی یقین
شاہ جادو گر کہو ہوتا اگر
جب سینکے ہم سے یہ نعرِ جواب

پس دیا آخر جبریلِ امین
ریش اطہر کا نئی کے لینگے مو
چہ میں یک رکھے ہو دانِ لعین
کہتے ہیں بیمار چھے مہنگے
اور بھیجا سورہ ناس و فلق
بال وہ نزدیک رکھا شاہ کے
کھولے گہارا اگر وہ ای بھیجا
حدث لائے ہیں کیا یک سن تو اب
میں اثر ہوتا ہی اُن پر سحر کا
سُن یہ خدشی کا جواب باصواب
کہ نہیں ساحر پو جادو کا اثر
بولتے تھے آہ جادو گر ہی
اسطرح اس امر میں کی اقتضا
تاکہ نادم ہو وین یکہ کا فوان
سحر کی تاثیر ساحر پر نہیں
اُسپو اس جادو کا نا ہوتا اثر
ہوینگے بے دست و پا اہل کتب

روایت

عقل میں تھا اُسکے نقصانِ حضور

نفس ہی عزت تھی یک ای با شعور

اور کہی حاجت میرے مجھے	انہی وہ خدمت میں بکراں شاہ کے
میتھ جس کی میں توجہ ہی اب	لطف سے شہ اسکو فرمایا
اور قضا تیری کروں حاجت کتن	بالمیقین سیمو کا تیرے سامنے
اب بھی بیٹھا ہی شاہ کا کت	میں وہ زین شہی ملک بھی کے
ہوئی روان نہرو ایتھائی وائے	اپنی حاجت سے وہ فارغ ہو کر

کہہ میں نے کہے آئے پانڈیان	ہی بخاری کی روایت میں تو جان
پس روان ہوتا مجھے وہ جوہر	اور پکڑتے دست سالاہ بھر
پکڑ کس درجیکو پہنچا تھا قین	یہ تو اضع شاہ کا ہی اس دن
چین بہت ایسے روایت ہی شاہ	اور مقصود نہیں اس پر زیاد

آئے تھے کئی اپنی ہی ہر شاہ	اور بخاری سے ایک بار
تب کراؤ شاہ بالقرین نقیر	سربراہی انکی دینے ہی انیس
ہم کرینگے انکی خدمت حکم کے	عرض خدمت پون صحت کے
اور جیش میں حاجت داخل ہوئے	بولا جب دیان سے جوت کے
یہ بخانا نے بہت ستر و جہار	خدمت و تکریم انکی آشکار
ایسکا تا بدلہ کروں میں ہی یقین	دوست پس رکھتا ہوں ہی ان

روایت

آپا کترا آپ سیتا تخان	بھی روایت ہی وہ سالاہ جہان
-----------------------	----------------------------

<p>آپ ہی کرنا درست وہ باکمال دو دلیتا تھا نچوڑا ہی باصفا اور چارہ ڈالتا تھا آپ ہی آپ آٹا گوڑھا وہ پاکذات نا ہو آسانی انھوں کے کام کی کام شاید پیہ کیا وہ دین پناہ گاہ فرمانا تھا اونگو ہی کام اور کچھ کرنا شراکت وہ رئیس وہ اٹھانے غیر کو دیتا تھا</p>	<p>تو کر تعلق کی اپنے دوال اور اپنے گو سفندون سے بجا باندھنا تھا اپنے دشت سے نجا اور شریک ہو لطف سے خادم کچھ اور مدد کرتا تھا وہ خدام کی پر مواہب میں کہا ہی گاہ گاہ کہونکہ متعین تھے اسکو میں غلام گاہ کرتا تھا وہ بالغس بغیس چیز اپنی آپ ہی لیتا تھا</p>
--	--

روایت

<p>ایامین بازار کو سرور کسات اور اٹھایا آپ ہی وہ ای امین وہ شہر کو نین منڈایا مجھ اسکا مالک ہی بہت ہی سازوار اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا پر کہا این قیم جز ی بہ صفا واسطے ہی پیر نیکے ای سعید پہنا تھا شلوار اسدن وہ رشید ننگ کچھ رکھتا تھا حق کا نبی</p>	<p>بوہرہ یون کہا ای نیک ذات پس بر او بل یک خرید اشاہ دین آگے میں آیا اٹھاؤن تا اسے کہ اٹھانے اپنی چیز ای ہوشیار مول لینا شاہ دین شلوار کا پھیرنے میں اسکے ہی پن اختلاف کہ ہی ظاہر یہ سخن کرنا خرید حضرت عثمان ہوا جسن شہید بیوہ یا مسکین کے جانے ساتھ</p>
---	---

اور خاجات اسکے کرتا تھا قصداً
اسطرح مروی ہے عبد اللہ سے
قبل موت میں خرید ایک بخر
پس گیا میں عرض ای شاہ عرب
کہ کہ یہ اقرار آیا جبکہ گھر
تین دن کے بعد آیا یا جب
دیکھا گیا ہوں کہ وہ سالہا دین
دیکھ کر مجھ کو یہ فرمایا ہے پس
تین دن سے تھا ترا ہی انتظار
اسی تواضع کا یہ بیشک مستحق
اور اس میں بغیر کسی بھی
حق نے فرمایا ہے جس کے شان میں
سنت نبوی کے بعضے تابعان
انے بھی آئے ہیں اکثر دروجہ
جو کہ سعید جہد قادر با صفا
بخضر کے وہ کوئی فخر نہ فال

اپنے وعدے کو کرتا تھا وفا
کہ شہر عالم رسول اللہ سے
مول کچھ باقی تھا اسکا ای غریزہ
تھریئے اس جا ہی لانا ہوتا ہے
آہ یہ وعدے کو بھولا بیٹھ
پس وہیں دوڑا کہ کچھ دیر تب
منتظر قشربہ رکھا ہی ہیں
کہ مجھے تو رنج میں ڈال ہی پس
میں کیا تبشتہ سے مجھ کو انکسار
اور صبر و صدق و وعدہ کا وفا
آئی ہے ایسی حکایت ای لفظ
صادق الودہ یقین قرآن میں
بھی ایسے ہو گئے ذی عز و شان
بالیقین ایسے ہی ایفا عہود
خوش اعظم مہیو اولیا
منتظر بیتھار کرتا تھا ایک سال

حضرت کی خوش طبعی کا بیان

گاہ گہہ کرتا تھا با صاحب رکلام
جس میں تھا مضمون سجا بالیقین

اور خوش طبعی بھی سا رانا کا
ہن وہ خوش طبعی تھی ایسی آئی

اصل میں مقصود دلجوئی کا تھا۔
 جو حدیثیں منع میں منقول ہیں
 کہ معطل جس سے ہوں دینی امور
 ایسے باتوں کے جو سالم ہو مزاج
 اور اگر مقصود ہو اس میں خوب
 جو کہ تھا فیصل رسول انس و جان
 فی الحقیقت وہ شہ علی صفا
 یہ تو اضع اور یہ دلجوئی برام
 کس شہ کو بھی یہ طاقت اور جمال
 جو کی سنت کے بعد از وہ مدام
 خواب میں رہتی تھی وہ بی بی اگر
 باہر آتا اسکے بعد وہ سرفراز
 گر نہ تھا اس طرح شاہ ہدا
 جو ہمیشہ شب کو کرتا تھا قیام
 اور وہ سرور در مناجات و دعا
 اس لئے نور مہابت اور جلال
 پس نہ کوئی رکھتا تھا امکان ای ہما
 تھی یہی حکمت جو وہ کرتا تھا بات
 خلقت ارضی و مرفی سے اُسے

مدعا پارون سے خوش خونی کا تھا
 کثرت و افراط پر محمول ہیں
 آوے تھے ذکر و طاعت میں فتور
 ہی شریعت میں وہ جائز و مباح
 اہل دین کی فرح و تالیف قلوب
 مستحب ہو جاوے گا تب بیگان
 گر نہ تھا اس طرح لوگوں کے ساتھ
 گر نہ تھا خلق سے وہ صبح و شام
 کہ کرے اس شاہ سے قال و مقال
 عایشہ کے ساتھ کرتا تھا کلام
 لیسا تھا تھوڑا اپنے فرشتوں پر
 فرض ادا کرتا تھا بعد اسکے نماز
 کوئی اسکو دیکھ ہی سکتا تھا
 اور تلاوت ذکر خلاقِ انام
 جو کلام حق کو سنا تھا بجا
 اُس سے یک ہوتا تھا ظاہر باکمال
 کہ کرے اُس سے ملاقات و کلام
 ویسی حالت بیچ صدیقہ کے ساتھ
 انس و جان ہو اصلی سے اُسے

اور منزل از جلو آن مقام شد
بعد جو آقا تھا باہر اسی میان
وہ گروہ مومنین پر تھا رحیم
شیخ ابن الحاج سے اسی باصفا
اور رکھا تھا خداوند قدیر
نقل ہی یکبار زینب اسی نعین
وہ ربیبہ تھی رسول اشک
غسل تب خرتا تھا وہ عالیجناب
میں سے اسکے بھی اسی باصفا
پہر نہ متغیر ہوا وہ زینہار
تھا جوانی کا وہی رونق بحال
اور صحابی صغیر ابن ربیع
پنج سالہ تھی مبارک اسی سین
تھا کنوا یک اسکے گھر اسی باصفا
شاہ عالم اُس سے کچھ پانی پیا
وجہ خوش طبعی سے وہ پانی کو
بس لعین اُسکی برکت سے تر
حافظ کا اسکے شہرہ تھا بڑا
اُس سے ہی گئے اسکتین

اسکتین ناسوت میں ہو السلام
بہر تعارفی و مہربانی کا نشان
کہ گواہ ہی اسپو قرآن کریم
نقل یہ نکتہ مواہب میں لکھا
اُسکی خوش طبعی میں برکت کثیر
اتم سلمہ کی جہی تھی یقین
خدمتِ عالیجناب اسکے اسی تھیں
منہ پوزینب کے دہن چھپکا اسی
چہرہ پاک اسکا نورانی ہوا
تاکہ وہ بوڑھی ہوئی اسی باصفا
کچھ نہیں پایا دیکھی حسن و جمال
نام ہی محمود حسن کا اسی رفیع
شاہ اسکے گھر کو آیا ایک دن
تھا وہ دن یک قول کچھ تھا اسمین
اور پانی منہ میں جو باقی رہا
چہرہ محمود پر مارا ہی سب
حافظہ اسکو ہوا حاضری بہت
قصہ اس طفلی کا اسکو یاد تھا
طبقہ اصحاب میں اہل یقین

اور حدیث اسکی بہت مشہور ہے
 اور تو اضع تھا وہ شہ کا کلام
 یہ صفت رکھتا تھا وہ جو درجیا
 کہ کرے اول سلام اسپر شتاب
 فضل سے اپنے تو ای رب مجب
 تحفہ گھمائے صلوات و سلام
 یہ روایات اور حالات جمیل
 میں بہت ایسے دلائل ای میاں
 سیر اس گلشن کا کیجو نمونو
 یہ تو اضع سے اگر ہوں پہرہ مند
 سر ملندی چاہیں گردارین کی
 سید کونین کی یہ پشروی
 خسروی ملک تو اضع میں کو
 جو تو اضع میں یہز اوصاف رسول
 مت کرو تم کوئی صفت کا بھی خلاف
 یک صفت کا بھی کریگا جو خلاف
 ہی تو اضع سیرت پیغمبران
 کبر ہی ضد تو اضع لا کلام
 کبر ہی ملعون شیطان کی صفت

جو بخاری میں یقین مذکور ہے
 وہ جو کرتا تھا تقدم در سلام
 ہی اسی سے متصف بعد وفات
 پھر کرے اسکو مشرف از جواب
 کر زیارت اسکی احقر کے نصیب
 اُس سے پہنچا شاہ دین بر صبح و شام
 ہیں وہ سرور کے تو اضع پر دلیل
 خامہ تنیان قاصر ہی یہاں
 گل یہ گلزار تو اضع سے چنو
 دو پہا نین ہوو گئے تم سر بلند
 پیروی لو سید کونین کی
 تم کو خشکی نگیں خسروی
 اور خلاف اسکا بھی کرنے سنے رو
 ہو گئے منقول ای اہل عقول
 لیومت کوئی صفت سے انحراف
 قلب اسکا نار زالت سے ہوصاف
 ہی تو اضع شیوہ دین پروران
 تم کرو پہر ہیز اُس سے صبح و شام
 کبر ہی فرعون و مان کی صفت

از زبان قمر شرف کمالی
 رشتہ بنی بڑی ای صحت
 حلیہ

اپنے رتبے سے رکھے اپنے کو کم نومانی بھی نواضع کا ہو کبر ہی حق اُس سے مومین کو بچائے کبر سے دم ٹکو دایم احتراز	جاو متواضع وہی ہی محترم اپنے رتبے پر رکھے اپنے کو جو آپ کو جو اپنے رتبے سے بڑا ہے ای خداوندِ قدیر بے نیاز
--	--

کبر کی مذمت جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

اُس سے بچا مومنوں کو ہی ضرور ہی مساوت و عفو و صفا کا رنگ حق کو ہی ہر طرح سے ہی سازوار کہا مذمت ایسے بد اطہار کی یعنی غاب گل جبارِ عنید یونہی کی اسکی مذمت آشکار کہ تکبر جسکے دل میں ہو ذرا داخل جنت نہ وہ زشت غ جوشیون کی شکل برحق لا ینگا پائینگے غم روئینگے بختا ینگے نام ہب ہب اسکا ہکا آشکار اُس گرتے میں ڈالیا گارو جزا	جاننے بد ہی بہت کبر و غور فی الحقیقت یہہ تکبر نا بکار ہو کہو کہ کبر و عظمت ستر و چار ہو دیکھے مست کبر و حبار کی حق ہی سرمایا قرآن مجید اور بہت آیات میں پروردگار اور کیا ارشادِ شایہ دوسرا رائی کے دانے برابر گرہ ہو اور اہل کبر کو روز جزا خلق کے پاؤں میں گھنڈے جائینگے اور بولا ہی سقر میں ایک غار سرکشوں مشکروں کتین خدا
---	---

حدیث

ہی خبر حضرت سلیمان الیکرن	حکم فرمایا بطیر والنسوجن
---------------------------	--------------------------

کہ سواری مبارک کے وے ساتھ
 جمع آئے آدمی دو لاکھ تہ
 لے گئے تخت اسکا ایسا تالک
 پھر کے اترے ہیں وہاں سے بر زمین
 غیب سے آوازیں آیا ہی تب
 کہ ایک ذرہ بھی گر ہوتا بجا
 بلکہ وہ چرخے کے آگے ہی یقین
 آہ ایسا ہوو جب بنیو نکاح
 اور فرمایا ہی یوں خیر البشر
 کہ سے کھینچے زمین پر جو لباس
 اور وہ سرور دیا ہی یوں خبر
 دیکھنا چلتا تھا اپنے کو بنا ز
 ہی زمین اندر دھنسا ڈالا بجا

تکلیں باہر جمع ہو آئی نیکذات
 اور تھے جنات تھی دو لاکھ
 کہ سنے آواز تسبیح ملک
 فقر دریا لگت بھی جا پہنچے یقین
 کہ سلیمان کے مقرر وہیں اب
 تو اسے لانے نہ دیتے بر ہوا
 غرق کر دیتے اسے ہم در زمین
 کہ تامل ہوو کہا دوسرو کا حال
 کہ خدا اسپر نہیں کرتا نظر
 ناز و نخرے سے چلے ناتی شناس
 کہ لباس فاخرہ کوئی پہن کر
 پس وہیں اسکو خدا نے نیاز
 حشر تک لو نہی اترتا جائیگا

اسباب تکبر کے ساتھ میں ہر اسبب علم کا ہی

کہ جو کوئی شخص کرتا ہی بہ غیر
 جانے جو اپنے کو بہتر غیر سے
 سات آئے ہیں تکبر کے سبب
 شرح اور تفصیل اسکی ہی دراز
 مختصر کچھ اس سے لکھا ہوں بیان

غیر سے سمجھا ہی وہ اپنی کو خیر
 دور ہی وہ دو جہان کخیر سے
 جسکو عزالی لکھا ہی با ادب
 کیا احیامین دیکھہ ای سرفراز
 یہہ بھی کافی ہی عمل کو یگانہ

<p>دیو سے مومن کو پناہ دے جس کی فی الحقیقت تھی وہ جاہل و شعور حلم بھی ہووے زیادہ اس قدر دسمدم ہووے زیادہ اس کو سکون کہ گناہ کرنا تھی وہ ناجائز علم ہی حجت ہو میرا بر عذاب ناپڑے ہرگز تکبر کا سبق دل چسبے ہو تکبر کا ہجوم ہی پناہ اس علم سے مانگا رسول جس سے حاصل ہو تجھے پاکئی دل یعنی کن لوگوں میں میرا حشر ہو خسروی میں قیصر و دم علوم کہ بدانی من کیم در یوم دین خود کجا و از کجا و کیستی ہر کہ خواند غیر ازین گرد خبیث</p>	<p>علم ہی پہلے تکبر کا سبب علم بڑھ کر جو کرے کبر و غرور چاہئے ہو علم زاہد جس قدر اور ہول آخرت خوف خدا آپ کو جاہل سے بھی جائز جان کر جب مجھ کے کلام پر عذاب سوچ کر ایسا رکھے بس غیبت اور ایسے ناپڑے ہرگز علوم خوف حق جس علم سے ناہو حصول پس تو ایسے علم میں ہر متغفل علم اپنا قیصر کہ جس سے خبر ہو دیکھ کیا کہنا تھی مولانا نے روم جان جملہ علما انست و این مولوی گشتی و اکہہ نیستی علم دین فتنہ است و تغیر و حدیث</p>
--	---

دوسرا سبب زہد و عبادت کا تھی

<p>زہد و طاعت ہی یقین آئی باادب کبر سے چہتے کہ حق کے بندگان روز و شب اپنی بہت خدمت کریں</p>	<p>جانئے دوسرا سبب کا سبب کہونکہ اکثر زاہدان اور عابدان زہد اپنا دیکھ کر عزت کریں</p>
---	---

حق کی طاعت سے وہ گویا بخیر
 گر کرین عزت تو سوہوتے ہر خجش
 اور سمجھتے ہیں بہت اپنے کو پاک
 اور اپنے کو یقین ہوگی نجات
 آہ جب ایسا سمجھ کوئی شاد ہو
 اور کبھو ہوتا ہی ایسا اتفاق
 کہ قصارا اس پوچھ آوے بلا
 یہ بلا ہی وہ ستانے کی سزا
 یہ کرامت ہی ہماری دیکھئے
 کہتے ہیں ایسے ہی باتیں پر غور
 آہ یہ جہلا نہیں کرتے نظر
 کاوان انکو ستائے کس قدر
 باوجود اسکے خداوند اناام
 بلکہ بعضوں تو لطف عام سے
 کہا سمجھتے ہیں یہ جاہل عابدان
 آہ جو عابد یہ سمجھے بالیقین
 طاعتیں ناچیز ہوں اسکے تمام
 عابد مخلص کو لازم ہی سدا
 بلکہ یہ جانے بلا کچھ آوے جب

سر بسر رکھتے ہیں احسان خلق پر
 ورنہ ہوتے ہیں بہت اُسے شرس
 دوسرے ناپاک ہیں ہو گئے ہلاک
 ناہود و سر و کو عذابوں سے برا
 زہد و طاعت اُسکی سب برباد ہو
 کہ ستاوے انکو گر کوئی بے وفاق
 بولتے ہیں زائد ان یہ برکلا
 رنج دے ہکو دکھانے کی سزا
 اور بلا آفت تمھاری دیکھئے
 گونہ بولین دلیں سمجھیں بالضرور
 سر بسر پیغمبروں کے حال
 مشرکان انکو دکھائے کس قدر
 کچھ نہیں اُسے لیا ہی انتقام
 ہی مشرف کرو یا اسلام
 نیک تر اپنے کو از پیغمبر ان
 کہ فلاں گین ہوں بہتر امی امین
 نادرست من جلے یوم القیام
 ایسے خطر و کونہ زمین دیوین جا
 اپنی شومی عمل کا ہی سبب

تھے مقدس جو سلف کے صالحین تھا یہی احکا طریقہ بالیقین

تیسرا سبب شرف نسب کا ہے

<p>افتخار خاندان شرف نسب کیسیا میں اس طرح کہتا ہے جان فخر کرتے ہیں بہت بر خاندان مستحق عالم بھی ہوں گروہ کرام خواہ نخواہ و اپنے باطن میں کبر یہ ہوتا ہے اُسے جلوہ گر حال سے احوال سے افعال سے گفتگو ہم سے مقابل ہو کر خبر و کرتے ہیں یونہی چھل چھو انکی خاطر میں نہیں کرتا خطور</p>	<p>تیسرا بیگانہ سبب کا سبب حجۃ الاسلام غزالی بیان کہ خصوص اکثر مشایخ زادگان دوسروں کو جانتے اپنے غلام کبر انسا اگرچہ ناخاہر کریں انکو جب آتا ہے غصہ سرسبز جلوہ گر ہوتا ہے انکے حال سے جو کہ کہتے ہیں کہ کہا عرضہ تجھے اُسی فلان کہا تو گیا اپنے کو چھو آہ کہا ہو وہ یہ انجام غور</p>
---	--

روایت

<p>میں جھگڑتا تھا کسی سے ایک بار سُنکے یہ سرور کہا تب میرے تین کبر کی اتنی نہ کیجے گفتگو فضل کچھ کالے کے لڑکے پر نہیں میں دلو آتش غم میں بسنا بھائی جان اُتھ جلد میرے پاس آ</p>	<p>بولتا ہے یوں ابو ذر باوقار بولتا ای کالے کے لڑکے اسکو میں ای ابو ذر اب تو بے پردہ ہو جان کوئی گور کی لڑکے کو یقین آہ زلوی نے کہا جب ہم سنا دور ذرا پس لپٹ جا اُس سے کہا</p>
---	--

<p>بخش میری خطا کو از کرم کہ ابوذر کو ہوا معلوم تب تو کیا وہ خاکساری کس قدر اور ابال آخرت سے وہ چھٹے</p>	<p>رکھ مرے زخماں پر اپنا قدم ای برادر کچھ تامل کر تو اب کہ یقین ہی کہہ کا اسمین اثر تا بنا ویشے تکت کا تکتے</p>
--	---

حکایت

<p>کرتے تھے بائیکہ گر کبر و غور باپ ہی میرا فلان ابن فلان کہ زمانے بیچ موسیٰ کے یقین کہ مراد والد فلان داد فلان ایک ایک اجداد کے بولانی نام کہ تو اسکو بول اسی میر رسول تو بھی دوزخ پاؤ ایک ستا ہی ہو گئے جو کوٹلے دوزخین جلیں دایما حق سے ڈر و حق سے ڈرو ہوینگے تم نزدِ خلاقِ جلیں تنگ انسان فخر آبا سے رکھے</p>	<p>نقل ہی دو شخص حضرت کے حضور ایک نے کہنے لگا تب ای میان اسکو فرمایا امام المرسلین شخص دو کرتے تھے یونہی فوجان اپنے نون پشت تنگ وہ مردِ حام وحی تب پائی ہی موسیٰ پر نزول کہ ہیں دوزخ بیچ و نون شخص بھی پس کیا ارشاد سلا راجل فخرانکے نام سے تم مت کرو ور نہ گوبر کے بھی کپڑے سے ٹیل کہ نجاست کو وہ سوکھے اور چکھے</p>
---	---

چوتھا سبب حسن و جمال کا ہی

<p>جس سے آتا ہی تکت کا خیال فخر باہم کرتے ہیں عوراتِ عین</p>	<p>اور چوتھا ہی سبب حسن و جمال خاص اکثر عورتیں سربا ت عین</p>
--	---

عیب چنی طعن و غیبت اور حسد
اس سبب سے ہی سچ لایا ہوا

مستوی نورانی سے ہی افعال
انہیں جو افعال پائے ہیں ظہور

پانچوان سبب مال کا ہی

پانچوان بیشک تیر کا سبب
بولتا ہی دوسرے اس قدر
تو ہی مغلکی میں چاہوں لا کلام
ایسے ہی کہتا ہی باتیں پر غور
قصہ کو دو بھائی کا ہی بھائی
ایک نے بولا جو میں تجھ سے بہت
اور اُس کہنے جو پاپا ترا

مالدار ہی ہی سمجھ لایا ہا ادب
پاس کیرو ہی متاع مال و زور
اب تیر مانند خرید و ن کی غلام
جس سے ہو کر درگاہ مولانا
کہنے کے سحر میں جو آیا ہی جان
مال اور انکار رکھتا ہوں جنت
کبر وہ ایسا ہی تھا آی باصفا

چھٹا سبب زور و قوت کا ہی

کبر کا چھٹا سبب آی اہل دین

زور و قوت ہی ضعیفوں پر تعین

ساتواں سبب کثرت اتباع کا ہی

اور کبر کا سبب ہی ساتواں
کثرت اولاد و شاگرد و مرید

کثرت اتباع سے جو ہو بھجان
کثرت باندی غلامان ای شہید

تکبر کے علاج کا بیان

سات اسباب تکبر کا بیان
انہیں ہر ہر کا علاج بے نظیر
جو ذخیرے میں لکھا یا مختصار

جو کچھ ہم نے یہاں تک آی بیان
عارف جہان علی فرد شہیر
میں وہ لکھا ہوں یہاں تفصیل وار

شیخ فرمایا ہے یوں اسی پاک خو
دو سبب ہیں اسکے سن یقین و قال
ابتدا میں جب ہو شغل این علوم
منطق و فصل خصوصیات و حساب
ایسے علموں سے زبانیں بد
اور بہت ایسے ہی اوصاف زمیم
جس قدر تحصیل انکی ہو زیاد
ہی وہی علم حقیقی مان لے
اور جانے اسکے آفات و عیوب
اسن پہچانت کو کرے تباہی رسید
اور سداک راہ حق کی کیفیت
اور دکھاوے سمجھ کو وہ علم جلیں
خاتمے کے خوف سے شام و سحر
اس لئے ہی عالموں کتنی خدا

کہ کبر علم سے آتا ہے جو
علم رسمی گاہی پیدے اشتغال
جو کہ نخ و شعر و النسا اور نجوم
ہندسہ طب و لغت ای کامیاب
مشی حرص و کبر اور عجب و حسد
دل میں اگتے ہیں ہو خوف بیم
ہو یہ بد اخلاق حکم در نہاد
جس سے تو اپنی حقیقت جان لے
معرفت جب یہہ تجھے حاصل ہو جو
حق تعالیٰ کی پہچانت کی کلید
اور اسباب رضا و قربت
زینت دنیا بہت خوار و ذلیل
عیش دنیا تجھ کو کر دے تلخ تر
خوف و خشیت سے سراپا ہی بجا

اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

اور وہ علم شریف ای باخبر
حرص و کبر و عجب کے بد رنگ سے
اور دو خوف و خشیت کا جلا
اور سبب ہی دو سرا یہہ بیگان

آننے کو دل کے تیرے سبر
پاک کر دے طمع کے بد رنگ سے
مست و لکویت کر دے کطلہ
علم سے جو کبر کا آوے نشان

اصل پیدائش میں اپنے شخص جو
قبل تحصیل علوم رسمہ
وہ نہ انواع ریاضت سے کیا
خبت جو ہر نفس کا مکہ کہ بحال
ایسی حالت میں جو کچھ علم و ہنر
وہ خباثت نفس کی جو تھی قدیم
جو مکہ پانی منہ کا اسی اہل دین
ہن وہ چاروں پہچانتے ہن
تلخ ہو کر جو ہر طبع شجر
کہ طبیعت چار کی شیریں رہے
علم کتین آب باران سے خدا

جبکہ بد اخلاق پر مجبور ہو
نفس و دل کا تزکیہ اور تصفیہ
خوف و خشیت اور نہ طاعت کیا
جب کیا علم و ہنر کا اشتغال
حافظے میں اسکے ہو مستقر
علم میں ہوا کی تاثیر عظیم
اصل میں ہی اپنے شیریں باقی
انے سب لہزار گوریشے بہتر
تب ہو یہ پانی بھی بیشک تر
تب یہ پانی بھی بہت شیریں ہے
ہی یہی معنی سے جو شبہ دیا

الْمَرْءُ مِنَ الشَّيْءِ مَا عَسَلَتْ أَوْ دِيْلَهُ بِقَلْبِهِ

خاصیت پس علم کی بھی مای قوی
مستقر جب فہم انسانی میں آیا
یعنی وہ انسان اگر جو ذلیل
علم ویسے شخص کو اسی باور داد
اور جو انسان قبل تحصیل علوم
صحبت علمائے زبانیں سے
و اعطوان سے کہے قرآن وحد

کہ جو ہی آب حیات معنوی
متصف ہو وصف سے آگے ہی ہو
یا حریص ہو یا کہ متکبر ذلیل
بخل و حرص و کبر کردیگا زیاد
نیک خلقی کے لیا زاد و رسوم
مستند و استاد کی تلقین سے
محور ڈالا ہی اخلاق خبیث

نہارا سگان گزین
جو نہ چاہے مال نہ
اپنے موافق

<p>اُسکے فہم و حافظے میں ای خیر تو ترقی اُسکو تب دیو گا علم اور خضوع و شرم اور جو دو کرم ہی حدیث مصطفیٰ آی باشکوہ کہ پڑھیں قرآن و اُسکا اثر یعنی اُسپر ناکرینگے و سے عمل کہ کہیں اسطرح ہم تہن آں پڑے اور ہم کسنگے علم ہم حاصل کئے جو کرین اسطرح سے کبر و غرور</p>	<p>جب کلمات علم ہو جائیں گے ورع و تقویٰ اور قناعت اور علم خلق ایسے ہی تہنینگے و مہم عنقریب ہوئیں گی ایسی یک گروہ نا کر گیا خلق سے کئے گئے گذر مان تہنینگے وے تفاخر کے بدل کون ہی ہن جو ہم سے پڑے سکے کون ہی ہم سے زیادہ جو پڑے آتش دوزخ کے ہنرم ہوں ضرور</p>
---	--

علاج اُس نکتہ کا جو علم کے سبب سے ہو

<p>اب میں لکھتا ہوں یہ افیت کا علاج کہ سمجھ لیں علم کا بیشک خطر حشر میں بھی حجت پروردگار دیکھئے دنیا میں امرا اور ملوک عفو کرتے ہیں بہت انکی خطا گر ہو کچھ نقص از میر و وزیر کہونکہ بے زمانی حکم صریح کر دیا اُس ہی لئے پروردگار تھا زمانے کا بڑا وہ پیشوا</p>	<p>اس خیانت اس رزالت کا علاج آہ خطر جہل سے ہی سخت تر سخت اہل علم پر ہو آشکار عامیوں جبکہ دیکھیں بھول چوک بہرہ ور کرتے ہیں از لطف و عطا و نہ بخشیں اس سے یک عشر با وجود علم از بس ہی قبیح بلعسم باجوہ کیتین خوار و زار علم میں اُسکا کوئی ہن نہ تھا</p>
--	--

حرص و شہوت کا وہ تابع بنو
 اور علمائے یہود نابکار
 نعت مصطفویٰ کو جو قربات سے
 اور نہیں تابع ہوئے قرآن کے
 اس لئے قرآن میں وہ ذوالجلال
 پس جو عالم تابع شہوات ہو
 اور نہ ہو پاک از عجب و غرور
 مان جو عالم متقی ہو باخضوع
 اور نہ بدیانات قرین فلسفی
 اور مزخرفات علم رسمہ
 اور ایسے ہی تکلف کے فنون
 مجتنب ایسے رہے دل سے سدا
 صرف اس میں ہی کرے ہمت تمام
 علم کے عہدے کا جو ہنگام
 اس سے غافل نہ رہے ہرگز کبھی
 تو ہی اتنی قوی آئی باشعور
 اور اخلاق رزاقی اسکے سب

اس کو کتنے سے خدا شبیہ دیا
 طمع دنیا کے سبب ای کامکار
 کر دئے پوشیدہ اپنے مات سے
 اور مصدق پیغمبر اکوان کے
 عینوں کو دیا حیرت سے مثال
 طامع زر طالب لذات ہو
 علم کا ہرگز نہ چکے اسپتور
 طالب صادق تحقیق باخشوع
 اسکے جذر طمع میں ہو غرق
 اور مہمات وجدال نظریہ
 یک جہان کو جسکا گمراہی جنون
 ہو علوم و فیہ پر جان فدا
 بس کرے ہایم اسکا اہتمام
 روز و شب اسکو رکھے پیش نظر
 دیکھتا ہی حشر کو گویا ابھی
 رنگ کبر و عجب ہو اس دور
 ہو فضایل سے بدل از فضل ب

علاج اس تکبر کا جو عبادت کے سبب ہو

یہ علاج اسکا ہی سن ہی باادب

کبر جو آوے عبادت کے سبب

کوسلف کے صالحین عالی ہرعم
 عمر اپنی جو عبادت میں گہٹائے
 حال پاک انکا سنے دیکھے سدا
 باوجود اس کے وہ ترستا تھے مدام
 پس بچھا اپنی عبادت کو قلیل
 کیا وہ ان طاعت کا تیرے ہوشمار
 وہ غنی ہی آپ اپنی ذات سے
 طاعت کرتو بیان محترم
 غیر حق جن کو نہیں اپنا شعور
 رو برو درگاہ حقے یکفہ سلم
 اس ہی خاطر وہ رسولوں کا امیر
 بے نیازی دیکھ اس درگاہ کی
 ماعبدنا ما عرفنا سے ضرور
 یون کہا ہو جب حبیب ذوالجلال

تھے جو طاعت میں بڑے ثابت قدم
 جان کو ناز و ریاضت میں جلا
 کہ تھے یک آن طاعت سے جدا
 خوف سے خفے و لرزان تھے مدام
 جان لین اپنے کو عاجز او ذلیل
 ہی جہان رسل و ملک کو انکسار
 وہ غنی ہی خلق کی طاعت سے
 جو نہیں بے ذکر حق ہیں ایکدم
 جن کو گھیرا ہی شہود حق کا نور
 طاعتیں انکے ہیں یکے ذریسے کم
 باوجود ان عبادت کثیر
 عظمت درگاہ شاپشاہ کی
 و اکیا ہی لب کو باعجز و قصور
 دوسرے کو کب ہو طاعت کا مجال

علاج اس تکبر کا جو حسن و جمال کے سبب ہو

حسن سے جب کبر آوے در مزاج
 چھوڑ یہ صورت پرستی کا خیال
 کہ شیاطین اور درندوں کے صفات
 دیکھ اپنے کپتن کو دیسے سیاہ

تو مجرب ہی یہی اسکا علاج
 دیکھہ قصور اپنے کچھ باطن کمال
 لاندہ گون کے اور کتوں کے صفات
 تیرے باطن کو کسے ہیں تسبیہ

اور گونہیں خونِ سرای بانیاں
کافین ہی میل کیا کر حساب
ہوئے بد سے سخت رسوا ہو گیا
سرسبز ہوئی گی نفرت ہر گشتی
تھا تو اول ایک نظمِ خوار تر
اور آخر حیفِ مردار ہی
فی الحقیقت ہی وہ ہنری کے مثال
ایک ہی بار سے وہ کھلا لگی
حسن جا کر شکل بد ہو و تمام

اور ہر دور راہ میں بول و برکت
ناک میں بنم ترے منہ میں لعاب
کر ہمیشہ ناک سے حاجت قضا
بلکہ بچہ کو اپنے جینے سے بڑا
اور تو کر اپنی حقیقت پر نظر
حال میں تو حاملِ اقدار ہی
اور تیرا یہ جارحی حسن و جمال
مرنے او پر جو رہتی ہے آگ
یو ہی جب آجائے گرام و خرام

• علاج اس تکبر کا جو مال و زر کے سبب ہو

ہی وہ اقسامِ تکبر میں خیر
زعیمِ باطل مانہ فانی کا ہی
اور فضائلِ فقر کے جانا نہیں
سو جھین کیا کیا آفتیں میں مال
ہی بُرا اُسکا مال اُسکا مال
وہ کیسی ہے ہی بھلائی بھی کیا
جائے دوسرے پاس کر یک کو فنا
دوست پر مہمات اُسکے گناہ
مفسی من ہو گئے ہن یا ثمال

جو تکبر مال سے ہوا ہی انیس
یہ نتیجہ جیل و نادانی کا ہی
مال کے آفات پہچانا نہیں
ہی علاج اُسکا ضرور حال میں
مال دنیا کا ہی در خطر زوال
کیا کیسی ہے وہ فانی بھی کیا
وہ کیسی کا بھی نہیں ہی آشنا
دیکھ تو ہر دم وہ مٹے مات ہی
کیسے کیسے صاحبِ مال و ثمال

ایسے کیسے بادشاہان نامور
 جو مسافر جب یہ دنیا سے ہوئے
 شان اور شوکت کہاں انکی رہی
 انکا باقی اب کہاں نام و نشان
 اب کہاں باقی ہیں انکے تخت و تاج
 مسند قائم کہاں اور فرش پاک
 خاک ہی کی سطح انکی پائیاں
 خاک پر انکے ہی بول و براز
 ناز و نعمت تو نہ آئے کام ہی
 بھی تامل کر بھارا اور پیو
 کس قدر رکھتے ہیں مال بے شمار
 تجھ سے زائد جو رکھیکامال
 اور جب جاوے تیرا مال و منال
 اور حساب آخرت تو ہی کھرا
 ایسے باتون کا تصور کر سدا
 فقر کے ہر دم فضائل کو بچھا
 جب کرے ایسا تصور ہی امید

منفعت مانے نہیں از مال و زر
 کچھ نہ غیر کفن ہمارے لئے گئے
 عزت و دولت کہاں انکی رہی
 نام کے خاطر ہی جو دیتے تھے جان
 تخت گاہ انکے تو ویرا ہیں آج
 اب تو انکا فرش ہیکافوش خاک
 کام کیا آیا انھیں مال و منال
 کہا ہوا جو مال پر تھا انکا ناز
 پس ہی تیرا بھی جان انجام ہی
 اور ارزا لان کفار ہنود
 پس اگر کچھ مال سے ہو افتخار
 محض اس کا فو کو ہو تیرے اپر
 کہا تیرا شبہ ہو تب کچھ خیال
 سخت تر ہی سب سے یہ خوشہ ترا
 مال داری سے تنفر کر سدا
 اور فقرا کے شمایل کو بچھا
 دور کر دے کبر یہ رت و حید

علاج اس تکبر کا جو کثرت اتباع کے سبب سے ہو

جسکتن اوے تکبر اور عور

کثرت اتباع پر ای با شعور رہنا

جان و تیسے شخص کل ہی میری مثال
 اور ہوا کوئی ملک کا وہ بادشاہ
 آپ کو اس طرح جب پایا بخواب
 ناگہان دیکھا وہ میں بیدار ہو
 ہی پرانی وہ اسیکی جمعہ پڑی
 بادشاہی تھی وہ سب خواب خیال
 پا کوئی سو یا تھا یک صواب
 آپ کو یک دشت و شب ناک میں
 ہی تن تنہا نہیں کوئی رفیق
 اور دریدے اسیکو گھر ہر طرف
 مارہ کز دم لاند کا اور یہ چھو شیر
 دیکھ انکو ہو گیا ہی بقرار
 اس لئے متحیر و مدہوش ہی
 آفتابا جیت کہ اسکا حال
 پس یہ دنیا کا بھی ہی ایسا حال
 اور اس دنیا کا ہر یک حادثہ
 جب کسی ایک حادثے سے جاو مال
 جب ہو اسکا حال ایسا لاکھم
 وقت بد میں کون کہتا یا رہی

کہ وہ پایا خواب میں مال و مال
 میں بہت اسکے قواعد اور سپاہ
 تھا عجیب و غریب دین و نازان جیسا
 خواب سے اپنے یقین میں آیا ہو
 ہی وہی ایک اندھیری کوئی
 کچھ نہ پایا اس سے چیز حیران
 خواب کچھ ایسا ہو جب ہر سپاہ
 یک یک پایا ہی سنگ و خاک میں
 یا طعام و آب ناکوئی شفیق
 حین خاطر سے ہو اپنی ہر طرف
 اسکو چلے کر یہ ہیں ہر دیر
 ناچکھ چھینے کی ناچا ہے قرار
 و خیر حیرانی کو اس کے خوشی
 کہ مال اسکو کپا اہوال ہو
 عشرت دنیا ہی سب خواب خیال
 سنانے چھو شیر سا ہی یہ شب
 نیش کز دم سے زیادہ ہو مال
 کثرت اتنا عجب کہا اوسے کام
 کون کہتا ہو صحت اور غم از ہی

<p>جب زوال آوے تو کسکا کون بچا جب زوال آوے تو سنا سنا قین اور کوئی حادثے میں بیگان غور کیجے کون تب یاری کرے تجھے بہت سے بادشاہان اور امیر آہ جب آیا انھیں وقت زوال کثرت اولاد و خویش و تابان کر تصور یونہی تو ہر صبح و شام ای خداوندِ حلیم ذو العطاء سب رزائل یونہی یاربِ ذکر ہم کو حُبِ مال سے دے احتراز</p>	<p>کون ہی جس سے امید غول دیکھ کم ہوتا ہی ای نیکو طریق گر ہلاک ہو جاوین اکثر تابان کون ویسے وقت دلداری کرے جن کو تجھے اولاد و اتباع کثیر ہو گئے کس طرح سے پائمال نفع کچھ انکو نہیں بخشے ہن جان کہ علاج اسن کبر کا بس والسلام ہم کو انواعِ تکبر سے بچا اور فضایل سے دلاں پر نور کر کیجے تو فقی سخا سے سرفراز</p>
---	--

محضر جناب رسالت علیہ وآلہ الفضل الصلوٰۃ والتحیت کے جوہر و سخاوت کا بیان

<p>کیا لکھوں جو دو سخائے احمدی جو دو بخشش کا مقدس حقکے نور جو دہکتے ہیں اُسی کو ای فتا یہ صفت تو حق تعالیٰ کی ہی نعمتین ظاہر و باطن کے تمام بے غرض اور بے غرض عالم کتین</p>	<p>بخشش بے انتہائے احمدی ذات میں جسکے کیا تھا بس ظہور بے غرض اور بے غرض ہو عطا ذات اسکے ہی راکھے اختصاص حسی و عقلی کمالات ہما خاص وہ بخشا ہی آدم کتین</p>
--	--

بعد چلے حق تعالیٰ کا رسول
اور بعد ان امام المسلمین
کو دے نشر علم کرتے ہیں سدا
یک حدیث آئی ہے ایسی ہی صحیح

انجو فرمایا ہے آدم ہی نہ رسول
اسکی امت کے ہیں سب علماء دین
بے عرض اور بے عرض پر خدا
اس ہی اسکا ہے مضمون میرا

اللہ ابودجود آدم ابابکر آدم و ابودجود محمد بن عبد اللہ علیہ السلام

ان غرض دنیا کا جو راکھے تھیں
بحر فیض جو دس لاریجیان
کہ دور و مرجان اسکے آجیب
اور جواب اندر کسی مثل کے جان
جو کہ ماکا سودیا ہی بے طال
نعت میں اس شاہ کے آئی باصفا
ما قال لا فقه الا فی تشدد
نہ گدراشتہ کے ہر گز لب اپر
گر نہو قی یہر شہادہ آئی امین
گر نہ حاضر ہو فضا کوئی چیز
اور دل جوئی وہ مسائل کی تمام
ہیں صریح اسکو نہ کہتا شاہدین
لا نہیں کہتا تھا کہنسیسے مگر نہ
کہ کچھ سترہ بقصد اعتدال

مگر وہ بڑا ہی سہا کر کرنا
مگر وہ بڑا ہی سہا کر کرنا

دین کے علمائین وہ داخل نہیں
موج زن ایسی تھی ہر آن و زن
کوئی نہیں ہرگز ہوا ہی شصیب
لا نہیں لایا وہ ہرگز ہر زبان
بلکہ بخشا ہی زیادہ از سوال
بیت یہہ فذوق کیا بستر کیا
لَوْلَا الشَّهَادَةُ كَانَتْ لَدُنَّ قَوْمٍ
یکشتہ ہادت کے ہی کلمے میں مگر
لا وہ سرور کا نعم ہو یا یقین
شاہ تب خاموش رہتا ہی عزیز
عذر سے کرتا تھا از شیریں کام
کہ نہیں مجھ پاس یا دیتا نہیں
یہہ نہیں آتا ہی لا زم آئی سپر
لا نہ لایا ہو زبان پر زہار

<p> شخص بعضے اس سے مل گئے مرکبان تا سوار انہر کروں تم کو یقین حقین انکے حکم پہ پایا صدور جو ہوا ظاہر ز سالارِ اناام بالیقین چتا تھا ایسا ہی جواب بعض جا ایسی ہی مستی رہے دیکھہ ایسا ہی مواہب میں لکھا جو دو بخشش سے نہ قاصر تھا کبھی وہ کبھو ہرگز نہیں ایسا کہا گنج اسکا جو د سے معمور تھا اور نہ دینے میں بھی رتی مصلحت جب کئے اس سے حکومت کا سوا جب نیا یا شہ انھیں بخشا نہیں اور صلح حال میں سایل کے بھی اسلئے بخش نہیں انکو عمل </p>	<p> جو کہ یک غزوے کو جانے ایمان وہ کہا اب مرکبان حاضر نہیں تب یہ کہنا ہی تھا سرور کو ضرور اور نادرجا میں ایسا ہی کلام اختصاص اس جائے کا بے ارباب ثقی لا کی خبر کی تعیم سے کہ امام قسطلانی با صفا لا نفرمانے سے مطلب ہی ہی جو نہ بخیل بخل سے کہتے ہیں لا بخل اس دربار سے بس دور تھا مان اگر سایل نہ رکھتا اہلیت جو کہ بعض اشخاص بے قال و مقال انہیں استعداد اسکا بالیقین تمام سلیمانوں کے کاموں میں بھی اس حکومت سے نہ آوے کچھ خلل </p>
--	--

روایت

<p> اس سے مانگا ہی حکومت آشکار آرزو مت کر عمل کی ابی عقیق تو کسی سے بھی نگر ہرگز سوال </p>	<p> ہی روایت ابوذر ایکبار شاہ فرمایا اسے تو ہی ضعیف اور کوئی چیز کا بھی بے ملال </p>
--	--

تا دیا نہ بھی کرتے کر بر زمین ایسی برادر پہنڈ ابو ذر با صفا و نہ زکوۃ مال بھی مال ہی بھلا	مالک مش وہ بھی کسی آئی امین زاہد و ن سے تھا صحابہ کے بڑا اُسکے مذہب بیچ رکھنا ہی حرام
---	---

ہی روایت یک چہوت کتین مستحق یک شخص کتین جانکر یا بنی یہ شخص مومن ہی بجا جب کہا وہ باریون وہ پاک خر بار سیوم بھی جب ایسا ہی کہا کہ بہت اشخاص ایسے نیک ہیں اور ویسے لوگ کو دینا نہیں مگر نہ یون بعضوں کو فدا و عطا کہہ رکھے کے بند کو کو دوست اور کسی کو دوست مارا رکھے مگر کوئی سائل کو غرض ہی باخود کہ نہ ہتی پاس اس کے کوئی چیز قرض کر جب مجھ کو دیوگا خدا	کچھ عطا کرتا تھا شاہ مرسلین یون کیا اسکی سیفاش اُعر جانتا ہوں ایک تین میں نہ مرا شہ بھی فرمایا کہ مان مومن ہی تب عمر کو شاہ پہ فرما دیا دوست رکھنا ہوں مقرر انکوں کہ اسی میں ہی صلاح انکی یقین یہہ تحقیق ہی با خلقی چند اور نہ دنیا دیوے انکو طلب دیوے اسکو مال دنیا بیشتر سرور عالم نہیں کرتا تھا وہ حکم یون کرتا تھا اسکو ای عزیز قرض وہ تیرا کرونگا میں آدا
---	--

ترندی لایا روایت اکبار	آئے تھے درہم یقین تو دہزار
------------------------	----------------------------

شاہ وے پیسوں کو دیکھ کر بھیر	کر دیا تقسیم آغاز امی خیر
ایک درہم بھی نہیں باقی رہا	آکے ایسے مین کوئی سایل ہوا
اسکو فرما لگا خیر الشیر	ہو گیا اب صرف سارا مال و زر
گرفت ہووے کچھ لاحق تھے	جا کے تو بازار میں اب قرض لے
جب مجھے کچھ بھیج دیو گیا خدا	قرض تیرا میں ادا کر دیونگا
عرض فاروق یون کیا اسی تدین	دچکا کئی بار تو اس کو یقین
اب نہیں جو چیز قدرت میں تیرے	حق نہیں تکلیف دی اسکی تجھے
عرض سرور کو نہ یہہ آئی پسند	تب کہا انصار سے یک ارجمند
یا رسول اللہ ہر دم خرچ کر	اور کمی کا کہ نہ کچھ خوف و خطر
عش کا مالک جو ہی پروردگار	مال و زر دیو گیا تجھے کو بے شمار
جب سنا اس بات کو شاہ جہان	سکرانے کو لگا ہوشادمان
اُسکے چہرے علامات سرور	ہو گئے ظاہر کرامات سرور
پس ہی فرمایا وہ انصار کی تین	کہ اسکا ہون یقین مامور مین

روایت

اور جو بھی بیٹی معوذ کی یقین	یون روایت لائی ہی ای مشین
کہ رسول رب عالم کے حضور	لیگی مین یک طبق تازے کھجور
اپنی منہ منی بھر کے شاہ انبیا	زیور و سہنا بھی جھکو دیا
یون لٹا ہی یون انس ای باصفا	جر یہ جبکہ آیا تھا بحین کا
حکم و شہادہ یا رسول اللہ	گوشت مسجد میں ڈالو اسکو اب

کہتے ہیں اتنا کبھو مال و فور
 لا یا جب تشریف از بہر نماز
 جب نماز وقت سے فارغ ہوا
 حضرت عباس اُس سرور کا غم
 بدر کے غزو میں ای شاہ جلیل
 ہو گئے ہیں ہم نے دو فوج اسیر
 پس بہت پیشیا مجھے کیجئے عطا
 جتنی طاقت ہے اتنا کیجئے تجھے
 پس بچھا چادروہ اپنی جلد تر
 جب اسے چاہا اٹھانے میں سکا
 یا نبی اُسکو اٹھانے کے لئے
 شاہ فرمایا نہیں تو ہی بجا نہ
 تب وہ بستہ کھول کر کچھ کر کے کم
 عرض کرو یا ہی دس بار بھی
 او دسرون کو بھی سالار شہر
 مجلس شرف سے جب اپنے اٹھا
 ہی روایت لاکھ درہم تجھے سب
 الغرض سرور کی وہ جو دوسرا
 منع فرمایا بہت دینے سے حق

شاہ عالم کے نہ آیا تھا حضور
 اسکو دیکھا ہی نہیں وہ سرور
 مال و زر ہر شخص کو دینے لگا
 یوں کیا ہی عرض از شاہ ام
 میں بھی اور میرا محتاج ایک عقل
 خدیہ دینے میں لگا مبلغ کثیر
 اسکو فرمایا تہی تب خیر الورا
 اس قدر اس مال سے اب لیجئے
 اس میں باندھا ہی بہت سامان افزہ
 عرض پھر یوں شاہ عالم کیا
 اوڑھ کر سیکو حکم اب سرٹائے
 اسکی قطع طبع خاطر یوں کہا
 لے گیا کہانہ سے پو پھر آیا ہم
 لے گیا تہی بلکہ تیسرا بھی
 مال و زر بخشا ہی اسدن اسقدر
 ایک درہم بھی نہیں باقی رہا
 صرف اسدن ہی کیا شاہ عرب
 جان اسد جیکو پہنچی تھی بجا
 کہ اُسے اوسط کے درجہ کا سبق

روایت

ایک لڑکانے کیا آلتا اس پہیرنے مجھ کو نہیں ہی پیرین شاہ بولا بعد ایک ساعت کے آ پھر کہا مان عرض کرتی ہی ابھی دیجئے مجھ کو وہی اک نامور پیرین اپنا دیا اُس کو نکال تھے صحابہ منتظر باہر طول آیہ اشرف ہوئی نازل پیر	ہی روایت ایک دن سرور پاس مان مری کی عرض ای شاہِ زمن کیجئے یک پیرین مجھ کو عطا پس گیا اور جلد آیا ہی تبھی پیرین جو ہی تن اطہر اُپر جرہ اشرف میں جا کر بے دال تن برہنہ گھر میں ہی بیتھا رسول تنگ دل ہو کر گئے آخر و سب
--	---

وَلَا تَبْسُطْهَاكَ الْبَسْطُ

اس قدر مست کرواخی باصفا اور صحابہ جان تیرے ہو اُداس ہو تری خدمت سے موقوف امین	یعنے فرمایا ہی حق امی مصطفیٰ جس سے سبھ گھر میں تو ہو دے لیا استفادہ دین کا اُن سے کہیں
---	--

روایت

کہ کوئی بی بی بدر گاہِ نبی کی روانہ اور یہ بھیجی پیام ہی خوشی میری کہ اوڑھیں آپ ہی حاجت چادر بھی تھی اسکتین کوئی اگر عرض ایسے میں کیا	ہی بخارمیں روایت امی اخ ایک چادر سی کے بہتر ای ہام یا رسول اللہ پہ چادر غیشی عرض کو اُس کے قبول شاہِ دین اور تھ کر بیٹھا تھا سرور و رد
---	--

<p>چاندیہ اسپر بہ کباخو شتر ہجہ اب شہ بیت خوش ہو کے دوتا آلا آیت تب زمین سایل کو اصحاب کرام کہ بیت بچا کیا تو یہ سوال چادر او پس کو سید اور تاتھا آج اس طرح سایل دیا انکو جواب بلکہ میرے کفن کو مانگا ہونین کفن کے خاطر مرے بس خوب ہی حق تعالیٰ مجھ کو نادر کو خدا اب کر عایت اور بحالت سے بچا</p>	<p>چادر اشرف نہ کہ ابتر ہی اب یا نجا چادر یہ مجھ کو دیجئے نہ جب اتھا مجلس سے سالا یا نام یوں لگے کرنے ملاحت پر پلاں کہ شبہ والا شوق و احتیاج مانگتا تیرا ہوا بس ناصواب اور مرنے اپنے نہ مانگا اسکین کہ یہ چادر اسکی جب بفرج ہی تاکہ اسکے نین سے بے اریاب یا الہی بکو توفیق سخا</p>
---	---

بخل کی مذمت جو کہ سنت سے ثابت ہے

وَلَا تُحْسِنُ الدِّينَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَضْلَهُ هُوَ خَيْرٌ
 لَّهٖمْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَيُطَوَّقُوْنَ مَا يَخْلُوْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

<p>بخل والے مرد و زن کے شان میں بخل جو کرتے ہیں لوگان بد فعل بخل جو کرتے ہیں ائمہ دین و زوہب وہ نہیں اچھا ہی بلکہ ہی بُرا بخل جس شی کے لیے ہے نصیب شہر میں پھر ایسے بد حال سے</p>	<p>حق تعالیٰ نے کہا قرآن میں یعنی لوگو مت کرو ایسا خبال فضل سے اپنے دیا جو انکو رب بخل بہ کچھ حق میں اپنے ہی پلا طرق ہم انکو پناہ میں عنقریب یعنی طوق اپنے بنا کر مال سے</p>
--	---

اور کیا ارشاد یوں فرمایا کہ کہو کہ جو اگلے تمہارے لوگ تھے بخل اس نوبت کو پہنچایا انہیں اور حراموں کو یقین سمجھیں حلال اور فرمایا میں مہلک تین چیز بخل اول حاکم تو محکوم ہو دوسری ہے خواہش باطل تری خود پسندی تیسری امی کامیاب	کہ کرو تم بخل سے بچد خذر بخل سے ہی وہ ہلاک کس ہوئے کہ کریں و قتل لوگوں کتین آہ آخر بخل کا ایسا ہی حال یعنی کرتے ہیں ہلاک و امی عزیز اور خلاف اسکا نہیں کرتا کبھی جسکی تو کرتا ہی دایم پیروی آدمی اس تین سے ہو گا خراب
--	--

روایت

کعب کہتا ہے کہ ہر ایک شخص پر کہتے ہیں ہر روز و امی ذوالجلال اور سخی جو سخی ترقی دے اسے ہیں سوکل دو ملک شام و سحر جو ہی ممسک کرتے تو اسکا مال نیں برکت ممسکون کو اس لئے	
---	--

روایت

نقل ہی بھی پیسہ با وقار کوئی تیرا دوست اور دشمن تیرا دوست میرا ہی تیرا زائد بخل وہ بہت کرتا ہی محنت روز و شب ہی سخی فاسق مراد دشمن تیرا کہ سخاوت کے سبب رت عجیب	پوچھا ابلیس لعین سے ایک بار تب وہ ملعون اس طرح کہنے لگا کہو کہ در طاعت خلاق جلیل بخل آخر وہ کرے ناخیر سب کہو کہ مجھ کو خوف ہی اسکا لطف سے اسکا کرے تو یہ نصیب
--	--

نخل اور بخیل کا معنا

جائے ابسکو کہتے ہیں بخیل
مال جو پیدا کیا رب وحید
حکمت حق جبکہ دنیا چاہے او
اور شریعت یا مروت ای نہیں
اور دینے کے بھی لاتی تھی چیز
شرح میں جیسا کہ فطرہ اور رضا
اور مروت میں سمجھ لے یہ مثال
اس جن جن کرنے سے زاید ای پس
گرنہ اس صرح میں خرچے اپنا مال
اور جن کر مانتی جب ہر وہ اہم
بہ ہن نے ہر دو علامت جانئے
اوسے جب مہمان جن کرنے سے
عذر یہ اس وقت کہ تو لاٹھیاں
اسکی مہمانی نہیں ازواجیات
اور ایک بھوکے پروسی کو دے
تھی کیسے پاس روٹی ای خیر
خوف سے گر اسکو پوشیدہ کرے
شرع سے اتنا بھی بنا ای خلیل

شیخ غزالی لکھا ہے ای خلیل
ایک حکمت کے لئے تھی ای سعید
اسکا نارینا نشان بخل ہو
جب کہ حکم اسکو دینے کتین
بخل ہی اسکا اندیشا ای عزیز
اور قربانی بھی عسرا کا مینا
جن جن جن کرتا ہی کوئی اپنا مال
ایک ضرورت جب ہو دای پس
ہی نشان بخل بہ مقبل و قال
خرج ہی اصراف ای اہل کرم
نیک ہی حد وسط پہنچا ہے
اسکی مہمانی تھی اولی بے طلال
کہ زکوٰۃ مال میں تو دے چکا
بخل ہی یہ اور بری ہی سخت بات
دکھ کے کھانا بخل ہی یہ جاکے
دور سے دیکھا وہ آنا ہی فقیر
نخل ہی لازم ہی اس سے تو بچے
ہو چکا ثابت کہ جسکو بخل

اور جو کوئی فقہ زن و اولاد کا اس موافق ہی ہو کر رہا ہو ادا جان ایسا شخص ہی بیشک بخیر	جس قدر قاضی مقرر کر چکا تھوڑا زیادہ بھی نہ رکھتا ہو زوا یہہ بخیر ہی عزالت کی دلیل
--	---

بخل کا علاج علمی

اب علاج بخل سن ای اہل دل دیکھ لکھتا ہوں علاج علم اب کہونکہ جنگ مرض نامعلوم ہو نفس کی خواہش کے الفت کے سبب نفس کی خواہش ادا ہو مال میں اور بہت جینے کی امید طویل کہونکہ گر جانے بخیل بد نہاد خرچنا تب مال کا آسان ہو تب حیات اولاد کی آئی نیکو آ بخل اسکا ہو وگیا تب استوار کہ پسر ہوتا ہی ای اہل ادب بخل کے اسباب جب ظاہر ہوئے نفس کی خواہش کی الفت کا علاج جب تلک تو ترک شہوت نہ کرے مال کی اُنت نہ جاوے گی بجاوے	وہ بھی ہی علم و عمل سے مشغول جانے پہلے بخل کا کیا ہی سبب کہوں علاج اسکا تجھے مفہوم ہو بخل پیدا دل میں ہو روز و شب مال ڈالے بخل کے جنجال میں بھی رہا کرتی ہی ہمراہ بخیل کہ نہیں یک سال سے جیگا زیاد مان مگر رکھتا ہو جب اولاد او وہ یقین جائیگا اپنی ہی حیات اس لئے فرمایا ستارِ خیار بخل اور خوف و جہالت کا سبب اب علاج ہر ایک کا بھی جانئے ترک شہوت اور قناعت کا ہی راج ناقد ملک قناعت میں دھر پاؤے نامرض بخالت سے شفا
--	---

جب بہت دن ہو چکے ہوں
یا ذرا کثر موت اپنی کیجئے
کہ مرنا۔ دے بھی غافل ہی رہے
آہ انکے دشمنان سب انکا مال
پس مرا بھی حال یونہی ہو گیا
تو زبوا ہوا اولاد کی افلاس کا
جانے جو خالق انھیں پیدا کیا
کہ مقدر انکی درویشی سے
کہ تو مگر بعض ایسے ہیں یقین
اور جو پائے باپ سے تھے مال مذہب
کہ پسر صالح ہو میرا ایک کار
اور اگر فرزند فاسق ہو گیا
یا ہو درویشی میں اسکی مصیبت
اور بخیلی کی بدی اور قحط میں
دیکھ جہ آئے احادیث رسول
اُن سے کہا بہتر موقع مال و زر
اور دیکھ غور سے حال بخیل
جو جتنے یونہی ہو گیا میرا بھی حال
جب علاج عالم نہیں پورا ہوا

پس علاج اسکا یہی ہو گا مفید
دیکھ تو دن و شب کو کو غرت لیجئے
مرا کہے جب وہ بھی حشر لیگے
کر لئے تقسیم بے رنج و ملال
غیر میرا مال سے خط لہو گا
ہن علاج نیک اس سوا اس کا
وزق انکا جو کھا ہو دو ہو گا
تا تو مگر ہوں بحالت سے مرے
باپ کے میراث پائے ہی نہیں
دیکھ وہ پھر ہے میں مغلس و زہد
وزق بہتر اسکو دے گا کردگار
مال و زر سادہ آگہ میں کھو گیا
تا نہ خرچے مال وہ در مصیبت
اور یقین جہ و سخا کی طرح میں
اور کرے اسکو دل و جا قبول
کہ بچا دے تجھ کو از مار و سقر
خلق میں دستے میں کیوں حوا و دل
حوار کرد کا مجھے خرابی ماں
تیب کرے عملی علاج ایسی با وفا

خرچنے لاگے بشوق جان و دل
ناکرے ہرگز توقف دیوے مال

پسے تب ہووے عمل میں متعل
خرج کا آتے ہی لبس دلہن خیال

حکایت

اپنے خادم کو پکارا اور کہا
و فلان درویش کو ای باخبر
صبر باہر آئے تگ کہوں میں کہا
تو رہی دسرا تا کہ میں آوے خیال
دیر ایسے وقت میں لایق نہیں
بہم عجب لکھتے ہیں دیکھی میں
مال دینے میں نہ حاصل تجھے
فخر کا ہی آپ کو شائق کرے
ہو و گیا دشمن بھی تیرا آشنا
و مہدم غالب کرے اسی باکمال
حب مال و زر کی آفت سے چھٹے
تب ریا کے مرض کا کیجے علاج
یون لکھے علما و حکما پر کمال
دین تسی اولاکہانے سے زود
ہی مجرب اسی فراست امتزاج
گر نہ جاو دھو تب پیشاب سے

یو الحسن یک روز پاخانے میں تھا
کہ مرا یہ پیر میں لے جلد تر
لے مرید اس طرح سے کہنے لگا
یون جواب اسکو دیا وہ باکمال
یہ خیال خیر جاو گیا کہ میں
حکمت علی دگر اخبار دین
ابتدا میں گر خلوص دل تجھے
و لکھو نام نیک کا عاشق کو
کہ کرینگے جا بجا تیری ثنا
یون ریا کے شوق کو ہر شوق مال
تا بہر صورت بحالت سے چھٹے
جب شفا پاوے بحالت سے مزاج
گرچہ ہر دو بد ہیں پر انکا مثال
جب چہر انا چاہئے کوئی بچے سے
بد صفت سے بد صفت کا ہی علاج
چونکہ گر گیرے پو خون تیرے پڑے

شوریت پیشاب کی باطل تر
 دھوا اس پیشاب کو بس آس ہے
 اور نہیں ہرگز حرام و ناروا
 مان جادت میں ہی جھٹکا کلام
 گز بخندان اعتراض ایسا کرے
 اعتراض ایسا انھیں زیبا نہیں
 خرچ کرنا مال کا ہر ریاء
 بعض پیران دیکھتے تھے جب مرید
 پیر شکاشوق بھی رکھتا ہے اور
 نقل ہے یکدن رسولؐ و الجلال
 ناگہان نظر مبارک در نماز
 حکم فرمایا تبھی خیر الہام
 یہ دوا الہی نکالو تم ابھی
 پس ہوا معلوم اسی اہل شعور
 ہی یہی تدبیر اسکی سرسبز
 کہو کہ ناہو ناہو تمہا مالی جنگ

اسکیتن کرو تو سے ذایل ہر سب
 دور گردین داخلو پیشاب کے
 نام کے خاطر کبھو جو دو سخا
 ہی شریعت میں رہا آئی حرام
 کہ فلان دیتا ریا کے ہی لئے
 کہو کہ یہ توجہ اسکی ہی یقین
 ہی ریا سے بھل کے اولیٰ بجا
 پہن کر آیا ہی نعتیں جدید
 بولتے تھے یہ کسکو درجہ
 ڈالا تانعلین میں تازی دواں
 اس دواں اوپر شریٰ امی بانیاں
 اپنے یاروں کتین بعد سلام
 وہ دواں کہنہ ڈالو تم ابھی
 قطع الفت مال کی اول ضرور
 کہ جدا اپنے سے کیجے مال و زر
 دل بڑا فارغ ہو نا ہونب نلگ

روایت

نقل ہے اکیار آیا کاروان
 غل ہوا اسکا حدینے میں بڑا

عہ رحمان کا یمن سے ایمان
 ہو جی بی بی شہید یہ غل ہی کہا

لوگ بولے عبدالرحمان عوف کا
 یوں کہی صدیقہ قدسی صفت
 عبدالرحمان سن بہت حیران ہوا
 کہ رسول اللہ کے ارشاد سے
 تب لگی کہنتے کو اُمّ المؤمنین
 کہ مجھے جنت لجا بتلائے جب
 میں مہر اصحاب میں درویش جو
 کوئی تو نگر کو نہیں دیکھا مگر وہ
 آہ وہ گرتا و پرتا چل دیا وہ
 عبدالرحمان سن ہوا یہ زار زار
 سب معہ اسباب در راہ خدا
 اور غلاموں کو کیا آزاد سب
 میں بھی اُمت کے درویشوں کی تباہ
 عبدالرحمان سے کہا شاہِ خیار
 اُنیسے سب اول تجھے جنت ملے

کاروان اوٹون کا آیا ہوتا
 کہ رسول اللہ کی سچی بیات
 جلد اگر عرض بی بی سے کیا
 جلد تر آگاہ مجھ کو کیجئے
 مخبر صادق کہا تھا اُمّی امین
 حکیم حق سے میں نیچہ دیکھا ہوں
 دوڑتے ہیں سب طرف جنت کے او
 عبدالرحمن ابن عوف یک باخبر
 اسکے دروازے تلک پہنچا تھا
 اوریوں بولا وہ اوٹون کی قطار
 میں دل و جان سے تصدق کر دیا
 تائبی کے موجب ارشاد اب
 جاسکون جنت میں تاپا کر نجات
 کہ میری اُمت کے جو ہیں مالدار
 پر بجد و جہد اندر جاسکے

روایت

اور عمران بن حصین ایسا کہا
 شاہ ایک دن مجھ کو فرمایا کہ چل
 میں ہوا یہ سب کے ہمراہ رکاب

میں ملازم تھا رسول اللہ کا
 فاطمہ کے گھر عیادت کے بدل
 گھر کے دروازے پوجا ہے شباب

مار کر در پر کہا ہی اللہ سلام
 و جواب اندر سے بی بی بھی
 شاہ بولا اور یہ ایک شخص سا
 کہ نہیں کہتا ہی میری تن اُپر
 شاہ فرمایا کہ دمانپاس سے بن
 یا بنی تنگا ہی لیکن سر مرا
 بولا اسکو اور صہ اپنے سر اُپر
 شاہ پوچھا آی مری لحنت جگر
 فاطمہ بولی بہت بیمار ہوں
 باوجود اس رنج و بیماری اب
 آہ کچھ ملتا نہیں آی شاہ بن
 مصطفیٰ یہہ سنکے ہو بے اختیار
 اور کہا ای فاطمہ نور البصر
 ہی قسم پروردگار پاک کی
 بین دن کیں بھی جھوکا نہیں
 تجھ سے بیشک میرا درجہ بڑا
 پس فراغت حق سے من چاہا کہ
 پر کیا من آخرت کو اختیار
 پس مبارک ہاتھ سالار شہر

پوچھا اندر اون کہا شاہ انام
 لائے تشریف آی حق کے نبی
 فاطمہ تب یوں کہی ای نیک ذات
 مان پرانی اماک کہیں ہی مگر
 عرض بی بی نے کئی دمانپاس ہوں
 شاہ دین چادر پرانی پاک دیا
 لکھن میں پس داخل ہو آی باخبر
 دیکھتے احوال سے مجھ کو خبر
 اور بہت رنجور ہوں لاچار
 ہی مجھے فاقہ کشی بس روز و شب
 تاج و طاقت جھوٹے کی باقی نہیں
 آہ رویا ہی بہت ہونا دراز
 صبر کرو صبر کرو صبر کرو
 ہی قسم اس خالق افلاک کی
 میں بھی کچھ کہا یا نہیں کہ لائیں
 ماس میرے رب کے آی خیر النساء
 مجھ کو دیا زہنت سال مال و نہ
 کہو کہ یہ دنیا ہی بس ناپا کر
 فاطمہ کے رکھ کے کھانڈیکے آؤ

بولا بخت کی بشارت ہی تھی
 ہوئے جنت میں جتنے بی بیان
 تب کئی بی بی نے عرض ای مصطفیٰ
 بولا دنیا میں ہیں جتنے عورتاں
 تو ہی ان سب کی تیری از فضل حق
 خلد میں آراستہ ہو گئے مکان
 اور وہاں ہو نہ کچھ شور و پکا
 اسی مری بیتی قناعت کرتا
 وہ چوتیرا مرد عالیشان ہے
 مین نکاح ایسے سے ان تیرا کیا
 یا الہی از طفیل مصطفیٰ
 رنج پر دنیا کے دیجھے ہکو صبر
 جبن سے ہکو بچا ای کار ساز

یہم عجب حق کی عنایت ہی تھی
 ہوئی تو سیدہ انکی وہاں
 اسیہ مریم کو فرما ہو کیا
 ہیں بڑے انکی یہ ہر دو بی بیان
 اسیہ مریم پو ہی تجھ کو سبق
 خوش رہیں انین یہ سار کی بیان
 رنج و فکر و درد نا ہو زینہار
 میر فرزند چا پر با ادب
 سارک و لیون کا وہی سلطان ہے
 جس کو حق دو جگہ میں سرداری
 اور بجاہ فاطمہ و مرتضیٰ
 کہ ہمارا دوستو نہیں انکے حشر
 اور شجاعت سے ہیں کہ سر فرزا

حضرت سید الشہداء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال شجاعت کا بیان

چون سخاوت میں تھا سرور و مثال
 کوئی شجاعت میں نہ اسکا مثل تھا
 سخت جنگوں میں دلیران کبار
 شاہ دین رہا تھا ثابت قدم
 چو طرف سے مشرکان پر شر و شین

تھا شجاعت میں اسے پورا کمال
 تھا یقین وہ اشجع خلق خدا
 جبکہ پاتے تھے نہایت اضطراب
 بلکہ پیش آتا تھا وہ دم بدم
 تیر باران جنب ہو روز و شب

ہو گئے ہیں منتشر ب غازیان
 ستر و عالم نہ جاگہ ہے بلا
 تھے ملازم تھوڑے ہی حکیم
 حضرت عباس پکڑا تھا رکاب
 بیہ ابو سفیان تھا اسکا ابن عم
 شاہ خچر کو اٹھاتا تھا وہیں ہم
 پر ابو سفیان حادثہ نیک نام
 شاہ کہتا تھا نبی ہوں لا کذب
 اور وہ تب لیکے یکے بشت لنگر
 کوئی تھا کھارہیں ایسا بستم
 فتح و نصرت چاہا از پروردگار
 ذکر با تفصیل اس غزوہ کی اسب

فوج میں آیا تزلزل بیکران
 یک قدم ہرگز نہیں پیچھے ہٹا
 شاہ تعاتب ایک خچر پر سوار
 اور ابو سفیان لگام اسی باجھوا
 یعنی حادثہ کا پسر عالی ہنم
 تاکرے حملہ بکفار لعین
 چھوڑتا ہرگز نہ تھا اسکی لگام
 اور میں ہوں ابن عبد مطلب
 چھبک ڈالا لشکر کفار ہر
 آنکھ میں جبے پڑے ہوں نا لنگر
 ہو گئے لشکر تب یکسر فرار
 کہ تو اخبار نبوت سے طلب

حضرت کی لطف و شفقت بے غایت و رافت و رحمت نہایت کا بیان

کہا لیون اسکی شفقت کا بیان
 حق کیا ہے جس کو تو انمیں خطاب
 سورہ توبہ کے آخری فہیم
 یحییٰ یقین دریا حمت اسکی عام
 اسکی مقدم کی برکت سے خدا
 مومنوں کو خاص ہی مروجان

رافت و الطاف و رحمت کا بیان
 رحمۃ للعالمین ہے اریاب
 جسکو فایاد روف ہم ہم
 خلق اور عالم کو گھیری ہی تمام
 دور دنیا سے کیا قہر و بلا
 ایک میں مومن سب خرد و کلان

<p>اپنی سب امت کو کروایا ہی او غایتِ الطاف و رحمت کا سبب ناکھین امت اُپر نافرض ہو نہ وہ نفرمایا برائے ہر نماز اور یونہی ہی از صوم وصال طول ہی تفصیل جسکی ای امین اور پُرنا تھا نماز او شاہ تب نب جماعت ساتھ رہتی در نماز کر شفقت اسکے بچے پر یقین</p>	<p>شرع کے احکام کی تخفیف جو تھا یہ امت پر شفقت کا سبب چھوڑنا تھا اور کئے افعال او حکم چون مسواک گا ای بانیاز ترک تاخیر عشا بقیل و قال اور بہت افعال ایسے ہی یقین رونا کوئی چھپے کا وہ سنا تھا جب اور اسن چکی مان آی بانیاز تو سب کرتا نماز او شاہ دین</p>
---	---

روایت

<p>اور اسکو رنج اور ایذا دئے کہ کیا ہی حکم یون رب الجلیل جو موکل ہی پھاڑوں پر یقین وہ فرشتہ عرض آکر یون کیا جان دل سے میں بجالاؤنگا او دو پہاڑ ان کے بے بیہ کافران مکے کے مرجائیکے سب کہ ہلاکت انکی میں چہتا نہیں کہ خدا اولاد انکو ایسے دے</p>	<p>کافران تکذیب جب اسکی کئے عرض خدمت یون کیا آجبرئیل یک فرشتے کستین آی شاہین تو جو نہر با وسودہ لاؤ بجا یا رسول اللہ جو کچھ حکم ہو دو طرف مکے کے جوہن خشبین میں ولا دو نو کو نکر او نگا اب تب کہا یون رحمتہ للعالمین بلکہ یہ امید ہی حق سے مجھے</p>
---	---

وے بجلاوین بہت دھکی تھیک اور کیونکرے اسکا شریک

روایت

<p>اور کہا یکبار روح الامین برجبال و بر زمین و آسمان نوجو فرماو بجلاو ابھی شاہ فرمایا یہ سنکر اسکی تین اور کروں تاخیر امت سے خدا ابن مسعود مفسر ہوں کہا وعظ اور ارشاد کرتا کلام تائید آوے ہم پوئگی اور طلال</p>	<p>کہ کیا ہی حکم رب العالمین تا کرین تیری اطاعت بگین مارڈالین تیرے اعدا کو بھی دوست رکھتا ہوں کروں تاخیر ہو وین و توبہ سے شاید کامیاب گاہ گاہ ہم پر امام الانبیاء پر لفظا تھا ہر دن صبح و شام اُس کو تھا ایسا شفقت میں کامل</p>
---	---

حضرت کی صدق و عدالت اور عفت و امانت کا بیان

<p>اور عفت اور امانت کا بیان اور ماہر طاقت تفریر سے اور سب میں وہ عفت الناس تھا معترف تھے اسکے اعدا بھی تمام سب کے سب کہتے تھے اسکی تین امین سب اسی سرور کو کرتے تھے حکم جان و دل اسکو کرتے تھے قبول میں امین ہوں در زمین و آسمان</p>	<p>شاہ کی صدق و عدالت کا بیان ہی فزون تر قدرت تحریر سے عدل و اصدق تھا شاہ انبیاء اسکے صدق و عدل عفت کے نام شاہ کے قبل نبوت با یقین اور قضا یا میں تشریف ای محترم حکم فرماتا تھا جو انکو رسول کما قسم حقی کہا ہی وہ عیان</p>
---	---

<p>بولتا ہی یوں علی مرتضیٰ ہم نہیں نکذیب کرتے ہیں تری پر جو لایا ہی نیا تو ایک دین وہ کہا یہودہ لایا یہ کلام اُسکے کہنے میں تناقض ہی صریح جبکہ جانیں اُسکو صادق بقصود اُس لعین کی پھر یہ کیسی احمق پس یہ آیت پائی ہی شرف نزول</p>	<p>کہ ابو جہل لعین شہ سے کہا جانتے کاذب نہیں تجھ کو کبھی ہم قبول اُسکیتن کرتے نہیں لعنت اللہ علیہ بالذوام کہا ہی نامعقول یہ قول قبیح جو کہے تصدیق اُسکی ہی ضرور تھا ازل کا اور اب کا وہ شقی اُس سے تا ہووے تباہی رسول</p>
---	---

فَاتَّخَذُوا لِكُلِّ قَوْمٍ نَبِيًّا وَلَئِنْ كُنْتُمْ إِلَّا قَوْمًا فَاتَّخِذُوا لِكُلِّ قَوْمٍ نَبِيًّا وَلَئِنْ كُنْتُمْ إِلَّا قَوْمًا فَاتَّخِذُوا لِكُلِّ قَوْمٍ نَبِيًّا

<p>یوں لکھے تفسیر اُسکی عالمان ای محمد یہ گروہ ظالمین بلکہ وہ انکار آیات خدا رہ تو فارغ اور انکا کھانہ غم بدر کے دن از ابو جہل لعین کہ یہاں اب تیر اور میر سوا اب تو سچائی سے اس عقد کو کھول بولاوہ واللہ سچا ہی نبی پوچھا ہر قل جب ابو سفیان سے یہ بھی پوچھا اگے بعثت کے کہیں</p>	<p>کہ یہ فرمایا ہی خلاق جہان فی الحقیقت تجھ کو جھٹلاتے نہیں گم رہی سے اپنے کرتے ہیں سدا بالیقین انکی سزا دیوینگے ہم پوچھا خنس بن شریق ایسا یقین شخص کو ہی حاضر نہیں ہی تیسرا مصطفیٰ صادق ہی کاذب تو بول جھوٹے ہرگز وہ نہیں بولا کبھی بعض اوصاف اُس شہ اکوان کے کہا کہا تھا جھوٹے وہ سالار دین</p>
--	---

کہ ابو جہل لعین شہ سے کہا
جانتے کاذب نہیں تجھ کو کبھی
ہم قبول اُسکیتن کرتے نہیں
لعنت اللہ علیہ بالذوام
کہا ہی نامعقول یہ قول قبیح
جو کہے تصدیق اُسکی ہی ضرور
تھا ازل کا اور اب کا وہ شقی
اُس سے تا ہووے تباہی رسول

تب ابوسفیان کما حکمی قسم
 بولا ہر قل خلق سے جہان کے
 اور ولید ابن مغیرہ زشت کیش
 بار بار قرآن کو سنا تھا وہ
 کہ بلا شک جانتا ہوں میں یقین
 یہہ کلام پاک تجی حبیب الذین
 اور حادث ابن عامر ای بیان
 کرتا ہوں اپنے جب لوگوں کے ساتھ
 کہ محمد کذب گو یوں نہیں
 اور ابو جہل یقین یک روز آ
 مشرکان پوچھے ہیں اس گمراہ سے
 یوں دیا ابو جہل نے انکا جواب
 ہی محمد حق کا، سیمت یقین
 تھا یہ حال مشرکان بے ادبیت
 بلکہ اُنہی جانتے تھے وہ زیاد
 اور دیا تو فیق جن کیتن خدا
 ایسی عفت کا بیان محترم
 اپنے ازواج و کنیزان کے سوا
 بیعت عورات نہ کیا تھا ب

بات چھوٹی وہ نہ بولا کوئی دم
 بات چھوٹی وہ خدا پر کہوں کہ
 جو تھا کئے میں زور و ساقیش
 اور رونا تھا میں یوں کہتا تھا وہ
 یہہ کلام ہرگز بشر کا تو نہیں
 کوئی کلام ہرگز نہیں ایسا لذت
 رو بہر و لوگوں کے جھٹکاتا تھا وہ
 کما قسم وہ حکمی یہہ کہتا تھا بات
 وہ بہت سچا تھا بیشک اور امین
 شاہ عالم سے مصافحہ ہی کیا
 کہا تو کرتا ہی مصافحہ شاہ سے
 کہ یقین میں جانتا ہوں با صواب
 لیکہ تابع اسکا میں ہوتا نہیں
 اور مقرر تھے یہہی سب اہل کتاب
 پر نہ ایمان لائے از وجہ عباد
 پائے وہ جزو شرف ایمان کا
 کہوں کھوں لرزان و ترسان ہی
 کوئی عورت کو نہیں ہرگز چھپا
 ماتھم میں ہاتھ اٹکے نہیں دیتا تھا نہ

عہد لیتا تھا فقط عورتوں سے
جائزہ کہتی تھی مولا کی قسم
اور حیا رکھتا تھا اپنی شاہدین
غیر عورت کو نہ چھنا ایسا میان
عرف و عادت کے مطابق یہ مثال
ورنہ عفت شدہ کی بجائے مثل جان
کہا لکھن اسکی عدالت کا بیان
مال وہ کرنا تھا قسمت ایکبار
یا رسول اللہ اس میں عدل کر
وے تجھ پر ناکرون اگر عدل میں
شاہ کی صدق و امانت کے بدل
ہم کو ان اوصاف میں سب ای خدا
کذب و غیبت سے ہمیں محفوظ رکھ

اور حیا رکھتا تھا مکروہ بات سے
اجنبی زن کو چھیا میں کوئی دم
منہہ کسکا گھور کر دیکھا نہیں
عرف میں ہی ایک عفت کا نشان
اسکی عفت میں لکھے سقیل و قال
مثل اسکا ہونہ سکتا ہے بیان
عقل سب عقل کی چیران ہی بیان
یک تمیمی شخص یوں بولا کپار
اسکو فرمایا بنی شاہ بھر و بر
پھر کر گیا عدل کون اب کہ یقین
اور اس کے عدل و عفت کے بدل
اپنے پیغمبر کا دیجے اقتدا
اپنے مرضیات سے محفوظ رکھ

دروغ کی مذمت جو احادیث سے ثابت ہے

مصطفیٰ فرمادیا ای با وفاق
اور کہا تھی جھوٹھہ کہنے سے یقین
اور کیا ارشاد وہ خیر البشر
کہ وہ لوگوں کے ہمسائے کے لئے

جھوٹھہ تھی بے شبہ یک باب نفاق
رزق بھی ہوتا ہے کم ای اہل دین
کہ بہت افسوس میں ہی اس شخص پر
آہ کوئی بات یک جھوٹی کہے

روایت

ابن عامر نے کہا اے یاسفا میں بلا یا کچھ تجھے دیونگا آ کہا تو دیکھا اسکو میں بولا بھور گر نہ دیتا کچھ اسے تو جب بلا	ایک لڑکا کھیلنے جا تا تھا تھا مگر گھر میں سو پوچھا مصطفیٰ تب کہا وہ شافع روز لشور جھوٹے کی تجھ پر تک لکھے بلا
---	--

حدیث

اور فرمایا ہر شاہ کا نبات اسکی بدبو سے فرشتہ امی امین اور کہا کوئی کیسے جھوٹے کا ان روایت ہے کہ شاہ انبیاء اولا اپنا ارادہ جنگ میں صلح وہ شخصوں میں جب سر کرے تو کہے بے شبہ وہ اچھی بیات اور کیسے حورین گر ہو دو اور کھٹا خزانہ والا خباب گر کسی ظالم سے مومن ہو زار بلکہ ایسے ہی مقام اندیقین اور کیسے کا مجید کوئی پوچھے اگر یا الہی جھوٹے سے رکھ ہمکو دور	کوئی بندہ جھوٹے جب کہتا ہے یا کوئی ملک یک بھاگتا ہے بالیقین ہو راوی تو بھی یک جھوٹا ہے یا جھوٹے کی خصت دیا ہے میں جا اپنے دشمن سے نا ظاہر کر میں بات ہر یک کے طرف سے جو کہے گرچہ نابول ہو وہ آئی نیک ذات تو بہت پیاری کہے ہر یک کو اور کیسا احیا میں یوں اے ماصوا اسکا پتا نہ لانا میں ساز و ار جھوٹے کا کہنا ہے جائز اے امین ہی نہ و اسکا چھانا آئی پس اور غیبت سے بھی باریب بالضرر
--	--

غیبت کی برائی

<p>کہ شبِ معراج میں میرا گذر میں تامل سے نظر افر کیا گوشتِ منہ کا توڑتے تھے اپنے سب بولاتے غیبتِ گرانِ بے عون ہیں کہو کہ غیبت ہی زمانہ سے بھی خراب چیز ایسی یا نبیؐ سے کھلائیے تب کیا ارشادِ سالارِ بشر گرچہ وہ تھوڑا بھی ہو واسطہ ڈالے اپنے ذول سے تھوڑا بھی رہ تو پیشانی کُشاہ و السلام انکی غیبت میں نہ ہرگز کھول لب</p>	<p>سرورِ عالم دیا ہی یوں خبر آہ ایسی یک جماعت پر ہوا ناخنوں سے اپنے ہی واہ تب پوچھا میں جبریلؑ کے کوئی ہیں ہی خبر غیبت سے کیو اجتناب ابنِ جابر عرض کی یوں شاہ سے کہ وہ میری ہو و بیشک و شکر کہ تو کارِ خیر کو مت ترک کر کہ تو کو زہ میں کیسے با صواب اور مسلمان بھائیوں سے بالذم اور ترے نزدیک سے و جاوین جب</p>
---	--

روایت

<p>کہ جو توبہ کر کے غیبت سے موا سب کے اول غیر تائب کو سقر</p>	<p>وحی یوں موسیٰؑ پر پہنچا خدا سب سے اول اُسکو جنت پر مقر</p>
---	---

روایت

<p>قبر کے سب تین حصے ہیں خدا ب اور غمازی کے باعث ہی دگر یعنی نالینے سے ڈھیلای زکی</p>	<p>بولتا تھا یوں قتادہ با صواب ایک غیبت کے سبب ہی ای پسر تیسرا پاکی نہو پیشاب کی</p>
---	--

غیبت کا معنا

رکھو غیبت بولتے مین جانئے
وہ سنا تو ہوو گیا تجھ سے خفا
جھوٹہ گربو لا تو وہ بہتان پہچان
بس کیسے جسم یا اقوال مین
در لباس و جانو یا در نسب
حاشہ کہتی ہی یک عورت مین
شاہ فرمایا کہ تو غیبت کرنی
آہ جب تھوکی حکیم مصطفیٰ
مومنو تو بہ کرو تو بہ کرو

کہ کیا ذکر تو ایسا کرے
گرچہ سچ ہوں بات وہ ای باصفا
الاماں غیبت سے یارب الاماں
خلق یا اعمال یا افعال مین
تو کھو غیبت مکر اسے باادب
پست قدمی کر کے بولی آہ مین
تھوک و جلدی تو مین تھوکی تجھ
تو کرا کا لاہو کا یک گرا
تم بچو غیبت اور حق سے

غیبت کا علاج علمی

دو مین غیبت کے علاج ای باخبر
ہی ہم علی جو حدیثین ای مین
ان مین بس خور و تامل کیجئے
جسکی تو غیبت کر گیا ای مین
تجھ کو غیبت اس طرح کر دے کہ
رج اپنے نیکیاں سب جانگے
تو یہ غیبت سے سقیم جاؤ گا
بہ تصور کر کے غیبت چھوڑ دے

ایک علی اور علمی ہی دگر
آئے غیبت کے برائی مین یقین
خوف حق کا دل مین ہر دم لیجئے
اسکین جاؤنگے تیرے نیکیاں
جس طرح آتش کرے لکڑی اگر
در عوض اس کے گنہ سب آؤنگے
جاؤنگا بچہ عذاباں پاؤنگا
ایسی بدکاری کا شیشہ جھوڑ دے

غیبت کا علاج علمی

دوسرا بیگا یہی عملی علاج اور سبھی میں غیب سے چون نین بجا پاک ہو سکتا نہیں میں جس طرح فی الحقیقت تو اگر معیوب نہیں	دیکھ اپنا عیب تو ای خوش مزاج وہ بھی ہی معیوب ایسا ہی بجا وہ بھی ہی معذور بیشک اس طرح غیب پھر غیبت کا لیا خوب نہیں
--	--

فائدہ

میں شخصوں کی شکایت بالیقین بدعتی ہی اور ظالم بادشاہ یوں لکھا غرائی والا گہر عیب انکا خلق سے کہنا ضرور بدعتی یا چور یا پو زیور ہو یا کسی عورت کا خواہان کوئی ہو اس غلام دزن میں جو جو عیب میں مطلب گارو سے نابولے یہ بات	شاہ فرمایا کہ مان غیبت نہیں اور علانیہ جو کرتا ہو گناہ شر سے جب اشارہ کے چاہے حذر خلق نا انسنے پچھن ای با شعور بول دین نا لوگ اس سے دور ہو یا خریدار غلام زشت خو بول دین انکے طلب کا و نکتن ہو دفا بازی مسلمانوں کے ساتھ
--	---

غیبت کا کفارہ

اور غیبت کا ہی کفارہ یہی رو چھاوے بہت حق سے دور اور کیا ہو جسکی غیبت بسر ور بولے میں کیا تیری خطا زنبخشے عاجزی و رکار ہی	اولاً کہنے پشیمانی بڑی جان و دل سے جاڑ تر نہ کرے چاہے جا اس سے معافی جلد تر جھوٹے بول و بخشش سے مجھ کو اتا تنبہ ہی یا بخشے تو وہ مختار ہی
--	---

<p>پرمدارا عاجری بہت ترین عفو کرنا عفو کا چہنا مگر نہ یوں کیا ارشاد دستارِ ام آبرو یا مال میں اُسکے اگر اُسکے ایسے روز کے اُسی محترم پرومان ظالم کے جوہن نیکیاں نیکیاں ظالم کو کرنا ہو دیں آہ ہئی روایت عایشہ اسی سرفراز شاہ فرمایا کہ تو غیبت کئی اوڑ فرمایا ہی یوں خبرِ اُورا تو یہ غیبت کی عوض آئی نیک نصیب مغفرت چاہیں اگر جیسا نہ ہو اُسی خدا غیت سے ہر کو پاک</p>	<p>دور عرض کر چاہے مولا اسکو دین اس جہان میں ہی بہت ہی نیکتر کہ کسی پر کوئی کیا ہو کہ ہستم تو معافی اُس سے چاہے جلد تر حسین نادینار ہو و نادیم دیو گئے مظلوم کو اُسی جہانِ بیاں اپنے سر مظلوم کے لیوے گناہ بومی یک عورت کو ہی منہ کی دلزار تو معافی کر طلب اُس سے ابھی کہ کسی کوئی کر غیبت کیا مغفرت اُسکی کرے حق سے طلب ورنہ چہنا عفو لازم جانید زہد اور ایثار میں چالاک کہہ</p>
---	---

حضرت سید الابرار کے زہد و ایثار کا بیان

<p>زہد سرور کا کرون میں زہد باوجود آنکہ خلاقِ قدیر پی بہ پی ہونے لگے فتحِ بلاد تھا وہ با این چہ صباخ و چہ مسا زہد اور ایثار کی بحرِ عظیم</p>	<p>عجز کا سراب جھکاتا ہی قسَم وسعتِ کلی اُسے بخشا اخیر اوپر خیاں مانتے آتے تھے زیاد زہد اور ایثار کا کیشور گشا اُسکی ایسی موج زن تھی آئی فہم</p>
--	--

لاک بادہرسم کیا خیرات وہ	اور فاقے کلین تھا دن رات وہ
اُسکا بکتریک پہودی کے یہاں	تا وفات اسکے تھا گروی ایمان

روایت

یون روایت مایثہ سے آئی ہے	کہ وہ بی بی اسطرح فرمائی ہے
جب تلک جیسا تھا شاہ انس جن	بالتواتر نان گندم تین دن
آہ سیری سے کبھو کھایا نہیں	اسقدر رحت کبھو پایا نہیں
اور وہی بی بی یہہ دہتی ہے خبر	کہ جئے تلک اپنے شاہ بحر و بر
ایک دن میں کوئی غذا وطر حکی	بس فراغت سے نہیں کھایا کبھی
کھاوگر خرماتو نان جو نہیں	نان جو ہے تو نتیجا خرمالین

روایت

اور وہ فرماتی ہے پیغمبر کے گھر	ایک مکھنئے تلک شام و صبح
بالیقین چولا سلگتا ہی تھا	آب و خرماتو بھی تھوڑا تھا غذا

روایت

بولتا ہے یون انس امی باخبر	کہ کیا ارشاد سلا رہنبر
دین حق کر فیہ من ظاہر بگیمان	جس قدر مجھ کو ڈرائے کافران
ناڈرائے جائیگا کوئی اسقدر	اسقدر ناپائیکا خوف و خطر
دین میں پایا ہونین حسب طرح رنج	کوئی نبی پایا نہیں اسطرح رنج
تھامرے ہمرہ بلال نیک و صب	ایسی سختی رو دی ہے مجھ پو تب
ہم لو گزرے تین دن او تیس رات	آہ اُس تنگی کے اُس سختی کے بہت

اس قدر کھانا نہ عطا تھا کہ تھوڑا
 دن کبھی اتنا ملا، ہم کو حق

کہ وہ بس آوے کسی چاند کو
 کہ بلال اس کو چھاپو در بغل

روایت

ایک بوٹے دار پٹر شاہ پاس
 پہر کر اس کو نکالا ہی تھی
 دیکھو اس کو بدست بوجھیم
 کہو مکہ اس کپڑے کے بوجھ جائے

ہدیہ لے آیا تھا کوئی حق شناس
 اور نہ سہا کہ بجا کر ابھی
 مجھ کو لادو فلاں اسکی کلیم
 اپنے جانب میری تین مائیں کئے

روایت

نفل ہی تازی دوالی ایک بار
 شاہ نہر مایا کہ جلد اس کو نکال
 کہ نظر میری بہ اٹھائے نماز
 اس لئے میں اس سے دل انکار ہوں

ڈالے در نعلین سلاخِ خیار
 لادہ ہی ڈالو اپنی ہی دوال
 آہ اُسپر پڑ گئی ای بانیاز
 اس سے اب ہزار ہوں ہزار ہوں

روایت

بر سر منبر حبیبِ وہ الجلال
 کہو مکہ یا کہ پڑ گئی اُسپر نظر
 یک نظر اُسپر نظر دُسر یقین
 اور اُس سرور کے خاطر ای شید
 در گہ حق میں بجالا یا سجد
 پہلے آیا فقیر اس کو نظر

مہر اپنی ایک دن ڈالا کمال
 بس لگا ارشاد کرنے جلد تر
 تم پو آئے یارو کہو لائق نہیں
 لائے تھے یکبار نعلین جدید
 آیا باہر پہن کر وہ بھر وجود
 اس کو ڈالا وہ نعلین آئی پس

<p>بولادو مجھ کو پسند آئی تھی اب اس لئے میں عمر کا سجدہ کیا اور جناب عایشہ کو شاہدین کہ اگر چہتی ہی تو فردا خشر تو یہ دنیا سے تو زاوراہ پر اور اپنے پیر میں کو کر نہ دور اور کہتے ہیں کہ اس بی بی کے گھر شاہ سنا لگا دیکھ اس کو آہ مجھ کو دنیا یاد آتی ہی تھی جب سنی یہ بات ام المؤمنین</p>	<p>میں تو رانا خوش کہیں ہا ہوتو رب شکر حق ابستی اسکا لیا یون کیا ارشاد یک دن امی امین پہلے آ مجھ سے ملے اٹھ کر زقبر کر قناعت کر قناعت سرسب جب تلک پیوند نالا گے ضرور پردہ یک باندھے تھے یک دن خوبتر کہ مری جب اس پو پرتی ہی نگاہ یہ فلان درویش کو بھیجو ابھی بھیجی اسکے پاس وہ پردہ میں</p>
---	---

روایت

<p>سعد جابر ابی وقاص تھا بولامین کفار پر بہر خدا حضرت رب الوراکی ہوتسم کافرون سے میں نے کرنا تھا جہاد وہ جماعت تھی صحابہ کی تمام آہ کچھ ملنا تھا ہم کو خدا اور کائناتے دار جہادوں کے ثمر جسکے کھانے سے گلے زخمی ہوئے</p>	<p>لجہ تسلیم کا خواص تھا سب سے اول تیر اندازی کیا خالق ارض و سما کی ہوتسم ساتھ لے یک زمرہ نیکو نہاد تب ہمارا حال یہ تھا اسی ہمام جہاد کے پتوں کے یک لقمے سوا تھا یہی ہم کو غذا شام و صبح جاتے جب ہم پانچا شکے لئے</p>
--	---

مینگسٹون سے اونٹ اور بکوں کی بک

ہم سے ہونا تھا برازا اسی باداب

روایت

<p>یون خبر دیا ہی فو فل اہل دل آئے انکے گھر کتین آی باصفا غسل کرو وہ گھر میں اپنے جلد تر آبا ہی باہر وہ اپنے ماتھے لے یک بیک ہی درو سے رونے لگا میں کہا آی بو عسجد کریں لے وہ کہا جب تک امام المرسلین وہ نہیں آرام پایا کوئی دم جب ہمیں ایسی بیان مسعت ملی پس معزز جاتے ہیں ہم یقین کہونکہ خوبی ائیں گے موتی بحق جبکہ وہ محبوب تھا حق کا بنرا</p>	<p>عبد رحمان اور ہم یک روز مل عبد رحمن اپنے تب گھر میں گیا یک رکابی گوشت روٹی ائیں گے اور ہمارے پاس رکھا ہی آئے منہ کو اپنے اٹک سے دھو لگا اس قدر روتا ہی اب فرمائے آہ اس دنیا میں زندہ تھائیں پیش ہر کھانا نہ کہا یا کوئی ہم یہ فراغت اور یہ رحمت ملی ائیں کچھ خوبی نہیں خوبی نہیں تو رسول اللہ تعالیٰ مسحق یہ فراغت اُسکے دینا خدا</p>
---	--

روایت

<p>ایک دن حاضر ہو جبریل امین حق تعالیٰ نے مجھے بولا سلام کہا تو اسکو دوست رکھتا ہی بھلا اور رہ گیا تو حیاں اسی نکذات</p>	<p>یون کیا ہی عرض آی سلا دین اور فرمایا یقین ایسا پیام یہ بہاروں کو بنا دیون طلائع و بہار ان ہی زمین تر ہی سا</p>
--	---

یون کہا بعد اسکے اسی روح الامین
فی الحقیقت جسکین گھری نہیں
کہ نہیں ہی جسکین مال و منال
کہ نہیں ہی عقل کو چھو اسکویقین
قول ثابت پر خدا ثابت رکھے

ایک ساعت سر جھکا یا شایدین
کہ یہ دنیا گھر اسکا ہی یقین
اور یہ دنیا ہی بیشک اسکا مال
جمع کرنا ہی وہی اسکین
پس کہا جبرئیل اسی سرور تجھے

روایت

شاہدین اور اسکے اہلبیت سب
آہ پاتے ہی تھے شب کا طعام
پیت بھر نہر گہو کھایا نہیں
اسکو فاقہ ہی غنا سے دوست تھا
پیت اپنا باندھتا تھا شب تمام
ترک روزہ بھی کرتا تھا کبھی
حق تعالیٰ اسکین کو عطا
اور میوہ زمین کے بھی یقین
شاد و خورم اسکین رکھتا خدا
مہر سے رومی تھی اسپر زار زار
کہتی تھی اسطرح رقت سے کس
آہ میرا روح کو دیوے فدا
قوت کے مقدار ہی تھا خوب تر

ابن عباس یون کہا اسی بادیب
بھوکے ہی رہتے تھے کی شب ای ہما
حایت کہتی ہی وہ سالار دین
اور شکایت بھی کسی سین کیا
بھوک کی شدت سے وہ شاہ انام
باوجود اس کے فاقے کے نبی
اور وہ چٹا گر ز در گاہ خدا
جو خزانے ہیں یقین زیر زمین
اور فراخ زندگانی سے خدا
دیکھ میں احوال اسکا بار بار
اور مبارک پیت پر رکھ اسکے
یا رسول اللہ تیرے پر خدا
کاشکے دنیا سے تولیتا اگر

کہتا تھا کہ تجھے دنیا سے کام
تھے مگر کیا بوجہ والا اقتدار
جو تھے اس سے بھی مٹا سخت تر
سب کے سب گزریہ ہیں اس دنیا سے
حق منقسم انہی رحمت کو کیا
شرم ہے اس بات سے کہ میری نین
اور کو بجا یوں ہو جاؤں جدا
دوست تر عجب پاس کچھ اُس سے نہیں
حالیہ کہتی تھی بعد اس کلام
یک مہینے بعد پایا ہی وفات

کہا کروں دنیا کو میں آی یک نام
از الہ العزیز و رسل عالی وقار
صبر کسپر کر گئے شام و سحر
اور طے میں اپنے جا مولائے و
اور ثواب انکو زیادہ بھی دیا
کہ تنہائی کروں دنیا میں مین
در وہی اس بات کا عجب کو سدا
کہ ملون جا اپنے بھائیوں یقین
یک مہینا ہی جیسا شاہ انام
اسو حق سے ہر تحیات چلا

دنیا کی مذمت کے حدیثیں

ایک دن مردار بکری پر کہیں
یوں صحابہ کہا بیقال و قیل
دیکھتا ہی کوئی نہیں اس کو ذرا
کہ یہ دنیا پاس جھٹکے سرسبز
اور یہ دنیا گریز و گدگار
تو کسی کافر کو رب العالمین

ناگہان گذرا امام المرسلین
دیکھتے ہو کون ہے یہ خوار و ذلیل
تحتی قسم اکی کہ خالق ہی مرا
ہلکی اُس مردار سے بھی خوار تر
یک پیر پتہ کار رکھتی اے تبار
گھونٹ یک پانی ندیا بالیقین

روایت

اور فرمایا وہ شاہ بحر و بر

حب دنیا سب گناہوں کا ہی سر

لوگ پوچھے اُمی رسولِ راہِ بر	لوگ امت میں تیرے چین بستر
ستر وِ عالم دیا انکو جواب	چین تو بگڑ میری امت میں خراب

روایت

اُوں فرمایا ہی وہ بعد ازِ حرک	آہ ایسے لوگ پیدا ہوینگے
کھائینگے کھانے لذیذ اقسام کے	پہننے کپڑے بہت اقسام کے
اور رکھینگے خوب صورت عین	قیمتی گھوڑے سواری کو کہیں
اور شکم اٹکا نہ تھوڑے جیسے بھرے	اور بہت پر بھی قناعت ناکرے
آہ دنیا کے ہی چہنے میں مدام	بہتیں مصروف ہوں انکے تمام
اور دنیا کی غلامی جو کرے	ہو غل اٹکا ہو دنیا کے لئے
حکم میں کرتا ہوں تم کو مومنو	میں محمدؐ ہوں نبی حق کا سُنو
کہ تمھارے جب کوئی اولاد	ولسے لوگوں کو کہیں گرا پائینگے
نا کرے زہار و لیسو کو سلام	نا رکھے انکی عیادت سے بھی کام
جو کر گیا اُنسے کما مان ادا	جانیو وہ شخص ہے شبہ و مرا
کرنے ویران پیہ مسما فی یقین	ہو گیا اٹکا مددگار و معین

روایت

یون مجھے فرمایا شاہِ اُسن	یون ہریرہ بولتا ہی ایک دن
سب مجھے بتلاؤں میں اُمی بامید	کہا تو چہتا ہی کہ یہ دنیا کا بحید
یک پرانے گھوڑا اوپر لے گیا یہ	پس پکڑ کر ماتھے میرا مصطفیٰ
اور نجاست چنڈیاں بھی تجھے پرے	بتدیان انسان اور شیوان کے

تب کہا اسی بوہر مردہ دیکھ اب
یہ سردان حرم ہوا کتنے عجز
چرم و لحم و مغز سارا گل گیا
و کبھی باقی ناپہیے جان لے
اور جو دستی ہی نکات یہ تھے
جسکو کوشش سے بہت حاصل کئے
یہ ہوا انجام اسکا دیکھ اب
چندیان جو یہ پڑے ہیں شذر
اب انھیں بار اڑا لیا گیا
اور جو دستے ہیں تھے یہ استخوان
یعنی جن کے پشت پر ہو کر سوار
دیکھ دنیا کی حقیقت یہ تھی
چاہے جو رو یہ دنیا پر تمام
جب سنے غلگینے باؤن کتین

ہدیان جو یہ تھے دستے ہیں
یہ تمہارے ہیں سران جیسے عجز
باتر تہ تاب رہ گئے کچھ نارا
عنقریب اب خاکین مل جائیگی
تھے یقین کھانے و سب اقسام کے
اسکی ہی تحصیل میں شافل رہے
اس کے کرتے ہیں تفر خلق سب
انکے تھے زینت کے کپڑے بیشتر
چشم نفرت انہو پر کوئی نہ لگا
بار پادون کے ہیں انکے خوجان
سیر کرتے تھے جہان کا آشکار
اسکی انت کی فضیلت ہی تھی
خوب رو و عجب یہ رو نکامتا
روئے اس دنیا پو نچید حاضرین

روایت

اور فرمایا تھی شاہِ انبیاء
نیک اعمال انکے بقیال و مقال
انکو سب دوزخ میں بھیجا خدا
کہا تو دنیا بیچ بیعت تھے نماز

چند مردم آئیگی روز جزا
ہوں ہتھامہ کے پہاڑوں کے مثال
پوچھے تب پارو آئی شاہِ ہدا
بولا مان پڑھتے نماز بانیا

رات کو بیدار دین کو روزہ دار

مال دنیا پر ولے تھے جان نثار

روایت

لوگ یوں عیسیٰؑ سے کہے
جس سے ہم پر مہربان ہو و خدا
تم رکھو دنیا کو دشمن جاودان
نفل ہی عیسیٰؑ ہمیں بر کا گذر
مر پڑے تھے لوگ اُس ہی کے سب
ورنہ یے مدفون ہتے تھے تمام
ہم نے چتے ہیں کہا میں کس سبب
رات کو عیسیٰؑ بلندی پر چڑھ
ایک مرد نے جواب اس کو دیا
حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا اس کو
بولو سوئے عافیت سے رات ہم
اور اطاعت فاسقوں کی بھی بھی
پوچھا روح اللہ نے کس طرح سے
وہ کہا جس طرح سے بچوں کو مان
جب طے دنیا تو ہم ہوتے تھے خوش
پھر کے روح اللہ کیا اس کو خطاب
تب کہا وہ آہ ای عالی مقام

ہم کو ایسی چیز کچھ سکھائے
انکو روح اللہ نے ایسا کہا
دوست را کھیا تمھیں حق بیگان
با حواریان ہوا ایک شہر پر
بولا آی لوگو یے ہیں مغضوب
تب کہے حواریان عالی مقام
مر گئے ہیں یک بیک یے خلق سب
اور بڑا آی شہر والو کر کیا
کہ کہا بیک آی روح خدا
بولے قصہ تمھارا کہا ہی اب
پائے دوزخ صبح کو یہاں ہم
آہ ہم کرتے تھے اکثر ای بنی
دوست تم دنیا کتین رکھتے آتھے
دوست را کھے ہم بھی رکھتے تھے خیال
اور چلے جاو تو ہوتے تھے ترش
کہوں نہیں سر دے مرد جواب
ہی ہر یک کے منہ پر آتش کی لگام

پوچھا یہی تو دیا کہ جو اب
 کہہ میں انہیں ہی تھا ای بامنا
 اب تو دوزخ کے کنارے پر ہوں میں
 آہ یہ ہی جہنم دنیا کا ٹم
 ہم کو یار بہت دنیا سے بجا

وہ کیا اسطرح سے عرض نہاب
 پر گنہ میں لکے میں شامل تھا
 چھوٹا ہوں یا نہیں معلوم میں
 دور تم اس سے رہو شام و سحر
 اور اپنی خوف و خشیت رکھنا

انحضرت کی خوف و خشیت اور سختی طاعت اور شدت عباد کا بیان

خوف و خشیت سختین طاقتور
 فی الحقیقت خوف و خشیت کا دار
 علم اور عرفان ہو زائد بقدر
 بات یہ ثابت ہے بس قرآن

تھے نہایت مصطفیٰ کی دامن
 ہکا بھکا علم و معرفت پر ہی بچار
 خوف و خشیت بھی ہونا ادا بقدر
 دیکھئے یہ آیت شرفان سے

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

بحر علم سرور عالی وقار ہے
 خوف و خشیت پس وہ سرور کی یقین
 یوں دیا ہی ہو ہر پرہ نے خبر
 میں جو جانا ہوں اگر جانو گے تم
 ہی روایت دوسری ای محترم
 تم اگر وہ چیز جانو گے یقین نہ
 تم ہسو گے اور بہت تم روئی گے
 اور کری گے دشت و راہوں میں گذر

کہ تامل ہووے کیسی کینار
 ہووے ویسی ہی زیادہ اسی امین
 کہ یہ فرماتا تھا سالار بشر
 کم ہسو گے اور بہت روو گے تم
 کہ کہا سرور خدا کی ہی قسم
 جانتا ہوں جسکو میں ای مومنین
 اور نہ لذت عورتوں سے لوبگی
 اور چیزو گے تم بہاڑوں کے اُپر

نالہ و فریاد کرتے جاؤ گے	اور رجوع تم شکے جانب لاؤ گے
اور بلند آواز سے نزد خدا	تم کرو گے بجز وزاری سے دعا

روایت

بولتا ہی ہو پریرہ با صفا ہو	جو ہی راوی اس حدیث پاک کا
دوست میں رکھا ہوں نہ ہوتا شجر	کاٹے جانا اور نہ رہتا کچھ خطر ہو

روایت

ایک روایت ائی ہی امی با صواب	کہ صحابہ نے کئے عرض جناب
یا رسول اللہ ہمیں آگاہ کر	کیا نظر کرتا ہی تو شام و سحر
ہر روز عالم نے فرمایا کہ میں	دیکھتا ہوں جنت و دوزخ کیتن
پس ہوا معلوم تھا وہ شاہدین	جامع علم یقین عین یقین

روایت

عائشہ سے ہی روایت ای ہام	جو عمل اُس شاہ کا تھا بالذام
وہی طاقت کوئی دیکھتے تم سے اب	جیسی طاقت اس کیتن بجا تھا اب
اُس ہی ایک آیت پوسا را نام	گا ہے کرتا تھا تمامی شب قیام
غرض حال امت کا ہی مقصود تھا	مغفرت خواہی بھی انہی از خدا

اِنْ تَعْلَمُوْهُمْ فَاَنْتُمْ عٰبِدُوْا اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيْمُ

اور یوں شب خیر کہتا ہی یقین	آیا میں یک روز نزد شاہ دین
وہ اتھا اس وقت مشغول نماز	اس قدر گریان تھا با سوز و گداز
دیگ کو جس طرح سے آتا ہی جوش	سینہ اشرف سے تھا ویشا خروش

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے فضل سے اپنے لیے نیکو عمل کرے اور اللہ سے دعا کرے تو اللہ اس کو جنت میں لے جائے گا۔

روایت

ابن مسعود رضی اللہ عنہما یوں کہا
پڑھئے کچھ آیات قرآنی ضرور
میں کیا تب عرض ای جھکے رسول
آیا میں تجھ پر چون قرآن اب
شاہ تب ارشاد فرمایا مجھے
پس کیا آغاز میں سورہ نسا

ایک دن مجھ کو کہا خیر الورا
کہ مجھے شوق سماعت ہو تو فور
حق کیا قرآن تیرے پر ہی نزول
رو برو تیرے ہو کیون ایمان
کہ میں چہا ہوں سنوں اب غیر
پہنچا اس آیت پوچھ ای ہا صفا

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْكُمْ لِشَهَادَةٍ قَوْلٍ فَقَالَ شَهِدْنَا

اے یہہ سنئے ہی شاہ باوقار
استدر رو یا ہی از خوف خدا
اور کہا ابن عمر عالی وقار
شاہ دیکھ اسکو لگا پڑھنے نماز
لوگ سمجھے ناگیا اب رکوع
کہ تھا لوگوں کو قوسے کا گمان
اور کیا سجدہ بھی ایسا ہی دراز
اسکو ہی پڑھنے کو لا گا بار بار

ہو گیا ہی خوف حق سے زار زار
کہ نہ کچھ تاب و توان باقی رہا
کہ گہن سورج کو لا گا ایک بار
اور قیام ایسا کیا اسٹین دراز
اور رکوع ایسا کیا ہی باخشوع
اور تھا قوسے میں سجدہ کا گمان
بھی لگا رونے کو باسوز و گداز
کرنا تھا تکرار اسکی زار زار

رَبِّهِمْ أَنْ لَا تَعْلَمَ أَرْحَمَ وَإِذَا وَقَعْتُم مِّنْهُم مِّنْهُم مِّنْهُمْ
ای ہر دور و گار میرے کہا تو نہیں اودھ کیا تھا میرے سے کہ نہ خدا بکر دیا
انکو جسوقت کہ میں نہیں ہوں اودھ و مغفرت مگر میں بھی مغفرت مانگوں تیرے

یا ایہی از طیفل ان رسول
التجا احقر کی یہہ کیجے قبول

نہیں کہ حال میں
ہو دیکھ جہاں
میں سے احوال
کے لئے وہ اور بھی
تھا کوئی کوئی
احوال بنا دے

دے اُسے اپنے عذابوں سے پناہ	اُسکے کرمغفور سب جرم و گناہ
خوف وحشت اپنی داکو سدا	اسکو دے خلقِ نبی کا اقتدا

خاتمہ

صدیزارانِ شکرِ خلاقِ انام	یہہ رسالہ پایا حسنِ اختتام
شب تھی ستائیسویں رمضان کی	قدر کی حرمت کی عزت و شان کی
خلقِ مصطفوی کا یہ گلزار ہی	باغِ اطوارِ شہِ ابرار ہی
اُسکے سب انبیاء اسی عالی مقام	ہین ہزار شش صد و گیارہ تمام
یا الہی یٰمنِ اخلاقِ رسول	دیکھے اس گلزار کو رنگِ قبول
تاقیامت اسکتی شاداب رکھ	اسکو مقبول والا لباب رکھ
اس گلستان کے نسیم سے مدام	کہ معطر اہل ایمان کے مشام
اگر اس گلزار کے سیار کر دو	اس سے بس اگلے خشکِ انظار کر
اور توفیقِ عمل کیجیے عطا ہو	اس رسالے پر انھیں صبح و سہا
عفو کر احقر کے سب جرم و گناہ	دے اُسے تعذیبِ دوزخ سے پناہ
اور اسکو اسی کریم کار ساز	کیجیے ان چار وصف سے سرفراز

صدق و عدل و حلم و علم مہجلی

بہرِ صدیقی و عمر عثمان علی

—————

ای مطلع جسریدہ دیوان انبیا
تیری ہی اتنے ہی نبو کا فتح باب
اس واسطے تو آیا پس فوج انبیا
مقدم کی شیر نور بشارت کے روز و شب
یک قطرہ شیر علم کے دریائے حقین
گو ہر ایک محزون عرفان شیرے
چشمہ فیوض سپن شیر دشمن ایک
اور مجروحہ کراہے ہر کسی شیرے
خود اختر تیری گواہی ای شاہدین
بادان فوس فیض و سل ہی شیرے
اور آرزو میں شیر کھائے شرفیہ کے
تیری کتاب پاک ہوئی مانع کتب
کوئے قبول دل سے بہرین بہن کے
ایمان و اتباع و اطاعت پر تیرے
ادراک فضل میں شیر عاجزین بالغیر
بس رہے معیت حق دیکھ کر تیرا
احقر کوشت پاک تیرے جو کون محال

ای مقطع نصیبہ بران انبیا
تجذبات پر ہی ختم ہی زبان انبیا
و گمانان بین شیر تو سلطان انبیا
تھے ذرا بار صغہ تہیان انبیا
اتھار بحر علم و بستان انبیا
گھنٹہ جواہر عرفان انبیا
بتر و جان روان ہم فیضان انبیا
بہر نہ ہو گئے سبھی امان انبیا
جس کے پاس تجت و بران انبیا
سر سبز تمام نام گلستان انبیا
مشاق و مضطرب دل جان انبیا
جو دین تیرا نسخہ اذیان انبیا
صادر ہوا اہم کو بھی زبان انبیا
روز الست حق لیا جان انبیا
آدم سے تا یسوع سب اذیان انبیا
جبران ہیں آئینہ سے سب اذیان انبیا
قاصر جان ہی عامہ امکان انبیا

لقد اسلنا سلبا بالنباتات انزلنا مع الكتاب

و بيان معجزات نبينا حضرت سيد كاينات عليه السلام افضل
الاشياء

انوار نبوت

ترجمه مصنف فرزوي واقع لشكر بنگالو
با اهتمام بنده درگاه محمد حافظ سيد محمد زبیر طبع پيرفت

اللهم صل على سيدنا محمد و على آله و صحبه و على
الانبياء و المرسلين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسکو محمد بھیجی سزاوار
 کر اسکو انکے آثار نبوت
 کیا انکو ہدایت کے مظاہر
 بواقع معجزہ فعل خدا ہی
 جہان تک انبیاء و نبیین آئے
 دکھائے جنت و جہنم کو
 کئے عاجز و بے یکسر کافروں کو
 لئے شمشیرِ حجابِ اعجاز کی مات
 دئے ہیں چھ طرف ترویجِ شریع
 کئے ہیں حق کی اجود رسالت
 دیا تھا ہر نبی کو معجزہ حق
 کوئی پائے زیادہ اور کوئی کم
 وہ سب پہیلے وہی خرقِ عباد
 عنایت کی امام المرسلین کو
 خوارقِ اس کے و راض و مموأ

و باجو معجزے نبیوں کو بسیار
 نبوت کو دیا ہی انکے قوت
 کیا انکو صداقت کے مصادر
 یہ مظہر انکی ذات انبیائی
 کہ شمع خرقِ عادت کا دکھائے
 پتر پائے رمز وحدت کے حق کو
 کئے قابلِ تمامی مسکروں کو
 کئے تشریک کی قطع ظلمات
 بنائے سرسبز آثارِ تلمیع
 یہ برمان قوی خرقِ عادت
 معجزہ اس کے تھے بس انبیاء
 ز آدم تا بہ عیسیٰ ابنِ مریم
 زیادہ انہی کے بے نہایت
 شمعِ عالم شفیع المذنبین کو
 ہوئے ظاہر یقین کرات و مرآت

موالید تلامہ میں بکثرت
 نہیں تعداد کو ہی جس کے امکان
 بوقت حمل و میلاد معظم
 کہ کفر و شرک کی ہی جہنمیں تحقیر
 چنانچہ ابراہیمؑ کی فوج کا حال
 بھی بوجھی آگ جو فارس کی بالکل
 سکھی ساون کی ندی مشر کو کھنی
 مدح و نعت ان سالار ابرار
 بھی ایسے ہی عجیبے نہایت
 پیارے تازمان بعثت ای یار
 طہور فتح و نصرت بعد بعثت
 تھا حالانکہ اس سرور کو کچھ مال
 کیا ہو اس سے تا تا یف عالم
 سلاطین کے کوئی اسکا مددگار
 بتوں کی ہی سپریش کے اُپر تب
 بھی یک جا رہت کے ہی عادات
 نقشب اور تفاخر اور حمیت
 بھی امر خیر پر نا اتفاقی
 ملامت کا کسی سے بھی نہ تھا اور

ہوئے ظاہر یہاں تک خرقہ عابد
 ادا نا ہو قلم سے اُسکا تیان
 دے سے ایسے عجب اہل اعظم
 طہور ملت حقہ کی تبشیر
 خدا جن کو کیا یک پل میں پامال
 پترا اپوان کیرا میں تزلزل
 نہیں جو ایک مدت سے سکھی تھی
 سنے میں ہفت غیبی کے اشعار
 زایام ولادت اور حضانت
 ہوئے علوی و سفلی میں نمودار
 ہوئی کفار پر باغزو شوکت
 نہ دولت نازیباست ملک و اقبال
 ہوئے ہوں اُس سے لوگ اگر فراہم
 نہ فوجیں اور نہ لشکر اور نہ تیار
 تھے لوگان متفق پیرو جو ان
 پھر کے تھے زشت امین نہایت
 فساد و فسق اور بغض و عداوت
 بھی خون ریزی دگر عادت باقی
 نہ خوف عاقبت تھا ان کے دل پر

بھی کیسے خسرو شر سے بخیتر تھے
 سو ایسے لوگ کو خیر آبرو پایا
 کیا کہوں دین حق کی انکو دعوت
 کیا کہوں انکا سب اصلاح احوال
 کیا تالیف سب کی شاہ عالم
 ہوئے اُنکے مسخر اور منقاد
 تھے یک دل ایک ہو نصرت پوائے
 محبت میں دلاں یوں اسکے جوڑے
 اُنکی نصرت و یاری میں ہر آن
 طرف سے تھکے جلا یا تھا وہ دین
 کئے کفار اور اشرار سے جنگ
 سنان و سیف اور تبر و تہر کے
 خدا کے واسطے رنجیں اُٹھائے
 نہ یہ تحصیل دنیا کا سبب تھا
 نہ ہر امید طمع مال اور زر
 و یا کچھ اس جہان میں جاہ و غرت
 ہمیشہ بلکہ وہ سالار کونین
 تو مگر حکم پر اسکے زر و مال
 اسی ادنا اور اعلا کو وہ سرور

نہایت اہل شرافت و بد گہر تھے
 ہی راہ راست پر کس طرح لایا
 کیا کہوں تابع احکام ملت
 کیا کہوں کس طرح سے تہذیب افعال
 ہوئے سب متفق اُپس میں باہم
 ہوئے اُنکے مطیع حکم دل نشاد
 تھے عاشق روز و شب طلعت پوائے
 کہ اولاد وطن گھر بار چھوڑے
 خدا اپنا کئے ہیں مال اور جان
 اُنکے دشمن با عزت و تمکین
 نہیں اُس سے ہوئے زہار دل انگ
 مقابل اپنے و ذاتوں کو کر کے
 خدا کی رہ میں خون اپنا بہائے
 کہ بخشا ہو اُنھوں کو شاہ والا
 کہ بخشے اُنکو آئندہ وہ سرور
 بے انکسرت ملک و ریاست
 تصرف اُنمیں خود کرنا تھا بے مین
 تصرف کر کے لیا فقر کا حال
 تھا رکھتا اپنی مجلس میں برابر

اگر غافل کرے غور و مائل
 نہ حاصل ہو و از اسباب عقی
 نہ مکر و فکر سے ناز و زر سے
 تھی اسکو تو بیتی اور سیری
 دیا حق غیب سے ہی اسکو قوت
 کیا تائید ایسی اسکی داور
 قسم ہی خالق ہر دو جہان کی
 مستخر تھے وہ تہرور کے یہ بکام
 یہ ہی واللہ فیض آسمانی
 نہ عادت بلکہ ہی یہ خرق عادت
 نہیں یہ قوت بشری کا ڈھب ہی

تو سمجھ گیا کہ ایسے کام بالکل
 نہ بن آویں گے از تدبیر فکری
 نہ ملک و سلطنت کے کرو فر سے
 بھی تنہائی ضعیفی اور فقری
 بھی عزت اور شوکت اور کثرت
 کہ کام اسکا ہوا ہی سب سے برتر
 قسم پروردگار از وجہان کی
 یہ تھا تائید غیبی کا سراجام
 یہ ہی امیر الہی کی نشانی
 ہر ایہہ معجزہ ہی فی الحقیقت
 نہیں کوئی اسوقاد وغیر ہی

قوله تعالى الا له الخلق والامر تبارك الله رب العالمين

بہت بین اسکے آثارِ نبوت
 یہی بڑھان اول بس عیان ہی
 کہ تھا اسی یقین وہ شاہ والا
 کتاب ہرگز نہ پڑھتا تھا وہ سالار
 ہوا وہ قوم میں بھی ایسے پیدا
 بھی ایسے شہر میں پایا ولادت
 نہیں اس شہر میں ایسا تھا ای بار

کہ میں پیغمبری پر اسکے حجت
 نہیں ہرگز کسی سے وہ نہان ہی
 نہیں خط و کتابت جانتا تھا
 پڑھ جاتے تھے کوئی اس سے شعا
 کہ اتنی تھے تمام ادنیٰ و اعلا
 کہ کوئی شخص با علم و لیاقت
 کہ جانے ماضیہ احوال و انباء

سچ ہوا کہ عالم
 دنیا اور قوم
 شہر و ملت
 جہاں جہاں
 ہوا

نہ دوسرے شہر کو ایسے کیا وہ
 کہ ہووے عالم انجیل و تورات
 خود انکا علم ہی جانا رہا تھا
 نہ باقی کوئی رہا تھا انکا ماہر
 سو ایسے وقت میں وہ شاہ والا
 کہ سسکر انکو رہا میں و احبار
 انہیں سے انکو یون کرنا تھا غرض
 ہی یون کرنا تھا قائم اپنی جت
 جہان ہوتے تھے عاجز اور گت
 یہی ہی بالین اعجاز اکمل
 کہ وہ لایا ہی یہ از جانب حق
 بلا کسب و قلم علم اُسکا
 علوم اولین و آخرین سب
 کندِ شرک و فسق و جہل اندر
 اسکی فیضِ صحبت کے بدست
 عمل اور جہلم میں چھلے کرم سے
 تھے کس پستی میں پائے کیا بلندی
 ولایت قطبیت ابدانیت کے
 ملے انکو بلا کسب و ریاضت

کہ ایسا کوئی عالم بھی دہاں ہو
 سکھا ہو اُس سے وہ شاہِ بریات
 جگہ سے مندرس اپنے ہوا تھا
 ہزارو غنیمت مگر کوئی ایک نادر
 نکات اُسکے کچھ ایسے بولتا تھا
 بہت جوتے تھے حیران نقشِ دربار
 کہ سب مبہوت ہو جاتے تھے دردم
 کہ نقادِ علوم کئی ملت
 نہ دعو اِسا کر سکتے تھے ثابت
 یہی ہی سرسبز برمانِ اول
 ہی باہر طاقتِ بشری سے طق
 یقین کس درجہ غایت کو پہنچا
 نہ اُس درجے کو پہنچے اسی ہو رہا
 سراپا جو پہلے تھے لوک کیر
 اُسکی یمنِ خدمت کے بدست
 تعالیٰ اللہ کس درجے کو پہنچے
 لیئے کیا پاسِ حق ارجمندی
 مناصبِ عالیہ صدیقیت کے
 فقط از پر تو فیضانِ صحبت

غایت کا درجہ سب سے اعلیٰ
 اگر اخلاق و اوصاف اور اطوار
 تو ہووے مہر تابان سا ہویدا
 فقط اخلاق جب اسکے بجھائے
 جو کوئی معجزہ اس سے کاچا نہ
 لکھا ہوں اسکے میں اخلاق و اطوار
 کئے ہیں دوسرے علما بھی تحریر
 اب ایسے معجزے تھوڑے لکھوں
 آپ ہی مجھ کو سب کاموں میں اعلیٰ
 جلا جت گرجیں میں ہی خیر
 و خشیت اپنی درغیب و شہادت
 خوشی میں اور غضب میں کلمہ حق
 کے انگوٹوں کو خشکی ایسی دیجو
 تیرے دیدار میں مجھ کو لذت
 ہیں تیرے پر عیان حاجا میرے
 مجھے اپنی ثنائیں تر زبان رکھ
 مرے بھیجے تسلیم و صلوات
 بھی اسکے آل و یاران پر تمامی
 ابو بکر و عمر عثمان و حیدر

نصیب اگلے کیا خلاق والا
 بھی دیکھیں اسکے آداب اور کردار
 کہ کوئی دنیا ہوا میں جگ میں پیدا
 بہت سے کافران ایمان لائے
 اسے وہ معجزہ ہیں میں دکھایا
 بہ اطوار نبوت دیکھ اسی یار
 ولیکن میں لکھا ہر طور تذکیر
 کہ وہ ہندی کتب میں نہیں لکھے ہیں
 تو دستظیم میں اس نظم کے خاں
 بھی مجھ کو مارجب مر میں ہی خیر
 توسط بخش در فقر و فراغت
 و نعمت ایسی نا آخر ہو مطلق
 کہ وہ ہرگز کبھو نا منقطع ہو
 تیرا شوق لقا کیجے غایت
 روا کر سب کے سب رحمت سے سیر
 بھی نعت مصطفیٰ میں در فشان رکھ
 بلا حد ہر زمان سرور پودن را
 خصوصاً اسکے خلفائے گرامی
 بھی حسین و جناب فاطمہ پر

ہر نے ہین اولیا امت میں جیسے
شریعت اور طریقت کے اراکین
ائمہ خاص چارہ مذہبوں کے
تہذیب ان سب پر ہو جنت خدا کی
حقیقت میں کرامات مظہر
خصوصاً غوث اعظم کے کرامات
ہیں بیشک ایسے اکثر اور معظم
وہ سرحد تو اتر کو ہیں و مٹھ
ہیں جب کے نامان اقطاب دین
نصوصاً شیخ میرا شیخ کامل
نہیں اس عصر میں کوئی اسکا ہمسر
وہ ہوتا شیخ کا اگر ہم زمانہ
لقب اسکا مبارک محی دین تھا
رکھے حق دیر گاہ اسکو سلامت

اکابر مجتہد ملت میں جیسے
علوم دین و ملت کے اساطین
اکابر بطلان یون مشربوں کے
عدو ہر ایک ہو لعنت خدا کی
ہیں بیشک خلق اعجاز پیہر
عظیم نشان گرامی خرقی حادث
ہی جن میں معجزوں کی شان اعظم
نہ یوں ظاہر ہوئے کوئی دلی سے
شیخ وقت اور فیاض فیضان
امام العارفین ہی صاحب دل
وہ اپنے وقت کا ہی شیخ اکبر
تو کرنا شیخ اسکی قدرت دانی
قوی اس سے ہوا دین متین ہی
سدا بر صدر ارشاد و ہدایت

اعجاز قرآن کا بیان

<p>ہی باقی مشترک قرآن اکرم ہیں مجید کہوں کہہ ن تفضیل کے ساتھ تو اعجاز اس کے پہچانے تفضیل ہو اس کے علم سے یہ رمز بکثرت</p>	<p>رسول اللہ کا اعجاز اعظم یقین اعجاز قرآن کے وجوہات وجوہات اس کے جانے تو یقین ہی اس کے جلم پر یہ بات موقوف</p>
---	---

میں کچھ لکھا ہوں اعجاز اسکے تجھ	یہی ہی معجزہ قرآن کا اول
کیسے جب کافران انکار قرآن	کہ میں ہی یہ کلام رب نیردن
علامہ رسول ربّ علام	دیا اسطرح سے تب انکو الزام
کلام حق نہیں گر جانتے ہوئے	تو مانند اسکے یک سور کے لاؤ

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ

عرب کے سب فصیحان اور بلیغ	ہوئے مبہوت اور ناجار و حیر
ہنیں زہار قدرت اسکی پائے	ہلاکت مال اور جان کی اٹھائے
ہوا و شاعروں کا قافیہ تنگ	بھی آخر رو دیا ہی درمیان جنگ
تلف انکا ہوا ہی مال اور جان	گئے مار اُنھوں کے یار و خوین
اگر ہوتا کبھو یہ انکو یارا ہو	کہ لاوین مثل قرآن آشکارا
تو کہوں اسطرح جا و مال کھوتے	بھی کہوں اسطرح و پا مال ہوتے
جہانمیں ہی ابھی قرآن باقی	بھی مکر اسکے بے ایمان باقی
علامہ ابھی کہتا ہی قرآن	کہ گر ہو تم کو طاقت اور امکان
یک سورہ افصر کے مانند	لے آؤ سورہ کو شر کے مانند
کبھو ویسا نہ ہرگز لا سکو گے	کبھو طاقت نہ اسکی پاسکو گے
اگرچہ جمع ہوں سب جن و انس	نہ یک سور کے مانند پاوین امکان
ابھی اہل کتاب اسبا میں سب	زمشرق تا بہ مغرب روز اور شب
اسکی فکر میں حیران ہیں دیکھ	ولے بی طاقت و امکان ہیں دیکھ
اکلام اسکو بشر کا بولتے ہیں	تو عصب سے زبان یوں کھولتے ہیں

یہ جو کچھ
قرآن مجید میں ہے
اس کا ترجمہ
میں نے کیا ہے
اور اس کے
معنی کو
آسان طور پر
لکھا ہے

انھوں میں ہیں بترجیب اسی حمد و ثنا
 کہ بار اسو پواب ہفتاد و پنج سال
 نہ کوئی زہار پایا اسکی طاقت
 بترایہ معجزہ قرآن کا ہے
 کلام حق جو یہ لایا وہ سرور
 دلالت میں یہ اعجاز معلوم
 جلالتا تعاد وہ گرچہ مردگون کو
 تمس قابل قوم اسکی آشکارا
 و لے قوم اسکی عالم کی مکیہ
 فصاحت اور بلاغت میں مقرر
 عرب نے و زبان تمی انکی عربی
 یہی بولی تمی انکی غیر تکرار
 یہی تھے لفظ انکے بپو باری
 یہہ ربط و نظم و بندش کی عبارت
 نہیں کوئی لاکے زہار زہار
 یہہ انکی عجز کی ہی عجیب بات
 کہ اپنے عجز کے و معترف تھے
 کلام عربون کا مان جن جنس کا تھا
 کلام اس جنس کا بھی و نہ لائے

نہ لاسکتے ہیں کہوں پھر اسکے مانند
 ہیں گدڑے ہجرت بتو ہی اس حال
 نہ یونہی پانیکا کوئی تاقیامت
 کلام پاک یہہ رحمان کا ہے
 کیا سب خلق کو عاجز وہ آشہر
 بہت واضح ہے از اعجاز عیسیٰ
 بھی کرتا تھا وہ چمکے کوڑیوں کو
 نہیں ہی اسکا بالکل ہلکویارا
 بتراد عواہی کرفی تمی اشہر
 نہیں ہرگز ہمارا کوئی ہمسر
 پس آیا دیکھے قرآن بھی عربی
 تھے اسکے لفظ و معنی سے خبردار
 و با این آگئے اسب میں ہار
 با این شان فصاحت اور بلاغت
 ہوئے سب عاجز و ناچار یکبار
 یقین از عجز آن احیا اموات
 نہ خود ایسے صفت سے مستفاد تھے
 ہی اسہی جنس کا قرآن والا
 نہ لاسکا کہو امکان دئے

یہ دیکھ اعجاز قرآن کی دلالت
 رسالت پر شہ عالم تک اصدق
 بہت اہل فصاحت اور بلاغت
 مہارت میں فنون شعر کے سب
 بھی کفر و سرکشی میں سب آڑے تھے
 و با این سرکشی و کفر و انکار
 کہ بالتحقیق تبرآن معلّا
 تعصب سے نہ ایمان بعض لائے
 ابو ذریک صحابی تھا بڑا جو
 بڑا شاعر تھا یک میرا برادر
 بڑا شاعر کوئی اُس سے نہیں تھا
 زمان جاہلیت بیچ ویسا
 انیس اُسکا اتھا مشہور تر نام
 شکست انکو دیا تھا خوب شک
 غرض جب شاہ دین کی خبر بہت
 میں پہنچا با ضرورت اسکو فی الحال
 وہ ملے کو کیا اور لوٹ آیا
 کہ میں دیکھا محمد مصطفیٰ کو
 اگرچہ کمان اُس شاہ کشتن

ہی کس درجے میں تا روز قیامت
 بڑی یہ محبت قاطع ہی الحق
 عرب میں تھی نہایت جنگی شہرت
 بہت پر مارتے تھے روزا و شب
 رسول اللہ کے دشمن بڑے تھے
 علانیہ یہی کرتے تھے اقرار
 کلام ہرگز نہیں ہی کوئی بشرا
 شرف ایمان کا بھی بغض پائے
 سبب ایمان کا اپنے یوں کہا
 تھا شعراے عرب کے بیچ اشہر
 بڑا چرچا اُسکا ہر کہیں تھا
 نہ دیکھا مانسا میں فرد دُسر
 وہ بار شاعر و نکو دیکے الزام
 وہ بار شاعروں سے بھی ہوں یک
 عرب میں چو طرف پائی تھی شہرت
 کرے دریافت تا اُس شہ کا حال
 میں پوچھا خبر شہ کی وہ سنا یا
 سنا اُسکے کلام با صفا کو
 تو سن شاعرو کا ہن بولتے ہیں

قسم ہی خالق پر و جہان کی
 کہ خود شاعر مومن بالتحقیق نہیں
 نہیں شاعر ہی وہ نہار ز نہار
 میں باتیں کا ہون کے میں نہا ہوں
 وہ سچا ہے وہ سچا ہے بلا میں
 سنا ہوں شاہ کی جب یہ خبر میں
 و تید ابن مغیرہ اسی برادر
 فصاحت اور بہاغت میں تھا میں
 یقین وہ بار اسفا عفا قرآن
 کہ و انتدیک علاوت اور رلق
 سی اوپ اسکا میوہ دار دریا
 یہ قرآن جو نہایت پر گہر ہے
 بلند ہو و چکا وہ سب پر مقرر
 وہ یون کہ اسما عفا اپنی محرم سے
 کہ کوئی تم میں دانا تر باشعار
 ہی کوئی و انتف اشعار جیانتا
 قسم ہی خلی وہ سرور کے کفار

قسم ہی مالک کون و کمالی
 سمجھا ہوں تمامی شعر کا خوب
 کلام اسکا نہیں برطرز اشعار
 کہانت سے نہیں بات اسکی مستون
 مخالف اسکے سب جوئے میں پرین
 جو ایمان کا کہ ہرہ و درین
 قریش اندر جو تھا مشہور و مہتر
 سمجھا تھا بہت وہ شعر کا راز
 جسی کہنا عفا ملانیت یہ ہر آن
 ہم قرآن میں نہیں دسریں
 ہی پایاں اسکا مصدق اپنے سیرا
 نہیں ز نہار وہ قول بشیر
 نہ برتر ہو و گی کوئی چیز اشیر
 کہ ہی سو گند خلاق جہان کی
 نہیں میری سے دسرا ہی خبردار
 نہ تر حکر عجب سے ہی ظاہر ہے ہر بات
 نہیں مثل کلام جن نہ اشعار

روایت

ربین ایک مہم تھا مقرر
 کہ ہوتے تھے قبایل جمع کبیر

ہوئے تھے جمع یونہی آکے ایکبار
لگا حصار سے کہنے کو یہ بات
کہ واجماع یک دل ہو کے تم سب
شہ عالم کی بایت میں کوئی بات
لگے کہنے کو یکسر مشتق ہو
کہا انکو ولید ابن مغیرہ
کہ قول اُسکا بظاہر اور باطن
لگے کہنے کو وے کفار ملعون
ولید انکو کہا حق کی قسم ہے
بڑا عاقل ہے سب میں اور خردمند
وے بولے ہم اُسے کہتے ہیں شاعر
نہیں شاعر ہی وہ کچھ تاق
بخوبی شعرتو ہم جانتے ہیں
چنانچہ رجز و ہزج و قرض و مہجوط
غرض ہرگز بخانو اُسکو شاعر
کہا واللہ وہ ساحر نہیں ہے
جو کچھ کہتے ہیں تم یہ سب ہی باطل
روایت اس خبر کی جبر آفاق

ولید ابن مغیرہ آیا اُس تھار
کہ حاضرین عرب کے سب جماعت
خلاف یک دوسرے کا متکرواب
تھراؤ تم کہیں مناسب وہی بات
کہ ہم کہتے ہیں کا بن ہی یقین او
کہ وہ کا بن نہیں واللہ واللہ
نہیں ہی زمرہ اور سجع کا بن
کہ ہم کہتے ہیں وہ سرورِ محزون
نہیں محزون وہ شاہِ اہم ہے
نہیں دستا ہی کوئی اُسکا مانند
ولید انسے کیا ہے اسطرح ظاہر
کہ ہے وہ شاعر ہی سے دُور بالکل
بھی حسین اس کے سب پہچانتے ہیں
بھی مقبوض اور فقرات اس کے مربوط
وے بولے ہم کہیں اُسکو ساحر
نہ نفیث و عقید اُسمیں بالیقین ہے
یہ سب سے ہی طہارت اُسکو حاصل
کہنے ہیں بیہوشی اور ابنِ اسحاق

بھی عتبہ بن ربیعہ جو تھا ای یار
قرشون سات کر کے عہد و پیمان
بہت کچھ مال و زر کی دیکھ عبت
وہ شکر اسکو پوچھا شاہِ فاخر
کہا ان اسکو فرمایا ہے وہ تب
کیا وہ عرض مان ای شاہِ فرما

قریش اندر بڑا عاقل و ہشیار
ہوا حاضر بنزد شاہ اکوان
وہ چاہا منع ابلاغ رسالت
ہوئے کہا اب تیرے باتین میرے آخر
کہ میرے بھی کوئی چیز سن اب
کیا آغاز سورہ فصلت کا

منہا خانوئی قورقور
پیکر کجی وادو گون کون
آبیتین زن وادی بیانی کجی
کجی جی کجی کجی کجی
نور وادو کجی کجی کجی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حَمْدُكَ تَنْزِيلُ
فَصَلِّتْ أَيْانَهُ مَحْمُودًا أَمَّا عَرَبِيًّا لَا
وہ ! مان باندہ اپنی پیچیدہ
عجب گرداب حیرت میں پڑا تھا
تفاوت جب کیا سجدہ کی آیت
رسول اللہ پوچھا بعد اُسکو
لَا يُغْرِضُ مَنْ أَيْ شَاؤُهُ وَالَا
تو ہو مشغول اُسکے سات دایم
پلٹ آیا جب عقبہ قوم کے پاس
لگایوں قوم سے کہنے کو واللہ
سنا ہوں ابکے دن میں نبی سے
نفسم حطی نہیں کچھ شرعی وہ
تم اُسکے کا پر بس اسکو چھوڑو

مِنْ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كِتَابٌ
يَعْلَمُونَ كَثِيرًا وَلَقَدْ بَرَأَ
لَكَاسْنَةً كَوْعَبَهُ هُوَ مُؤَدَّبٌ
خَوْشٍ سَيْتٌ سَنَّا كَرَاتِنَا
كِيَا سَجْدَهُ وَهَ سَالَا رَسَا
كِهِ اِي عَقَبَهُ بَخْزِي كِهَا سَنَا
سَنَا مَن يَهْه كَلَامِ پَاكِ تَمِيرَا
كِيَا خَوْفِ هِرْگَزْ كَرَنَه كُوِيَا م
هَوَا دِي كِهْ اِسْكُو كِيَسِرْ قَوْمِ كُوِيَا سَا
كِهِ يَكِيَا اِيَا كَلَامِ پَاكِ وَ دِلْجَوَاه
نَهِيْن وَ اِيَا سَنَا تَحَا مَن كِيَسِي
كِهَانَتِ بَحِيْ نَهِيْن نَا سَحْرُ حِي وَ ه
نَهْ اُسْ سَه رَشْدَه خُوِيَشِي كُو تُوْزُو

یہ اُسکے قول کو خلاقِ عالم ای لوگو تم بھی یہ خود جانتے ہو خبر اسکی نہ جو تھہ ہوتی ہی مطلق مجھے اس بات کا ہی ہی بہت ڈر روایت اس خبر کی سبقت کی	قسم ہے دیو گیک ایک شانِ عظم دلون میں غوہ تر پہنچانتے ہو دعا اسکی نہ رد ہوتی ہی الحق کہیں آوے عذاب حق زمین پر سوا اُسکے ائمہ دوسرے بھی
---	---

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کا بیان

یہ قرآن کی فصاحت اور بلاغت عرب کے ہی زبان دانی پر موقوف و علموں کا تبہ اسے مکرّم ہو جتنی ویسے علموں کی مہارت بھی سمجھے وہ بہت اعجازِ قرآن اگرچہ اجمعی علمائے اعلام مذاق اس سمجھتے کرتے ہیں حاصل عوام الناس لیکن سب عرب کے سلیقے سے زبان کے اپنے آخر کہ ویسے نا اٹھاوین اجمعی زاد ہی لایا بو عبید ایشی حکایت	بھی حسنِ نظم کی اُسکے کرامت ضروری علمِ حقانی پر موقوف جو متعلق ہیں باقرآنِ اعظم وہ سمجھے اتنی قرآن کی فصاحت بھی اسرار و علوم رازِ قرآن ہی عربیت میں جن کو تیز تر کام ہیں درغور و تامل گرچہ کامل جو مردانِ عورتان ہیں اور شرکے اٹھاوینگے لذا یدِ ریسے وافر اگرچہ علم میں ہوں انکے استاد تیرا ایک شخص یہ قرآن کی آیت
---	--

فاصدع بما تو صرّ

اُسے جب ایک اعرابی سنائی	بجالاتہ سجدہ یون کہا ہی
--------------------------	-------------------------

فضاحت فول کی یہ کہ پھر واثق
لکھے ہن ایک اعرابی بھی تھا اور

کہا اسکی فصاحت کو میں سجدہ
سنا یہ آیہ قرآن والا

فَلَمَّا اسْتِأْذَنُوا مِنْهُ خَلَعُوا ثِيَابَهُمْ

کہا دینا ہو نہیں اسکی گواہی
بمشی این حکام فایز التور
روایت آئی ہے فاروق دیشا
امیر روم یک آیا ہی ناگاہ
تھا قیدی ایک مومن باجدا

نہیں اسکی فصاحت کو تنہا ہی
کسی غلیوق کو بنا ہوا مقدر
تھا لیتا ایک دن مسجد کے دریا
سزمانے اکثر اسکے آی آگاہ
سنا وہ اس سے یہ قرآن کی آیت

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَخُشِ اللَّهَ وَيَتَّقِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

تاقل سے بہت اس میں بخمایا
کہ جو باتیں طرز سے حق کے معنی
یہ آیت ہو کے ایسی مغفرت
کئے نادان ہوں ایسا پکائے
آخر سب پشیمانی اٹھائے
تھا یحییٰ بن حکم اندس میں بگرد
نظر اسکا نہیں تھا کوئی دوسرا
وہ نادان سورہ اخلاص کو یک
نہیں زہار پایا اسکی قدرت
وہیں یک خوف و محبت میں بڑا ہی

تو بیک اس سے میں یہ پایا
تھے پائے حضرت عیسیٰ و تنزیل
و سب باتوں کو شامل ہے مقدر
کہ کچھ قرآن کے مانند لاوے
پس اپنے قصہ سے ہن باز آئے
فضاحت اور بلاغت میں بڑا فرد
زمانے بیچ وہ اپنے تھا کیا
کہا ویسا پتا دے آپ بھی ایک
ہوئی ہی طاق اسکی جلد طاق
وہ اپنے قصہ سے تو یہ کیا ہی

نہیں اسکی فصاحت کو میں سجدہ
سنا یہ آیہ قرآن والا

نہیں اسکی فصاحت کو میں سجدہ
سنا یہ آیہ قرآن والا

بھی تھا ابن مقفع افسح عمر کیا تصنیف کی نسخہ وہ نادان وہ ایک دن ایک لڑکے پر غیظ فصاحت میں بہت کرتا تھا وہ فخر کیا سورے مقرر مثل قرآن پڑھتا یہ آیہ قرآن وہ لڑکا
--

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ

پہ سُن نادم ہوا اور گھر کو آیا لگا کہنے میں دیتا ہوں گواہی کہ یہی قرآن کلام حق تعالیٰ کتاب اپنی جو لکھا تھا مٹایا بھی اب کھاتا ہوں سو گند آئی نہ وٹسا کوئی بنا سکتا ہی اصل

تلاوت قرآن مجید کی فضیلت اور ثواب کا بیان

حدیث

کہ سرمایا شدہ اہل رسالت کلاموں پر ہی سب یوں فضل قرآن کہ سرمایا رسول رب معبود پڑھا تو ایک نیکی پائیگا او کہ دس حسنات کے ہجلی برابر الم ہی یک حرف قرآن بھی ہی یک حرف لام او نور یکم
کیا ہی بوہریرہ یوں روایت ہی سار خلق پر چون فضل رحمان روایت یوں کیا ہی ابن مسعود کتاب اللہ سے یک حرف بھی جو وہ یک نیکی بھی ایسی ہی مقرر نہیں کہتا، مومنین آی اہل ایمان الف یک حرف ہی باعز و تکریم

حدیث

کہ بولا فاتح باب شفاعت عمل جو آئینہ ہی اُسپر کہیگا
معاذ ابن انس سے ہی روایت کہ جو قرآن امجد کو پڑھیگا

پناؤے حشر میں یک تاج ایسا گمراہ دنیا کے جس سے ہوں موزر عمل اُس پر کرے جو صدق دل سے	تو مان اور باب کترین اُس کے مولا ہی نورِ مہر سے نور اُس کا بہتر گمان کیا ہی تھا راستا اُس کے
--	--

حدیث

سنا ہونہیں جنابِ مصطفیٰ سے قنوتِ شب کا اجر اُس کو ملیگا کہ اُس کو خافون میں مین رکھینگے کہ فرمایا ہی یوں خیر البرا ملک شہزاد اُس وقت اُجھان اُس کے پس طعنے سے اپنے یہ دولت	روایت ہی تمیم با صفا سے کہ سو آیت جو کوئی شب میں پڑھ لگا بھی ثابت ہی روایت دوسری سے عمر ابن شعیب اسطرح لایا کہ بندہ جب کو گچا ختم قرآن مقررہ سمجھتے ہیں اُس پر حجت
---	---

حدیث

کہ فرمایا شفیع روزِ حشر مثال اُسکا مثال ہیکا ترنج کا بھی لذت اُسکا بہتر ہی مقرر وہ مومن ہی مگر مثل تہر ہی ولے خوشبو نہیں ہی اسٹین زہار ہی بیشک جانتے وہ مثلِ ریحان پر اُسکا ذائقہ کڑوا ہی کس یقین مانند وہ یلوے کے ہی جان	انس لایا روایت ای برادر کہ جو مومن پڑھے قرآن والا کہ خوشبوئی ہی اُس کی بہتر نہ قرآن سے جو مومن بہرور ہی کہ اُسٹین ذائقہ بہتر ہی ای یار بھی جو فاجر کہ پڑھتا ہو قرآن کہ خوشبو گرچہ ہی ریحان کی بہتر بھی جو فاجر نہیں پڑھتا ہی قرآن
--	--

بھی اچھی بو نہیں ہے اس میں اصل	کہ اسکا ذائقہ ہی زشت و کڑوا
روایت	
کہ فرزندوں کو اپنے جو مسکن ہو مغفور اگلے پچھلے اسکے عصیان ایک آیت جب پڑھیں اسکا نور بلند اپنی عنایت سے کریگا بلند ہووینکے اتنے اسکے درجات	بھی مروی ہے اسی راوی کے ایک پڑناویگا اگر دکھلا کے قرآن کراوے حفظ انکو جو خردمند تو اسکے باپ کا ایک درجہ مولا بھی پونہیں جتنے قرآن کے تین آیات
حدیث	
کہ فرمایا امام الانبیاء ہے ہی حامل رایت اسلام کا جو کرے اکرام اسکا رب علام تو اُسپر حق تعالیٰ کی ہی لعنت میں لکھتا ہوں تو ہو اب اسکا حامل	روایت ہو امامہ یون کیا ہے ہی حامل حضرت قرآن کا جو کرے جو حامل قرآن کا اکرام بھی جو اسکی کریگا کچھ امانت کئے آیات و سوروں کے فضائل
بعض آیات اور سوروں کی فضیلت کا بیان	
حدیث	
کہ فرمایا ہے یون وہ سید انبیا ہے سورہ فاتحہ کا ای برادر کہ فرمایا ہے سارا رسالت ہی میری جان جسکے فاتحہ اندر	خبر دیتا ہے ایسی ابن عباس یقین دو ٹوٹ قرآن کے برابر بھی آئی بوہریرہ سے روایت قسم ہی حق تعالیٰ کی مقرر

کہ مثل فاتحہ کوی اور سورہ
یہ سورہ بڑا شک ایم قرآن
بھی فرمایا کہ یہ سورہ معظم
کیا ارشاد یوں سآلا روا لا
نومان اور باپ اُسکے اور استاد
عقین شیخ مارون آی برادر
کہ جب قرآن سے بسم اللہ دل شاد
نہ اس لڑکے کے بیشک چار پستین

نہیں چارہ کتابوں میں بھی افضل
بھی ہی سبع الثانی وہ یقین
ہی سب قرآن کے سورہ میں اعظم
کہ بسم اللہ جب پڑھتا ہی لڑکا
رہائی باپ کے دو رخ سے دل شاد
لکھا ہی اپنی تفسیر اندر
پڑا ویگا کسی لڑکے کو استاد
بھی استاد معلم بخشے جاوین

حدیث

ہی مروی حضرت بی بی خدیجہ
بنی زہ یا میں یک شب اُسکو دیکھا
کہ تھخہ قیرے غلط لاؤں کہا میں
کہی وہ عرض خدمت ای پائبر
گیا یک روز گورستان کو تشریف
ہوا اُس شاہ کو معلوم پیچہ
وہین اگر کیا ہی عرض جبریل
بنی دس بار بسم اللہ پڑھا ہی
بھی حورین اسکی تب خدیجہ آئے
وہ بولے تا دخول دار جنت

کئی دنیا سے جب رحلت ای آگے
کمال لطف سے یوں اُسکو پوچھا
خوشی ہو جس سے تیری روح کتن
پڑا کیجئے بسم اللہ اکثر
تھایک مردہ معذب قبر اندر
دعا کر نیکالایا قصد وہ تب
کہ پڑھ دس بار بسم اللہ سبیل
عذاب اُسکا اسیدم آئندہ گیا ہی
انہیں پوچھا بنی کب تک رہو گے
رہینگے بسم یہیں حاضر بخت

حدیث

روایت ہوا امامہ یون کیا ہے	کہ فرمایا امام انبیاء ہی
پڑھو قرآن کہ وہ روز قیامت	کہ لگا اپنے لوگوں کی شفاعت
پڑھو دو سورہ روشن قرآن	اول بقرہ ہی دوسرا آل عمران
و اپنے پڑھنے والوں کے سر و منہ پر	رہینگے حشر کے دن سایہ کسٹر

حدیث

بھی فرمایا جو کوئی یاسین کا سُورہ	رضائے حق کے بھی خاطر پڑھیکا
تو بخشے جرم ماضی اسکے داور	وہ مفلس ہی تو ہو ویگا تو گزر
بھی ہر آفت سے اور ہر ایک بلا سے	نجات اسکو ملے فضل خدا سے
جو کوئی دسکتین دن کو پڑھیکا	امان حق میں وہ تائب رہیکا
پڑھے گرنے جان کے وقت شدت	تو آسان ہو ویگی موتی پوسکا
تلاوت سورہ یاسین کی یکبار	یقین دس ختم قرآن کے ہی مقدار
مقدس ہے یہ سورہ قلب تیرا	کہ یعنی دل ہی وہ قرآن کا جان

حدیث

بھی فرمایا ہی یون وہ سُرور دین	کہ بیشک سورہ طہ و یاسین
ہزار یک سال پیش ارض و افلاک	پڑھا ہی بالیقین وہ خالق پاک
خوشی کہا جو کہ امت کو حاصل	یہ سورہ جن کے حق میں ہو نازل
بھی کہا خوبی دلوں کی انکے ہو و	اتھا وین انکو یعنی یاد رکھے
زبان کو کہا خوشی ہو انکے میکہ	ہو جاری یہ کلام پاک حسیہ

بھی بولا سورہ دھن ذیشان
 بوقت خواب ہر شب شاہ والا
 بھی فرمایا پڑھے ہر شب ایسے جو
 پڑھے جسے کے دن جو کہف معور
 بھی بولا سورہ بقرہ بخشہ
 کہیگا اسکین دیکر تسبی
 بھی بولا سورہ زلزال اہم
 بھی بولا عادیات خاص والا
 نکاح کے کہا سورہ کو سورہ
 بھی فرمایا ہے وہ سالار اکوٹ
 بھی بولا سورہ اخلاص فیروز
 برس بچا کے اسکے گناہان
 بھی فرمایا یہ سورہ بابر گت
 کہیگا وہ نہ اس دنیا سے جلت
 بھی فرمایا پڑھیگا جو دس آیت
 امان دیو گی اسکو رب تعال
 اخیر آل عمران کے بھی آیات
 جو مومن صدق سے دے پڑھیگا
 بھی بولا آیت الکرسی کو سالار

عروس حضرت قرآن مجید
 تبارک کا پڑھا کرتا تھا سورہ
 تو چوتھی کا عذاب گور سے او
 اُسے تاجعہ دیگر بیٹے نور
 کہیگا سایہ اپنے قاری پور
 تجھے کچھ آج پنجگی نہ سخی
 ہی بیشک نصف قرآن کہ برابر
 ہی مثل نصف قرآن معل
 ہزار آیات کے ہیگا برابر
 کہ ہی قلیا کا سورہ ربع قرآن
 پڑھیگا جو کہ دو سو بار ہر روز
 کرم سے بخش دیگا اپنے دھان
 پڑھیگا با وضو جو لا کہ نوبت
 نہ دیکھے اپنی حاجت تک جنت
 اول کے کہف سے اسی باسعا
 کرم سے اپنے از شر دجال
 یقین از ان فی خلق السموات
 عبادت وہ کیا سب بات گویا
 تمام آیات قرآن کی سرور

کہا ہے اس میں پناہ کلمات پڑھے بعد نماز اسکو جو خوش نصیب یقین پناہ نیکی ہی لکھاوے بھی فرمایا کہ مہربان صبح آبی یار	بھی ہر کلمے میں پناہ برکات تو اسکے نامہ اعمال میں رب بھی اسکو جنت ماو امین بھیجے پڑھے شب کوئی یہ اَعُوذِ سُبَّار
--	---

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

آخر حشر کے بھی تین آیت یقین ستر ہزار احکام کو تب دعا تا شام حق میں اسکے مانگین اگر اُس روز وہ پاویگا رحلت بہت ایسے ہی آئے ہیں فضیلت تلاوت اور عمل کا اسکے یار رب سب اب لکھتا ہوں آداب تلاوت	بسم اللہ کرے گی جو تلاوت مقرر فضل سے اپنے کرے رب گناہوں کی معافی اسکی چاہیں تو وہ دیاویگا تب فضل شہادت نہ لکھ سکتا ہوں از خوف لہوات و شوق و ذوق ہکو روزا شب بھی قرآن بھول جانے کی قبات
---	--

قرآن مجید کے آداب تلاوت اور اسکو بھول جانے کی مذمت

حدیث

انس بولا کہا شاہ بریات یہاں مگ اسقدر کجرا بھی کمتر اگر مسجد سے کوئی اتنا بھی کجرا کیا ظاہر کرے رب رحمان گناہ اُس سے بڑا اور کوئی دنہار	کہ دیکھلائے مجھے امت کے حسنا پڑے جو آدمی کے آنکھ اندر نکالا تو جو اسکا اجر ہیگا دکھایا یو نہیں امت کے گناہان نہیں دیکھا ہو میں نے یہ مگر ار
--	---

کہ کوئی قرآن کا سورہ یا آیت

کرے یاد اور بھولے بے سقا

حدیث

کہا بنی سعد بن عبادہ آی یار
کہ جو قرآن کو ہر روز بھول جاوے
گنہ یہ زشت کیسا سخت ہوگا
کہا بنی با فضی وہ تیغ اکھن
خبر اسطرح سے دینا ہی ایسا
جی یو چاہو مقرب بیگے تیرے
کہا میرے کلام پاک سے جان
میں پوچھا اسکا کیا معنی سمجھ کر
وہ فرمایا کہ سمجھے یا نہ سمجھے
کہا بنی اسطرح سے ابن عباس
آئی اعلیٰ اور افضل خیرت جان
ہی سنت و فہم آیت پو خوشتر
بھی قاری کو ہی لازم سب مواضع
بھی ہر آیت میں لازم ہی قدر
ہی ترے سے وہی مقصود و مطلب
کئے کرنے میں قرآن کی تلاوت
نقطہ قرآن اچھی کی تلاوت

کہ فرمایا رسول ربہ دادار
جذامی ہوئے عشرت میں تھی
بہت بدیہی معاذ اللہ مٹھا
امام دین احمد ابن حنبل
کہ دیکھا خواب میں میں حق کا دیدار
تقرب پائے تیرا گریں سب سے
یقین و پائے میری قرب کی شان
و یا معنی کہ اسکے ناسمجھ کر
کلام پاک سے یہ رتبہ پاوے
کہ باقرتیں یک سورہ مر پاس
بلا تریں سب پر مٹنے سے قرآن
کہ ہوگا جو عمر قاری اسی پر
دل و جان سے رکھنا شائع خاص
تدبر خوف و رقت اور تفکر
و لان ہوتے ہیں روشن اس سے خوب
ولے کر تائی قرآن اُنہو لعنت
اگرچہ بنی بڑی بیشک عبادت

دلے منے کیتن اُسکے سمجھ خوب
 خدا تو رات میں ایسا کہا ہے
 کہ تو چلتا رہے کوئی راہ میں جب
 تبھی پھر تا ہے تو اور ہتھینا ہے
 بھی حرفاً حرف از راہِ فکر
 نہیں تو چھوڑتا ہے اُس سے کوئی شے
 کتاب خاص اپنی با شرف میں
 سو کتنے بابتیں تفصیل کے ست
 بھی کتنے قول لایا ہوں مگر
 عجب سے پھیرنا منہ اُس سے تیرا
 کہ آیا پاس تیرے میں محقر
 اسی بندے جب طرف تیرے مقور
 تو متوجہ طرف ہوتا ہے اُسکے
 بھی سب اشغال کیتن چھوڑ کر تب
 میں متوجہ ہوں اسی بندے پر
 تعجب ہے کہ تو ہو مجھ سے غافل
 مجھے کم آشنا سے جانتا ہے
 حسن بھری سے ہی منقول ہوں
 یقین قرآن کو نامہ جانتے تھے

عمل اُس پر جالانا ہے مطلوب
 کہ اسی بندے تجھے میں فرم کیا ہے
 ترے بھائی کا خط پہنچے تجھے تب
 بھی پڑھتا ہے کہ اُس میں کیا لکھا ہے
 بہت کرتا ہے تو اُس میں تدبیر
 یہہ حالت بھائی کے خط سے ترے
 یقین بھیجا ہوں یہہ میرے طرف
 نظر کر اس میں لایا ہوں خوشدست
 ناقل تاکرے تو اُسکے اندر
 نہیں کرتا ہے توجہ اُسکا پروا
 ترے یک بھائی سے بھی کیا ہوں کمتر
 اگر مائل ہو تیرا ایک برابر
 سخن سناتا ہے اسکا گوش دل سے
 طرف اسکے ہی رہتا ہے مخاطب
 بھی کرتا ہوں تیرے ساتھ شتر
 نہیں میرے طرف ہی دل سے مائل
 نہ میری قدر کچھ پہنچاتا ہے
 کہ گزرے میں جو لوگان تم سے پہلے
 تمامی رات اُس میں غور کرتے

بھی دن کتین محل کرتے تھے اس پر
 تم اس کو اب پڑھا کرتے ہو دن رات
 غنائج کی نو کرتے ہو درست
 خلاصہ یہ کہ از قرآنِ اقدس
 یقین مقصودِ اصلی بلکہ دینِ ریشہ
 جو اچھی طرح سے پڑھتا ہے قرآن
 وہ اس نوکر کے ہی مانند ہوگا
 کیا ہے اس میں وہ کی بات کا حکم
 وہ خوش آواز سے پڑھتا ہے تب
 ادا کرتا نہیں پڑا اس کے احکام
 یہ نوکر تو بڑا نادان ہوگا
 کیا ارشاد یوں سالار اکوٹ
 بھی اس میدان میں ایک ہی کٹوا
 نہایت تیز تر ہی نہر اسکا
 کہ دو رخ بھی ہے تیرا جس سے بڑا
 بھی فرمایا کہ پڑھ قرآن کوئی
 کلام اللہ کو یعنی مجسّم
 بہت زلت سے آویگا بھشر
 بحین قرآن کے پڑھے میں ہی مجبور

بہت رکھتے تھے وہ اللہ کا نور
 صلاحِ حرف اور اعراب کے ساتھ
 عمل میں اس کے پڑھتے ہو سستی
 تلاوت ہی نہیں مقصود ہی نہیں
 عمل احکام قرآن پڑھتے ہیں
 عمل اس پر نہیں کرتا ہے نادان
 کہ نامہ اس کے اصحاب کا پڑھنا
 وہ نوکر کے ضروریات کا حکم
 حروف اس کے ادا کرتا ہے وہ خوب
 نہیں کوئی کام کا دیتا سر انجام
 بھی وہ صاحب کا نافرمان ہوگا
 کہ ہی دو رخ کے درمیان ایک میدان
 وہ کھوے میں بڑا ایک سانپ ہوگا
 بھی ہی آواز اس کا سخت اٹیا
 پناہ دیوے ہیں بس اس سے خفا
 طلب اس سے کر گیا اپنی روزی
 کرے تحصیل دنیا کا وسیلہ
 نہ کچھ ہو فوراً اس کے مفہم کے اوپر
 رضا اپنی ہی رکھ مطلوب و مقصود

ترے محبوب کے اقسام اعجاز
کرم سے اب ترے کرتا ہوں آغاز
مجھے اخلاص اسمن کر عنایت
دقاری اور سامع کو حلاوت

انواع معجزات بینات حضرت سید کا علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول اللہ کے اعجاز انوار
سو ہی قسم اول اعجاز عقلی
جو ہیں اس شاہ کے حالات نادر
اگر عاقل تاقل سے بچھاوے
علاقہ عقل سے رکھتے ہیں و جب
وہ سرور کے نبوت پر مقرر ہو
لکھے ہیں اسکے چھ انواع اکمل
وجود پاک جب سرور کا دیکھیں
کہ عالم کو گھیری تھی ضلالت
وجود پاک آن سالار اکوان
تھی اسکی امیونین بھی قامت
چل سالہ مبارک عمر اسکی
دیا حق اسکو جب بعثت کی خلعت
کتابتہ جو تھے اسوقت علما
ہوئے ہیں سب کے حجت میں عاجز
کیا جو حکم وہ سالار ابرار

لکھے ہیں عالمان دو قسم اوپر
بھی ہی قسم دوم اعجاز جسمی
بھی سب اقوال اور افعال فاخر
بلا شک معجزہ ہر یک میں پاوے
ہوئے اعجاز عقلی سے ملقب
وہ ہیں عقلی دلائل ای برادر
یہی ہی جان لیجے نوع اول
تو بیشک عاقلان یہ بتا سمجھیں
جہان تھی ظلمت آباد جہالت
ہوا اسوقت پر شمع فروزا
نہ اہل علم کی تھی اسکو صحبت
یقین ایسی ہی حالت بی گدازی
ہوا بے مش وہ در علم و حکمت
سلاطین اہل دانش اور حکما
کیا نہیں تخطیہ کو ی اسکا پرگز
دیا حیات سے بے شبہ اخبار

انواع معجزات عقلی

بلاشبہ تھا وہ واقع کے مطابق
جسے ہو عقل کی پوری رہائی
بلا تعلیم آن غلاق داور
دیں اسکی نبوت کی ہی یہ جان

بھی عقل و نقل کے تھا وہ نہیں
وہ جانے ہی یہ تعلیم الہی
کیسکو نا ہو یہ رتبہ میر
جانچہ حق نے سنسرایا قرآن

ترجمہ
نور چشمہ خوارزمی
کہ کتاب اور کلام
اپنے درجہ مانع ہے تو
بہترین شہادت ہے
جو جوتے ہیں

وَمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قُلْ كُنَّا نَمْنَعُكُمْ
إِذَا لَمْ تَرْكَبُوا الْمَبْطُورَ

یہ ہی نوع دوم ای باشت
کچھ ایسے مسائل اور اخبار
منور لفظ بھی پیغمبر کا
نہیں معلوم تھے اسکو یہ جان
اگر اُسکا کبھی ذکر کرتا
کہ کہتا عرب اُسین گزرا
و کابل عقلیہ سے نوع سوم
کہ وہ ضرور بہ تبلیغ رسالت
بہت کفار اُسکین سے
عدو اُسکے ہوئے بیگانہ خویش
بھی دکھلائے اُسے طبع زور مال
و لے ابلاغ احکام رسالت
نہ مال و جاہ کی رغبت کیا تھی

نوع دوم

نوع سوم

کہ وہ سالارِ عالم قبل بعثت
نہیں لایا زبان پر اپنے زبانہ
زبان پاک پر اُسکے نگذرا
نہیں وہ جانتا تھا یہ کجاقین
مخالف کے مجالِ دخل ہوتا ہے
کیا پس اب نہر دعا آشکارا
یہی ہی باتا تل جانو تم
اتھا یا ہی بہت بیچ و مشقت
بہت اشرار اُسکین دکھائے
تھی بلکہ یک جہان اُسکے بددیش
بھی امید سیر ملک و اقبال
نہیں چھوڑا وہ ہرگز باطلات
نہ کا ہے خواہش راحت کیا تھی

ہزاروں کافران تھے یک طرفہ ہو
 نہ ہرگز انکا کچھ پروا کیا ہی
 خدا ہی اُسکا تھا جب یار و ناصر
 جولایا تھا وہ بس دینِ معظّم
 زمِ شرق تا مغرب جن و انس
 ہوئے شاہ و گدا منقاد اسکے
 علم اس شاہ کی پیغمبری کا
 جنتِ ابراہیم کی رسالت کا بجائے
 وہ سرور باوجود این صلابت
 نہ اپنے حال اصلی سے پھر اپنی
 نہیں تو را وہ آئینِ قدیمی
 وہی صبر و قناعت اور توکل
 تھا اُسکا فرش جو یک تارہ ای بار
 وہی اُسکا تواضع بُرد باری
 امیر و مالدار وں ساتھ ای بار
 مساکین اور فقرا میں ہی دُنات
 دیا جب اسکو غلبہ رب دادار
 کئے تھے گرچہ وہ کیشِ خفائین
 ولے بدلہ نہیں انکا لیا وہ

تن تنہا ہی تھا بس یک طرفہ ہو
 نہ انکے جنگ سے یک سو ہوا ہی
 ہوا غالب سبوں پر پس وہ فائز
 لیا ترویج در اقطارِ عالم
 ہوئے محکوم اُسکے از دل و جان
 ہوئے ہیں تابع ارشاد اسکے
 کئے اکثاف عالم بیع برپا
 خللِ شرک و ضلالت کا اٹھائے
 وہ با این عز و نصرت و شکست
 تجاوز یک نہیں ذرہ کیا ہی
 نہیں چھوڑا وہ اخلاقِ کریمی
 وہی ایثار و بخشش اور تحمل
 روارکھا ہمیں دو تارہ زہار
 دمِ آخر تلک تھا اُسکے جاری
 نہیں تھا الثقات اُس شہ کو نہا
 وہ رہتا تھا کمالِ حکم کے ستار
 نہ اچھا کو دیا کچھ اپنے آزار
 وہ کہا کہا لائے تھے اُس پر بلائیں
 خطائیں بخش رہی انکے دیا وہ

تھے سرور کے معاند گرچہ بسیار
 خد سے بعض تو ایمان لئے
 یہی ہی نوع پنجم اسکو مت بھول
 ورازی چاہتی ہی اسکی تفصیل
 اور انجھ قریش شرک معمور
 دئے اس شاہ کیتن رنج و آزار
 کہ یارب بھیج اُن پر قحط ایسا
 کیا موقوف بارش حق کئی سال
 موشی پائے ہن انکی ہلاکت
 چار پائے چار پائے
 و عاجز ہو کے سرور پاس آئے
 دعا مانگا ہی تب وہ شاہ ابرار
 کئی دن اسقدر برسا بشت
 دعا دے آکے چاہے بار دیگر
 نہ پانی ہم پوہیہ برسا تو یارب
 پہاڑوں اور بیا پانوں میں برسا
 برسا تھا بہت صحرا میں کیر
 بھی حشر و شہ کا جب نامہ کیا چا
 بھی عقبہ بولیب کا جو پسر تھا
 کہا سرور کہ یارب سوچ اسپر

نہیں جھٹلائے لیکن اسکو زہار
 شہ اسلام کا ہن نقص پائے
 کہ ہوتے تھے دعائیں اس کے مقبول
 بیان تصور لکھو ہر طور تمثیل
 ہوا اپنے مال و زر ہر جگہ مغرور
 دعا بد کیا تب انپوسٹ لار
 تھا بھیجا وقت میں یوسف کے جیسا
 ہوئے باغ و زراعت اُن کے پامال
 خار رہ پائی ہی انکی تجارت
 دعا عافیت تب اس سے چاہے
 تبھی ظاہر ہوا ہی ابر بسیار
 کہ تنگ آئے ہن لوگ اس سے بکثرت
 دعا تب یوں لگا کرنے ہمیشہ
 ہمارے بھیجئے اطراف میں اب
 دعا اسکی کیا مقبول مولا
 نہ یک قطرہ پیرا ہی شہ اندر
 وہ طعون کا وین سینہ ہوا چاک
 ہوا جب بے ادب اس شاہ دین کا
 ترے کٹوں سے یک کٹے کو اس پر

یہی

ہو ہمہ کا روان کے وہ بد انجام
 اتر منزل میں یک سو تا عتہ
 و ان یک شیر تب وارد ہوا ہی
 طرف عتہ کے سیدما جلد آیا
 بگلزار غوث یہ روایات
 ابوطالب ہو ایک بار بیمار ہو
 دعا حق میں کیا اس کے پیغمبر
 ابوطالب لگا کئے بہ حیرت
 یہ سکریات اسکی شاہ عالم
 اطاعت تو بھی کر صحتی کر گیا
 کرے کہ یعنی توحی کی اطاعت
 بھی رکھ کہ ہر چین ابن عیال
 کہ یارب اسکو سکھلا علم و حکم
 بدولت اس دعا کے وہ بہ تیسیر
 اس کہتا ہی یک دن میں توفیق
 سو میر حق میں وہ محبوب کرتا
 کہ یارب کہ زیادہ عمر اسکی
 بھی اسکو بخش دے اور لطف و رحمت
 نڈانے مال میں میرے برکت

معنیہ

معنیہ

معنیہ

کیا منہ اپنا کالا جانبہ شام
 سب اہل قافلہ سوتے تھے ہمہ
 کسی کتن نہیں ہرگز چھپا ہی
 بھی سوچا اسکین اور بھاڑ کیا
 لکھا ہون دیکھے تفضل کے سات
 دعا چاہا ہی از سالارِ مختار
 شفا اسکو بھی بخش ہی داور
 تیرا رب تیری کرتا ہی اطاعت
 ہی فرمایا اسے اسطرح ہی علم
 اطاعت ان وہ تیری بھی کر گیا
 کر گیا وہ دعا تیری اجابت
 مبارک ٹٹھ بولا ستیاناس
 فن تاویل قرآن با برکت
 ہوا سر دفتر ارباب تفسیر
 بھرا پانی سے اس سرور کی لہری
 کیا ہی درگاہ حق میں دعا چار
 دے اس کے مال و جو نہیں ترقی
 دعا پائی ہی شانِ اجابت
 کیا ہی فضل سے اتنی عین

چچ

زمین اتنی دیا ہی مجھ کو دادار
 بھی ہر یک سال میں بے شبہ دوبار
 دیا حق مجھ کو پین تالیس دختر
 بھی میری عمر سے از فضلِ متعال
 کیا تینو دعا مقبول یہہ رب
 امیدِ مغفرت یعنی خدا سے
 بھی کہتے ہیں انس بروقت رحلت
 دعائیں تین پیغمبر کے تیرے
 نہیں میں جانتا ہوں یا الہی
 ہوا آواز تب از تہِ غیب
 تو خاطر جمع رکھ چو حق دعا بھی
 زینتِ تجھ کو رحمتِ سرفراز
 دعائیں اس شہ عالم کے ای یار
 نہیں تفصیل کی ہی اُس کے حق
 کتب میں جو سیر کے ہیں مطول
 غرض اس شاہ کے ایسے دعائیں
 دلائلِ عقلیہ سے نوعِ ششم
 کہ وہ سرورِ زہابامِ الہی نہ
 علاقہ انہیں بعضے معجزوں کا

جبریب اتنی ہزار اسکا ہی مقدار
 مرے باغات لاتے ہیں سو بار
 پس میں ایک سو پچیس دلبر
 ہی اب یک سو کے اخیر تیر ہوا سال
 ہو تین چو حق دعا کا منتظر اب
 میں رکھتا ہوں طفیلِ مصطفیٰ سے
 دعا کرنے لگا یا رب عزت
 کیا مقبول تو بس حق میں میرے
 ظہورِ دعوت چارم کما ہی
 ہوئے جب سے دعا مقبول ہے
 ترے حق میں یقین مقبول ہوگی
 تجھے بخشش کا اپنے دیونگے ساز
 ہوئے ہیں مستجاب ایسے ہی بار
 ہی مانعِ تجھ کو اب خوفِ طوأت
 لکھے ہیں دیکھے اُن میں مفصل
 ہیں داخلِ معجزاتِ عقلیہ میں
 یہی ہی بالیقین اب جانو تم
 دیا ہی غیب کے خبیرن کما ہی
 زمانِ ماضیہ کے ساتھ ہنگام

یہی ہی

ہیں بعضے انہیں آئندہ کے اخبار
یہ ہر دو قسم کے اعجازِ اعظم
ہی بعضے از احادیث صحیحہ
نمونے کے لئے قسمیں مذکور
و ان ماضیہ کے خبر صادق
از انجملہ قصصِ مغیبتوں کے
رقیم و کہف کے مردان کا احوال
نئے مشہور لوگوں میں یہ قصے
دیاجب خبر اسے وہ بہ تحقیق
نہیں تکذیب کوئی اسکی کیا ہی
جو میں اخبار آئندہ بقرآن
کہ دومی فارسی پر ہو میں منظور
بشارت فتح مکے کی بھی خوشتر
نویدِ غلبہ این دینِ اسلام
بھی ہووے فتحِ جب مکے کی حاصل
کہ یعنی فوج فوج آویگے لوگان
رسوا اسکے بھی ہیں آیات دیگر
یہ باتیں سب کے سب پامین اظہار
احادیث صحیحہ سے بھی بے شب

۴
الْمَغْلِبَةُ الْوَقْتُ
وَأَنَّ الْقَوْمَ
فَلَا يَصُدُّهُمْ عَنْ خِلَابِ
يَعْلُو بَنِي
مَنْدَسَاسِ
وَأَنَّ الْخَلَاةَ
يَعْلُو بَنِي
يَعْلُو بَنِي

اخبار کے لغوی معنی
خبر و بشارت
خبر و بشارت سے ثابت ہیں

بے شب

یہ ہر دو چاہئے کہنے کو طہار
کئے ہیں ثابت از قرآنِ کرم
ہوئے ثابت از اخبارِ صحیحہ
جہاں ہوتے ہیں تھوڑے و یکسٹو
بہت ہیں جسو یہ قرآن ہی ظاہر
بساحلات انہی امتوں کے
بھی ذوالقرنین اور یحییٰ کا حال
کتابی لوگ بھی کم جانتے تھے
کئے اہل کتاب اس شے کی تصدیق
مخالف کوئی نہیں اسکا ہوا ہی
از انجملہ ہی غلبہ روم کا جان
یہ ہنگام روم کے سورجین ہو کور
نہی آئی فتح کے سور کے اندر
تمام ادیان پر از فضلِ علام
تو ہو اس میں من افواجِ داخل
کمالِ صدق سے لاویگے ایمان
کہ ہیں اخبارِ غیبی کے اندر
نہیں کوئی چیز چھوٹی اس سے بڑھا
بہت ثابت ہوئے اخبارِ غیب

سورۃ نجم جہیز
وَأَنَّ الْقَوْمَ
فَلَا يَصُدُّهُمْ عَنْ خِلَابِ
يَعْلُو بَنِي
مَنْدَسَاسِ
وَأَنَّ الْخَلَاةَ
يَعْلُو بَنِي
يَعْلُو بَنِي

از آنجمله صحیح یہ ایک خبر ہے زمین کو پہرے خاطر لینے مری انت کو ملک آوے وہاں تک	کہ فرمایا امام بحر و بر رہی دکھائے مشرق و مغرب کو اسکی زمین کو میں نے دیکھا ہوں جہاں تک
--	---

معجزہ

بھئی کا تب ایک تھا اس شہیدین کا دیا یوں سرور دین خبر اسکی انس شہ کا صحابی یوں کہا ہی موا جس جا پو وہ ملعون فاجر تھے جتنے لوگ تدفین گرہہ اسکی	ہو مرتد وہ ملا کفار میں جا نہ مٹی بھی قبول اسکو کرگی کہ بوطلمہ خبر مجھکو دیا ہی وہاں اسوقت پر تھا میں بھی حاضر قبول اسکو نہ پن کرتی تھی مٹی
--	---

معجزہ

جناب عایشہ سے ہی روایت تیری رحلت کے بعد ای شاہ والا کہا کہ یوں کرواں ہو دفن تیرا وہ میں ہوں اوزا بوبکر و عمر ہی دیا تھا جو خبر سالارِ ثقلین بھی یونہی حضرت عیسیٰ پتھر	کہ میں سرور سے یہ مانگی اجاز ترے پہلو میں ہووے دفن میرا کہ ہوگی چار قبروں کی وہاں جا بھی عیسیٰ ابن مریم ذوالقوری ہوئے مدفون شیخین کے عین وہیں مدفون ہووگا مقرر
--	---

معجزہ

وہی جانی کہی یکے روز سرور کرے عثمان پہ رحمت بتِ دادار	لگا کہنے کو عثمان پر نظر کر شہید ہووگا وہ بے ریب و نگار
--	--

زیر و مرتضیٰ کو دیکھ بیکار	کیا اس طرح سے ارشاد سالار
کہ میرے بعد تم ہر وہ ترسینگے	مقرر جنگ آپس میں کرینگے
زیر پاک کو بولا ہی خاتم	کہ تو اس جنگ میں ہر وہ یگانہ عالم

معجزہ

کہا ظلم کتن یوں دیکھ حضرت	نہ ہو قاتل پوشکے حلقی رحمت
---------------------------	----------------------------

معجزہ

وہی بی بی روایت لائی دیکر	کہ یکدن یوں کہا حق کا پیغمبر
یہاں گر ہوتے بعض اسی جانبر	تو کرتا اُسے بعضے بات ظاہر
بلاؤن کہا کہی بوبکر کو مین	ہمیں بولا یہ سکر کچھ مرتین
رہی مین تب عمر کا نام والا	رہا خاموش و وہی کچھ نہ بولا
کہی مین تب علی کا نام اکرم	رہا خاموش و وہی شاہ عالم
لئی مین نام عثمان غنی کا ہوا	وہ فرمایا کہ مان اب اسکو بلوا
مین بلوائی تو وہ حاضر ہوا ہی	ہئی کچھ اُس سے فرمانے لگا ہی
سودہ سنا تھا عثمان باخیر	بھی رنگ ہوتا تھا تب اسکا اخیر
غرض جب شام کے آکر فواجہر	ہوئے عثمان کے گھر بر محاصر
کہے عثمان سے تب لوگ ہونگ	کہ اُسے کہوں نہیں کرتا ہی تو جنگ
نہ کچھ مجھ کو بولا ہی پیغمبر	بھی میرے لیے لیا ہی عہد اکبر
لہذا اس بلا پر مین ہوں صابر	رضاقی پو راضی سیر و ظاہر
اُسی حد سے شاید شاہ و ابل	کیا تھا اسکتین اسدن خبردار

خبر دینا ہی غار ابنِ یاسر خبر کیا تجھ کو دیونِ آی برادر بھی اشقیِ آخرین کا تھی وہ بدکار تیری ریش مبارک ہو و رنگین	لہ فرمایا علی سے سناہِ فاجر کہ بیگے کون عالم میں شقی تر چلا وہ آہ جو تیرے پوتلوار ہوا ظاہر کہا جو ن سرور دن
--	--

معجزہ

علی مرتضیٰ سالِ راخیار کہے تو گر یہاں رحلت کر گیا مدینے کو اگر جاوے بعثت جنازے کے اس پر ترے آئی فریاد کہا میری یہاں نا ہو و رحلت نہ جب تک میں امیر ہوؤں گا آخر ہو سے ریش میری ہو و گی تر	ہوا یسبغ میں یکبار بیمار اشی جگہ یقین مدفون ہوگا اگر ہو و مدینے میں بھی رحلت نماز اگر پڑھنے تیرے بھائی کہ مجھ کو یوں دیا ہی خبر حضرت نہ اس دنیا سے ہو و گامِ سفر ہوا یونہی کیا تھا جو ن پیمبر
--	---

معجزہ

علی مرتضیٰ کہتا ہی بہ بات کہیں یک باغ پر گذرا ہوں ناگاہ وہ فرمایا کہ جنت بیچ خوشتر بھی جب آگے چلے ہم اُسے خوشدعا میں کہتا تھا یہی ہر ہر کتن دیکھ بہر سن ارشادِ فاما تھا سرور	کہ مکین میں رسول اللہ کے شاہ کہا کہا خوب ہی یہ باغِ آی شاہ طیگا تجھ کو اُس سے باغ بہتر طے ایسے ہی بہتر سات باغات کہ کہتیا باغ یہ بہتر ہے انیکہ کہ نہی جنت میں تجھ کو اُس سے بہتر
---	---

لگا بعد اسکے رونے شاہ وال
وہ بولا ای علی جو بغض و کینہ
نہیں ہو و بگی ظاہرہ و خصوصت
میں پوچھا یا نبی از دار دنیا
وہ فرمایا رہیگا دین سلامت
کہی ہی عایشہ یک روز سرور
کہ رہیگا یہ شہید پاک منصب

سبب روئیکار میں جس سے پوچھا
تیرے آہ دیکھتے ہیں بسینہ
پہ ظاہر ہووے میرے بعد طہرت
سلامت ساتھ گزرون یا نہ ونا
ہو انوش سکے یہ شاہ ولایت
کہا اس طرح طلحہ پر نظر کر دو
زمین اوپر چلا جاتا ہی جواب

معجزہ

روایت آئی ہے ایک روز گزار
لگا کرنے کتین آہستہ کچھ بات
نو کہا ہزار بجی اب ساتھ اُسکے
میں کہ جنگ میں یہ شہ کا ارشاد
یہ سننے ہی زبیر یک انداز
مگر یک شخص پیچھے اسکے جا کر
رہ بعد قتل اسکی یکے تر وار
علی مرتضیٰ بو سخت برہم
کہ قاتل کو زبیر باصفا کے

زبیر باصفا کے ساتھ ای یار
علی کو یوں کہا شاہ ہر بات
کہ جگہ جنگ وہ حالانکہ غم پر
دلا یا ہی مسلی شکستین یاد
تھی اُس جنگ سے آیا یقین باز
چلایا آہ نابق تیغ اُسپر
وہ آیا اور رکھا پیش گزار
لگا اس طرح نہ رہا نہ کو غم
بشارت آتش و دوزخ سے ہو

معجزہ

روایت آئی ہے جنگ انزاب

وہ خندق کھودتے تھے حکم اصحاب

کرم سے دستِ اشرف اپنا سرور
 بھی سراپا گروہ باغیہ ایک
 یقین عمار پہ سرور کا ارشاد
 قسم و حیدرِ صفدر کو پوچھا
 دیا تھا جسکا وعدہ ہلکے سرور
 قسم و پھر کے پوچھا دوسرے بار
 کہا عمار تب اللہ اکبر
 کئی مرد و بکیتن اپنے گرایا
 معاویہ کے لوگوں کو کیا تنگ
 کئی ہتھکنگی تب اس پر غلبہ ہو
 ملا تھوڑا دھین یا فی میں کچھ دود
 کہا وہ دیکھ کر اللہ اکبر ہو
 شہ عالم دیا تھا خبِ محکم
 ہو تیرا قتل درمیان دو ملک کے
 یہی ہی یاد رکھ اسکی نشانی
 سو تھوڑا دود پانی میں ملا کر
 ہی مروی جب کیا ہی قصد عمار
 کہا مامور بہین ہم شاہدین سے
 علی سے یعنی جو تو ترے ہیں بیعت

ہی پھیرا تب سر عمار اوپر
 کر یگی قتل تجھ کو آہ ای تنگ
 کیا ہی جنگ میں صفین کے یاد
 کہ فرما کا وہی یہ روز ہگا
 رہا خاموش کچھ بولا نہ حیدر
 کہا مان ہی وہی یہ روز ای بار
 لگا ہنسے کیتن یک بادِ خوشتر
 کرشمہ اپنی مردی کا دکھایا
 لگا کرنے کیتن تب سخت تر تنگ
 رکھا تب ماتھے اور پانی وہ مانگا
 دئے یک قح لاکر اسکیتن دود
 پایا تھوڑا کہا اسطرح خوشتر
 کہ فوج باغیہ مار یگی تجھ کو
 کہ وے جبرئیل و میکائیل ہیگے
 کہ تب ہوش نہ تو چاہگا پانی
 تجھے تب دیوینگے جلدی سے لاکر
 مہیا وہ سے کرنے جنگ و پیکار
 کرین تا جنگ یکسر ناکشتین سے
 جدل سے اپنے ہم پائے فراغت

<p>وے تو بہ کئے وے آخر کار سو ہو آگاہ کس پر باز آئے بھی جنگ قاسطین پر ہم میں نامور عدول حق سے جو کرتے ہیں حقور بھی اسکے تابعدار سب آئی تھوڑا ہم اپنے جنگ پر میں شاد و خرم بھی ہم کو نظر آیا نہیں او ر اُن سے بھی وہ شاہ ولایت</p>	<p>زیر و ظہر میں آئین ہی آیا بار خطاب اجتہاد اللہ کو پائے غرض پھر یوں کیا عمار مذکور انھیں کہتے ہیں قاسط ای برادر مراد اُس سے معاویہ بنی ثعلبان چلے آئے تو کرے جنگ اب ہم بھی فرقہ تیسرا ہی مارقین جو غرض عمار کے بعد شہادت</p>
--	---

معجزہ

<p>علی بیجا تھا نزد پیسبر وہ پیشے کیتن کرنا تھا تہمت کئے ہیں عرض یوں ارسید اللہ تو کیا کرنا ہی اب قسم انبر محبت انکو تا اسلام سے ہو کہ اسکا زشت تھا منخوسن چہرہ بھی خسار اسکے دو اوپر اُتے تھے کہ اسدم ای محمد در خدا سے بحال و یحی حق کا کون فرمان وہیں خالد نے مانگا ہی اجازت</p>	<p>بھی کچھ شپایم سے ہی برادر سو ابی نجد پر شاہ رسالت تب انصار و قریش آشاہ پاس کہ کہ عروم ہسم کو ای سیمبر کہا شہ اس لئے دینا ہوں انکو ہی آیا شخص یک ایسے میں ناگاہ مخاک اندر گئے تھے انکھ اُسکے کہا وہ بے ادب شاہ بدل سے کہا شہ گر میں عاصی ہوؤں کوئی آن کہا وہ بے ادب ہے بہ حسارت</p>
--	--

کہ دیجھے اذن اب پیغمبر
 نہیں سرور دیا تھی اسکو خست
 کیا ارشاد یوں شاہ والا
 اگرچہ وسد اقرآن پڑھینگے
 کرینگے قتل وہ بس مومنوں کو
 سوو نکلینگے یوں از دین اسلام
 خوارج جب انھیں سے بیگے عریب
 بھی فرمایا علی کو یوں پیغمبر
 انھوں نے شخص ایک ایسا ہوا ایست
 سر دوش او پر اسکے بال ضرورت
 بھی ہو اس گوشت پار پر گئے مو
 علی فرقتی با شان و شوکت
 بہت و گمران مار گئے ہیں
 بہت ڈھونڈے پر اسکو کوئی نپایا
 قسم ہی حقیقی میں یہ خبر از غیب
 تم اسکو جا کے ڈھونڈو دوسرے بار
 سو وہ مردود کی تب نقش دیکھے
 آتھے ظاہر وہی سب اس میں آثار
 حضرت سید کائنات علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتحمیات کے

کروں تا قتل اس مردود کو اب
 گیا ایسے میں وہ ملعون بعتر
 ہو اسکی نسل سے یک قوم پیدا
 پر انکے حلق سے ناجا وے نیچے
 بھی و چھوڑینگے و شنی مشرکوں کو
 کہ جن صیاد سے تیرای نیک نام
 انھوں کو مار قین کہتے ہیں بے رب
 لڑیکا مازقین سے تو مقرر
 بجادست ہو یک پارہ گوشت
 رہے مانند یک پستان عورت
 دم یربوع کے مانند رہے او
 خوارج پر ہی پایا جب کہ نصرت
 کہا ڈھونڈو تم ایسے شخص کتنے
 علی اسوقت پر سو گند کھایا
 سنا ہوں مجھ صادق سے بے پر
 کئے ہیں اسکی تب تالاش بسیار
 پڑی تھی وہ چہل نقشونے نیچے
 سنا تھا جو شبہ عالم سے گزار
 حضرت سید کائنات علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتحمیات کے

ذات بابرکات کے معجزات کا بیان کہ جن کو معجزاتِ حقہ بھی کہتے ہیں

یہاں سے مختصر کرنا ہوں اور وہیں ذاتی صفاتی اور حسی	بیان اب معجزاتِ حسیہ کا ہی وہ بھی منقسم بہ قسم برہی
یہاں لکھنا ہوں تھوڑے دیکھنے کہ تھا ہے مشبہ وہ نورِ قسم	مبارک ذات میں جو معجزے تھے سرِ پاپا اسکا تھا اعجازِ عظیم
کئی اعجاز کا تھا نورِ تابان	مقدس اس کے ہر ایک عضو سے جان

سر مبارک کا معجزہ

پرنده کوئی نہیں اڑتا تھا ای بیا تو پھر جانا نہیں آتا تھا سید ما	سرِ اشرف پو اس سرور کے زہار مقابل جب مبارک سر کے آتا
تو سایہ ابر کا رہا تھا سر پر بھی سایہ ڈالتے تھے اپنے پر سے	نیکلتا دھوپ میں جو بوقتِ سرور کھو آتے تھے دو اُجلے پرندے
یہ ہر دو بات تھے قبلِ نبوت امامِ قسطلانی شیخِ اخبار	فرشتے طے تھے وکی الحقیقت مواہب میں کبھی یونہی ہی بیا

موتے شریف کا معجزہ

منور تھے یقین از نورِ اعجاز	مبارک سوا آن شاہِ سرفراز
مریضوں کو اگر دیتے تھے وہ تاب شفا و کامہ دیتا تھا فی الحال	جب اسکو ڈاکر پانی میں اصحاب تو اس بیمار کتبِ رب متعال

چہرہ شریف کا معجزہ

تھا ایک آئینہ اعجازِ عظیم	مبارک چہرہ سالارِ عالم
---------------------------	------------------------

<p>روایت یوں کئے اصحابِ نشان تو غم کو بھول کر ہوتا تھا خورم ہوئے بعضوں نے ایمانِ مشرف جو منہمہ اور ناچھہ پونچا تھا وہ سالار نہیں آتشِ جلائی اسکو اصلا با سرارِ نبوت ای مکتل</p>	<p>نتھ اسکے مقابل بدر تابان گر اسکو دیکھتا تھا کوئی پُر غم فقط اسکا بچھا کر روئے اشرف انس کے ایک دسترخوانِ آئی یار وہ کپڑا جب انس آتش میں ڈالا روایت یہ تو گزری ہی مفصل</p>
--	--

چشم مبارک کا معجزہ

<p>کرم سے یہ رکھا تھا حق تعالیٰ نظر کرتا تھا یونہی اپنے پیچھے اُسے ہر چیز دستی تھی برابر کہ فرمایا امام جن و انسان اندھیری میں بھی یونہی دیکھتا ہوں سو وہ یونہی دیکھتا ہوں اپنے پیچھے کہ کیسا دیکھتا تھا پیچھے سرور اُسے معلوم کرو اتا تھا متعال کہ تھی بے شبہ و شک ویت عین</p>	<p>مبارک چشم میں اعجازِ والا ہوا کہ جیسا دیکھتا تھا اپنے آنگے اندھیری روشنی میں ای برادر روایت عالیشان کرتی ہی ای جان میں جیسا روشنی کے بیچ دیکھوں بھی دیکھوں رو برو جسطرح اپنے ولے ہی اختلافِ اسباب اندر کہے بعضے جو ہی پیچھے کا احوال کہا ہی احمد حسبلِ بلا میں</p>
---	---

گوش مبارک کا معجزہ

<p>سماعت میں تھی اسکے شانِ اعجاز وہ یونہی دُور سے سنتا تھا بسیار</p>	<p>تھے ہر دوکان اسکے کانِ اعجاز وہ جون نزدیک سے سنتا تھا ای یار</p>
---	--

بھی بیداری میں چون سنا تھا سوز	تھا بونہی خواب میں سنا برابر
وہ فرمایا کہ تم سنتے نہیں	بغیر شب و دنک سنا پر غن او
اطیٹ آسمان میں چون ہلزل	سنا کرتا ہوں بیٹے اسکا آواز
بھی بولا آسمان کو ہی سزاوار	کہے آواز وہ از خوف جبار
کہیں یک شب کی نین آسمین جاگہ	وہ ان یکن ملک ہی سہرہ
اطیٹ آواز پالان کو کہے ہن	لفٹ میں اور مینا بھی لکے من

دست مبارک کا معجزہ

مبارک سرور عالم کے دو مات	لے دو مسیحی اچاڑ رکات
مقدس انگلیوں سے اسکے کئے بار	ہوئے جادوی بہت پانی کے انبار
ہوئے جس سے ہزاروں شخص سیرا	ہزاروں جانور لشکر کے وہ آب
سیرابی شتابی سے ہوئے بین	بھی لے مشکون میں لوگ اسکو رکے من
سفرین اور حفرین بوجہ یہ بات	ہوئی ظاہر بکرات اور مرات
بھی سنگریزے کئے مرن چکا تیج	مبارک ہاتھ میں اسکے بصر مع
خنین و بدترین کفار او پر	جو چھیکا ایک مشت خاک سرور
تجی کفار نابینا ہوئے بین	ہر میت کی ویرین سب رہ لئے ہن
بھی چھوٹی بات یک چھیلی کی تھی جو	ابھی نر سے نہیں ہم جنت تھی او
چھیا ہی گاس کو جب اسکے سالار	تجی چھیلی دئی وہ دو دہ بیار
بھی جب وہ تھوڑے کیا کو خضار	برکت امین و سجد حق دیا بھی
قتادہ کے چھیا جب منہ کو سرور	تجی جبرہ ہوا اسکا سوز

ہوا ایسا مجتہ اور تابان کہ بیشک عکس تھا جس سے نمایان

پشت مبارک کا معجزہ

مبارک پشت کا اعجاز انور یہ بھی ختم نبوت کی علامت تھی یک آیت ز آیات الہی یقین اسرار سے یک سترِ اعظم وہب ابن منبہ سے اسی سالم نہیں بھیجے گیا ہی کوئی پیمبر نشان اسکی نبوت کا نمایان کہا کہا خوب مولانا نے جامی نبوت را توئی آن نامہ درشت لکھا ابن حجر در شرح مشکات	جو تھا مہر نبوت نور گستر کہ تھا وہ خاتم فص نبوت نہیں ہزار کوئی اس سے کما ہی وہ تھا مخصوص با سالارِ عالم کیا ہی نقل مستدرک میں حکم مگر تھا اسکے سید سے ماتھے پر مگر سرور کے دو شانوں کے درمیان رکھے ہی پاک اسکا سترِ سامی کہ از نظمیم دارد مہرِ پشت یہ فخرہ اسمین تھا منظرِ خوشتر
---	---

اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ تَوَجَّهَ حَيْثُ كُنْتَ وَأَنْتَ مَصْنُوعٌ

بھی ایسی آئی ہی دسری روایت وفاتِ مصطفیٰ میں ای مودب ہی ظاہر علامت جبکہ پائے غیبت کا سبب اسکے یہ تحقیق نبوت کا نشان تھا ب وہ لایر و یا کوئی معید ہی اللہ ہی جانے	کہ وہ غایب ہوا ہی بعدِ رحلت خلاف آیا بہت اصحاب میں جب وفات او پر یقین اسکے لائے لکھے ہیں اس طرح اربابِ دقیق وہ ہمزہ روح اقدس کے ہو غیب سوا حق نے نہ کوئی اسکو بچانے
--	--

بھی کم ہونے سے یہ ہر نبوت
نبوت اور رسالت ایسی نبوت
رسولان پرین یقین مولائے قبول
نہ باقی انہی جو جانے رسالت
باقہ آدم شیرف شاہ کونین
پستہ پر نقش پا ہوتا تھا اشہر
جو پانی اسکے پادریو یا ہوا تھا
تھا اول آب اس کو تے کا کھارا
کہا جابر کہ میں نے تھا قضا
و لے یک قرض خواہ کتن بھی اصل
میں جاکر شاہ عالم کو سنایا
بھرا سی چوٹ اس باغ افر
کہ بعد قرض خواہوں کو تو اپنے
میں دینے کو لگا ہوں نہ پتہ
بھی باقی رہ گیا اتنا ابر کر

کل نا آوے دراصل رسالت
اسی باقی بعد رحلت کے بھی برقی
نبوت سے نہیں ہونے میں مغرور
یقین وہ ہو وے کا فرشتہ
تھے اکثر معجزے مشہور
نہ آتا تھا نظر بالو کے اوپر
وہ جابر چاہ میں جب اپنے والا
ہوا بالفور میتھا اشکارا
تھا خزا باغ میں لایا میرے بار
نکرتا تھا کفایت اسکا خزا
وہ میرے باغ کو تشریف لایا
بھی فرمایا مجھے تشریف رکھو
یہہ خزا نہ پ کر ہر ایک کو تو
ادائے قرض میرا ہو گیا سب
یہہ تھا اسکے قدم کا میں طہر

لعاب مبارک کا معجزہ

لعاب پاک میں یہ معجزے تھے
بھی آب شور کو شیریں کیا
انس کے چاہ میں جب وہ پڑا

کئے اعضا جڑے بے شبہ اس سے
بھی اس سے زخم چکا ہو گیا
وہ آب شور یوں شیریں ہوا

<p>مدینے میں کسی جگہ نہیں تھا رسول اللہؐ اس پر از عنایات تھی وہ حکم حق سے بھر گیا ہی مگر یہ بات زائد اسی ہی جان پر تھا کہا تم پر میرے تو فرماؤ پر صاف فاتحہ کا سورہ پاک وہ سورہ کیا ہی تھا فاتحہ کا یہہ استحقاق کی ثابت کا تھا گنا لعاب پاک سے پایا شفا ہی وہ غارِ ثور میں کاتا تھا جو مار بہت آشوب خیبر میں کئے تھے وہ سب گزرا باخبر موت</p>	<p>کہ وئسا آپ شیریں اور مصفا ہی مروی کث گیا یک شخص کا دت لعاب اپنا لگا کر کچھ پڑا ہی روایت میں ابو اسحاق کے ہاں کہ اوہ شخص یون سرور سے پوچھا کیا ارشاد اسکو شاہِ لولاک وہ استحقاق کی رہ پہ بولا یہہ کہتے ہی گرا ماتھ اسکا پیٹ بھی دست ابنِ حاطب جلد ہی یقین صدیق اکبر کو بھی ای یار بھی جب آنکھیں علی مرتضیٰ کے ہوئی بالفور جب ہر دو کو صحت</p>
---	---

دندان شریف کا معجزہ

<p>کہ مروارید سے تھے وہ مجلات سونا گہ اسکی سوزن کم ہوئی تب رسول اللہؐ نے شریف لایا علی سوزن ہوئی غمی جو کہ مستور</p>	<p>مبارک دانت کا یہ معجزہ تھا جناب عایشہؓ سیتی تھی یک شب چراغِ اسوقت پر گل ہو گیا تھا مبارک دانت کا چمکا ہو یک نور</p>
--	--

دندان شریف کا معجزہ

<p>رکھا تھا بالیقین اعجازِ بسیار</p>	<p>زبانِ دریشان میں اسکے دادار</p>
--------------------------------------	------------------------------------

<p>ہوئے یک دین چاہے ایک سبطین زبان اپنی جُسیا ادا کو سرور ہی تھا سہنا جو یک اندیکے مقدار کیا سگان کیتن جو عباست مفصل یہ بھی گدزی ہی روایت</p>	<p>سر انصار بقرت یعنی حسین ہوئے وے سیر اور سیراں خوشتر زبان اپنی بھرا کر اُسے سار دیا حق کس قدر اُسین برکت تو دیکھ اسکو باخباہ نبوت</p>
---	---

حسین کا معجزہ

<p>مبارک تن جو غافل و غبٹم تھی ایسی بوئے خوش اسکے بدن کوئی مشک و غیر و عطر یا گل معاف نہ کر کوئی کر با بسترور وہ بوئے پاک یک تن تلک بھی بھی جس سے گدزنا غا پیہر کئی ہی ام سہ دین رویت جسین پاک پر اسکے نمودار لئی میں اُس سے عطر عرق الہر برے خوشبو سے یک دختر کی ناکاہ سو اُس شیشے سے کچھ روق مہر وہ لڑکی جب تلک جستی رہی ہی وہ جب یک عضو اساکہ و حوتی</p>	<p>بھرے تھے اسین سب اعجازِ علم کہاں وے یاسین و یاسمین نہیں دکتے تھے خوشبو و شبنم تو اسکا ماتھ ہوتا تھا مہر یقیناً تو نہیں باقی اسکے رہی وہ خوشبو ہوتی تھی مہر کیا تھا شاہ بک ان بسترہت ہوا تھا موتیوں سا عرق لیلاہ رکھی تھی اسکو یک شیشے کے اندر ہوئی تھی فون تزویج و نواہ میں لے چڑکی ہوں اس دختر کے منہ پر نہیں خوشبوئی وہ اس سے لگی ہی وہ خوشبوئی زیادہ اسکی ہوتی</p>
---	--

<p>تھی اسمین بھی وہی خوشبو مقرر رہی ہی امنین وہ خوشبوی ساری ہوا مشہور تر از بیت عطار کہ کہتے ہیں جسے اعجاز ذاتی لکھے ہیں مستقل اس میں کتابان ہیں سجد یونہی اعجاز صفاتی وہی داخل معجز و نمین میں تہائی نرم اور شفقت اور عدالت تجل جود و ایثار و سخاوت فصاحت اور بلاغت اور شجاعت بھی عادات اور اخلاق عظیمہ کسی سے ہو سکے ویسے نہ اصلا لکھا ہوں میں باطوار نبوت بذکر معجزات خارجہ پر اب کرتا ہوں تہو و نہر کفایت</p>	<p>اولہ پائی اس سے ایک دختر کئے اولاد نگ بھی یونہی جاری مدینے میں وہ گھر کا نام ای یار بہت ہیں معجزے ایسے ہی حسی خصایص بھی انھیں کہتے ہیں ایجان ہیں حیون یہ بے عدد اعجاز ذاتی ہیں جتنے اسکے اوصاف گرامی چنانچہ اس شہ دین کی صداقت بھی صبر و حلم اور زہد و قناعت کمال دانش و عقل و فراست مگر ایسے ہی اوصاف کریمہ تھے رکھتے معجزوں کی شان والا مفصل وہ بیان باکرامت میں اب لکھا ہوں یہ فضل حلیہ نہیں ہی گورہ انکو بھی نہایت</p>
---	---

معجزات خارجہ کا بیان

<p>یقین اس طرح کرتا ہی روایت وہ پیغمبر کو دیتی تھی اذیت دو مادہ کا طفل اسکے دوش پر تھا</p>	<p>یزید ابن حبیب با سعادت کہ اہل شریک سے تھی ایک عورت وہ گذری ایک دن بر شاہ والا</p>
--	--

خدا اُس طفل کو گویا کیا ہے
 سلام لب جو و تیرے پر ای ترور
 رسول اللہ فرمایا ہے اسکو
 کہا اب خالق ارض و سموات
 ترے باہ نئے سرای شاہ عالم
 بتی نام اسکا پوچھا تب وہ بولا
 تو رکھ اے سرور دین اب مر نام
 وہ پختے نے کیا پھر عرض شاہ سے
 مری یہ آرزو ہے بے نہایت
 و عاقبت میں نبی اسکے کیا ہے
 کہ اب ایماں ترے تیر لایگا جو
 نبوت سے کہے جو تیرے انکار
 یہ ہر گھر ایک نعرہ جلد مارا
 وہ عزت معجزہ جب یہ پنجائی
 بھی اپنی عمر ماضی پر نہایت
 ہی فرمایا اُسے پیغمبرِ رب
 کہ لاتے ہیں تیرا ایک از جنت
 یہہ سکر وہ بھی ایک نعرہ کئی ہے

مخاطبِ شہ ہے جو کہنے کا ہے
 تو ہے غنیمتِ بر خلاقِ اکبر
 مری پیغمبری جانا ہی کہا تو
 مجھے معلوم کروایا ہے بہ بہت
 ہوا میں ہی کھڑا جبریل اکرم
 رکھے ہیں عبدِ عزی نام میرا
 وہ تب عبد الغفر اُسکا رکھا نام
 ہی میری عرض اب خد متین سے
 کہ تیرا خد متی ہو و ن عینت
 وہ رکھا پھر کے یوں کہنے کا ہے
 سعادت دو جہان کی پاؤ گیا او
 مقور وہ شقی ہی لایق مار
 وہین وہ مر گیا ہی آشکارا
 ہی وہ بھی صدق سے ایمان لائی
 لگی کرنے کتین افسوس و حسرت
 بشارت میں تجھے دیا ہوں یہ اب
 جنوٹ و کفن تیرا باسترت
 وہین حکمتی رضا پر جان دیتی ہے

روایت ابن مرکب ہی یہ لایا
 کیا دلم پسو جب سالار عالم
 میں دیکھا جب وہ تھا ہشتاد سالہ
 بھی عثمان بن حنیف یک کردار
 کہ نابینا نے ایک شاہ کے پاس
 مجھے تعلیم فرمایک دعائے
 کیا تب اسکتین ارشاد حضرت
 بھی کہہ چتا ہوں میں یا رب تیری
 بھی اب تیری شفاعت یا محمدؐ
 کہ تا تیری شفاعت کے بدولت
 خداوند ا محمدؐ کی شفاعت
 کہا راوی وہ نابینا گیا ہی
 تبھی بنایا گیا ہی اسکو داور
 کیا اسطرح اصبح نے روایت
 رسول اللہ کی خدمت میں آئی
 کہ میں اور سب مرے کم عمر بچے
 وہیں دست و پاس رہا تھا یا
 فلک سے جس طرح از لطفِ کامل
 سو یونہی مائدہ از دارِ جنت

کہ نابینا ہوا تھا باپ میرا
 مرا والد ہوا بینا اسیدم
 پوروتا تھا وہ تب سو زمین تا گاہ
 روایت اسطرح کرتا ہی آئی یار
 کیا ہی عرض یون ای اکرم ان
 کہ تا روشن کرے آنکھیں مرے
 وضو کر اور پیرہ تو چار رکعت
 شفیع لاتا ہوں پیغمبر کو تیرے
 لجاتا ہوں بنزد رب اَوْ حَد
 مرے آنکھوں میں وہ بخشے بھارت
 تو میرے حق میں کیجیے اب اجابت
 عمل ارشاد سرور پر کیا ہی
 خبر یہ آئی ہی مشکات اندر
 کہ یکدن فاطمہ خاتون جنت
 شکایت صدمہ فاقے کی لائی
 ہمیں بھوکے بالوائے تین درجے
 لگا کہنے کو یون بارِ خدا یا یونو
 کیا تو مائدہ عیسیٰ پونا زل
 محمدؐ کے تئیں کیجیے عنایت

بھی تب یوں حکم خاتون کو کیا کہ
 تھے اسکے ساتھ سنیں کریمین
 و کھائے ہیں جب خاتون کھم
 کہ ایک کانہہ مکمل باجوہ
 تیرید و گوشت سے بسریری او
 کہا سہرور کہ نے اللہ کا نام
 ہی مروی اس سے کھاتے خوش
 نہ اس سے ایک لقمہ بھی ہوا کم
 امام دین حسن یک لقمہ گوشت
 یک حوریت اس سے پوچھی اگر
 کہ اس حوریت کو دینے کا ارادہ
 یک ایک غیب سے یک لقمہ آئے
 وہ کانہہ بھی اتھا جو گھر کے اندر
 کہا سہرور قسم ہی اس خدا کی
 نہ ظاہر کر کئے ہوتے وہ نعمت
 ہی بی بی ام سلمہ سے روایت
 ہی پوچھا ایک تو کہا ہر اشہر
 خلیل اللہ ابراہیم مگا
 کہا شہ ماں خلیل اللہ تھا

کہ کومین دیکھ اپنے جاگے کہا ہی
 ہی پیچھے لگے تھا سارا رنگین
 بھی دیکھے اس مبارک گھر کے اندر
 ہی اسکے حجرہ اطہرین حاضر
 جہکتی تھی ہی اس سے گوشت کی بو
 کرو اس سے تناول صبح اور شام
 و صراحتا وہ نہی کانہہ سات دن
 عجب تھے اسکے برکات منظم
 لے اس سے یکون آیا بار برای دوست
 کہان سے پائے تم یہ گوشت خوشتر
 کیا لقمہ اپنا لپٹا ہوا
 وہ لقمہ لے گیا دست حسن سے
 وہین جاتا رہا ہی آسمان پر
 جو خلعت مجھ کو بعثت کی عطا کی
 جسے ملگ انکو وہ کرتی کنایت
 کہ تین اشخاص آئے نزد حضرت
 کہ ابراہیم سے ہو نہیں نے بہتر
 ہی تیرہ کہا تراحق پاس سررا
 یقین میں ہوں حبیب اللہ بوجہ

بھی دسرا شخص یوں سرور پہنچا
 کلام حق نے تو موسیٰ سے کیا ہی
 کہا حق بطور پر اس سے کیا بات
 کیا ہی عرض تیرا شخص اُندم
 یقین عیسیٰ تو مردوں کو اٹھایا
 ہوا ہی شاہ دین یہ سنکے بہم
 علی تھا دو گرچہ تب آی دماز
 علی فی الحال حاضر ہو گیا ہی
 کہ اب آواز میرا تجھ کو بقیں
 تو جا ہمراہ یے لوگون کو لیکر
 پکارا سکتین وہ جی اٹھیکا
 یقین وہ یوسف ابن کعب مذکور
 غرض ہمراہ لیکر انکو حیدر
 نہ ایکبار جب اسکو کیا ہی
 کیا آواز پھر جب دوسرے بار
 پکارا بار سیوم جب وہ الحق
 امیر اسکو کیا ارشاد یونٹب
 اتھا وہ قبر سے یہ بات سنکے
 جماعت کتین وہ دیکھتا تھا

تو کہتا ہی میں افضل ہوں زمونے
 سوا ایسا فضل تیرا کونسا ہی
 مرے عرش پر معراج کی رات
 تو کہتا ہی کہ ہوں عیسیٰ سے اکرم
 نہیں یہ معجزہ ہی تو دکھایا
 پکارا ہی علی کو جلد اُندم
 ولے حق اسکو ستا یا وہ آواز
 رسول اللہ اسکو یون کہا ہی
 باذن اللہ پہنچا یا ہی جبریل
 مزار یوسف ابن کعب اوپر
 سخن البتہ تیرے سے کر گیا
 یہود و نصاریٰ بڑا عالم تھا مشہور
 گیا ہی جلد اسکی قبر اوپر
 شگاف یک قبر میں اُسکے ہوا ہی
 شگاف اُسکا ہوا زائد نمودار
 لگا دینے کو مردہ قبر ہوشق
 کہ اٹھ تو حکم سے اللہ کے اب
 جھٹکتا خاک اپنی ریش ہر سے
 کہ گویا انکو سب پہنچاتا تھا

لگا کینے کو پس حصار کشین
کیا تھا میں ہی تیغ کو ضیعت
میں مکر ہو گئے مین تین سو سال
کہ اب پیغمبر آخر زمان پر
بصدق جان و دل ایمان لاؤں
کہ اگر مشکرون سے یکجہات
یہہ حالت جبکہ دیکھی وہ جماعت
کہ اس پر معظّم کو یہاں سے
علی تب چند بات اُس سے کیا تب
برابر ہو گئی سب اسکی برستی
علی ہمراہ بیکر وہ جماعت

کہ پوجھو یوسف ابن کعب ہو مین
جو رکھتا تھا بہت ملک و ریاست
چلایا اسلئے حق مجھ کو الحال
امام و خاتم پیغمبر ان پر
بہر جہت اُسکے اعدا کو دکھاؤں
طلب کرتے ہیں اس سے خرق عمام
علی سے یوں کیوں ہو جس مدت
اُسکے جائے پر پھر بھیج دیجے
وہین وہ جائے پر اپنے کیا ہی
جوئی ہم مشکل اول قبر کی
ہی آیا نہ دس سالہ رسالت

معجزہ

روایت اس طرح کہ تاہم حیدر
کیا ہی حکم تیب یوں مجھ کو ای بار
فلانے گھاٹھ پڑے جبکہ پہنچے
حجر کو اور در کو اور شجر کو
سلام اب تم کو بولا ہی منفرد
میں جب اُس گھاٹھ اوپر جا کے پہنچا
میں پہنچا یا تھیات پیغمبر

میں کو جب مجھے پہنچا پیغمبر
کہ جا نا قہ پو میرے ہو کے اسوار
و مان لوگ آوین استقبال میرے
خطاب اس وقت پر اس طرح کرتو
محمد مصطفیٰ حق کا پیغمبر
تو لوگ آتے تھے استقبال دیکھا
حجر پر اور در پر اور شجر پر

رسول اللہ پر سجدے کے سلام

از میں سے یوں کہ جو ایک ٹکڑی تیرا

معجزہ

میں تھا ایک رات نروشاہ کو ان
برستا تھا بڑی شدت سے برستا
گذازا ہون خشا ہمارا سرور
طرف سرور کے دیکھا باسجاد
عصا اسکو کیا تھا شاہ والا
کہ اس ساعت میں کیا ہی حال تیرا
نماز اس وقت کی بیشک تیرا
تری خدمت میں رہا ہی سجاد
سمجھ داخل ہوا ہی جا کے اس آن
وہ روشن ہوو گی مشعل کے مانند
بھی کو نے میں ہی گھر کے اسکو پاو
نکل جاو گاتب گھر سے وہ پرشین
وہیں مسجد سے تب نکلا ہوں باہر
میں پہنچا روشنی میں اُس کے آگھر
تھا مثل خورشید کو نے میں شیطان
گیا تب گھر سے میرا وہ تہہ کار

کہا ہی یوں قتادہ ابن نعمان
اندھیری تھی نہایت سخت وہ رات
وہ شب کو بس غنیمت میں سمجھ کر
عشا سے جبکہ میں پایا فراغت
تھی دست پاک میں یک شاخ خرما
وہ فرمایا مجھے تب ای قتادہ
کیا میں عرض ای شاہ بریات
میں دل سے جانتا ہوں بغنیمت
وہ فرمایا کہ ترے گھر میں شیطان
چھڑی خریمہ کی اب لیجا یہ خورند
تو اسکی روشنی میں گھر کو پہنچے
تو اسکو اس چھڑی سے مار بے مین
میں سن اس بات کو از شاہ فاخر
چھڑی وہ ہو گئی ہی تب منور ہو
بھی تب سوتے تھے میر گھر کے لوگان
میں مارا اس چھڑی سے اسکو یک مار

معجزہ

ہی مروی ایک دن انہو دھرتی
 کہ جو تیریسے مین سناتہوں اسی
 کہا سترہ پچھا تو اپنی چادر
 دراز اپنے کیا دست مطہر
 بھی اسکو اسکے اس چادرین ڈالا
 بھی سر دیا پیٹے اپنی چادر
 وہ چادر جو ہریرہ نے پیٹا
 بڑا ہی حافظہ اسکو عنایت
 جو سناتا تھا وہ غیر سے اخبار
 احادیث کثیرہ کے روایات
 کتابین جو حدیثوں کے مین پرورد
 مستور تہ ہزار احکام شرعی
 سو اسین دیر ہزار احکام نبوی
 بھی دسکر دیر ہزار احکام معقول

کیا ہی جو ہریرہ بہ شکایت
 اُسے مین بھولنا ہوں آہ صد آہ
 پچھایا اپنی چادر وہ زمین پر
 ہوا سے تب لیا کوئی پتھر سترہ
 کیا یکبار یا سترہ بار ایسا
 رکھے اپنے وہ مین سینے کے اوپر
 بھی اسکو اپنے تب سینے پہ رکھا
 کیا اپنے کرم سے رب عزت
 نہیں کچھ بھولنا تھا اُس سے زہا
 اُسی سے پائے مین تو دیکھ اثبات
 بسا اسکے روایت سے ہی مین پرورد
 ہوئے ثابت حدیثوں سے ہی
 یقین ہی جو ہریرہ سنے ہی مروی
 روایت سے ہی جان آدمی کے منقول

میں
 روایت ہی کہ یکدن شاہ ابرار
 کہ جو تم سے سہان کے رو آوے
 تھا عتبہ زید کا جو ایک فرزند
 کہ اس شب مین نے کراتا تھا امانت
 صحابہ کو کیا یون حکم آی یار
 یہاں اللہ وہ کچھ صدقہ لاوے
 خبر دیتا ہی وہ یون آی خردمند
 کہ ای خلاق وای قاضی حاجت

تو بیشک جانتا ہی بہہ مقرر نہیں کوئی چیز میرے پاس باریب ہوئی جب صبح سب اصحاب فاخر وہ عتبہ بھی انھوں کے ساتھ آیا نئی پوچھا کہاں وہ شخص ہے اب	کیا جو حکم صدقے کا پیغمبر کیا صدقہ میں اپنی آبرو اب کئے صدقات اپنے لاکے حافی ولے ناچار خالی ہاتھ آیا جو اپنی آبرو کی صدقہ درشب
--	--

این المصدق بعرضہ الباریب

جواب اسکا دیا نہیں کوئی اسٹھار نہیں پھر کوئی جواب اسکا دیا ہی کہ ماں وہ یا حبیب اللہ میں ہوں قبول صدقہ تیرا رب دادار	وہ ستر و ریونہی پوچھا دوسرے بار کھڑا رہ عرض عتبہ یوں کیا ہی کہا اسکو رسول رب بیچون کیا ارشاد یوں سہ بار سارا بار
---	---

معجزہ

روایت یوں کیا ہی پو پو پریرہ مساکین اور غربا تھے و اصحاب گدڑتے تھے بہت فاقے انھوں پر میں دیکھا ہوں کہ ستر نفو تھے سوا انگلی کے کپڑا کوئی دیگر ہدایت تنگ تھی لنگی بھی ایسی ستر کے واسطے بروقت سجدہ رسول اللہ کے تھے گھر کے مہمان	کہ تھا داخل میں در اصحاب صفہ لباس و نان کی تنگی سے مبتلا رضائے حق پو راضی تھے و یکسر و سب حفاظ قرآن و خبر تھے نخشا انکو کہ دہائیکے پشت اور سر کہ نصف ساق تک ہی پہنچتی تھی پکڑتے تھے کنارے اس کے و آہ دل و جان سے اس کے در کے قربان
--	---

ہمیشہ آہ بھوکے اور پیاسے
 وہ سرور دیکھ انکا حال پر سوز
 برے اجاب میں تم اور سرست
 تمہارا پاس جھٹکے کہا ہی رہتے
 بکھو کرنا تھا مہمان انکو سرور
 جو باقی انہیں رہتے دو الکادات
 بھی جو صدقات آتے نزد حضرت
 بھی جو آتے تھے سرور پاس نہ تھے
 غرض کہتا ہی داری حال اپنا
 شکم پر اپنے یک باز نہ تھا پتھر
 گذرنے تھے مداح جس سے اصحاب
 وہ رہ سے حضرت صدیق گذرا
 کرے نا حال پر میرے شفقت
 لے ہمرہ نہیں اپنے بٹایا
 سوال اُس سے بھی یک آیت کی مرین
 رسول اللہ پس شریف لایا
 کہا اے جو پروردہ مجھے دیک
 کہا آساتھ میرے میں چلا تپ
 بیالہ دودھ کا تپ یک کہیں سے

پرے رہتے مجھے بس در پر ایک
 تسلی انگشتیں دیتا تھا ہر روز
 اگر جاؤ گے تم بے شبہ یہ بات
 تو چاہیں اُس سے زاید فقر و غاند
 کرم سے افینا اصحاب کے گو
 شریک انکو تھا کرنا اپنے سات
 انہیں کتب وہ کرنا تھا عنایت
 تھا دینا انگشتیں اُس سے بھی جیسے
 کہ تھا جن سخت تر یک روز بھوکا
 جگر کو مارنا تھا بس زمین پر
 میں بیٹھا ایک دن اس رہ میں بیاب
 میں یک قرآن کی آیت اُس سے چھا
 رجاوے سات اپنے با عطمت
 بھی اُسکے بعد ہی فاروق آیا
 نہیں وہ بھی بٹایا ہی مرین
 نظر کر کے مرے پر مسکرایا
 کہا میں یا نبی اللہ بتیک
 ہی چھٹھا حجرہ اشرف کتب جا
 میں لائے پاس اُس آدہ دین کے

<p> کیا ارشاد مجھ کو شاہ اب جا کہا میں دل میں تہ کتنا ہی ہم دود اگر مجھ کو ہی شہ کرنا عنایت لیکن حسب ارشاد مغلہ ہو و جب حیرین آیتھے مودب کہا سرور مجھے تب لطف کے ساتھ مبارک ہاتھ میں اسکے دیا میں جی فرمایا کہ اٹھ پیہب کو پوا ہوئے سیراب سب اصحاب اکرم مرے اور شاہ عالم کے سوا وہ کانہ شاہ پھر مجھ سے لیا ہی کہا ای بوہریرہ با فراغت کیا پھر حکم مجھ کو دوسرے بار کیا پھر نوینی تیس بار دریا ب کیا ایسا ہی چوتھے بار سرور نہیں واللہ اب باقی ہی جاگہ مبارک ہاتھ میں لے اپنے آخر </p>	<p> کہ سب اصحاب کو بلواؤں تازود تو پی جانا اُسے میں با فراغت بلا لا یا ہوں سب اصحاب کو جا انہوں سے ننگ جاگہ ہو گئی تب کہ کانہ شیر کا وہ دمرے ہاتھ عنایت پھر کیا ہی وہ مرتین اٹھائیں اور ہر سر کو پلایا ہو نہیں اس شیر سے تب کچھ ہوا کم نہیں باقی رہا ہی کوئی اُنسے کرم سے پھر عطا مجھ کو کیا ہی تو پی میں نے پیاموں بامستہ زیادہ کر تو پیا اسکا لی یار پیامیں اور ہوا بس اس سے سیراب کیا میں عرض ای حق کے پیہم لیا ناچار تب میری سے کانہ کیا ہی نوش وہ ستار فاضل </p>
---	--

معجزہ

کیا ہی پر میرا جبکہ حلت

کیا اس طرح جابر نے روایت

رہا تھا قرض باقی ایسا بسیار
 غرض خرمیکا جب ہکام آیا
 کہ خرمیا جو حاضر ہے سولیوں
 وہ پہنچانے کہ اس خرمی سے لھلا
 ہوئے وہ نہیں یہ بات زہار
 کہا چہا ہونین اسی شاہ ووزار
 کیا اس طرح نب ارشاد مجھ کو
 جس پر پر قسم کی ایک ڈال انبار
 میں ویسا ہی بجلا حکم اس کا
 وہ شہ کہ قرض خواہان جبکہ دیکھ
 بڑی انبار کے اطراف سے بار
 وہیں شریف رکھ کے غم کو بولا
 اسی جگہ پر ہر ہر کو بلا میں
 دیا اتنی برکت حق تعالیٰ کا
 ادا لئے قرض ہی جیسا تھا میں
 سوب ڈیگیں سے خرمیکے باقی
 کہ بیٹھا محمول اللہ اس پر
 اتل سے اسے ہر جگہ دیکھا

ادا کرنا خا اسکا مجھ پر دشوار
 میں تاکہ قرض خواہوں کو بلایا
 بھی قاضی سے جھگو چھوڑ دو میں
 ادا ہا ہو سکیگا قرض سب کا
 گیا نہ متین تب سرور کے ناچار
 کہ اب دیکھیں مجھے قرض خواہان
 کہ خرمیا توڑ کر سب جمع کر تو
 خبر دے مجھ کو میں آنا ہوں اسٹار
 کیا جاعرض وہ تشریف لایا
 گلے کرنے کو تعاضا میرے سے
 ہوا دوق فزا وہ شاہ ابرار
 کہ دیکھ قرض خواہوں کو تو بولا
 وہ خرمیا نہ کہ دینے لگا میں
 کہ کچھ باقی رہا میں قرض باقی
 نہ یک دانہ بھی باقی ہو میرے میں
 ہوا ایک ڈسک سے ہی میں نے ساتی
 اسی سے قرض سار میں ادا کر
 نہ یک خرمیا بھی کہ باکم ہوا تھا

روایت ہے کہ تمنا یک شت انجام
قبائین ہو کسی عورت کا عاشق
لباس ایسا کیا تب ایک تیار
قبائین جا کے یوں کہنے کو لا گا
رہون مہمان تمہارا تا ای لوگو
لباس خاص بہہ اس شہ کا ہی
وہ اکثر غور تو ن کو دیکھتا تھا
کہ بیشک جانتے ہیں ہم یہ والدہ
ولے اس شخص کی حالت عجیب
و چند اشخاص آئے نزد حضرت
تھا قیدولے میں مشغول سرور
ہوا پیدا جب شاہ رسالت
کہ فرمایا امام وسیع الناس
رسول اللہ پوچھا کون ہے وہ
لباس پاک وہ پہنا ہے تیار
ہوئے ہم اس لئے خدمتین حاضر
غضب میں اس قدر آیا ہے سرور
کیا تب یہ حدیث پاک ارشاد

ابو جرحہ اتھا اس شخص کا نام
کیا قدرت ولے پایا نہ بطلق
کہ جیسا پہنتا تھا شاہ ابرار
کہ بھیجا ہے مجھے سالہ روال
کیسے گھر میں اب مجھ کو اتارو
کرم سے وہ کیا مجھ کو عطا ہے
لے دے لوگ تب کہنے کو اتار
خوش سے تو کرتا منع ہی شاہ
سراسر اسکا بد نظری کا موجب
کما ہی تاکھے اسکی حقیقت
تھے بیٹھے منتظر دور کے اوپر
وہ مردم تب کئے ہیں عرض خدمت
ابو جرحہ کو کیا بھیجا تھا ہم پاس
ہی کیا احوال اب تم اسکا بدلو
بھی کہنا ہے نبی مجھ کو نہایا
کہ تا احوال سے ہوں اسکے ماہر
کہ سرج اسکا ہوا ہی رنگ اظہر
رکھو ای مومنو تم اسکین یاد

حدیث من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعده من النار

کہتے ہیں جو خدا جو حقہ مجھ پر
 قسب کو انم بیان سے جلد جاؤ
 گر میرا کان یہ یہ ہی حرم
 فباکو ویسے ابھی پہنچے نہیں تھے
 کہ وہ پیشاب کر نیکو گیا تھا
 روایت اب طرح کرتے ہیں انہیں
 میرے من ہو یکدن بفراسم
 تھے گرچہ بی بیان سب مجلس آرا
 ارادہ نب کئے ہو فرحت اندوز
 حضور پاک میں ہو اسکے حاضر
 وہ مجلس کے مناسب آہ کوئی تب
 لگی تھی جلد کر بے آنے زہرا
 کہ ای بیٹی قبول اب عرض انہی
 وہ بن خاتون بفرمان معلوم
 چلی گئے عورتیں دیکھے اسے جب
 کہ یہ پوشاک یارب ہی کہا تھا
 سلاطین کو نہیں ایسا میسر
 نہیں خاتون پوتھا وہ گرچہ ظاہر
 کہ نصاب معجزہ اس شاد و دین کا

وہ لیوے اپنی جاگرتش کے اندر
 اگر باوین تو اسکو قتل کر دو
 کہ زندہ اسکتیں ناپاوی گئے تم
 کہ دنیا ہو گئی تھی پاک ایسے
 ایسے یک سیانت کا تا وہ مواتا
 کہ عورت اب مہاجر اور انصار
 کئے تھے ایک مجلس شاد و غورم
 یہ شہزادی نہیں تھی انہیں زہرا
 کہ جو وہیے فالیمہ می رونق افروز
 ہوئے ہیں پڑ عباد شوق وافر
 ایسے فافرو حاضر تھا جب
 کیا ارشاد ایک پوشا و والا
 کیونکہ ہم سے نامو نا امیدی
 وہ مجلس میں ہوئی ہی رونق افزا
 تجیر کے پرے کہ داب میں ب
 کہ ہی ایسا مشورہ اور زیبا ہو
 ہوا ہمت یہ بی بی کو کہہ کر
 تھے سسج ولے حضارہ ناظر
 حبیب اللہ ختم المرسلین کا

روایت یوں کیا ہے ابن عباس تھا اپنی قوم میں وہ خوب صورت کہ اس بات کا افسوس مجھ کو وہ بولائیں نے اب جس میں پر ہون وہ دسرون ہوا ہے کہ حاضر	کہ انا تھا یہودی ایک شہ پاس کہا ایک دن اسے شاہ رسالت کہ با این سن دوزخ میں جے تو نہ دسرون کے خاطر اسکو چھوڑون تھا پر صفتا تب یہ آیت شاہ فاجر
---	--

وَحُورٌ حُصْنٌ كَمَا تَالُو لَوِ الْمَكُونُ

سہا ہے وہ یہودی جب یہ آیت کہ میں لانا ہوں ایمان آجکے دن کہا سرور کہ ستر حور بہتر ہو سُہمان وہ ہوا از جان و از دل کہا وہ جبکہ اس دنیا سے رحلت آمارے انگیتن جب قبر اندر رہا تا دیر وہ خیر البرایا جسین پر عرق تھا اسکے نمودار ہوئے اس بات سے نایل صحابہ کہ آئے تھے بہت حورانِ جنت وہ یک کہی تھی میں دوجہ ہوں اسکی یہاں گسر سبر ان ب کا اتحاد پکڑتے تھے وے میرا پیرین ب	کیا یوں شاہ دین سے عرض خدمت تو کہا یک حور دلوانے ہی ضامن میں ضامن ہوں تجھے خشیا کا داور ہوا اسلام اور ایمان میں کامل نماز اسپر یہ حاشا شاہ رسالت کرم سے آپ اُترا ہی عیمبر ہی باہر بعد از ان تشریف لایا پتھا تھا پیرین کھاندہ پایا کیا اس رمز سے تب انکو آگاہ خوشی سے یک پو یک کرتے تھے سبقت سو وہ دسری بھی یوں بولتی تھی گناہوں میں نے پہچاتا بہشتاد لہذا پھٹ گیا کھاندے پر اب
--	--

بھی اشد بن عدو مہیا کر دیا
 سوائے ایک نبی کا مقابو نام سنئے
 منے محمد پاس لوگان لایا
 وہ بت کے پاس میں جانے آئے
 حکم سے اس صم کے تباہی دسار
 کہ عبد المطلب کے حاتم ان سے
 بن نکلا ایک پیغمبر خدا کا بن
 رہا کاری رہا خواری برے کام
 حرام محض کبیر کر دیا اب
 گنہگار آسمان کے ہو ملائک
 عجب ہی یہ عجب یہ عجب
 ہوا پھر دوسریک بت سے آواز
 سنئے کرتے لوگ آگے اسکا پوجا
 کہ اب نکلا ہی یک پیغمبر رب
 زکوۃ و صوم کا بھی حکم فیروز
 حکم سے جلد تیرے بت کے کیا اور
 ان الذی وزدہ النہو والہدی
 ہی ایسا ترجمہ ای باسعادت
 جلا شک بعد عیسیٰ ابن مریم

روایت اس طرح کرتا ہے ای بار
 سوائے ایک نبی کو جیتے تھے کی قبیلے
 خیراؤن تا وہ بت کے پاس لجا
 میں گزرا پاس یک دوسرے صم کے
 یکایک اسطرح آیا ہی آواز
 ہی اس صم کے عالی دو دہان سے
 وہ صم و کشید آواز اسدا کا
 بھی دینج جانور نیک انسان
 قنات ای ظاہر ہو گئی اب
 کے ہکو رجم کرنے میں ملائک
 عجب وقت سرت اور طریق
 صناداب ہی معطل ہے تک و تار
 بدی ای اسکی برہر شخص نہ جا
 وہ پرستی ہی نمازین ہونا اور
 وہ سچا پائی لوگ کوشب و روز
 ہوا اس میت کا آواز بالہور
 بعد ابن مریم میں قریش احمد
 کہ ہوئی شان نبوت اور ہدایت
 قریشی احمد مرسل سے حکم

سولہ دون طرف پھر مین کیا جب
 دو روز باہ اسکے اچھرتے ہیں اطراف
 کہ یعنی اسکے جو پوجے کے پیران
 پوجا تھے اسکو پھر یا ورنہ اچھا کر
 مین جب دیکھا ہوں اسنت کا پیراں
 ارب پبول الثعلبان برسہ
 یہ قصہ تب ہوا شاہ رسالت
 گیا ہوں پس مدینے کے طرف مین
 مدینے کیتین مین نے کیا جب
 مرے کتے کا تب راشہ اتھا نام
 گیا مین جب حضور شاہ والا
 کیا مین عرض ظالم ہی میرا نام
 کیا مین عرض نام اسکا ہی راشہ
 کہ مین راشہ رکھا ہوں نام تیرا
 عرض اسلام کی مین پاکی دولت
 بھی اپنے ملک مین بہر معیشت
 کہ جس مقدار گھوڑا ایک دوڑے
 عطا اتنی زمین مجھ کو کیا وہ
 لے پانی منہ مین اپنے شاہ والا

عجب تر حال دیکھا انکا مین تب
 بھی کرتے مین نہایت اسکے سبب
 دھرتھے اسکو کھاتے مین و حیوان
 کئے پیشاب دو نوبت کے اوپر
 کیا یہ شعر حسب الحال فی الحال
 لقہ ذل مین بالت علیہ الثالب
 مدینے کو کیا تھا جب کہ ہجرت
 لیا سرور کی خدمت شے شرف مین
 مرے ہمراہ یک کتا بھی تھا تب
 بھی تھا ظالم یقین اصلی مرا نام
 مجھے پوچھا وہ تیرا نام ہی کیا
 بھی پوچھا کیا ہی تیرے کلب کا نام
 کیا راشہ وہ سالار ماجد
 ترے کتے کا ظالم نام پگھلا
 کیا وہ سرور سے عالم بیعت
 مین مانگا ہوں زمین اتنی رحمت
 بھی اپنے ماتھے سے نہ سنگ چسکے
 مجھے یک دلو پانی کا دیا تو وہ
 وہ دلو آب مین ہی اسکو والا

بی فرمایا کہ ہر پانی لجا کر
 جو زاید آب ہر حاجت سے تیرے
 یہ سنو شاہ سے غفلت نہ رہی
 ہر چہ کہ آب شیرین کا مصفا
 جو لوگ اس ملک میں ہوتے تھے نیار
 یقین کرتے تھے ہمیں غسل اگر
 وہ آب پاک کا بھائی اور عالم
 میں بہتر تھو تھے اپنے جو چسکا
 کہ طاقت و مقدار نامور بستر کی

چمک دیکھے یقین اپنی زمین پر
 نگر ہو گون کو ہرگز منہ اس سے
 وطن کو جانے دیا ہی کیا تھی
 زمین پر جلد اس کے ایک تھلا
 شفا کے واسطے و لوگ آئی بار
 شفا دینا تھا انکو ازب واکر
 یقین ماہ و رسول اٹھ کر رکھے نام
 مسافت پر وہ اتنے جانے چھا
 برکت تھی یہ شاہ و بحر و برکی

معجزہ

روایت یوں کیا ہے ابن عباس
 نبوت پر ترے ہی شاہ و عالم
 رسول اللہ تب اسکو کہا تھی
 بلا وے پر مرنے گر آوے جو
 کہ نامان شاہ دین اسکو بھایا
 مسلمان ہو گیا وہ با فقہیت
 کہ یک خوشے کو قرعے کے پتھر
 ہی آیا گو دانہ نزدیک سترور
 کہ واپس جا تو اپنی جا پوری اب

کیا ہی تعریف ایک شخص شہ پام
 اگر جس کوئی دلیل اسوقت بتلا
 کہ میرے کا شجر جو یہ کھڑا تھی
 تو کیا یہ دیکھ کر نہ لگا ایمان
 وہ بین چلا ہوا وہ چھاڑ آیا
 بھی ایک آئی ہی یوں دسری آوا
 بھایا وہ گر اسی تب زمین پر
 کیا پھر شاہ عالم حکم سپہر
 لگا وہ با کے اپنی جا پوری تب

وہ دیکھا جبکہ یہ اعجازِ اکرم	شہادت کا پڑھا کہ اسیدم
معجزہ	
وہی راوی کہا ہی ایک صحت کہی ای شاہ اس لڑکے کو ہر روز بھی تب کرتا ہی ناشایستہ وہ کام لگا سینے کو اُسکے دستِ اطہر وہ لڑکے نے وہیں بک فی کیا ہی تہی صحتِ مرض سے اپنے پایا	لے آئی ایک لڑکا نزد حضرت جنون آتا ہی صبح و شام ہر روز بہ اسکا حال ہی ہر صبح و ہر شام کیا حق میں دعا اُسکے پیغمبرؐ سیاہ کتنے کا بچا بک گرا ہی جنون ہرگز کہہ اسکو نہ آیا

معجزہ

امام دین جس سے ہی روایت تھی بیک دختر مری ہم اسکتین مار ہیں گذرے سال اتنے اب بلامین سبجہ تو در زمانِ جاہلیت کہ اپنے دختر کو مارتے تھے نہ اخراجات کے ہو انکے حامل کئی دسروں کی دامادی سے کرہار یہ فعلِ زشت کی سیدِ برائی مع القصہ وہ جب اسطرح بولا وہ نالے پر وہیں تشریف لیجا	کہ بولا شخص بیک آنزد حضرت فدان نالے میں ڈالے میں ای سالاً تو کر زندہ اُسے ای شاہ کو مین عرب میں تھی یقین اکثر بہ عادت کئی زندہ ہی انکو گارتے تھے دہیزو بیاہ سے ہوا انکے پردل تھے ایسے قتلِ ناحق کے زوادر ہی قرآنِ معظم بیج آئی رسول اللہ عرض اسکی قبول پکارا ہی اُسے لے نام اسکا
--	---

خدا کے حکم سے زندہ ہوئی وہ
 کہی بیک و سعد یک اسی پیمبر
 کہ ایمان لائے تیرے پذیر وادار
 باذن اقدسیرتین جلاوطن
 کہی وہ عرض ہی شاہ رنالت
 کہ اُنسے حق تعالیٰ کو نہ یادہ

بطل پالے بسے باہر اگئی وہ
 کیا اسطرح ارشاد اُسکو سرور
 جس پر جسے بین اب میرے
 جس اب مجھ کو حوالے ایک کرد
 ہین فانات بسے اب مجھ کو
 رسم و مہربان باہی امون آشاہ

ابو اسحاق لیب معجزہ

ابو اسحاق لیب معجزہ
 کہی ابن ابی اسحاق لیب
 کہی ابن ابی اسحاق لیب
 کہی ابن ابی اسحاق لیب
 کہی ابن ابی اسحاق لیب
 کہی ابن ابی اسحاق لیب

ابو اسحاق لیب معجزہ
 کہی ابن ابی اسحاق لیب
 کہی ابن ابی اسحاق لیب
 کہی ابن ابی اسحاق لیب
 کہی ابن ابی اسحاق لیب
 کہی ابن ابی اسحاق لیب

محمد رسول اللہ الہی الامتی ونامہ اللہ کان لک فی الکتاب مطلق

بھی بولا سچہ کیا کوڑ سنو کیا وہ
 سلام اُسکے بعد پوچھتے کہ کوڑ

بھی نام اصحاب کے بقیے کیا وہ
 یہ فقرے سے کیا وہ نیک مضر

السلام علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہ وسلم اللہ وعلیہ وسلم اللہ وعلیہ وسلم

بھی بکڑ جات اول پو آ یا پو

وہ رملت یعنی یہ دنیا نیسے پاپا

ابو سفیان کہتا ہے یہ ایت

کہ جسی حب دوم من میری اقامت

شہر عالم کے اوصاف و کمالات
 چرائے گئے کامین نے قصد جب کہ
 بلا شک کلمہ طیب کی تکرار
 مین دیکھا ناگہاں یک اس خوشتر
 طرف جنگل کے بیشک دور تا تھا
 وہیں میر طرف ہی منہ کیا وہ
 کہاتین و اچک گیا ہی عجب بات
 کہا وہ کہ تو ہی سقور
 کہا میں نے عجب ترکہ وہ کیا ہی
 مقدر جو ہی تیر ازرق خوش رہ
 و لے یہ کلمہ طیب مقرر
 نہیں لاتا ہی چرکوں اسے اپنا
 مین پوچھا کون ہی اسکا ہمسر
 محمد اس کا پیغمبر ہی سچا
 مین پوچھا کون ہوا معلوم تجھ کو
 یقین جانا ہو نہیں اشد ہی یک
 ہی مروی تھا حصین یک شخص کا نام
 نہیں وہ دعوت ایمان قبول
 یہ تیرا بہت اگر مجھ سے کہے نا

بہت قیصر سے میں سنا تھا دینار
 گذرنا تھا جس جا نور پر
 فصیح او جانور کرنا تھا اس تھار
 کہ مالک سے جدا وہ اپنے ہو کر
 مین چاما اسکو مکرون کر کے چھا
 بخوبی کلمہ طیب پڑا وہ
 کہ گھوڑا بات یہ کرتا ہی خوشدیاں
 کہ دیکھے اور بھی اس سے عجب تر
 کہا وہ حق تجھے پسند کیا ہی
 وہ پہنچاتا ہی تجھ کو روزا و شب
 نہیں لاتا ہی تو اپنی زبان پر
 بھی پیغمبر ہو اسکے از دل و جان
 لگ کہنے وہ گھوڑا یون مقدر
 وہی خاتم ہی سارے انبیاء کا
 کہا وہ حق کیا الہام مجھ کو
 رسول اسکا محمد ہی بلا شک
 معجزہ کیا سرور اسے دعوت باسلام
 رسول اللہ تب یون اسکو بولا
 تو کہا ایمان تب لاؤ گا خوشدیاں

پرستش اسکی ہی کرتا تھا یہاں
 کرے وہ دوسریسے کہوں قبریات
 تو کہا اب صدق سے لاویگا ایمان
 تو میں ایمان سے پانا ہوں پر
 کہ میں ہوں کوئی ایسی بت خدا کہہ
 کہ سچا بت تو نہیں بت خدا کا
 قبول نہی تھی ایمان کا منصب

وہ بولا میں نے از چاہ برسان
 کہہ تو وہ کیا مجھ سے نہیں بات
 کہا تہہ گر کرے وہ بات اس آں
 کہا مان گر کرے وہ بات اسی شاہ
 رسول آتد بت پوچھا وہ بت سے
 وہ بت اس طرح سے بت خدا بولا
 حصین اس سے سنائی بات یہ جب

معجزہ

یقین اس طرح کرتا تھی وایت
 کہ بتلائے مجھے بے شبہ بے مین
 کہ گی منسج جہرہ برسرعت
 ملیگی مومنو مکتین مقدر ہوا
 بھی شہیا ہووے اشد نام کا
 کیا میں عرض تب اسی شالوت
 اجازت دیجئے تا میں ہی الون
 کہ مان بے شبہ اسکو لیجئے تو
 امیر المومنین حدیق الکر
 طرف جہرہ کے بھیجا تھا مقدر
 خبر چون غنبر صادق دیا تھا

خزیمہ ابن اوس اسی با صداقت
 کیا ارشاد یک دن شاہ کو میں
 مرے بعد از ہلاک میری اقامت
 سوا دیک دن ہو اچھا اونشا و پر
 بھی اس پر یک سہ مقصد دیگا ب
 امیر مومنان ہوگی وہ عورت
 کہ میں ایسی اگر عورت کو پاؤں
 رسول آتد منسرایا ہی اسکو
 خلافت بیچ اپنے اسی برادر
 دہمہ خالد ماجد کے لشکر
 سو ہمرہ میں بھی خالد کے گیا تھا

وہی عورت ملی اہم سے دراز
 بھی خالد پاس اسکو لے گیا میں
 کیا ہی لطف سے مجھ کو عنایت
 طلب مجھ سے کیا خالد گواہان
 بھی ابن مسدد پاکیزہ کردار
 دئے تینو بھی یہ اگر گواہی
 مرے تخیل اس زن کو کیا ہی
 بہت ہی عاجزی سے پیش اگر
 وہ خواہر کو خریدا اپنے اندم

وہی اوصاف مذکورہ سے ناکاد
 اس پر اسکتین جلدی کیا میں ہو
 کیا دعا کہ اس عورت کو حضرت
 یہ دعویٰ پر مرے بے شبہ اس آن
 محمد بن بشیر نیک اطوار ہو
 سیوم ابن عمر اس دن کما ہی
 گواہی انکی خالد جب سنا ہی
 مگر عبدالمسیح اس کا برادر
 دے مرے ہاتھ میں یک الف درہم

معجزہ

بھی بوکر و عمر اور شاہ مردان
 ہوئے یکدن کہم سے رونق افروز
 بدل میں دوست یہ رکھتا تھا بسا
 کچھ ہووین میرے گھر کے جہان
 نثار انہر کو وغین اسکو فرحان
 جو تھی ہم یگو نگو دچکا سب
 کہ آروح الامین مجھ پاس سن تو
 یہاں تک مجھ کو کرتا تھا وصیت
 کہ وارث ہو پڑوسی کا پڑوسی

روایت ہی حبیب رب یزدان
 بنزد بوالہشیم صدق اندوز
 کہنا وہ مرحبا ای شاہ ابرار
 رسول اللہ بھی اور اس کے یاران
 رہے کوئی چیر میر پاس اس آن
 نہ حاضر آہ کوئی چیز ہی اب
 کہا سرور بہت اچھا کیا تو ہو
 پڑوسیوں کے حق میں با صداقت
 گمان مجھ کو ہوا تھا یہ بہت ہی

نظر ابداز کیا وہ ستارہ والا
 کیا شہہ بوالہشیم باقعا
 تو خرمالون کے اس جہاز سے
 کہ ایک وقت تک وہ خشک بسیار
 کہا شہہ اس شجر سے رب داد
 علی کے ہاتھ سے خیر الایا
 اسے کچھ نوش فرمایا مضمر
 دہشت خیز میکہ خوشی اسوی
 کئے تھے خشک اس میں اڈ کے تر
 و کب جب اسکو فرمائے تناہ
 کہ یہ نعمت نہیں ہے و نعمت

تھا اسکے صحن میں یک شجر خرم
 یوگر اسوقت مجھ کو اذن دیوے
 کیا وہ عرض ای پختہ رب
 نہیں کچھ بار وہ لا تا ہی زناہ
 یقین ظاہر کیا خیر بسیار
 وہ میں یک قبح پائیکا مٹکا یا
 وہ آہ پاک ڈالا اس شجر پر
 ہوئے بن قدرت ہی سے فرار
 لئے بر قدر حاجت اس سے خوشتر
 کیا ارشاد انکو ستر و کل
 کہ اس سے خیر میں تم پوچھے جاو

ابن اسحق کرنا ہی وہ الٹ
 کہ ابی ستر و فلان مطاعت
 اسی شخص گیا ایسے میں ناگاہ
 کہا ستر و قسم ہی اسکی اس
 کہ میں اس شخص میں نہ تیر و شک
 سلام اگر وہ پیشہ کو کیا ہی
 قسم کہ حاکم نوبت ہو دیکھا

کئے ہم ذکر یک دن نزد حضرت
 بہت کرنا ہی کہ شیش ہزار و شب
 کہتے ہم یہ وہی ہی مرد ای شاہ
 ہی جس کے دہشت قدرت میں مری
 اثر شیطان کا پانا ہوں ابیک
 رسول اللہ یوں اسکو کہا ہی
 یہ خطرہ ہی تری خاطر میں گذرا

کہ کوئی شخص بھی اس قوم اندر
 کیا وہ عریض مان اسی شاہ والا
 کیا وہ کہیںچ پھر یک خط زمین پر
 لگا پر جسے نماز اس جا پر تب
 کہ تم میں کون ہی اب جلد جاو
 کہا صدیق اکبر یا پیغمبر
 نماز اندر وہ تھا مشغول اس خط
 رسول اللہ نے پوچھا ہی اسکو
 کیا وہ اب نماز اندر ہی شاغل
 کہا شاہ کون ہی محرم میں سر
 کہا فاروق اعظم میں ہوں حاضر
 کیا اسکو نماز اندر ہی پایا ہو
 بھی سرمایا بنی ہی کون ایسا
 علی مرتضیٰ کی عرض خدمت
 کہا سرور تو گر پاویگا اسکو
 کیا وہ بھی ولے اسکو نہ پایا
 کہا شہ ہی یہ پہلا شخص ہے
 اگر تو قتل کرنا اسکو جلدی
 خلاف ہرگز نہ پڑتا اسی برابر

نہیں ہی بالیقین تیرے بہتر
 یہہ خطرہ سچ مری خاطر میں گذرا
 کیا اس جائے کو مسجد مقرر
 یہاں کہنے لگا پیغمبر رب
 کہ اسکو قتل میرے پاس
 میں حاضر ہوں کیا پس جلد اٹھ کر
 پھرانا قتل کر کے اسکو ناچار
 کہ ای بوکر کہہ اب کہا کیا تو
 لہذا میں ہوا میں اسکا قاتل
 کہ مارے جان سے اب اسکتین جا
 نہیں ہوں قتل میں اب اسکے قاصر
 وہیں صدیق سا وہ لوٹ آیا
 کہ اب کرو دے جا کر قتل اسکا
 کہ میں حاضر ہوں ہی ختم رسالت
 تو البتہ تو ہی مار بگا اسکو
 رسول اللہ کو اگر سنا یا
 کر گیا جو خروج امت سے ہے
 تو امت کے مرد و شخص میں بھی
 بڑگا اب خلاف امت میں اکثر

کہا تھا میں حدیث پاک سے لاریز
 کہ تھے اساتذہ اسرائیل میں
 یہ امت میں بھی دوسری بعد میرا
 ہو گئے وہ بھی ہو گئے پریشان
 کے صحابہ زلیخا عرض خدمت
 کہا میں اور میرے اصحاب اکرم
 جو فرقہ اس طریقے پر رہیں گے
 وہ فرقہ جیسی ہی اہل سنت
 جبر پر جو وہ سرور و باری
 پر اس اختلاف امت میں اکثر
 ہوئے ستر کے اور میں فرقے
 خارج اور وہ افضل اور واجب
 ہوئے تابع یہ سب نفس و تنوا کے
 کے قرآن کی تاویل باطل
 لگے کرتے کتب تفسیر بار بار
 صحابہ تابعین اور ان کے اتباع
 لگے کرتے خلاف اسکا یہ نادان
 کوئی دشمن بھی آل مصطفیٰ کا
 بس راہ اعتزال اور کوئی لابی

میں محبت میں جس کے سبب دنیا
 کروہ لگے ہوئے معاذیر دو
 کروہ ستر کے اور پریشان ہو گئے
 کروہ یک حتیٰ حق ان سے حق
 کروہ وہ کوئی باوجود کی حد
 مقرر جس طریقے پر میں حکم
 خدا انکو ملے حدت میں دیکھا
 وہ ہیں فرقے پتھر اہل سنت
 یقین و قیاس ہی ظاہر ہو گیا ہے
 ہستی فتنے ہوئے وقت میں اکثر
 ہی ناجی ایک اور نازی میں سر
 ہستی ایسے ہی دیگر باطل مذاہب
 میں پیرو ہوئے راہ ہدایہ کے
 ہوئے تفسیر خانی سے فاضل
 خطائے فاحش اپنی راہ میں لگے
 کے جس بات پر مجبور و اجماع
 ہوئے اٹھل پو اپنے اپنے ان
 کوئی ایسے صحابہ ماصفا کا
 کوئی جبری کوئی قدری ہوا ہے

<p>عقیدے اور عمل میں پر ضلالت علاوہ یہ کہ ہر فرقے کے لوگان کہ ناجی ہی وہ فرقہ ہی ہمارا لیکن حکم اس قصے کے درمیان کہ میری اور میرے اصحاب کی راہ بیان اضافے دیکھیں نظر کر وہ فرقہ اہل سنت کا ہی بوجھو و دس فرقے والے چھوڑ سنت ہوئے ہیں پیروان سنت کو جب ہو جب بدعتی فرقے بہتر بجا بدعت سے بھگو یا ابھی نو ہمیں اخلاق اور عادات میں ب یہ اقوال و بہ افعال و بہ احوال جلا اور مارتو ملت من اس کے</p>	<p>کئے انواع کے ایجاد بدعت کئے ہیں مستند وہ خبر ہی جان یہی دعوا ہے لگنا آشکارا کیا ہی سرور عالم ہی پہچان جو لیوے ناجیہ بگا وہ فرقہ کہ فرقہ کو نسا ہی اس چلن پر کہ سنت اور جماعت کا ہی سرور علانیہ لئے ہیں راہ بدعت ہوئے تب سینوں سے و مقب انھوں کو بدعتی کہتے ہیں کسر سنن کی پیروی دیجئے کما ہی خداوند اترے طاعات میں ب بنی کی پیروی و بھگو خوشحال ہمیں مشور کرامت میں اس کے</p>
<p>اختتام الیہ السلام واجب احترام و مناجات بدرگاہ رب العالمین</p>	

<p>بسم اللہ یہ گلزار اعجاز نور بسم اللہ یہ باغچہ نور بسم اللہ یہ ضوان عدن کا بسم اللہ یہ باغ دل آونہ</p>	<p>کہ لایع جس سے ہیں انوار اعجاز شگفتہ جس کا ہی ہر غنچہ نور نمونہ جو ہی جنت کے چمن کا کہ نظارہ ہی جس کا عشرت انگن</p>
---	--

محمد احمد یہ فقر رخ چمن زار
 محمد احمد یہ ہستان فیروز
 ہوئے محدود اس نسخے کے ایسا
 شمارات معجزات شاہ عالم
 لکھن اسمین اگر مین کئی دفاتر
 کوڑ چمن دریا کیوں سما
 ابھی بت تیز گرم ہاں ہاں
 ابھی باقی ہی اسکی تیز گامی
 دکھانا اپنی جہاں ہی شجاعت
 دے شہ فی کہاں ایسے کمن
 ہین اکثر شغل مین دنیا کے مایل
 خیال علم بھی گر انکو آوے
 تاخری علوم و سبب مین
 نہ شوق انکو ہی تغیر خبر کا
 ہین ناور عاشقان علم سیر کے
 مسلمان مرد و زن ایسے یقین یک
 ہین چاہیے کئی عشاق کا دل
 ز نور احمدی تا ذکر رعت
 بہر من شاہ دین کے آئی زار

ریاض معجزات شاہ ابرار
 لیا رنگ بہاری آج کے روز
 ہزار و تین سو اور تیس پر جات
 ہی ایسے و نہایت ایسی کرم
 ہی فصل بہ بیان ہو گا نہ آخر
 ہی قطرات اس کے کیوں کہتی ہیں
 ابھی تب چست و میدان فام
 ابھی باقی ہی ہو گی انکی گامی
 وہ لیوے دو چہان کی ناسعا
 کہ دیکھین یا سنیں نسخے مایل
 نہ خاطر خواہ ہی وہ ہی انکو جال
 تو لذت علم دنیا مین ہی پاوے
 نہ خط انکو علوم و سبب مین
 نہ ذوق انکو پیہر کی سیر کا
 نہ روان بہر سعادت کے گھر کے
 نظر آئے ہین صد مین کہیں ایک
 بہر مین مین کہا بعضے زبائل
 لکھا جو چار نسخے باسد مٹ
 وہی چار و چمن ہی ایک دفتر

یہ اسکا دفتر تائی ہی ای یار
 ہوئے شش کف چھو اور ہشتاد
 بہ تخمین سات ہزار ہیں یہ تائی
 بہشتین ذکر سالار ہشت کے
 ہی بیشک یہ لقب انکو سزاوار
 ہی ہی بارغ انوار رسالت
 کہان گہاے محنت میں یہ ہو
 کہان لذت کو در انماز حنت
 یہ لذت کا وہی بس قدر دان
 یہ لذت سے وہی شیرین دمان
 وہی پاویگا اس سے حظ سزاوار
 وہی ہوویگا یہ باغون کا بلبل
 وہی اس شمع کا پروانہ ہوگا
 وہی پاویگا یہ کان جواہر
 وہی اس بحر کا ہوویگا غوا
 وہی کرتا ہی اس حیات کا سیر
 وہی دامن بحر نگا اسکے گل سے
 عبادت ہی عبادت ہی عبادت
 پیغمبر کی شفاعت کا وسیلہ
 بعون اللہ ہائے حسن ترتیب

فضائل میں نبی کے چار گلزار
 یہ دفتر کے سبجہ بہشتین بہ تعداد
 مدد عزی و مدد ہی ای تائی
 یہ آٹھ ہشت ہشت ہشت کے
 کہین گشت جنت انکو ہی یار
 ہی ہی بلکہ رشک ہشت جنت
 نسیم ذکر نبوی اسمین ہی جو
 جو ہی ذکر نبی کا اسمین لذت
 جو کوئی حبت نبی میں جافشاں ہو
 جو اسکے ذکر میں رطب اللسان ہی
 ہو دل میں جسکے عشق ذکر احمد
 نبی کے ذکر کے چہتا ہی جو گل
 جو اسکے عشق میں دیوانہ ہوگا
 فضائل کا جو اسکے ہووے کامر
 جو تاریم ہوویگا اسکا باخدا
 جسے ہووے محبت اس سے باخیر
 محبت جسکو ہو اس شاہ کل سے
 کہوں کہا سیر کی اسکے فضیلت
 یہی ہی حق کی قربت کا وسیلہ
 یہ نسخے چار باتر میں و ترتیب

بفضل و استنان و منت رب
 اگر چاہے خداوند سبب ساز
 خداوند اترے فضل و کرم سے
 یہ ذکر مصطفیٰ کے چار گلزار
 مسلمانوں کو دے توفیق یارب
 پر تعین جو یائین ہیں اسکو ذرات
 گناہان بخش دے انکے جنت
 تری اور تیرے پیغمبر کی آنت
 رکھ انکو نامرین دین اسلام
 بچا انکو بلائے دنیوی سے
 اتنی بخش دے میرے مہاک
 عنایت کر مجھے معین دل
 کہو مجھکو نہ تجھے فکر دنیا
 و حکمت مجھکو ماہب جسم و جان کی
 میں ہوں محتاج یا دہ تیرے درگا
 مذکور فکر و تسبیح و مناجات
 حضور دل ترے طاعات میں دے
 ہمیشہ کی دے مجھکو نذرستی
 بھی کہ دنیا و عقبی میری محمود

ہو ایہ وقت سیرانی مرتب
 کرو نکا دفتر ثالث بھی آغاز
 طفیل سید عرب و عجم سے
 تو رکھ سہ سبز اور شاہد ہر تھا
 کہین تاثیر اسکا روزِ او شہ
 عقیدت سات اپنے مردِ وجود
 شریعت پر دے انکو استقامت
 کرم سے اپنے کر انکو حیات
 کر انکا کلمہ طیب پہ انجام
 بچا انکو عذابِ آخری سے
 مجھے دے تبت دنیا سے خلاصی
 سدا دے مجھکو اطمینانِ کامل
 دے مجھکو دروہِ دین اور فکرِ عقبی
 عنایت عنایت کر دو جان کی
 لکھ محتاج پس کوئی بشر کا
 عطا کر مجھکو ہر دم ذوق و لذت
 خلوص ہر حال و ہر یک بات میں دے
 و کما رخیہ میں چالاک و چہنی
 مجھے کہ ظاہر و باطن میں مسعود

فضائل سے مرے کرد کو پر نور دینے میں دے مجھ کو موت بامین مجھے محسوس کر ای رب اکبر کرم سے یا الہی مجھ کو جادے تیرا دیدار دے یارب بخت الہی یہ دعا ہو وے اجابت ہستی پر بھیج اس احقر سے دُعا	زایل سب مرے باطن سے کردور لجا مجھ کو بیان سے تاجر میں مجان نہی میں روزِ محشر ہو لو اے حمدِ یغیب کر کے نیچے عطا کر شاہِ عالم کی شفاعت میں پر مسلمان یاد یانت بھی ہر دم تحفہ تسلیم و صلوات
---	--

بال پاک و اصحاب محمدؐ

بال بیت و احباب محمدؐ

مثنوی

باعث خلقت کو نین نبی الحرمین تیری ہستی سے دو عالم کو ہزار نیت زین واسطہ فیض کا ہی خلق و خدا کے مابین ذاتِ مولا سے ملا واسطہ تیرے زمین مستفیض اور توفیاض سے ماطر میں عالم و غیب شہادت میں مقرر ہے میں ذکر والا سے ترے پاؤں سے حوت و چین کے سمجھے تھے یقین اپنا فلاح دارین کلمہ گو ہم تو میں تیرے ہی ترابِ نعلین	السلام ای شہ لولا کہ رسول الثقلین بانج گیتی کو ترے ذات سے جاوید ہوا ار ازل تا ابید ذاتِ معلّا تیری فیضِ بانی کا کہیکو بھی نتھا استعداد اس لئے واسطہ حق تیرا کہا ہے در میان ابتدا کو بھی وساطت ہی تیری تھی ایم در گہنق میں ولاتے تھے تو سل تیرا بعد اطلاق رسالت کے ترے دار میں ہی پس نہ کہوں کہ عبادِ دہر تیرا ذکر شریف
--	--

<p>میرے لگے ملائیک تیرے ہمراہ کباب جو کہ دشمن ہی تیرا کافر اکثر ہستی بہرست میں ہی تیرا بہت کافور لے لے اللہ براہیم کی اور فوج کی شان لوط و مارون کی تیش سے پائتجیل اور جنت کے جوانوں میں بیشک سردار سیدہ جنت ماورکے نیا کی ہی تمام سیدہ اکیچ شفاعت یہ مری تیرے خدا خاک و بزان ہو مری ناک میسے میں ہی بس نہ حق کو شہادت سحر و فراز کو</p>	<p>قتل و مارکوتے ہیں بجز درد و حنین دوست تیرا اس بلاشبہ سعد و امین بدعین کے مخالف میں عیان شہت و عین تیرے اصحاب میں کہتے ہیں بلا شک و عین سعد بن فضل و شرف تیرے گرامی خستین ترے سطین کریمین جناب سینین فاطمہ خیریا تیری یقین نور العین تاجی جلد وہ پہنچا دے بسو حرمین ہو دی خاک مقدس مری گل العین فاطمہ خیر کرنے پر حسن بہرین</p>
---	--

تاریخ افاض طبع از ثمرات افکار نو بہال حدیثہ فضل و کمال مع علوم
 عقلی و نقلی مولوی عبدالقادر علی صاحب خلف ارشد جناب مصنف مظل

<p>هَذِهِ الْكِتَابُ الَّتِي تَقْرَأُ الْيَوْمَ تَقْرَأُهَا مَعْرُومًا لَمْ يَصِفْ فِيهِ مِنَ الْكِتَابِ الَّتِي كَانَتْ رَاضٍ كَانَتْهَا فَالْوَسْطَانِ كَانَتْهَا سَارِمًا فِيهَا وَشَبَادَا أَنْ مَرَّهَا مِنْ بَيْنِ أَعْدَادِهِ لَا يَدَّ لَابِدَةً لَهُ</p>	<p>سَيِّدُ الْقَدَرِ سَرَّاحُ الْيَوْمِ حَرَّ ظُهُمًا كُلُّ أَهْلِ السَّيْرِ لَمْ يَأَلْ فِي نَصْبِهَا مَا لَمْ يَبْدَأْ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَشْمَعْ مِنْ طَبْعِهَا هَذِهِ جَنَّتْ حَزْنًا فَالْأَيْ تَأْيِيهَا أَنْ يَمُوتَ السَّيْرِ فَمَا رَأَى فِي تَحْرِيمِهَا</p>
---	---

تالیف اختتام کتاب نذا از منشی عبد الحفیظ صاحب
مخلص بہ آرام خلف جناب محمد صالح صاحب معاملہ دار و

جسمین آیات ہن ساری لکین معتبر
غیب آئی نذا بدیہ میغا صبر
۱۲ ۷۹

بہ یہ کتاب سیر طبع ہوی خوب طرح
واسطے تاریخ کے منظر بہ آرام تھا

خاتمہ الطبع

الحمد للہ والممنۃ یہ کتاب فیض نصاب کہ جسمین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے فضائل و مناقب کے گل و ریاحین بجایت سرسبز و شاداب ہن۔ اور اکثر
حدیثوں میں اس رنگ و بو کے گل و ریحان نادر اور کمیاب پر غنچہ شگفتہ اسکا نہایت
باب و تاب ہی اور ہر گلدستہ دل بستہ اسکا منظر اور مرغوب لولو الالباب ہی
ریاض اللزہ ہر دفتر ثانی جان السیر ہی۔ یہ ہر دو دفتر منقسم چار گلزار و
چہار چمن ہن فی الحقیقت رشک ہشت بہشت و مغبوط ہشت جنات عدن
ہن یہ امر واقعی ہی واقع میں جو بسا میں سیر کا ستارہ ہی۔ البتہ وہ اسکے ہر چمن
اور ہر گلزار کا قدردان اور بہار ہی۔ باغبان روزگار اسکے ہر چمن و گلزار کو
ہمیشہ بہار رکھے اور اسکے سیر کرنے والوں اور اسکو چھاپنے کے رواج دینے والوں کی
عاقبت بخیر کرے اور اسکے مصنف کی عمر گرامی میں برکت دیوے اور عافیت
دائی عنایت فرماوے اس عمر سنیا لیس لگی میں جسکے تصنیفات چالیس سے
زیادہ اور ایک آیات شہر ہزار تک پہنچے ہن جسکی ہر تصنیف فیض بخشی ہن
بے نظیر اور مرغوب صغیر و کبیر ہی دامت برکاتہم و ضاعف فیوضاتہم حسب الفرائض

عظمت مناسب مطلق خان صاحب و محمد شریف صاحب کے اہتمام حافظ سید محمد
 کے مطبع فردوسی میں طبع مستام طبع سے علی بنوی
 مرقوم غزنی جمادی الثانی ۱۲۸۷ ہجری

صحف نامہ اسرار نبوت کلاز اول

صفہ	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹	۱۰۰۰	۱۰۰۱	۱۰۰۲	۱۰۰۳	۱۰۰۴	۱۰۰۵	۱۰۰۶	۱۰۰۷	۱۰۰۸	۱۰۰۹	۱۰۱۰	۱۰۱۱	۱۰۱۲	۱۰۱۳	۱۰۱۴	۱۰۱۵	۱۰۱۶	۱۰۱۷	۱۰۱۸	۱۰۱۹	۱۰۲۰	۱۰۲۱	۱۰۲۲	۱۰۲۳	۱۰۲۴	۱۰۲۵	۱۰۲۶	۱۰۲۷	۱۰۲۸	۱۰۲۹	۱۰۳۰	۱۰۳۱	۱۰۳۲	۱۰۳۳	۱۰۳۴	۱۰۳۵	۱۰۳۶	۱۰۳۷	۱۰۳۸	۱۰۳۹	۱۰۴۰	۱۰۴۱	۱۰۴۲	۱۰۴۳	۱۰۴۴	۱۰۴۵	۱۰۴۶	۱۰۴۷	۱۰۴۸	۱۰۴۹	۱۰۵۰	۱۰۵۱	۱۰۵۲	۱۰۵۳	۱۰۵۴	۱۰۵۵	۱۰۵۶	۱۰۵۷	۱۰۵۸	۱۰۵۹	۱۰۶۰	۱۰۶۱	۱۰۶۲	۱۰۶۳	۱۰۶۴	۱۰۶۵	۱۰۶۶	۱۰۶۷	۱۰۶۸	۱۰۶۹	۱۰۷۰	۱۰۷۱	۱۰۷۲	۱۰۷۳	۱۰۷۴	۱۰۷۵	۱۰۷۶	۱۰۷۷	۱۰۷۸	۱۰۷۹	۱۰۸۰	۱۰۸۱	۱۰۸۲	۱۰۸۳	۱۰۸۴	۱۰۸۵	۱۰۸۶	۱۰۸۷	۱۰۸۸	۱۰۸۹	۱۰۹۰	۱۰۹۱	۱۰۹۲	۱۰۹۳	۱۰۹۴	۱۰۹۵	۱۰۹۶	۱۰۹۷	۱۰۹۸	۱۰۹۹	۱۱۰۰	۱۱۰۱	۱۱۰۲	۱۱۰۳	۱۱۰۴	۱۱۰۵	۱۱۰۶	۱۱۰۷	۱۱۰۸	۱۱۰۹	۱۱۱۰	۱۱۱۱	۱۱۱۲	۱۱۱۳	۱۱۱۴	۱۱۱۵	۱۱۱۶	۱۱۱۷	۱۱۱۸	۱۱۱۹	۱۱۲۰	۱
-----	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	---

صحیح نامہ ادب ثبوت کلاز دوم

صفحہ	سطر	لفظ	صحیح	صفحہ	سطر	لفظ	صحیح
۱۸	۳	دیا	وبا	۶۸	۲	شود دیا	تہر دلتا
۱۹	۱۲	سور	شعور	۷	۴	سنت	بسی سنت
۲۵	۱۴	کہل	بکک	۷۸	۲	صوت	صوت
۲۸	۵	نہ	ز	۷۹	۸	ماحدو	ماکا حدوا
۳۰	۱۰	نا	نا	۷۹	۱۵	خبر	خبر
۳۵	۳	بیشم	باب چارم	۷۹	۱۸	ساقین	ساقین
ایضاً		اعزرت	حضرت	۸۲	۱۹	نام	قام
۳۵	۱۴	اپنی	ایسی	۸۵	۱	افونکو	افون کی
۴۱	۱۵	افونکا	افونکو	۸۶	۱۹	کرار	کزار
۴۴	۱۷	دیکھ	نہ	۸۸	۸	ہی	ہی
۴۸	۵	ہود	ہو	۱۰۵	۱۳	جپ	جپ
۵۲	۷	بازم	حازم	۱۰۸	۸	وہ	وہ
ایضاً	۱۰	سنہ	سنون	۱۱۱	۱۷	پار	پار سے
۵۵	۱۷	مین	مین	صحیح نامہ اطوار ثبوت کلاز سوم			
ایضاً		نہر	کثیر				
۶۱	۸	حشر	حشر				
ایضاً		دو فغ	دو زمین	۱۲	۱۶	خواہر	خواہر

۱۵	۸	اور کیا	اور کیا وہ	۸۰	۸	بوی	بولی
۱۶	۲	غختے	غختے میں	۸۰	۳	غست	غیبت
۱۶	۲	ہک	ہی	۸۴	۱	لوگ	کون لوگ
۱۶	۱۸	گہوت	گہوت	۸۹	۱۰	جڑ	چرا
۱۶	۱۹	نرد	نزد	۸۹	۱۴	بیت	
صحیہ نامہ اشعار بنو کلاب							
۲۱	۱۳	سج	طرح				
۲۲	۴	جا کے	اُس کے				
۲۵	۶	آئی ہے	آئی ای	۹۶	۵	سہ	صحیح
۲۹	۷	بھی	ہی	۹۶	۲	حق	رب
۳۳	۷	ہف	ہی	۹۶	۱۳	این	ابن
۳۴	۱۳	بھی	بھی ہیں	۱۰۰	۳	بھی	ہی
۳۵	۴	مزاج	مزاج	۱۰۷	۱۸	بھی	سیہی
۳۹	۷	ہی	ہی	۱۱۰	۹	غلطی بیت	
۴۱	۴۱	بعضون	بعضون کو	۱۱۱	۱۹	بڑا	پڑا
۴۶	۸	اور ہم	اور کہنگے	۱۰۱۱	۱	مقنع	مقنع
۶۹	۶	ہو گئے	ہو گئے	۱۱۳	۷	یونہی	یونہی
۷۰	۱۳	تفضل	تفضیل	۱۱۴	۲	ام القرآن	ام القرآن
۷۴	۷	وہاں	ہاں	۱۱۵	۷	عمی	ہی
۷۸	۳	جھوٹہ	جھوٹہ	۱۱۵	۱۸	دلونی	دلونکو

۱۶	۱۶	۱۹	سروار	سروار	۱۹۳	۱۵	سلام کے	سلام کے
۱۱۷	۹	۱۱۷	یاد کا	یاد کا	۱۶۴	۲	مناجات	مین تلب
۱۱۷	۱۶	۱۱۷	بکر	بکر	۱۶۴	۵	تو	جستار
۱۲۰	۱۳	۱۲۰	ایک	ایک				
۱۲۱	۱۴	۱۲۱	سی	سی				
۱۲۲	۱۱	۱۲۲	اگر اسکا	اگر اسکا				
۱۲۳	۱۶	۱۲۳	حکم	حکم				
۱۲۴	۱۴	۱۲۴	رسول	رسول				
۱۳۱	۸	۱۳۱	جی	جی				
۱۳۱	۱۳	۱۳۱	کیا	کیا				
۱۳۲	۱۱	۱۳۲	ہزار	ہزار				
۱۳۵	۱۷	۱۳۵	اب	اب				
۱۱۵	۸	۱۱۵	ماذقین	ماذقین				
۱۳۸	۱۶	۱۳۸	روست	روست				
۱۵۸	۱۱	۱۵۸	کہا	کہا				
۱۵۸	۱۷	۱۵۸	یون	یون				
۱۶۰	۴	۱۶۰	پاؤن	پاؤن				
۱۶۱	۶	۱۶۱	بچا	بچا				
۱۶۲	۱۴	۱۶۲	اپنے	اپنے				